

اسلامی علوم و فنون

ہندوستان میں

(الثقافة الاسلاميه في الهند)

از

مولانا سید عبدالحی ندوی

ترجمہ

مولانا ابوالعرفان ندوی

دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں

(الثقافة الاسلاميه في الهند)

از

مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب مرحوم

سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

مولانا ابوالعرفان ندوی

استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر: دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ

© جملہ حقوق محفوظ
سلسلہ دارالمصنفین نمبر: ۱۰۵

نام کتاب	:	اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں
مترجم	:	مولانا ابوالعرفان ندوی
صفحات	:	۵۰۸
جدید معیاری ایڈیشن	:	۲۰۰۹ء
مطبع	:	معارف پریس، اعظم گڑھ
ناشر	:	دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ
قیمت	:	۲۲۰ روپے

ISBN: 978-93-80104-35-5

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY

P.O. BOX NO : 19

SHIBLI ROAD, AZAMGARH - 276 001 (U.P.)

e-mail: shibli_academy@rediffmail.com

Website: www.shibliacademy.org

باہتمام

عبدالمنان ہلالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست مضامین

اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸	پہلا دور	۳-۱	پیش لفظ (شاہ معین الدین احمد ندوی)
۴۰	دوسرا دور		مصنف کتاب مولانا حکیم سید عبدالحی
۴۱	تیسرا دور	۴	(تعارف و تذکرہ)
۴۳	چوتھا دور		از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
۴۵	موجودہ عہد		خلف الصدق مصنف مرحوم
	پہلا باب (۱۶۹-۴۶)	۱۹	مقدمہ مصنف
۴۷	پہلی فصل - علم نجوم میں		ہندوستان کا نصاب درس اور اس کے
۴۸	فن نجوم میں ہندوستان کے مصنفین کی کتابیں	۲۱	تغیرات
۵۳	دوسری فصل - علم صرف میں	۲۵	دور اول
۵۸	تیسری فصل - علم اشتقاق میں	۲۷	دور دوم
۶۰	چوتھی فصل - علم لغت میں	۲۸	دور سوم
۶۵	عربی لغات	۳۰	دور چہارم
۶۷	فارسی لغات	۳۲	اب نصاب تعلیم کیا ہے
۶۹	اردو لغات	۳۳	نصاب درس جو بالفعل رائج ہے
۷۰	مخلوط لغات		مقدمہ، ہندوستان کے نظام و نصاب
۷۲	پانچویں فصل - فن بلاغت میں	۳۵	تعلیم کی عہد بعد تاریخ
۷۴	ہندوستان میں فن بدیع	۳۶	ہندوستان میں علوم عربیہ کی آمد
۷۵	اہل ہند کی تصنیفات	۳۷	نصاب تعلیم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۶	تیموری سلاطین کے حالات میں	۷۸	چھٹی فصل - علم عروض و قافیہ میں
۱۱۰	کشمیر	۸۱	ساتویں فصل - علم ادب، انشا و شعر میں
۱۱۱	سندھ و افغانستان	۸۲	ہندوستانی ادب
۱۱۲	جون پور	۹۵	مقامات حریری
۱۱۳	اودھ و روہیل کھنڈ	۹۶	دیوان متنبی
۱۱۴	بنگل و بہار	//	دیوان حماسہ
//	حیدر آباد	۹۷	سبع تعلقات
۱۱۶	کرناٹک	//	قصیدہ بانٹ سعاد
۱۱۷	بعض متفرق کتابیں	۹۸	بوصیری کا قصیدہ بردہ
//	تاریخ ہندوستان بعد انگریز	//	متفرق عربی اشعار کی شرحیں
۱۱۹	وہ کتابیں جو ہندوستان کے امرا و منصب داروں کے حالات میں لکھی گئی ہیں	۹۹	آٹھویں فصل - تاریخ و سیر طبقات میں
	وہ کتابیں جو ہندوستان کے علاوہ دوسرے ملکوں اور وہاں کے سلاطین کے حالات میں لکھی گئی ہیں	۱۰۰	علم تاریخ میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں
//	وہ تاریخی کتابیں جن میں غزوات نبوی اور دوسری جنگوں کے حالات درج ہیں	۱۰۱	اہل ہند کی کتابیں سلاطین ہند کے حالات پر
۱۲۵	وہ کتابیں جو آثار قدیمہ اور تاریخ بلاد پر لکھی گئی ہیں	۱۰۲	تاریخ گجرات
		۱۰۳	دکن کے بہمنی سلاطین کی تاریخ
		۱۰۴	سلاطین مالوہ کی تاریخ
		۱۰۵	سلاطین دکن کے حالات میں
۱۲۷		//	گولکنڈہ کے سلاطین کے حالات میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۵	فقہ میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں	۱۲۹	فہرست کتب و فنون
۱۷۸	کتب فتاویٰ	۱۳۰	سفر نامے
۱۸۲	فتاویٰ عالمگیری	۱۳۳	کتب انساب (نسب نامے)
۱۸۳	فقہ حنفی کی دوسری کتابیں		صوفیہ و مشائخ کے حالات و سوانح پر
۱۸۶	رسائل فقہیہ	۱۳۸	کتابیں
	فقہ شافعی پر ہندوستانی مصنفین کی	۱۴۳	علماء کے حالات میں کتابیں
۱۹۳	کتابیں		وہ کتابیں جو شعرا کے حالات میں لکھی
۱۹۴	وہ کتابیں جو فقہ حدیث پر لکھی گئی ہیں	۱۴۷	گئی ہیں
۱۹۶	فقہ شیعہ کی کتابیں	۱۵۰	ہندوستانی شعرا کے حالات میں کتابیں
	وہ کتب فقہیہ جن کا تعلق رائج سرکاری	۱۵۱	کتب سیرت
۱۹۸	قوانین سے ہے		اہل بیت، صوفیہ اور اکابرین کے
۲۰۰	دوسری فصل۔ علم اصول فقہ میں	۱۵۶	حالات میں کتابیں
۲۰۱	اس فن پر علماء ہند کی تصنیفات		وہ کتابیں جو مشہور اور بڑے لوگوں کے
	مسلم الثبوت کی شرحیں اور اس کے	۱۶۴	حالات میں لکھی گئی ہیں
۲۰۴	حواشی	۱۶۸	نویں فصل۔ علم جغرافیہ میں
//	شیعہ مذہب پر اصول فقہ کی کتابیں		فن جغرافیہ پر ہندوستانی مصنفین کی
	مسئلہ اجتہاد و تقلید پر علماء ہند کی تصنیفات	//	کتابیں
۲۰۵	تیسری فصل۔ علم الفرائض		دوسرا باب (۱۷۰-۳۶۹)
۲۰۸	علم الفرائض میں ہندوستانی مصنفین		علوم شرعیہ دینیہ کے بیان میں
//	کی تصنیفات	۱۷۱	پہلی فصل علم فقہ میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۴	غنیۃ الطالبین کی شرح	۲۱۱	چوتھی فصل - فن حدیث شریف
۲۴۵	امام محمدؐ کی کتاب الآثار سے متعلق کتابیں	۲۱۵	علم حدیث ہندوستان میں
//	وہ کتب جو مشکل احادیث کی شرح و	۲۲۶	فن حدیث میں ہندوستانی مصنفین
۲۴۶	وضاحت میں لکھی گئی ہیں	۲۳۴	کی کتابیں
//	وہ کتب جو احادیث موضوعہ پر لکھی	۲۳۶	مجموعہ ہائے چہل حدیث
۲۴۷	گئی ہیں	۲۳۷	شروع موطا امام مالکؒ
۲۴۸	وہ کتب جو تخریج احادیث پر لکھی گئی ہیں	۲۳۸	شروع صحیح بخاری
۲۴۹	اصول حدیث کی کتابیں	//	ثلاثیات بخاری کی شرحیں
۲۵۰	اسماء الرجال کی کتابیں	۲۳۹	صحیح مسلم کی شرحیں
۲۵۱	کتب اسانید	//	شروع ترمذی
۲۵۲	پانچویں فصل - تفسیر قرآن میں	//	شروع ابوداؤد شریف
۲۵۳	فن تفسیر میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں	۲۴۰	شروع نسائی شریف
۲۵۴	کلام پاک کے ترجمے	//	شروع ابن ماجہ شریف
۲۵۵	وہ کتابیں جو کلام پاک کے بعض	//	شروع شمائل ترمذی شریف
۲۵۶	حصوں کی تفسیر ہیں	۲۴۱	مشکوٰۃ شریف کی شرح
۲۵۷	وہ کتب جو احکام فقہیہ کی آیات کی	۲۴۲	امام صفائی کی مشارق الانوار کی شرح
۲۵۸	تفسیر میں ہیں	۲۴۳	حصن حصین کی شرح
۲۵۹	کتب تفسیر کی شرحیں اور حواشی	//	بلوغ المرام کی شرح
۲۶۰	وہ کتابیں جو علوم القرآن پر لکھی گئی ہیں	۲۴۴	امام نوویؒ کی الاربعین کی شرح
۲۶۱	وہ کتابیں جو فن تجوید میں لکھی گئی ہیں	//	عین العلم کی شرح
۲۶۲	مفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸۷	نہمۃ الارواح	۲۶۹	چشمی فصل، علم سلوک و تصوف میں
۲۸۸	لوائح	۲۷۴	سلاسل تصوف کی ابتدا
//	جام جہاں نما	۲۷۵	طریقہ قادریہ
۲۸۹	مرآۃ الحقائق	۲۷۶	طریقہ چشتیہ
//	التقویہ	۲۷۷	طریقہ صابریہ
//	مثنوی معنوی کی شرحیں	//	طریقہ نقشبندیہ
۲۹۱	فن تصوف کی کتابوں پر شروع و حواشی	۲۸۰	طریقہ سہروردیہ
	تصوف کے حقائق و معارف پر لکھی	//	طریقہ کبرویہ
۲۹۲	ہوئی کتابیں	۲۸۱	طریقہ مداریہ
۲۹۷	فن سلوک کی کتابیں	۲۸۲	طریقہ قلندریہ
۳۰۲	مکاتیب	//	طریقہ شطاریہ
۳۰۴	ملفوظات	۲۸۳	طریقہ عیدروسیہ
۳۰۷	ادعیہ و اذکار کی کتابیں		فن سلوک و تصوف میں ہندوستانی
	ساتویں فصل - علم کلام کی تعریف اور	۲۸۴	مصنفین کی کتابیں
۳۱۰	اس کی تاریخ ابتدائے عہد اسلامی سے	//	متقدمین کی کتابوں پر شروع و حواشی
	ہندوستان میں مختلف مذاہب کی نشرو	۲۸۵	عوارف المعارف کی شرحیں
۳۱۷	اشاعت	۲۸۶	رسالہ مکیہ کی شرحیں
۳۱۸	قرامط اور شیشین	//	شروع آداب المریدین
۳۲۰	اسماعیلی بوہرے	۲۸۷	رسالہ قشیریہ
۳۲۴	مذہب امامیہ اثنا عشری (شیعہ)	//	الملعات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۱	علامہ تفتازانی کی شرح المقاصد	۳۳۲	مہدوی مذہب
//	شرح الصحائف	۳۳۳	دین الہی
۳۵۲	شرح مواقف		مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان
	شرح مواقف پر سید میر محمد زاہد ہروی	۳۳۶	مذہبی مباحثے اور مناظرے
//	کاحاشیہ		آریہ مذہب والوں اور مسلمانوں کے
	وہ کتابیں جو مستقل طور پر علم کے کلام	۳۳۱	درمیان مباحثہ و مناظرہ
۳۵۳	میں ہیں	۳۳۲	قادیانی مذہب
	وہ رسالے جن میں یہ بحث ہے کہ زمین	۳۳۳	نیچری مذہب
۳۶۰	کے ہر طبقہ میں انبیاء کرام کا وجود ہے		کتب مذکورہ کے علاوہ علم کلام پر
//	استواء علی العرش کی بحث پر کتابیں	۳۳۷	ہندوستانی مصنفین کی دوسری کتابیں
	وہ کتابیں جو مسائل امکان کذب باری	//	شروح و حواشی
//	اور امتناع کذب باری میں لکھی گئی ہیں	۳۳۸	بدء الامالی
	امکان نظیر اور امتناع نظیر کے مسئلہ پر	//	الفقہ الاکبر
۳۶۲	کتابیں	//	تہذیب الکلام
	آنحضرتؐ کے روضہ اطہر کی زیارت	۳۳۹	القدیمہ والجدیدہ
//	پر کتابیں	//	اصفہانی کی شرح تجرید
	وہ کتابیں جو شرک و بدعت کے مسائل	//	دوانی وغیرہ کی عقائد عضدیہ کی شرح
۳۶۳	و مباحث میں ہیں	۳۵۰	العروۃ الوثقی
	میلا دو قیام کے مسائل و مباحث پر	//	تفتازانی کی شرح عقائد نسفی
۳۶۶	کتابیں	۳۵۱	شرح عقائد کاشغری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۹	علم المناظر		سماع موتی، نذر و ذبیحہ، استعانت،
۴۰۱	فن جرقیل		شفاعت، تبرکات، تعزیہ، اذان
//	علم الحساب		کے وقت انگوٹھوں کو بوسہ دینے پر
	فن حساب میں ہندوستانی مصنفین	۳۶۷	جو کتابیں لکھی گئی ہیں
۴۰۲	کی کتابیں		تیسرا باب (۳۷۰-۳۶۵)
۴۰۴	فن جبر و مقابلہ		علوم عقلیہ اور فنون نظریہ میں
	اس فن میں ہندوستانی مصنفین کی	۳۷۱	پہلی فصل۔ فن مباحث و مناظرہ میں
//	کتابیں		فن بحث و مناظرہ میں ہندوستانی
۴۰۵	علم المساحت	۳۷۲	مصنفین کی کتابیں
۴۰۶	علم الہیئت	۳۷۴	دوسری فصل۔ علم منطق میں
۴۰۸	علم رصد		فن منطق میں ہندوستانی مصنفین کی
۴۱۱	علم رصد پر ہندوستانی مصنفین کی کتابیں	۳۷۶	کتابیں
۴۱۲	فن اضطراب	۳۷۸	شروح و حواشی
۴۱۳	علم موسیقی	۳۸۴	سلم العلوم کی شروح و حواشی
	فن موسیقی میں ہندوستانی مصنفین	۳۸۶	تیسری فصل۔ علم طبیعات والہیات میں
۴۱۷	کی کتابیں	۳۹۰	ہندوستان میں منطق و فلسفہ
۴۱۹	پانچویں فصل۔ حکمت عملی میں	۳۹۱	ہندوستانی مصنفین کی فلسفہ میں کتابیں
۴۲۰	تہذیب الاخلاق	۳۹۴	فلسفہ و منطق کے شروح و حواشی
	فن اخلاق میں ہندوستانی مصنفین	۳۹۶	چوتھی فصل۔ فن ریاضی میں
//	کی کتابیں	۳۹۷	فن ہندسہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۵	قراہ دین پر کتابیں	۴۲۲	تدبیر منزل
	طب کے علمی اور عملی مباحث پر	۴۲۳	عنوان
۴۵۶	کتابیں	۴۲۵	چھٹی فصل۔ فن طب میں
	قدما کی کتابوں پر ہندوستانی اطباء کی	۴۲۷	مسلمانوں میں فن طب
۴۶۳	شرح و حواشی		فن طب میں ہندوستانی اطباء اور حکما
	حیوانات کے علاج میں بعض کتابوں کا		کی وہ کتابیں جو سنسکرت میں لکھی گئی
۴۶۴	تذکرہ		ہیں اور بعد میں عربی زبان میں ان
	چوتھا باب (۴۶۶-۴۹۸)	۴۳۱	کا ترجمہ کیا گیا
	ہندوستان کے شعر اور شاعری کے	۴۳۲	طبقات الاطباء بروایت ابن اصبیحہ
	تذکرہ میں	۴۳۳	عباسی سلطنت کے زمانہ کے اطباء
	پہلی فصل۔ شعر کی تعریف اور اس کے	۴۳۵	بعض مسلمان طبیبوں کا ذکر
۴۶۷	اقسام کے بیان میں	۴۴۰	فن طب میں مسلمانوں کی نئی تحقیقات
۴۷۰	دوسری فصل۔ فارسی شاعری میں	۴۴۲	ہندوستان میں فن طب
۴۷۱	ہندوستان میں فارسی شعرا	۴۴۴	ہندوستانی اطباء
۴۷۹	تیسری فصل۔ اردو شاعری میں		بارہویں صدی ہجری کے ہندوستانی
۴۸۲	چوتھی فصل ہندی شاعری میں	۴۴۵	اطباء کے کچھ حالات و تذکرے
۴۸۵	خاتمہ		تیرہویں صدی ہجری کے ہندوستانی
//	مذہبی کتابیں	۴۴۶	مسلمان اطباء
۴۸۷	تاریخی کتابیں	۴۴۹	چودھویں صدی ہجری کے ہندوستانی اطباء
۴۹۲	علوم فلسفہ و عقلیہ کی کتابوں کے ترجمے	۴۵۱	فن طب میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں
۴۹۶	فن طب کی بعض کتابوں کے ترجمے	۴۵۳	مفرد دواؤں پر تصنیفات



پیش لفظ

ہندوستان صدیوں تک اسلامی تہذیب و ثقافت کا مرکز رہ چکا ہے، جس کے آثار اس کے ذرہ ذرہ پر ثبت ہیں اور یہاں کے علما، اصحاب کمال اور علم دوست سلاطین و امرا کے علمی و تہذیبی کارنامے کسی اسلامی ملک کے کارناموں سے کم نہیں، بلکہ ہندوستان کو بعض ایسی خصوصیات حاصل تھیں، جو اسلامی ملکوں کو حاصل نہ تھیں، مثلاً اسلامی ملکوں کے پیش تر علما اپنے ہی ملک کے تھے، اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے مسلمان سلاطین و امرا کی فیاضی اور علمی قدردانی سے مختلف اسلامی ملکوں خصوصاً وسط ایشیا کے تمام علمی مرکزوں، عراق و ایران سے لے کر ترکستان بلکہ حجاز تک کے علما کا عطر کھینچ کر ہندوستان میں جمع ہو گیا تھا، دوسرے اسلامی ملکوں کے علما نے اسلامی علوم پر زیادہ تر عربی، اس کے بعد فارسی میں کتابیں لکھیں، دوسری زبانوں میں بلند پایہ کتابیں بہت کم لکھی گئیں اور ہندوستان کے علما نے عربی فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ان علوم کی یکساں خدمت کی، بلکہ ہندوستان کی دوسری زبانوں ہندی، سندھی، پنجابی اور بنگلہ میں بھی اچھا خاصہ اسلامی لٹچر موجود ہے جس کی مثال کسی اسلامی ملک میں نہیں مل سکتی۔

علم و فن کی ہر شاخ، خصوصاً دینی علوم میں ہندوستان میں ایسے ایسے علما پیدا ہوئے، جن کی علمی عظمت اسلامی اور عرب ملکوں میں بھی مسلم تھی اور جن کی تصنیفات ائمہ اسلام کی تصانیف کی ہم پایہ ہیں، ان سے اصحاب علم واقف ہیں اور اس کتاب میں بھی اس کی تفصیل موجود ہے، اس لیے اس کی مثالیں پیش کرنے کی ضرورت نہیں، ان علما نے اسلامی علوم کی مختلف شاخوں میں بہت بڑا تصنیفی ذخیرہ یادگار چھوڑا، تنہا اردو میں اتنی کتابیں ہیں، جو عربی اور فارسی کے علاوہ اور کسی زبان میں نہیں مل سکتیں، بلکہ اس زمانہ میں اردو میں جیسی بلند مذہبی پایہ کتابیں لکھی گئی ہیں، فارسی زبان کا نیا ذخیرہ اس سے بالکل خالی ہے، اس سلسلہ میں یہ چیز بھی قابل ذکر ہے کہ اسلامی ہند میں تعلیم و تہذیب کا معیار عربی اور فارسی کی تعلیم تھی، اس لیے نو مسلموں بلکہ خالص ہندوؤں میں عربی و فارسی خصوصاً فارسی کے بڑے بڑے ماہر و مصنف پیدا ہوئے، جن کی علمی و ادبی تصانیف مسلمان مصنفین کی تصانیف سے کم درجہ کی نہ تھیں۔

یوں تو ہندوستان کی فارسی تاریخوں اور تذکرہ و تراجم کی کتابوں میں، علما کے ذکر میں، ان کی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں لیکن فہرست ابن ندیم، مفتاح السعادة، طاش کبریٰ زادہ اور کشف الظنون، ملا کا تب چلبی کے طرز کی ہندوستانی علما و مصنفین کی تصانیف کی کوئی جامع اور مرتب فہرست نہ تھی، جس میں ایک جگہ ساری تصنیفات مل جائیں اور یہ کام وہی شخص انجام دے سکتا تھا جس کی نظر ہندوستانی مسلمانوں کی پوری علمی تاریخ پر ہو، علما میں مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلماء کی نظر اس پر بڑی وسیع اور گہری تھی، جس پر ان کی عربی تصنیف ”نزہۃ الخواطر“ کی ضخیم جلدیں شاہد ہیں، ان کے ذوق میں عجیب تنوع تھا، ایک طرف انھوں نے نزہۃ الخواطر جیسی بلند پایہ علمی کتاب لکھی، جو تراجم کی قدیم عربی کتابوں کے ٹکر کی ہے، دوسری طرف ”گل رعنا“، لکھی، جو اردو شعر و ادب کی بنیادی کتابوں میں ہے، چنانچہ انھوں نے ”الثقافة الاسلامیہ فی الہند“ کے نام سے عربی میں ہندوستانی

علماء و مصنفین کی تصانیف کی ایک فہرست مرتب کی تھی، جو کئی سال ہوئے شام کے مشہور علمی ادارے مجمع علمی العربی کی جانب سے دمشق سے شائع ہو چکی ہے، یہ تہا کتابوں کی فہرست نہیں ہے، بلکہ اس کے ضمن میں ہندوستانی مسلمانوں کی پوری علمی تعلیمی اور ذہنی و فکری تاریخ آگئی ہے، ضرورت تھی کہ عام افادہ کے لیے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے، دارالمصنفین نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی اور اب اس کو اردو کے لباس میں پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ خدمت عزیز گرامی مولوی ابوالعرفان صاحب ندوی، استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے جو خود اچھا تاریخی ذوق رکھتے ہیں اور ہندوستان کی تاریخ سے ان کو خصوصی دلچسپی ہے، سلیقہ اور قابلیت کے ساتھ انجام دی، وہ ہمارے سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

معین الدین احمد ندوی

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

دارالمصنفین، اعظم گڑھ

مصنف کتاب مولانا حکیم سید عبدالحی علیہ رحمۃ اللہ

(تعارف و تذکرہ)

از

مولانا ابوالحسن علی ندوی فرزند مصنف مرحوم

ولادت مولانا سید عبدالحی ۱۸ رمضان المبارک ۱۲۸۶ھ (مطابق ۲۲ دسمبر ۱۸۶۹ء) میں دائرہ حضرت شاہ علم اللہ بیرون شہر رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔

خاندان اور ماحول آپ کا خاندان ہندوستان کا مشہور حسنی سادات کا خاندان ہے، اس خاندان میں بڑے بڑے مشائخ و صلحا و علما اور مجاہد پیدا ہوئے، جن میں سے گیارہویں صدی ہجری کے جلیل القدر عارف و شیخ وقت حضرت شاہ علم اللہ (جو بیک واسطہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ ہیں) اور تیرہویں صدی کے مشہور مجاہد و مصلح حضرت سید احمد شہید خاص طور پر نام و رومناز ہیں^۱

۱۔ پیش نظر تعارف و تذکرہ کی بنیاد وہ مضمون ہے جو مصنف مرحوم کے فرزند اکبر مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالحی صاحب مرحوم نے مصنف کے حالات میں ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد قلم بند کیا تھا اور ”یادایام“ کے دوسرے ایڈیشن کی ابتدا میں ترجمہ المصنف کے نام سے شائع ہوا، راقم سطور نے اس کے ضروری حصے لے کر اس میں جابجا اضافے کیے تاکہ وہ مصنف کی پیش نظر تصنیف کے آغاز میں شائع ہو سکے، اس موقع پر مصنف کی زندگی کے بعض گوشے اور ان کے کمالات کے بعض پہلو قصداً شامل مضمون کیے گئے ہیں تاکہ محفوظ ہو جائیں۔ رع کہ آتی نہیں فصل گل روز روز۔

۲۔ دونوں شخصیتوں کے تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ”سید احمد شہید“ از مولانا غلام رسول مہر ”میرت سید احمد شہید“ از راقم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا کے والد ماجد، مولوی حکیم سید فخر الدین خیالی مرحوم حاذق طبیب، پر فکر شاعر، بڑے مصنف اور فارسی کے ادیب و نثر تھے، ان کی تصنیفات میں سے (جن کی خاصی تعداد ہے) ان کی عظیم الشان تصنیف ”مہر جہاں تاب“ (فارسی) خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس کو علوم و فنون، مذہبی و علمی تاریخ کا انسائیکلو پیڈیا کہہ سکتے ہیں، یہ کتاب بڑی تقطیع کی تین ضخیم جلدوں میں ہے، پہلی جلد فل اسکیپ سائز کے تیرہ سو صفحات میں ختم ہوئی ہے، اردو اور فارسی کا ضخیم مجموعہ کلام بھی یادگار چھوڑا اور انساب و تاریخ پر تصنیفات کا ایک وسیع ذخیرہ جس کا بڑا حصہ غیر مطبوعہ ہے۔

آپ کے بچپن میں آپ کے دادا یہاں (رائے بریلی) اور آپ کے نانیہاں (ہنسوہ ضلع فتح پور) میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری تھا، رائے بریلی میں مولانا سید ضیاء النبی خلیفہ مولانا سید خواجہ احمد نصیر آبادی اور ہنسوہ میں مولانا سید عبدالسلام خلیفہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی مسند ارشاد پر متمکن تھے، دوسری طرف علم و ادب و شعر و سخن کا چرچا تھا، اس روحانی و علمی ماحول میں آپ نے نشو و نما حاصل کیا، بچپن ہی سے سنجیدگی، بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے اور لکھنے پڑھنے کا شوق نمایاں تھا اور اس زمانہ کے صلحا و اہل باطن آپ سے بہت مانوس اور آپ کی طرف متوجہ تھے۔

تعلیم و سلوک ہنسوہ اور رائے بریلی میں فارسی، عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھ کر آپ الہ آباد تشریف لے گئے اور تقریباً دو سال رہ کر مولانا محمد حسین الہ آبادی (تلمیذ رشید مولانا عبدالحی لکھنوی و خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی) اور دوسرے علما کی خدمت میں تعلیم حاصل کرتے رہے، ۱۳۰۱ھ میں بھوپال تشریف لے گئے، جو مدار المہام جمال الدین خاں اور نواب سید صدیق حسن خاں کی توجہات سے مرکز علم و علما ہو رہا تھا، ۱۳۰۳ھ میں آپ لکھنؤ

تشریف لائے اور بڑی محنت، عسرت اور جفاکشی سے، آپ نے مولانا امیر علی صاحب، مولوی الطاف حسین صاحب مولوی فتح محمد صاحب تائب، اخوند صاحب، مولانا فضل اللہ صاحب اور مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی سے کتب درسیہ پڑھیں، مولانا محمد نعیم صاحب سے تلمذ خاص رہا، مولانا کو بھی خصوصی شفقت تھی، آپ کے لکھنؤ کے زمانہ قیام میں آپ کے جلیل القدر و نامور ہم نام، مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی بھی حیات تھے، آپ نے ان کی زیارت کی، ان کی مجالس میں بھی شریک ہوئے لیکن ابتدائی کتابیں ہونے کی وجہ سے ان سے پڑھنے کی نوبت نہیں آئی، مولانا کے جنازہ اور تدفین کے موقع پر بھی آپ موجود تھے، اس زمانہ میں آپ کا بیش تر قیام مسجد نوازی واقع بازار جھاؤ لال کے حجرہ میں رہا، جہاں آپ نے بڑی خوداری و عزت نفس کے ساتھ طالب علمی کے دن پورے کیے، پھر اسی محلہ میں بڑے احترام و وقار کے ساتھ بقیہ زندگی گزاری۔

لکھنؤ سے فراغت کے بعد دوبارہ بھوپال گئے اور مولانا قاضی عبدالحق سے باقی کتب درسیہ، مولانا سید احمد دہلوی (سابق استاد اعلا دارالعلوم دیوبند) سے ریاضی، مولانا شیخ محمد عرب سے ادب اور مولانا شیخ حسین بن محسن الیمانی سے جن کا بحر علم حدیث، علو اسناد اور فاضلانہ درس علما و طلبا کے لیے جاذب توجہ بن رہا تھا، بڑے انہماک و توجہ کے ساتھ حدیث کی تحصیل کی، شیخ کو آپ کی طرف خصوصی توجہ تھی اور آپ کے لیے بعض مستقل رسائل تصنیف فرمائے، اسی زمانہ میں آپ نے لکھنؤ کے نامور طبیب افرالاطبا حکیم عبدالحی سے طب کی کتابیں پڑھیں، ۱۳۱۱ھ میں لکھنؤ میں آپ نے حکیم عبدالعزیز سے ”قانون“ پڑھا اور حکیم عبدالحی صاحب کے یہاں مطب شروع کیا۔

تحصیل علم سے فراغت کے بعد ۱۳۱۲ھ (مطابق ۱۸۹۴ء) میں جب آپ کی عمر ۲۶ برس کی تھی، آپ نے ہندوستان کے مشہور دینی و علمی مرکزوں کا سفر کیا، جو زیادہ تر اطراف دہلی اور شمالی مغربی علاقہ میں واقع تھے، یہ سفر جب ۱۳۱۲ھ میں فتح پور (ہنسوہ) سے شروع ہوا،

آپ اس سفر میں دہلی، پانی پت، سرہند، کمپ انبالہ، دیوبند، پیران کلیئر، سہارن پور، گنگوہ، گنیشہ اور اس کے متعدد قصبات میں گئے اور مشاہیر علما و مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے درس میں شرکت کی، حدیث کی اجازت حاصل کی اور علمی و باطنی استفادہ کیا۔

ان علما و مشائخ میں مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا عبد العلی صاحب صدر مدرس مدرسہ عبد الرب، مولانا قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی، سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی، مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی (والد مولانا محمود حسن شیخ الہند رحمہ اللہ) حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ، میاں محمد حسین صاحب رفیق و خادم حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ اور مولانا سید احمد حسن صاحب امر وہی رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس سفر میں ان کا معمول تھا کہ روزانہ سفر کی یادداشت مرتب کر لیتے تھے اور علما و بزرگوں سے سنی ہوئی باتیں ان ہی کے لفظوں میں لکھنے کی کوشش کرتے تھے، اس روزنامہ اور سفرنامہ سے ان کے چنی بلوغ و نبوغ، مراتب رجال اور علمی و دینی سلاسل سے ان کی غیر معمولی واقفیت اور تحریری و ادبی صلاحیت کا نمایاں اظہار ہوتا ہے اور کہیں سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کا لکھنے والا کوئی جوان سال اور نو عمر فارغ التحصیل ہے، یہ روزنامہ و سفرنامہ ارجاب کے نام سے ان کے مسودات میں محفوظ تھا، اتفاقاً حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندوی کی اس پر نظر پڑی، انھوں نے اس کو معارف میں بالاقساط شائع فرمایا، ذیلی عنوانات قائم کیے اور جا بجا اپنے قلم سے حواشی اور تشریحی نوٹ اضافہ فرمائے، ۱۹۵۸ء میں یہ رسالہ دہلی اور اس کے اطراف کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو گیا، اس سفر سے ان کی معلومات اور شخصیات کے مطالعہ میں گراں قدر اضافہ ہوا، جس سے انھوں نے ”نزہۃ الخواطر“ کی آٹھویں جلد میں، جو معاصرین کے تذکروں پر مشتمل ہے پورا فائدہ اٹھایا۔

آپ زمانہ طالب علمی ہی میں قطب عصر حضرت مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی

کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوئے اور مولانا نے بلا درخواست آپ کو بیعت فرمالیا تھا اور خصوصی توجہ و شفقت فرمائی تھی! لیکن مولانا کی وفات یا بعد مکانی کے سبب سے آپ نے سلوک کے منازل حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں اپنے خسر مولانا شاہ ضیاء النبی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والد ماجد مولوی حکیم سید فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خليفة حضرت مولانا سید خواجہ احمد نصیر آبادی) اور اپنے ماموں حضرت شاہ عبدالسلام صاحب بنسوی کے خلفا کی خدمت میں طے کیے اور ان حضرات سے اجازت و خلافت عطا ہوئی، بیعت عثمانی کے ذریعہ سے حضرت شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بیعت اور توجہات کا شرف حاصل کیا۔

دینی خدمات آپ کا قلب بڑا درد مند اور حساس تھا، آپ نے جس زمانہ میں ہوش سنبھالا، وہ مسلمانان ہند کی تاریخ میں ایک دور انتقال اور دو تہذیبوں اور دو عہدوں (مسلمانوں کے عہد ماضی اور انگریزی سلطنت و تہذیب کے عہد اقتدار) کی کشمکش کا دور تھا، آپ کے ضمیر و مزاج میں اصلاح اور جدوجہد کا جذبہ تھا، آپ ابھی طب کی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا، اس کے مقاصد و عزائم آپ کی افتاد طبع اور مذاق و ذہن سے خاص مناسبت رکھتے تھے، آپ اپنے آخری دور طالب علمی ہی میں اس کے ابتدائی جلسوں میں شرکت فرماتے رہے، بالآخر ۱۳۱۳ھ میں آپ نے ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کی ماتحتی میں کام شروع کیا، ۱۳۲۳ھ تک آپ مددگار ناظم کی حیثیت سے کام کرتے رہے، ندوۃ العلماء کے جتنے ناظم ہوتے رہے، ان کو آپ کے خلوص، استقلال و معاملہ فہمی پر اتنا اعتماد تھا کہ تقریباً نظامت کا کل کام درحقیقت آپ ہی کرتے تھے، ۱۳۱۳ء اپریل ۱۹۱۵ء میں آپ بالاتفاق آپ کی حاضری گنج مراد آباد تین مرتبہ ہوئی، حضرت مولانا کا معمول تھا کہ آنے والوں کو جلد رخصت فرما دیا کرتے تھے لیکن آپ نے جب اجازت طلب کی تو رفیق سفر کو رخصت فرما دیا اور ان کو روک لیا اور ان کی خاطر سے بجائے ایک یا دو مرتبہ کے حدیث کا تین مرتبہ درس دیا، اس سفر کے دل آویز تاثرات و واقعات آپ نے ایک مستقل رسالہ میں جو ”استفادہ“ کے نام سے چھپا، درج کیے ہیں، اب وہ راقم السطور کی کتاب ”تذکرہ مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی“ کا جز بنا دیا گیا ہے بہ عنوان ”جذب دل“۔

بالا اتفاق ناظم منتخب ہوئے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک آپ اس منصب پر سرفراز رہے۔ اس زمانہ میں آپ کی ذمہ داریاں اور مصروفیتیں گونا گوں تھیں، ندوہ کی نظامت، اس کے سلسلہ کی خط و کتابت، اس کے دور دراز جلسوں کی تیاریاں اور ان میں شرکت، تصنیف و تالیف (جس کا سلسلہ تعلیم کے آخری دور سے شروع ہو کر زندگی کے آخری دن تک جاری رہا) مطب کی مصروفیت، ان تمام ذمہ داریوں اور مصروفیتوں کو آپ نے پورے استقلال، خاموشی اور انہماک کے ساتھ نبایا۔

اس عرصہ میں ندوۃ العلماء کے دائرہ کے اندر اور نہ صرف اس محدود دائرہ میں، بلکہ ہندوستان کے وسیع رقبہ میں بھی بڑے بڑے سیاسی طوفان آئے، بڑے بڑے انقلابات اور آزمائشوں سے اس تحریک و ادارہ اور پورے ملک کو گزرنا پڑا لیکن آپ کے پائے ثبات میں لغزش اور آپ کے استقلال طبیعت میں فرق نہ آیا، آپ کی وفات پر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فروری ۱۹۲۳ء کے ”معارف“ میں اس حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا ہے:

”مولانا سید محمد علی صاحب ناظم تھے، ان کی نگاہ انتخاب فوراً اس جو ہر قابل پر پڑی، وہ دن ہے اور ان کی وفات کا دن ہے کہ ندوۃ ان کی خدمات سے کبھی محروم نہ رہا، ندوہ پر کیا کیا انقلابات آئے، کتنے ارکان بدلے، کتنے منتظمین آئے اور کتنے گئے، کتنے معتمد و ناظم عزل و نصب ہوئے، کتنے فتنے اور حوادث پیدا ہوئے، مگر ان تمام حالات و حوادث کے طوفان میں ثبات و استقلال کی صرف ایک چٹان تھی، جو اپنی جگہ پر تھی اور وہ مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم کی ذات تھی۔“

مزانج و خصوصیات طبیعت میں خلوت پسندی، وقار، کم گوئی، حیا اور سلامت طبع تھی نہایت خوددار اور کم آمیز تھے لیکن اس کے ساتھ نہایت خلیق، خندہ پیشانی اور شگفتہ طبیعت تھے، بل کر کام کرنے (تعاون علی البر وال تقویٰ) کی قابلیت جو عرصہ سے مسلمانوں میں مفقود ہے آپ میں ایسی پائی جاتی تھی کہ ندوہ کے ارکان و معتمدین سب آپ پر اعتماد رکھتے تھے اور کسی

کو کوئی شکایت آپ سے نہ تھی، تعاون کی حالت میں دوزریں اصولوں پر ہمیشہ آپ کا عمل رہا۔
(۱) دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھنا اور ان کے اختیارات میں دخل نہ دینا۔

(۲) اپنے اختیارات کے حدود میں بھی دوسرے معتمدین یا ارکان سے مشورہ لے لینا۔
نہایت کم سخن تھے بے ضرورت بات کرنا بھی پسند نہ کرتے تھے، اس کم سخن اور اخفائے حال کا نتیجہ تھا کہ قریبی تعلق رکھنے والوں کو اور بعض ایسے دوستوں اور بزرگوں کو، جن کے ساتھ برسوں اٹھنے بیٹھنے اور کام کرنے کا موقع ملا، آپ کے بعض ضروری حالات اور نمایاں کمالات کا بھی علم نہ ہو سکا، حد یہ ہے کہ مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ناظم ندوۃ العلماء کو، جن کی رہنمائی میں آپ نے سالہا سال دفتر نظامت کے کام انجام دیے اور جو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص تھے، پوری مدت نظامت میں اس کا علم نہیں ہو سکا کہ مولانا مرحوم کا بھی حضرت مولانا سے بیعت و ارادت کا تعلق ہے، مولانا مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں، جو ندوہ کی نظامت سے مستعفی ہونے کے بعد لکھا گیا ہے، تحریر فرماتے ہیں:

”ان ہی کاغذات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضرت مولانا و مرشدنا علیہ الرحمہ سے بیعت ہے اس سے اخوت اسلامی کے علاوہ دوسری خاص اخوت ثابت ہوئی اس بنا پر کہتا ہوں کہ اس ہیچ کارہ کے اگر عیب پر آپ کو اطلاع ہو تو براہ خدا شائستہ عنوان سے مطلع کیجیے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت میں خاص کشش اور محبوبیت رکھی تھی اور خاص وجاہت عطا فرمائی تھی، جس مجلس میں ہوتے ممتاز دنیاویاں معلوم ہوتے، معاش حاصل کرنے میں آپ کو انہماک نہ تھا، آپ کی سیرت تو کل کا پورا مظہر تھی، دن بھر کی آمدنی شام تک خرچ کر دینا آپ ضروری سمجھتے تھے اور رات کو روپیہ باقی رکھنا آپ برا جانتے تھے، زکوٰۃ کبھی آپ پر

اس کا نتیجہ تھا کہ آپ نے ترکہ میں صرف ایک روپیہ چھوڑا تھا، یہ شاید اب بھی محفوظ ہے، یا چند فیسیں جو ایک رئیس مریض کے ذمہ باقی رہ گئی تھیں اور بعد میں وصول ہوئیں۔

فرض نہیں ہوئی، دنیا سے آپ کو جو کچھ تعلق تھا، وہ کتب بنی اور تصنیف و تالیف تھا، اس سے زیادہ آپ نے دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھا، ہمیشہ تھا ایک کمرہ میں رہتے تھے اور بے ضرورت کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے تھے، دسترخوان وسیع تھا اور اکثر مستقل مہمان مقیم رہتے تھے۔

ادب، حدیث، قرآن اور طب کا درس دیتے تھے، ایک زمانہ میں فلسفہ کی انتہائی کتابیں بھی پڑھائی تھیں، ادب کا درس برسوں سے، طب کا درس چند سال سے چھوٹ گیا تھا، مگر قرآن و حدیث کا درس وفات کے دن تک جاری رہا، زندگی کی بڑی آرزو یہ تھی کہ اسی شغل میں زندگی بسر ہو جائے، آخر میں سب چھوڑ چھاڑ رائے بریلی قیام کرنے اور حدیث کے درس میں مشغول ہونے کی تمنا تھی۔

دین و دنیا کے ہر کام میں اتباع سنت کا لحاظ رکھتے تھے اور اسی کو ذریعہ نجات سمجھتے تھے، ذاتِ نبوی ﷺ سے وہ وابستگی و شیفگی رکھتے تھے، جس کو عشق سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، اکثر یہ شعر و در زبان رہتے اور آپ نے بہت سے مضامین کا ان کو سرنامہ و عنوان بنایا۔

داغ غلامیت کرد رتبہ خسرو بلند میر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

محمد عربی کا بروئے ہر دوسرا است کیکہ خاک درش نیست خاک بر سراو

بزرگوں اور دینی شخصیتوں میں سے آپ کو حضرت سید احمد شہیدؒ اور اس عصر کے علما و مشائخ میں اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ سے خاص عقیدت و نسبت تھی، حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر جہاں کہیں کرتے ہیں، بڑی والہانہ عقیدت اور شیفگی سے کرتے ہیں، بالعموم حضرت سید احمد شہید سعیدؒ اور کہیں حضرت سیدنا کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحبؒ کے متعلق ”زہۃ الخواطر“ میں لکھتے ہیں:

”اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر میں قسم کھاؤں کہ میں نے دنیا میں ان سے

بڑھ کر کریم، درہم و دینار سے بے تعلق کتاب و سنت کا پیرو نہیں دیکھا تو میں حائن نہیں

ہوں گا اسی کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا ان سے بڑا عالم نہیں پایا۔“

اعزاد و احباب کے ساتھ سلوک و صلہ رحمی کا بڑا اہتمام تھا اور پوشیدہ طریقہ پر ان کی مدد کرنے کا بڑا ذوق رکھتے تھے، برادری کے حقوق ادا کرنے کا بڑا خیال رہتا تھا، کسی کا دل دکھانا آپ کے مذہب میں ناجائز تھا، مال حرام یا مشتبہ سے ہمیشہ محفوظ رہے۔

نمود و نمائش سے آپ کو سخت نفرت تھی، آپ نے جو کچھ تصنیفی یا علمی کام کیا نہایت خاموشی و گمنامی میں کیا بہت سے قریبی احباب کو آپ کے انتقال کے بعد آپ کے بعض علمی کارناموں کا علم ہوا اور بہت سے واقفوں کو ”گل رعنا“ کی اشاعت سے پہلے یہ بھی علم نہیں ہو سکا کہ آپ کو شعر و شاعری کا بھی ذوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے نقد سخن کا اعلا ملکہ عطا فرمایا ہے اور اردو زبان و ادب کی تاریخ پر ایسی وسیع اور گہری نظر ہے، اس کتاب میں پہلی مرتبہ ”آب حیات“ پر تنقید کی گئی ہے اور اس کی بعض ان روایات کو تاریخی حیثیت سے بے بنیاد ثابت کیا گیا ہے، جن کو آزاد کے سحر نگار قلم اور ”آب حیات“ کی غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے مسلمہ حقیقت سمجھ لیا گیا تھا، نیز اردو زبان و شاعری کے آغاز کے سلسلہ میں اس میں بعض نئے معلومات اور نظریات پیش کیے گئے ہیں، یہ کتاب عرصہ ہوا دارالمصنفین کی طرف سے شائع ہو چکی اور اس کے چار اڈیشن نکل چکے ہیں متعدد یونیورسٹیوں نے اس کو اپنے نصاب میں بھی داخل کیا۔

حافظہ کم زور تھا لیکن نہایت ذہین تھے، دورانہدیشی اور معاملہ فہمی میں اپنی آپ نظر تھے، مردم شناسی کا خاص ملکہ تھا، طبیعت ایسی سلیم تھی کہ ہر چیز کی اہمیت اسی تناسب سے سمجھتے، جس تناسب کو فطرت نے قائم کر دیا ہے، بے اعتمادی، بے جاعصیت اور غلو و مبالغہ سے آپ کی طبیعت کو کوئی مناسبت نہ تھی، طبیعت میں جامعیت اور توسط و اعتدال تھا، مزاج میں

۱۔ اس کا اندازہ خصوصیت کے ساتھ ”زبۃ الخواطر“ کی آٹھویں جلد اور ان معاصرین کے تذکروں کے مطالعہ سے ہوتا ہے، جن میں سے بعض سے آپ کو مسلک یا ذوق کا اختلاف تھا، بعض سے زندگی میں اختلافات رہ چکے تھے اور بعض شخصیتوں سے آپ کو ارادت مندی و عقیدت تھی لیکن نہ کہیں محاسن و کمالات کے اعتراف میں بخل و حق

تلفی کا شائبہ معلوم ہوتا ہے نہ کہیں عقیدت مندی کا غلو و مدح سرائی میں افراط و بے اعتدالی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نفاست و لطافت تھی، زندگی سادہ، مگر مزاج نفاست پسند تھا، خوراک بہت قلیل، پوشاک ہمیشہ لطیف و نظیف استعمال کرتے۔

علمی کمالات و خدمات اردو فارسی اور عربی ادب میں پایہ بلند رکھتے تھے، ہندوستان میں ایسی سلیس عربی لکھنے والے مشکل سے گزرے ہوں گے، عربی زبان کے ایک نقاد و مبصر ڈاکٹر تقی الدین الہلالی المراکشی آپ کی عربیت کے بڑے قائل ہیں، اردو تحریر میں متانت و حلاوت کی لطیف آمیزش اور علمی سنجیدگی کے ساتھ زبان کی چاشنی و بے ساختگی ہے، خصوصاً تاریخی مضامین میں بڑی لطافت اور ادبی حلاوت ہے، جس کا نمونہ ان کی تصنیف ”یادایام“ (تاریخ گجرات) اور ”گل رعنا“ کے حواشی ہیں۔

ہندوستان کے اسلامی عہد کی تاریخ کے ہر شعبہ (تاریخ ملوک، تاریخ تہذیب و تمدن، تاریخ علوم و فنون اور تاریخ سلاسل تصوف اور خاندان و انساب) پر عمیق اور وسیع نظر رکھتے تھے اور اس موضوع پر ان کے زمانے میں ان کا کوئی ہم سر نہ تھا، ہندوستان کی اسلامی تاریخ کو مختلف پہلوؤں سے وہ اپنی زندگی میں مرتب کر گئے اور تنہا اتنا کام کیا، جو مغربی ممالک میں پورے ادارے اور سوسائٹیاں انجام دیتی ہیں اور یہ سب اس خاموشی اور گمنامی کے ساتھ کیا کہ نہایت محدود حلقہ احباب کے سوا کسی کو اس کی خبر نہیں ہوئی اور اب بھی اس کام کی وسعت اور عظمت کا اندازہ بہت کم لوگوں کو ہے، درحقیقت انھوں نے وہ قرض یا فرض ادا کر دیا، جو ہندوستان کے اہل علم و اہل قلم پر صدیوں سے چلا آ رہا تھا۔

حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

”باوجود مستقل مطب و فرائض ندوہ اور مذہبی رجوع عام کے وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھا کرتے تھے، اسلامی ہندوستان کے پورے ہزار سالہ عہد میں شعرا و مشائخ و سلاطین کے سیکڑوں تذکرے اور تاریخیں لکھی گئیں لیکن آزاد بلگرامی کی تصنیفات کو چھوڑ کر کوئی مختصر رسالہ بھی مستقل یہاں کے علما و فضلا کے حالات میں نہیں لکھا گیا، مولانا مرحوم نے اس نقص کو

محسوس کیا اور پورے بیس برس اس کام پر انھوں نے صرف کیے، اس عرصہ میں ہندوستان کی اس سرحد سے اس سرحد تک کوئی کتب خانہ نہیں چھوڑا، جہاں ان کو ذوق طلب کھینچ کرنے لگے گیا ہو اور بالآخر آٹھ جلدوں میں علمائے ہند کی پوری سوانح عمری اہل جمع کیں، اس کا مقدمہ لکھا، جس میں ہندوستان کے اسلامی علوم و فنون کی تاریخ مرتب کی گئی عربی میں ہندوستان کی اسلامی تاریخ کا ایک صفحہ بھی نہیں، جو کچھ معلوم ہے، وہ انگریزی کی زبانی، مرحوم نے ہندوستان کی اسلامی تاریخ، سلاطین اسلام، یہاں کے اسلامی تمدن، مساجد، مدارس، عمارات شفا خانے اور دیگر خصوصیات پر ایک پوری کتاب تیار کی^۱۔

ان کی مایہ ناز و شہرہ آفاق تصنیف ”نزہۃ الخواطر“ ہے، جس کی آٹھ جلدیں ہیں، اس کتاب میں ساڑھے چار ہزار سے زیادہ اعیان ہندوستان کا تذکرہ ہے۔

تمام اسلامی ممالک میں، جو اسلامی حکومت یا اسلامی تہذیب و علوم کے قلم رو میں شامل تھے، تنہا ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کے پورے اسلامی دور کی تاریخ تسلسل و ترتیب کے ساتھ مرتب ہو گئی ہے اور اس میں کوئی خلا پایا نہیں جاتا، بڑے بڑے نام و اسلامی ملکوں کے باکمال فرزندوں کے جو تذکرے لکھے گئے ہیں، ان میں صدیوں کا خلا پایا جاتا ہے، کسی صدی کے کئی کئی تذکرے ہیں اور کئی کئی صدیاں کسی مستند تذکرہ سے خالی ہیں لیکن ”نزہۃ الخواطر“ کا ایک طرف زمانی رقبہ، پہلی صدی ہجری سے چودھویں صدی ہجری تک محیط ہے، دوسری طرف اس کا مکانی و جغرافیائی رقبہ درہ خیبر سے خلیج بنگال تک وسیع ہے اور اس میں نہ کسی دور کے اعیان و مشاہیر کو نظر انداز کیا گیا ہے، نہ کسی قریہ و قصبہ کی کسی معروف شخصیت یا اس کے علمی کارنامہ سے تغافل برتا گیا ہے، کتاب سوانح نگاری کا ایک جیتا جاگتا مرتع ہے، جس میں اصحاب سوانح کے حقیقی خط و خال نمایاں کرنے کی امکانی کوشش کی گئی ہے،

۱۔ اس سے مراد مصنف کی کتاب ”نزہۃ الخواطر“ ہے۔ ۲۔ اس سے مراد ”معارف العوارف“ ہے، جس کا تذکرہ

آئندہ طور میں آئے گا۔ ۳۔ ”بیتہ المشرق“ کی طرف اشارہ ہے، جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ (معارف ۱۹۲۳ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ تمام ضروری معلومات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جو کہیں سے بھی دستیاب ہو سکیں اور جہاں ضرورت سمجھی گئی، تنقید و اظہار حقیقت میں تامل نہیں کیا گیا، یہ کتاب مشرق و مغرب کے علمی حلقوں میں یکساں طور پر اس موضوع پر سب سے بڑے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی سات جلدیں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد کی طرف سے شائع ہو کر دو دراز ملکوں میں پہنچ چکی ہیں، پہلی جلد ماخذ و معلومات کی کمی کی وجہ سے پہلی صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک کے اعیان کے تذکرہ پر مشتمل ہے، پھر ہر جلد مستقل ایک ایک صدی سے تعلق رکھتی ہے، آٹھویں جلد کے (جو چودھویں صدی کے اعیان کے تذکرہ پر مشتمل ہے) مسودہ میں جا بہ جایاض تھے اور متعدد تراجم نامکمل رہ گئے تھے، یہ حصہ بھی اب تکمیل کے بعد دائرہ کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔

”معارف العوارف“ ہندوستان میں علم و تعلیم کی تاریخ اور ہزار سالہ اسلامی عہد کے مصنفین اور تصنیفات کی ڈائرکٹری ہے، وہ اس سلسلہ میں ہندوستان کے متعلق مستند معلومات کا سب سے بہتر ماخذ اور ذخیرہ ہے، یہ محض تصنیفات کی کوئی خشک فہرست نہیں ہے، جس میں صرف کتابوں کے نام پر اکتفا کیا گیا ہو، پہلے ہر علم کی تعریف اور تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس علم کی مستند و مشہور اور معیاری کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے، پھر اس موضوع پر علمائے ہند کی تصنیفات کا ذکر کیا گیا ہے، شروع میں قدیم نصاب تعلیم کا مکمل نقشہ پیش کیا گیا ہے اور اس کی عہد بہ عہد تبدیلیوں اور ان کے محرکات و اسباب کی نشان دہی کی گئی ہے، تنہا یہی ایک مستقل علمی کارنامہ ہے، شرق اوسط اور عالم اسلام میں ہندوستان کو اس حیثیت سے

۱۔ حکومت پاکستان کے محکمہ اوقاف کی طرف سے اس کے اردو ترجمہ کا کام شروع ہوا ہے اور اس کی متعدد جلدیں نکل چکی ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس کام کی تکمیل کے سلسلے میں جس اہتمام و ذمہ داری کے احساس کی توقع کی جاتی ہے، وہ مفقود ہے، پہلی جلد جو راقم السطور کی نظر سے گزری، ترجمہ کے اغلاط سے پر ہے، محکمہ نے مصنف کتاب کے درٹایا ناشر سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔

متعارف اور مسلمانوں کی علمی اور دینی خدمات سے واقف کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں، ”معارف العارف“ کو دمشق کی مشہور سرکاری اکاڈمی المجمع العلمی العربی نے ۱۹۵۸ء میں ”الثقافة الإسلامية في الهند“ کے نام سے بڑے آب و تاب کے ساتھ شائع کیا اور وہ جلد دنیا کے حلقوں میں مقبول ہوئی، اسی کا ترجمہ ”اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں“ کے نام سے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہو رہا ہے اور قارئین کے پیش نظر ہے۔

”جنت المشرق“ ہزاروں صفحات کا نچوڑ اور مصنف کے عمر بھر کے مطالعہ کا خلاصہ ہے، یہ اسلامی عہد کا ایک چھوٹا سا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے، جس سے اس ملک کے اسلامی عہد کی پوری تصویر ابھر کر سامنے آ جاتی ہے اور مسلمان سلاطین، اہل کمال اور ماہرین فن کے تمدنی، تعمیری اور انتظامی کارنامے بیک نظر سامنے آ جاتے ہیں، ملک کا جغرافیہ، اس کی پیداوار و حاصلات، موسم، سکے، تقریبات و رسوم، مسلمان سلاطین کے زمانہ کا نظم و نسق، آئین و قانون، ان کے رفاہ عام کے کام اور اس ملک کی آراستگی و شائستگی میں ان کا حصہ سامنے آ جاتا ہے، یہ ان تاریخوں کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے، جو مختلف ملکوں میں ”حطط“ کے نام سے لکھی گئیں، جن میں سے مقریزی کی ”حطط مصر“ اور کرد علی کی ”حطط الشام“ مشہور ہے اس طرح بجا طور پر اس کتاب کا نام ”حطط الہند“ ہو سکتا ہے، افسوس ہے یہ کتاب ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

”یاد ایام“ وہ رسالہ ہے، جو آپ نے محمدن ایجوکیشنل کانفرس کے ۱۹۱۸ء میں ہونے والے اجلاس سورت کے لیے، اپنے محترم و فاضل دوست نواب صدربار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی کی فرمائش پر، وہاں پڑھنے کے لیے لکھا تھا اور چوں کہ یہ اجلاس سورت میں ہو رہا تھا، اس لیے آپ نے صوبہ گجرات کی قدیم اسلامی عہد کی تاریخ کا ایک

۱۔ اب وہ ”مجمع اللغة العربیہ“ کے نام سے موسوم ہے، یہ مشرق وسطیٰ کی سب سے پرانی اور سب سے

زیادہ کارگزار اکاڈمی ہے۔

مرقع اس میں پیش کیا، یہ ہزاروں صفحات اور بیسیوں کتابوں کا عطر ہے، جو اس مختصر سے رسالہ میں آگیا ہے، اردو میں صحیح تاریخ نویسی کا یہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے، جس میں صرف ”سرکار دربار“ کی روداد نہیں سنائی گئی، بلکہ اس دور کی پوری تمدنی، علمی اور دینی تصویر مکمل طریقہ پر آگئی، شاہانِ گجرات کے خصائصِ حکم رانی، اصلاحاتِ ملکی، زراعت و صنعت و حرفت کی ترقی، علوم و فنون کی اشاعت و فروغ، مدارس کا قیام، ماہرینِ فنون کا تعارف، گجرات کے وزرائے باکمال اور علمائے نامدار کا تذکرہ، ان کے کارنامے اور سلاسلِ طریقت سبھی ضروری مضامین اختصار سے آگئے ہیں۔

بیان میں اتنی دل آویزی اور تحریر میں اتنی حلاوت ہے کہ کتاب نہ صرف صحیح تاریخ نویسی کا، بلکہ ادب و انشا کا بھی ایک دل کش نمونہ بن گئی ہے، نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی مرحوم نے اس رسالے پر اپنے تاثرات کا اظہار مصنف کے نام اپنے ایک خط میں کیا ہے، جس کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

”رب کریم عم نوالہ کی ایک نعمت عظیم تھی جو کل آپ کے رسالہ کے پیرایہ میں ظاہر ہوئی، میں نے رات ہی اس کو کل تقریباً پڑھ لیا، میرے سرور و مباہات کی عجیب کیفیت تھی، پڑھتا تھا اور فخر و خوشی کی موجیں دل میں اٹھتی تھیں، بار بار رسالہ کو آنکھوں سے لگاتا تھا اور چومتا تھا، اگر آپ سامنے ہوتے تو یقیناً یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ چومتا، قدم چومتا، اللہ اکبر! یہ سعادت میرے مقدر میں تھی کہ میں مسلمانوں کی علمی مجلس کو اس خطِ ملک میں لے گیا جہاں سب سے پہلے اہل توحید کے قدم آئے اور جہاں سب سے پہلے اسلام کے مصنف مدفون ہیں، فالحمد لله علیٰ ذالک حمداً کثیراً طیباً، اس کا ایک نتیجہ یہ تھا کہ یہ نایاب رسالہ ہاتھ آیا، میری معلومات میں کس قدر اضافہ ہوا۔

آپ نے ماشاء اللہ خوب رسالہ لکھا ہے، بیان صاف و دل کش، مطالب محققانہ، مآخذ نادر و صحیح، کمال یہ ہے کہ ایک مختصر رسالہ میں گونا گوں تاریخِ سادی، ملکی، علمی، روحانی، صنعتی، حرفتی، زراعتی، میں نے سورت سے واپس آ کر تاریخِ فرشتہ میں گجرات کی تاریخِ لفظ بہ لفظ

پڑھی، حاشا میرے دماغ میں ان حالات کا ایک شائبہ بھی نہیں آیا، بزم و رزم کا فانوس خیال آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔“

ان اہم تصنیفات کے علاوہ اردو، عربی میں حدیث، فقہ و طب پر متعدد کتابیں اور اصلاحی رسالے ہیں، جن کا تذکرہ ترجمۃ المصنف میں آچکا ہے اور ان کا ذکر موجب تطویل ہے۔

وفات اور اولاد ۱۵/ جمادی الآخرۃ ۱۳۴۱ھ، ۲/ فروری ۱۹۲۳ء کو جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں، چند گھنٹوں کی ناسازی طبع کے بعد انتقال کیا، جنازہ رائے بریلی لے جایا گیا، جہاں اپنے اجداد کرام کے پہلو اور حضرت شاہ علم اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد عدل رحمۃ اللہ علیہ کے جوار میں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ و رفع درجاتہ۔

اولاد میں دو فرزند ڈاکٹر حکیم مولانا سید عبدالعلی صاحب مرحوم (سابق ناظم عدوۃ العلما) اور ابوالحسن علی اور دو دختر یادگار چھوڑیں۔

مصنف مرحوم نے اپنی آخری تصنیف ”تذکرہ گل رعنا“ کے لیے جو پیش لفظ لکھا تھا، اس کو ان دو شعروں پر ختم کیا تھا^۱، اس تعارفی مضمون کا ”حسن خاتمہ“ بھی ان ہی دو الہامی شعروں پر کیا جاتا ہے۔

غرض نقشے است کز مایا و ماند کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دے روزے ز رحمت کند بر حال ایں مسکین دعائے

۱۔ مکتوب مورخہ ۷/ جمادی الاولیٰ، ۱۳۳۷ھ۔ ۲۔ اس پر ۶/ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ کی تاریخ پڑی ہوئی ہے۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقدمہ

از: مصنف کتاب

وبہ نستعین، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، الحمد للہ ربّ العالمین، والعاقبة للمتقین والصّلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین، سیدنا ومولانا محمد الہادی الامین وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الطّاہرین، صلاۃ وسلاما دائمین متلازمین الیٰ یوم الدّین

”زہۃ الخواطر وبہجۃ السامع والنواظر“ کی تالیف سے فراغت کے بعد، جو آٹھ جلدوں میں ہے اور جس میں ہم نے ہر زمانے کے مؤرخین، سوانح نگاروں اور علما و فقہاء کے حالات لکھے ہیں اور ان کے علاوہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور جماعتوں کے اہل رائے اور اہل مذہب کا تذکرہ کیا ہے، جو ہندوستان میں پیدا ہوئے اور یا ان کا ہندوستان میں انتقال ہوا ہے، میں نے ایک دوسری کتاب ”جۃ المشرق و مطلع النور المشرق“ کے نام سے لکھی ہے، جو تین فن پر مشتمل ہے، پہلا فن جغرافیہ میں، دوسرا تاریخ میں اور تیسرا آثار و عمارات میں، جب میں ان دونوں کتابوں کی تصنیف سے فارغ ہو چکا، تو مناسب سمجھا کہ ایک مختصر کتاب ”معارف العوارف فی انواع العلوم والمعارف“ کے عنوان سے لکھوں اور اس کتاب میں نظام و نصاب درس کی عہد بہ عہد تاریخ بیان کروں، فنون ادبیہ مثلاً نحو، صرف، اشتقاق، لغت و بلاغت، عروض و قافیہ، انشا و شعر اور تاریخ و جغرافیہ کی تاریخ لکھوں اور پھر علوم شرعیہ دینیہ میں سے فقہ، اصول فقہ، حدیث و تفسیر اور تصوف و کلام کی تاریخ بیان کروں اور

پھر فنون نظریہ میں سے علم المناظرہ، علم المنطق اور طبیعیات والہیات اور حکمت عملی اور فن ریاضی اور فن طب کی تاریخ بیان کروں، پھر شعر و شعرا کے حالات لکھوں اور ان چیزوں کا تذکرہ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے، لکھوں اور ان علوم میں ہندوستان میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا بھی تذکرہ کروں۔

سہو و نسیان بشری خصوصیات میں سے ہیں، اس لیے اگر ہماری اس کتاب میں کچھ چیز سہو ا رہ گئی ہو تو اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور ہم اپنے وعدے کے مطابق شروع کر رہے ہیں اور اللہ سے ہم مدد و توفیق کے طالب ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی رضا کا ذریعہ بنائے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ہندوستان کا نصاب درس

اور

اس کے تغیرات

افسوس ہے کہ ہندوستان کی علمی تاریخ نہایت تاریکی میں ہے، ہم صحیح طور پر اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ وقتاً فوقتاً نصاب درس میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں، تاریخ سے اسی قدر سراغ ملتا ہے کہ اس سرزمین میں فاتحانہ ہند کے ساتھ ساتھ علم آیا تھا اور جو تبدیلیاں عراق و ماوراء النہر میں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی تھیں، اس کا اثر یہاں کے نصاب پر بھی پڑتا تھا۔

سب سے پہلے سندھ اور ملتان کے ریگستانوں میں علم کے ذرے چمکے اور ان کی جگہ گاہٹ اتنی بڑھتی گئی کہ رفتہ رفتہ سارے ہندوستان میں ان کی روشنی پھیل گئی اور جب

۱۔ یہ مصنف مرحوم کا اردو میں ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے، اس رسالہ کا موضوع، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، ہندوستان کے نصاب درس اور اس کی عہد بہ عہد تبدیلیوں کی تاریخ ہے، اس رسالہ کا تعلق اصل کتاب سے بہت گہرا ہے اور اپنے موضوع پر بہت ہی فاضلانہ اور مورخانہ بحث ہے، یہاں تک کہ اردو اور انگریزی کی بعض مستند تاریخی کتابوں میں اس رسالہ کو ماخذ اور بنیاد بتایا گیا ہے، اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ اصل کتاب کے ساتھ مصنف مرحوم کا یہ رسالہ بھی بیعتہ شامل کر دیا جائے۔

ملوک غزنویہ نے لاہور کو ہندوستان کا دارالسلطنت قرار دیا، تو اس شہر نے سب سے پہلے اس روشنی سے فائدہ اٹھایا۔

جب دہلی فتح ہوئی تو بادشاہوں کی قدردانی سے علمائے باکمال ہر طرف سے سمٹ سمٹ کر دہلی آنے لگے اور ایسے جلیل القدر علما دہلی میں مجتمع ہو گئے، جن کا شہرہ سن کر دور دور سے لوگ آتے اور فیض یاب ہوتے تھے۔

غیاث الدین بلبن کے زمانے میں شمس الدین خوارزمی، شمس الدین قوشچی، برہان الدین بلخی، برہان الدین بزاز، نجم الدین دمشقی، کمال الدین زاہد، وغیرہ جیسے بیسیوں صاحب کمال تھے، جن کے علم و فضل سے دہلی کا کوچہ کوچہ قرطبہ اور بغداد کا نمونہ بن رہا تھا۔

علاء الدین خلجی کے زمانہ میں ظہیر الدین بھکری، فرید الدین شافعی، حمید الدین مخلص، شمس الدین نحی، محی الدین کاشانی، فخر الدین ہانسوی، وجیہ الدین رازی، تاج الدین مقدم، وغیرہ چھپالیس علما ایسے پایہ کے تھے، جن کی نسبت ضیاء الدین برنی جیسے مشہور مؤرخ کا خیال یہ ہے کہ دنیا میں ان کا جواب نہیں تھا۔

محمد شاہ تغلق کے زمانے میں معین الدین عمرانی، قاضی عبدالمقتدر، مولانا خواجگی، شیخ احمد تھامیری جیسے باکمال علما تھے، جن کے دامن تربیت میں پرورش پا کر شہاب الدین دولت آبادی ملک العلماء بن کر نکلے اور ایک دنیا کی نگاہیں ان کی طرف اٹھنے لگیں۔

فیروز شاہ کے عہد میں جلال الدین رومی تشریف لائے اور شاہی مدرسہ میں پرنسپل کی خدمات ان کو سپرد کی گئیں، نجم الدین سمرقندی بھی اسی زمانے میں دہلی آئے اور اپنے فضل و کمال سے لوگوں کو مالامال کرتے رہے۔

سکندر لودی کے زمانے میں شیخ عبد اللہ اور شیخ عزیز اللہ دو نامور عالم ملتان سے آئے اور انھوں نے منطق و حکمت کا معیار بڑھا کر نصاب میں نمایاں زور پیدا کر دیا۔

اکبر کے زمانے میں شاہ فتح اللہ شیرازی نے آکر عضد الملک کے خطاب سے

عزت پائی اور تمام ملک میں ان کی دھوم مچ گئی، اسی زمانے میں حکیم شمس الدین اور ان کے بھانجے حکیم علی گیلانی کی وجہ سے طب کو فروغ ہوا اور شیخ عبدالحق نے حدیث کو رواج دیا۔

شاہ جہاں اور عالم گیر کے عہد حکومت میں میرزا ہند کا ستارہ اقبال چکا اور ان کی موشگافیوں نے تاج فضیلت میں چار چاند لگا دیے، گویا درس نظامیہ کی بنیاد ان ہی کے پرزور ہاتھوں کی ڈالی ہوئی ہے، ان ہی کے سلسلہ تلمذ میں قاضی مبارک اور شاہ ولی اللہ صاحب کا مشہور خاندان تھا، جس میں جناب شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، مولوی عبدالحی، شاہ محمد اسماعیل، مولوی محمد اسحاق، مولوی رشید الدین خان، مفتی صدر الدین خان، مولوی مملوک الاعلیٰ وغیرہ جیسے نام ور علما اور مدرسین پیدا ہوئے۔

لاہور میں علم کا نشوونما دہلی سے پہلے ہوا تھا، مگر دہلی کی ترقی نے اس کو چند روز کے لیے دبا دیا تھا آخر آخر پھر اس نے سنبھالا لیا اور جمال الدین تلہ، کمال الدین کشمیری، مفتی عبدالسلام، ملا عبدالحکیم سیال کوٹی وغیرہ مشاہیر کی وجہ سے ایک مدت تک علم کا چرچا رہا اور ان سے ہزاروں طلباء فیض یاب ہوئے۔

جون پور میں سلاطین شرقیہ کی قدردانی سے شیخ ابوالفتح شہاب الدین دولت آبادی، مولانا الہداد، محمد افضل استاذ الملک، ملا محمود صاحب شمس بازغہ، دیوان عبدالرشید، مفتی عبدالباقی، ملا نور الدین جیسے باکمال علما وقتاً فوقتاً ہوتے رہے اور ان کا سلسلہ تلمذ تمام ہندوستان میں پھیل گیا۔

گجرات میں شیخ محمد طاہر فتنی صاحب مجمع البحار، شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی، ملا نور الدین وغیرہ نے علم کی آب یاری کی، اسی زمانے میں قاضی ضیاء الدین باشندہ نیوتنی نے گجرات جا کر شیخ وجیہ الدین کے دامن تربیت میں پرورش پائی اور اپنے اہل وطن کے لیے یہ تحفہ لائے، ان سے شیخ جمال نے فائدہ اٹھایا، ان سے ملا لطف اللہ نے علم حاصل کیا، ان کے شاگردوں میں ملا جیون صاحب نور الانوار، ملا علی اصغر، ملا محمد امان، قاضی علیم اللہ بہت زیادہ

نام ور ہوئے اور ہر ایک صاحب سلسلہ اور صاحب درس ہو گیا۔

الہ آباد میں شیخ محبت اللہ، قاضی محمد آصف، شیخ محمد افضل، شاہ خوب اللہ، شیخ محمد طاہر، حاجی محمد فاخر زائر، مولوی برکت، مولوی جبار اللہ اور دیگر با کمال علما نے ایک مدت تک سلسلہ درس و تدریس کو گرم رکھا اور تقریباً ایک سو برس تک خوب چہل پہل رہی۔

لکھنؤ میں سب سے پہلے شیخ اعظم اس تحفہ کو جون پور سے لائے، اس کے بعد شاہ پیر محمد نے بزم افادہ گرم کی اور ان کے شاگرد ملا غلام نقشبند نے اس کو خوب رونق دی، اسی زمانے میں شیخ قطب الدین سہالوی کا بھی چرچا پھیلا ہوا تھا، جو عبدالسلام دیوی اور محبت اللہ الہ آبادی کے سلسلہ میں ایک نام ور عالم تھے، شیخ قطب الدین کی شہادت کے بعد ان کے نام ور فرزند ملا نظام الدین نے علم کے دریا بہا دیے اور لکھنؤ کو علم کا مرکز بنا دیا اور جو نصاب مقرر کیا، اس کو ہندوستان کے ہر ایک درس گاہ میں بسر و چشم قبول کیا گیا، اسی خاندان میں ملا حسن، بحر العلوم، ملا مبین، مفتی ظہور اللہ، مولوی ولی اللہ، مفتی محمد اصغر، مفتی محمد یوسف، مولوی نعیم اللہ، مولوی نور اللہ، مولوی عبد الحکیم، مولوی عبد الحلیم، مولوی عبدالحی، وغیرہ ایسے ایسے با کمال مدرسین پیدا ہوئے، جن کا جواب کسی خاندان میں نہیں مل سکتا۔

اس خاندان کے تلامذہ نے بھی ہندوستان کے ہر ایک گوشہ میں پھیل کر علم کے پھیلانے میں کوتاہی نہیں کی، قطب الدین شمس آبادی، قطب الدین گوپا منوی، محبت اللہ بہاری، امان اللہ باری، ملا کمال الدین، مولوی برکت، مولوی حمد اللہ، مولوی یاد اللہ، مولوی فضل امام، مولوی فضل حق اور ان کے چشم و چراغ، مولوی عبدالحق وغیرہ سب اسی خرمن کمال کے خوشہ چیں تھے۔

اودھ کے ایک ایک قریہ میں علم کا چرچا پھیلا ہوا تھا اور مشکل سے کوئی بدنصیب مقام ایسا ہوگا، جس میں علم کی شعاعیں نہیں پہنچیں، سب سے زیادہ مشہور اور نام ور مقامات یہ تھے، جائس، امیٹھی، ہرگام، نیوتی، گوپا منو، بلگرام، سندیلہ، کاکوری، وغیرہ، محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان مقامات سے اس قدر کثرت کے ساتھ علما پیدا ہوئے، جن کی نظیر دوسرے ملکوں میں بمشکل مل سکتی ہے، مگر اب ہر طرف سناٹا ہے:

اک زمانہ تھا کہ تھا ہم سے موافق روزگار اہل علم و فضل و دانش کا نہ تھا ہم میں شمار
ایسے حاصل خیز دنیا میں نہ ہوں گے کشت زار جیسے مردم خیز تھے اسلام کے شہر و دیار
ہوتا تھا کامل تو کامل تر نظر آتا تھا یاں

سورج آتا تھا نظر گر چاند چھپ جاتا تھا یاں

یایہ اب پہنچی ہے ہم میں نوبت قحط الرجال ایک اٹھ جاتا ہے دنیا سے اگر صاحب کمال
دوسرا ملتا نہیں دنیا میں پھر اس کے مثال شامت اعمال سے ہم پر یہ سارا ہے وبال

ظاہراً اب وقت آخر ہے ہماری قوم کا

مرثیہ ہے ایک کا اور نوحہ ساری قوم کا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سہولت کے لحاظ سے نصاب درس کے چار دور قائم کریں اور جو جو کتابیں ہر دور میں مروج تھیں، ان کی تفصیل جہاں تک تاریخ سے سیر سے مشائخ کے طبقات سے شعرا کے تذکروں سے اور مکتوبات و ملفوظات سے مل سکتی ہے، یکجا کر دیں، دیکھنے کو تو یہ ایک ذرا سا کام ہوگا، مگر مختلف کتابوں کے ہزار ہا صفحے اکٹھے کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں، جو ناظرین کے سامنے آج پیش کرتے ہیں۔

دور اول اس کا آغاز ساتویں صدی ہجری سے سمجھنا چاہیے اور انجام دسویں صدی پر اس وقت ہوا جب کہ دوسرا دور شروع ہو گیا تھا، کم و بیش دو سو برس تک مندرجہ ذیل فنون کی تحصیل معیار فضیلت سمجھی جاتی تھی، صرف، نحو، بلاغت، فقہ، اصول فقہ، منطق، کلام، تصوف، تفسیر، حدیث، نحو مصباح، کافیہ، لب الالباب مصنفہ قاضی ناصر الدین بیضاوی (اور چند دنوں کے بعد ارشاد مصنفہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی)

فقہ میں، ہدایہ۔

اصول فقہ میں منار اور اس کے شروح اور اصول بزودی۔

ر میں، مدارک، بیضاوی، اور کشاف۔

تصوف میں، عوارف اور فصوص (اور ایک زمانے کے بعد نقد النصوص و لمعات بھی ان مدارس میں رائج ہو گئیں جو خانقاہوں سے متعلق تھے۔)

حدیث میں مشارق الانوار، اور مصابیح السنۃ (یعنی مشکوٰۃ المصابیح کا متن)

ادب میں، مقامات حریری، زبانی یاد کی جاتی تھی، حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے استاد شمس الدین خوارزمی سے (جو بعد کو شمس الملک ہو گئے) مقامات حریری پڑھی تھی اور اس کے چالیس مقامے زبانی یاد کیے تھے۔

منطق میں، شرح شمس۔

فن کلام میں، شرح صحائف اور بعض بعض مقامات پر تمہید ابو شکور سالمی۔

اس طبقہ کے علمائے کرام کے حالات تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ہمارے زمانے میں منطق و فلسفہ معیار فضیلت ہے، ویسا ہی اس زمانے میں فقہ اور اصول فقہ، معیار فضیلت تھا، حدیث میں صرف مشارق الانوار کا پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا تھا اور جس خوش نصیب کو مصابیح ہاتھ آ جاتی تھی، وہ امام الدینیانی الحدیث کے لقب کا مستحق ہو جاتا تھا۔

حدیث کے ساتھ جو بے اعتنائی اس زمانے میں تھی، اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک بار غیاث الدین تغلق کے عہد حکومت میں مسئلہ سماع کی تحقیق کے لیے مجلس مناظرہ منعقد ہوئی، ایک طرف شیخ نظام الدین اولیاءؒ تھے دوسری جانب کل علمائے دہلی تھے، شیخ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث پیش کرتا تھا تو وہ لوگ بڑی جرأت اور بیباکی سے کہتے تھے کہ اس شہر میں حدیث پر فقہی روایت مقدم سمجھی جاتی ہے، کبھی کہتے تھے کہ یہ حدیث شافعی کی متمسک ہے اور وہ ہمارے علما کا دشمن تھا، ہم ایسی حدیثیں سننا نہیں چاہتے، شیخ فرماتے ہیں کہ جس شہر کے علما میں اتنا مکابرہ اور عناد ہو، وہ کیوں کر آباد رہ سکتا ہے، وہ تو اس قابل ہے کہ بالکل تباہ و برباد ہو جائے۔

علاء الدین خلجی کے عہد حکومت میں مولانا شمس الدین ترک ایک مصری محدث ملتان تک آ کر واپس گئے مگر ایک رسالہ لکھ کر بادشاہ کو بھیج دیا، اس میں اس بات پر بادشاہ کو غیرت دلائی تھی کہ ہندوستان میں حدیث کی طرف مولویوں کو کچھ اعتنا نہیں ہے، دنیا دار مولویوں نے یہ رسالہ بھی بادشاہ تک نہیں پہنچنے دیا، اس قصہ کو قاضی ضیاء الدین برنی نے تاریخ فیروز شاہی میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

دور دوم نویں صدی ہجری کے آخر میں شیخ عبداللہ اور شیخ عزیز اللہ ملتان سے آئے شیخ عبداللہ دہلی میں اور شیخ عزیز اللہ سنبھل میں فروکش ہوئے، سکندر لودی نے نہایت کشادہ دلی سے ان کا خیر مقدم کیا، یہاں تک کہ خود بادشاہ ان کے حلقہٴ درس میں آ کر شریک ہوتا تھا اور اس خیال سے کہ اس کے آنے سے سلسلہٴ درس برہم نہ ہو جائے، مسجد کے کسی گوشہ میں بیٹھ کر ان کی تقریر سے محظوظ ہوتا رہتا تھا اور بعد فراغت کے شیخ عبداللہ کی خدمت میں جا کر ملاقات کرتا تھا۔

کچھ ان دونوں کے فضل و کمال اور کچھ بادشاہ کی قدردانی سے بہت جلد ان کی علمی شہرت تمام ہندوستان میں پھیل گئی، انھوں نے معیار فضیلت کو کسی قدر بلند کرنے کے لیے قاضی عضد کی تصانیف مطالع و موافق اور سکا کی مفتاح العلوم سلسلہٴ درس میں داخل کیں اور بہت جلد یہ کتابیں متداول ہو گئیں۔

ملا عبدالقادر بدایونی منتخب التواریخ میں لکھتے ہیں ”وا از جملہ علمائے کبار در زمان سلطان سکندر شیخ عبداللہ طلمینی در دہلی و شیخ عزیز اللہ طلمینی در سنبھل بودند و ایں ہر دو عزیز ہنگام خرابی ملتان بہ ہندوستان آمدہ علم معقول را در ایں دیار رواج دادند و قبل ازیں بغیر از شرح شمسہ و شرح صحائف از علم منطق و کلام در ہند شائع نہ بود۔“

اسی دور میں میر سید شریف کے تلامذہ نے شرح مطالع اور شرح موافق کو رواج دیا اور تفتازانی کے شاگردوں نے مطول و مختصر کی بنیاد ڈالی اور تلکوت و شرح عقائد نسفی کو رواج دیا۔

اسی زمانے میں شرح وقایہ اور شرح ملا جامی بھی رفتہ رفتہ داخل نصاب ہو گئیں۔

اس دور کے سب سے آخر مگر سب سے زیادہ نام ور عالم شیخ عبدالحق محدث ہندوستان سے عرب تشریف لے گئے اور تین برس رہ کر علمائے حرمین محترمین سے حدیث کی تکمیل کی اور اس تحفہ کو اپنے ساتھ لائے اور انھوں نے اور ان کی نام ور اولاد نے ہمیشہ اس کی اشاعت کی کوشش کی، مگر افسوس ہے کہ اس کو قبولیت عام حاصل نہیں ہوئی، یہ شرف زمانہ مابعد میں جناب شاہ ولی اللہ کے واسطے رکھا گیا تھا، جو ان کو حاصل ہو گیا۔

اس طبقہ کے علمائے کرام کے حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ہمارے زمانے میں صدر اور شمس بازغہ منہجیہ کتابیں سمجھی جاتی ہیں، اسی طرح اس زمانے میں مفتاح العلوم سکا کی اور قاضی عضد کے مطالع و مواقف منہجیہ کتابیں سمجھی جاتی تھیں، شیخ عبدالقادر نے منتخب التواریخ میں جا بجا اس کا اشارہ کیا ہے، مفتی جمال خاں کے حال میں لکھا ہے ”برشرحین مفتاح محاکمہ کردہ و عضدی را کہ کتاب منہجیہ است میگویند کہ چہل مرتبہ از اول تا آخر درس گفتہ“ (جلد سوم منتخب التواریخ) شیخ حاتم کے حال میں لکھا ہے ”می گفتند کہ قریب پنچہل مرتبہ شرح مفتاح و مطول را از باب اسم اللہ تا اتمت درس گفتہ و بریں قیاس سائر کتب منہجیہ۔“

دور سوم نصاب درس میں جو تغیر دور دوم میں ہوا تھا، اس سے لوگوں کی انگلیں بڑھ گئی تھیں اور وہ معیار فضیلت کو اس سے بھی زیادہ بلند کرنے کے متمنی ہو گئے تھے، اسی وجہ سے شاہ فتح اللہ شیرازی کے آتے ہی درس گاہوں میں نئی قسم کی چہل پہل نظر آنے لگی، دربار اکبری نے ان کو عضد الملک کا خطاب دے کر اپنی قدر دانی کا ثبوت دیا اور علمائے نصاب درس کے اس اضافہ کو فوراً منظور کر لیا، جس کو شاہ فتح اللہ شیرازی نے پیش کیا تھا۔

ماثر الکرام میں میر غلام علی آزاد نے مندرجہ ذیل عبارت میں اس کا اعتراف کیا

ہے:

”تصانیف علمائے متاخرین ولایت مثل محقق دوانی و میر صدر الدین، و میر غیاث الدین منصور، و مرزا جان میر ہندوستان آورد و در حلقہ درس انداخت و جم غفیر از حاشیہ محفل استفادہ کردند و از اہل عہد معقولات را رواجی دیگر پیدا شد“

مگر یہ نہایت بے انصافی ہوگی، اگر ہم شیخ و جہ الدین علوی گجراتی کو اس موقع پر بھول جائیں، یہ بزرگ محقق دوانی کے بیک واسطہ شاگرد تھے اور سب سے پہلے متاخرین کی تصنیفات کو انھوں نے رواج دیا اور اس چشمہ فیض سے صرف گجرات ہی سیراب نہیں ہوا بلکہ اس کی چھینٹیں وسط ہند تک پہنچیں، قاضی ضیاء الدین نیوتی کے باشندہ تھے، وہ گجرات سے یہ تحفہ لے کر آئے اور شیخ جمال نے ان سے حاصل کر کے دور دور تک پھیلا دیا، ملا لطف اللہ شیخ جمال کے ممتاز شاگرد تھے، ان سے ملا جیون صاحب نور الانوار، ملا علی اصغر، قاضی علیم اللہ، ملا محمد زمان وغیرہ نے حاصل کیا، جن میں کا ہر ایک صاحب سلسلہ اور صاحب درس تھا، یہ تو ہوا مگر اس درس کو قبولیت عام اس وقت حاصل ہوئی، جب شاہ فتح اللہ شیرازی نے اس کو رواج دیا اور ان کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد ہندوستان بھر میں پھیل گئے، اس لحاظ سے میر آزاد کا لکھنا بھی صحیح ہے۔

مفتی عبدالسلام شاہ فتح اللہ کے جلیل القدر شاگرد تھے، انھوں نے چالیس سال تک لاہور میں بیٹھ کر درس دیا اور ہزاروں کو فائدہ پہنچایا، مگر ہزاروں میں ایک ہی دوا ایسے ہوتے ہیں، جن کو نام وری اور بقائے دوام کے دربار سے سند ملتی ہے، دیوہ کے مفتی عبدالسلام اور الہ آباد کے شیخ محبت اللہ ان ہی خوش نصیبوں میں تھے، جولاہور سے پڑھ کر آئے اور اپنے لیے مسند فضیلت علاحدہ قائم کر دی، شیخ قطب الدین سہالوی ان ہی دونوں کے بیک واسطہ شاگرد ہیں، جو ملا نظام الدین بانی درس نظامیہ کے پدر بزرگوار تھے۔

شاہ ولی اللہ المتونی ۱۱۷۴ ہجری نے (جو اس دور کے سب سے آخر مگر سب سے زیادہ نام ورم عالم تھے) الجزء اللطیف میں اپنی خواندگی یوں ظاہر فرمائی ہے۔

نحو میں، کافیہ، شرح جامی، منطق میں، شرح شمسیہ، شرح مطالع، فلسفہ میں، شرح ہدایہ الحکمۃ کلام میں، شرح عقائد نسفی، مع حاشیہ خیالی، شرح مواقف، فقہ میں شرح وقایہ، ہدایہ، (کامل) اصول فقہ میں، حسامی اور کسی قدر توضیح تلویح بلاغت میں مختصر، مطول، ہیئت و حساب میں، بعض رسائل مختصرہ، طب میں، موجز القانون، حدیث میں، مشکوٰۃ المصابیح، کل، شمائل ترمذی کل، کسی قدر صحیح بخاری، تفسیر میں مدارک، بیضاوی، تصوف و سلوک میں عوارف و رسائل نقشبندیہ، شرح رباعیات جامی، مقدمہ شرح لمعات، مقدمہ نقد النصوص۔

اس قدر پڑھنے کے بعد شاہ صاحب عرب گئے اور وہاں کئی برس رہ کر شیخ ابوطاہر مدنی سے فن حدیث کی تکمیل فرمائی اور ہندوستان کو یہ تحفہ لے کر آئے اور ایسی سرگرمی سے اس کی اشاعت فرمائی کہ باوجود کساد بازاری کے اب تک اس کا اثر باقی ہے، درحقیقت صحاح ستہ کے درس و تدریس کا ہندوستان میں رواج اسی وقت سے ہوا ہے، جب کہ شاہ صاحب اور ان کے نام و راخلاف نے اس کو رواج دیا اور اپنی عمر عزیز کا بیش بہا حصہ اس کی اشاعت میں صرف کر دیا۔

شاہ صاحب نے اپنی طرز کا ایک جدید نصاب بنایا تھا، مگر چوں کہ اس زمانے میں علم کا مرکز نقل و دہلی سے لکھنؤ کو منتقل ہو چکا تھا اور تمام درس گاہوں میں منطق و حکمت کی چاشنی سے لوگوں کے کام و زبان آشنا ہو رہے تھے، اس نصاب کو قبولیت حاصل نہیں ہوئی اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے نام و ریٹوں نے زمانے کی روش سے مجبور ہو کر اس کو رواج دینے کی کوشش بھی نہیں کی۔

دور چہارم چوتھا دور بارہویں صدی ہجری میں قائم ہوا اور ملا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے پر زور ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی کہ اب تک باوجود امتداد زمانہ کے، اس میں کا ایک شوشہ بھی کم نہیں کیا گیا، ملا نظام الدین جناب شاہ ولی اللہ کے معاصر تھے، لہذا ان کے زمانے میں وہی کتابیں رائج تھیں، جو شاہ صاحب کے نصاب درس میں تھیں ان پر ملا صاحب نے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حسب ذیل ترمیم فرمائی۔

منطق میں بجائے شرح مطالع کے، سلم العلوم، میرزا ہد رسالہ، میرزا ہد، ملا جلال، فلسفہ میں شمس بازغہ، بڑھایا، کلام میں، میرزا ہد، شرح مواقف، اصول فقہ میں بجائے حسامی کے نور الانوار، مسلم الثبوت (مبادی کلامیہ) تفسیر میں بجائے مدارک کے جلالین، اس نصاب کی ترمیم و اضافہ کے بعد مندرجہ ذیل شکل قائم ہوئی۔

صرف میں، میزان، منشعب، صرف میر، پنج گنج، زبدہ، فصول اکبری، شافیہ، نحو میں نحو میر، شرح ماتہ عامل، ہدایۃ الخو، کافیہ، شرح جامی، منطق میں، صغریٰ، کبریٰ، ایسا غوجی، تہذیب، شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، سلم العلوم، حکمت میں، میبذی، صدر، شمس بازغہ، ریاضی میں، خلاصۃ الحساب تحریر اقلیدس، مقالہ اولیٰ، تشریح الافلاک، رسالہ قوشجیہ، شرح پچھنی باب اول، بلاغت میں، مختصر معانی، مطول تامانا قلت، فقہ میں، شرح وقایہ اولین، ہدایہ اخیرین، اصول فقہ میں، نور الانوار، توضیح تلوتح، مسلم الثبوت (مبادی کلامیہ) کلام میں، شرح عقائد نفی، شرح عقائد جلالی، میرزا ہد، شرح مواقف، تفسیر میں، جلالین، بیضاوی، حدیث میں، مشکوٰۃ المصابیح۔

اس نصاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں امعان نظر اور قوت مطالعہ کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ طلباء میں (بشرطیکہ تحقیق کے ساتھ پڑھا ہو) قوت مطالعہ، دقت نظر، احتمال آفرینی اور قوت قریبہ پیدا ہو جاتی ہے، کسی فن میں طالب العلم کو بالفعل کمال حاصل نہیں ہوتا مگر وہ اپنے شوق اور جاں فشانی سے جس علم میں چاہے کمال پیدا کر سکتا ہے۔ میں نے تحقیق کے ساتھ پڑھنے کی قید اس واسطے لگائی ہے کہ اب طریقہ تعلیم بگڑ گیا ہے، ملا نظام الدین رحمہ اللہ کا طریقہ درس یہ تھا کہ وہ کتابی خصوصیتوں کا چنداں لحاظ نہیں کرتے تھے، بلکہ کتاب کو ایک ذریعہ قرار دے کر اصل فن کی تعلیم دیتے تھے، اسی طرز تعلیم

نے ملا کمال الدین، بحر العلوم، حمد اللہ، جیسے اہل کمال پیدا کیے تھے۔

اب نصاب تعلیم کیا ہے اس زمانے میں جو نصاب رائج ہے وہ درس نظامیہ کی بگڑی ہوئی صورت ہے، کیوں کہ درس نظامیہ میں منطق میں مندرجہ ذیل کتابوں کا اضافہ بغیر فکر و غور کے خود بہ خود ہو گیا ہے، غلام یحییٰ، ملا حسن، حمد اللہ، قاضی مبارک اور بعض مقامات پر شرح سلم عبدالعلی بحر العلوم اور حاشیہ عبدالعلی بر میرزا ہد رسالہ اور کہیں کہیں شرح سلم ملا مبین بھی۔

اس اضافہ کی تاریخ بہت دل چسپ ہے، مولوی محمد فاروق صاحب چریا کوئی اپنے استاد مفتی محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے بچپن میں شرح سلم علی العموم رائج نہیں تھی، بلکہ قاضی مبارک کے شاگرد مولوی مدن وغیرہ اپنے شاگردوں کو سلم کے ساتھ شرح سلم قاضی مبارک بھی پڑھاتے تھے اور ملا حسن کے شاگرد شرح سلم ملا حسن پڑھاتے تھے اور بحر العلوم کے خاندان میں شرح سلم بحر العلوم رائج تھی اور حمد اللہ کے تلامذہ اپنے استاد کی شرح پڑھاتے تھے، پڑھانے میں ایک دوسرے پر نوک جھوک بھی ہوتی جاتی تھی، اس لیے ایک کو دوسرے کی کتاب کا دیکھنا ضروری تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ یہ سب کتابیں درس میں داخل ہو گئیں، جن کو ہم اگر کہنا چاہیں تو صحیح طور پر ناخواندہ مہمان یا سبزہ خورد رو سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

اس نصاب کے حسن و قبح پر بارہا مفصل اور بسیط تقریریں ندوۃ العلماء کے جلسوں میں کی گئی ہیں اور بڑے بڑے مضامین لکھے گئے ہیں لہذا مجھ کو اس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ میں استیعاب کے ساتھ ان تقریروں کا اعادہ کروں، ضرورت مقام کے لحاظ سے صرف ان نقائص کو بدفعات ذیل میں بیان کرتا ہوں، جو قفا فو قفا ظاہر کیے گئے ہیں۔

۱۔ اس نصاب میں قوت مطالعہ کا زیادہ خیال رکھا گیا ہے اور تحصیل فن کی طرف توجہ کم کی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ طلباء میں ضرورت سے زیادہ احتمال آفرینی پیدا ہو جاتی ہے لیکن کسی فن میں کمال حاصل نہیں ہوتا۔

۲۔ منطق کی کتابیں ضرورت سے بہت زیادہ ہو گئی ہیں، شروع سے لے کر

۱۵۔ کتابیں صرف منطق کی اس نصاب میں ہیں، صغریٰ، کبریٰ، ایسا غوجی، قال اقول، میزان منطق، تہذیب، شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، ملا حسن، حمد اللہ میرزا ہد رسالہ، غلام یحییٰ، میرزا ہد ملا جلال، قاضی مبارک۔

۳۔ منطق کی پندرہ کتابیں نصاب درس میں ہیں اور تفسیر کی صرف دو کتابیں بیضاوی اور جلالین، بیضاوی کے صرف ڈھائی پارے پڑھائے جاتے ہیں، جلالین پوری پڑھائی جاتی ہے لیکن اس کے اختصار کا حال یہ ہے کہ اس کے الفاظ و حروف قرآن مجید کے الفاظ و حروف کے برابر ہیں۔

۴۔ حدیث و تفسیر کو ادب و عربیت سے مدد حاصل ہوتی ہے، اس کا حصہ بہت کم ہے، بلاغت میں صرف دو کتابیں درس میں ہیں، مختصر و مطول مختصر پوری پڑھائی جاتی ہے اور مطول مانا قلت تک یعنی سے بھی کم۔

۵۔ منطق کی کتابیں جو درس میں داخل ہیں، ان میں خلط بحث بہت ہے، ملا حسن، حمد اللہ، قاضی ہیں تو منطق لیکن ان میں منطق کے جس قدر مسائل ہیں، اس سے کہیں زیادہ امور عامہ اور فلسفہ کے مسائل ہیں، جعل بسیط اور جعل مرکب، علم باری، کلی طبعی کا وجود فی الخارج وغیرہ وغیرہ ایسے اہم مسائل ہیں، جن میں مصروف ہو کر طالب العلم کو منطق کے خاص مسائل کی طرف بہت کم توجہ ہو سکتی ہے۔

۶۔ اس نصاب میں تاریخ، جغرافیہ، علم اعجاز القرآن اور ضروری علوم بالکل نہیں۔ نصاب درس جو بالفعل مروّج ہے صرف، میزان، منشعب، پنج گنج، زبدہ، دستور المبتدی، صرف میر فصول اکبری، شافیہ، نحو، نحو میر، شرح ملیہ عامل، ہدلیۃ النحو، کافیہ شرح ملاتا منصوبات، (اور بعض درس گاہوں میں تابحث فعل) بلاغت، مختصر معانی تمام، مطول تاما ناقلا، ادب، فقہ الیمن، سبعة، معلقہ، دیوان مثنوی، مقامات حریری، دیوان حماسہ، فقہ، شرح وقایہ اولین، ہدایہ اخیرین، اصول فقہ، نور الانوار، توضیح و تلویح، مسلم الثبوت، مسلم الثبوت اصول

فقہ میں ہے مگر جس قدر حصہ اس کا زیر درس ہے، وہ درحقیقت فن کلام کا ایک ٹکڑا ہے لہذا اس کو فن کلام میں داخل کرنا چاہیے، جیسا کہ ہم نے کیا ہے، منطق، صغریٰ، کبریٰ، ایسا غوجی، قال اقول، میزان منطق، تہذیب، شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، ملا حسن، حمد اللہ قاضی مبارک، میرزا ہد رسالہ، حاشیہ غلام یحییٰ بر میرزا ہد رسالہ، میرزا ہد ملا جلال، حکمت، مہبذی، صدر، شمس باز غہ کلام، شرح عقائد نسفی، خیالی، میرزا ہد امور عامہ ریاضی، تحریر اقلیدس مقالہ کوئی، خلاصۃ الحساب، تصریح شرح تشریح، شرح چغمنی، فرائض، شریفیہ، مناظرہ، رشیدیہ، تفسیر، جلالین، بیضاوی تا سورہ بقرہ اصول حدیث، شرح نخبۃ الفکر، حدیث، بخاری، مسلم، موطا، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ اس نصاب میں منطق کی جس قدر کتابیں بڑھ گئی ہیں، وہ ہر درس گاہ میں علی العموم رائج ہیں اور ادب و حدیث کی جو کتابیں درج کی گئی ہیں، وہ سب جگہ رائج نہیں ہیں، بلکہ جس کو ادب کا شوق ہوتا ہے وہ کتب درسیہ کے ساتھ ادب کی ان کتابوں کو بھی پڑھ لیتا ہے، بشرطیکہ اس کو پڑھانے والا بھی مل جائے، میرے خیال میں ایک فی صدی اس کے پڑھنے والے ہوں گے۔

جس کو حدیث پڑھنے کا شوق ہوتا ہے وہ کتب درسیہ کے پڑھنے کے بعد ایسے مقامات پر سفر کر کے جاتا ہے، جہاں حدیث کے پڑھانے والے اس کو مل سکیں۔

لہذا میرے خیال میں وہ نصاب درس جو آج کل بلا استثنا ہر مدرسہ میں جاری ہے اس سے ادب و حدیث کی کتابوں کو خارج سمجھنا چاہیے۔

مقدمہ

ہندوستان کے نظام و نصاب تعلیم کی عہد بہ عہد تاریخ

مصنفین اور مؤرخین نے ہندوستان کے بادشاہوں، امرا اور صوفیائے کرام و شعرا کے حالات میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سلسلہ سے انھوں نے بہت محنت بھی کی ہے لیکن افسوس ہندوستان کے علما کی تاریخ اور یہاں کے نظام و نصاب درس اور اس کی عہد بہ عہد تبدیلیوں پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، اسی وجہ سے علمائے ہند کی تاریخ پردہ خفا میں ہے اور عام طور پر ان کے حالات کتابوں میں نہیں ملتے۔

”عین العلم“ ایک مشہور کتاب ہے، جس کے مصنف ایک ہندوستانی ہیں لیکن لوگ یہ نہیں جانتے کہ مصنف کون ہے اور وہ کہاں کے باشندہ ہیں، اسی طرح سے فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ حمادیہ اور فتاویٰ ہندیہ مطالب المومنین دستور الحقائق اور بہت سی دوسری کتابوں کے مصنفین کا حال ہے۔

چنانچہ میں نے سلاطین و شعرا کی تاریخ اور مشائخ کے حالات اور ان کے مکتوبات و ملفوظات پر مشتمل بہت سی کتابوں کی ورق گردانی اور ہر جگہ سے کچھ کچھ جمع کرنے کے بعد اس موضوع پر اتنی معلومات حاصل کر لی ہیں کہ اس سے پہلے کسی نے اتنی معلومات نہیں جمع کیں، اللہ تعالیٰ کے اس عاجز پر جو بے شمار احسانات ہیں ان میں سے ایک احسان یہ بھی ہے، واللہ الحمد۔

ہندوستان میں علوم عربیہ کی آمد

منظم اور وسیع پیمانہ پر ہندوستان میں اسلام کا داخلہ خراسان اور ماوراء النہر، کے راستہ سے ہوا ہے، اسی لیے علوم عربیہ بھی ان ہی راستوں سے ہندوستان میں آئے خراسان اور ماوراء النہر میں بہت پرانے زمانہ سے یونانی فلسفہ و حکمت کا رواج تھا اور علم نجوم و علم فقہ اور علم کلام سے بھی ان لوگوں کو اشتغال تھا مگر ان کی حیثیت ان علوم میں مقلد کی تھی محقق و مجتہد کی نہیں تھی۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد سب سے پہلا علمی مرکز ملتان ہوا ہے اور وہاں سے علما کی ایک بڑی تعداد نکلی، پھر جب غزنوی عہد سلطنت میں لاہور دار السلطنت ہوا، تو علمی مرکز ملتان سے لاہور منتقل ہو گیا، پھر جب غوریوں نے دہلی کو فتح کیا اور اس کو دار السلطنت بنایا ہے، تب دہلی علما کا مرجع بن گئی اور اصحاب فضل و کمال تمام علاقوں سے کھینچ کر دہلی میں جمع ہو گئے اور وہاں انھوں نے درس و افادہ کی مسند بچھا دی، دہلی کو یہ علمی مرکزیت مغل حکومت کے آخری عہد تک حاصل رہی۔

گجرات کا علاقہ زمانہ قدیم سے علما کا گہوارہ رہا ہے، شیراز و یمن سے علما وہاں پہنچے اور درس و افادہ کی مسند بچھائی اور ان کے مسند درس سے بڑے بڑے اہل کمال و فضل کام یاب ہو کر نکلے اور اس طرح سے گجرات کے چپہ چپہ میں اور دکن اور مالوہ میں علم کی شعاں روشن ہوئیں، شیراز و یمن سے گجرات آنے والے علما میں بدرالد مائینی خطیب کا ذرونی اور عماد طاری وغیرہ تھے۔

دہلی کی مرکزی سلطنت کی کم زوری اور تیموری فتنہ کی وجہ سے جب علما کا ایک گروہ جون پور وارد ہوا، مثلاً شیخ ابوالفتح بن عبدالحی بن عبدالمقتدر دہلوی، شیخ احمد بن محمد تھامیری اور قاضی شہاب الدین دولت آبادی وغیرہ تو جون پور بھی مدینہ العلم بن گیا، ان علما نے یہاں علم و افادہ کی مسند بچھائی اور پھر جون پور سے بڑے بڑے باکمال علما پیدا ہو کر نکلے اور اس طرح پورب کے جملہ اطراف و دیار میں علم کی شعاعیں پھیل گئی۔

لکھنؤ نے ابتداً جون پور سے کسب فیض کیا اور یہاں بھی بڑے بڑے علما پیدا ہوئے، آخر عہد میں ملا نظام الدین سہالوی فرنگی محلی کا نام نامی آتا ہے۔

مدارس عربیہ میں جو عام طور سے نظام درس رائج ہے، وہ انھیں ملا نظام الدین کا ترتیب دیا ہوا ہے اور اس نصاب درس کو عام طور پر علما و فضلا کے گروہ نے قبول و رائج کیا، ملا نظام الدین رحمہ اللہ کے خاندان میں بہت سے باکمال علما پیدا ہوئے، کسی زمانہ میں اودھ کا علاقہ پورے ہندوستان میں سب سے زیادہ علمی حیثیت سے ممتاز اور مشہور علاقہ تھا اور اس کے قصبات اور بستیوں سے بڑے بڑے باکمال علما پیدا ہوئے، علمی حیثیت سے اودھ کے جو قصبات ممتاز اور مشہور تھے، ان میں بلگرام، ہرگام، جاس، نیوتنی گوپا، مٹھی، سندیلہ، کاکوری اور خیر آباد ہیں، افسوس کہ یہ قصبات، جو پہلے علما کا مسکن تھے، آج علما کا مدفن ہیں۔

نصاب تعلیم

سہولت و آسانی کے لیے ہم نصاب درس کو عہد بہ عہد تغیرات کے لحاظ سے چار ادوار پر تقسیم کرتے ہیں اس باب میں ہم جو کچھ بیان کریں گے وہ بڑی محنت شاقہ اور بہت سی کتابوں کے مطالعہ کے بعد حاصل ہوا ہے اور اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو خود اس موضوع پر محنت صرف کر چکے ہیں۔

پہلا دور

یہ زمانہ ساتویں صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک ہے، دو سو سال کی اس مدت میں جو نصاب تعلیم رائج تھا، اس میں نحو بلاغت، فقہ، اصول فقہ، منطق، کلام، تصوف اور تفسیر کے مضامین معیار فضیلت و کمال تھے، فن نحو میں کتب ذیل پڑھائی جاتی تھیں۔

مصباح، کافیہ، لب الالباب، مصنفہ قاضی ناصر الدین بیضاوی، ارشاد، مصنفہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی اور کافیہ کے بعض حواشی جو قاضی شہاب الدین اور ان کے تلامذہ کی تصنیف تھی۔

فقہ میں کتب ذیل شامل درس تھیں:

المحقق: مجمع البحرین، قدوری اور ہدایہ۔

اصول فقہ: حسامی، المنار اور اس کی شرحیں اور اصول المیز دوی۔

تفسیر: مدارک، بیضاوی اور کشاف۔

تصوف: العوارف والتعرف والفصوص، نقد النصوص اور عراقی کی لمعات۔

حدیث شریف: امام صفائی کی مشارق الانوار اور امام بغوی کی مصابیح السنہ۔

فن ادب: مقامات حریری یہ کتاب زبانی یاد کی جاتی تھی جیسا کہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاؒ کے متعلق روایت ہے کہ انھوں نے شیخ شمس الدین خوارزمی سے مقامات پڑھی اور چالیس مقامے زبانی یاد کیے۔

منطق: شرح شمس۔

فن کلام: شرح صحائف اور بعض لوگ عقیدہ نسفیہ بھی پڑھتے تھے اور قصیدہ لامیہ اور ابو شکور سالمی کی کتاب التہمید۔

ہر عہد اور ہر زمانہ میں مختلف علوم و فنون فضیلت و کمال کا معیار رہے ہیں اور اسی فن میں مہارت اور رسوخ کی بنیاد پر لیاقت کا فیصلہ کیا جاتا تھا، اس پہلے دور میں فقہ اور اصول فقہ معیار فضیلت و کمال تھے، جس طرح کہ آج کل فلسفہ و حکمت کو اہمیت و تقدیم حاصل ہے، پہلے دور میں فقہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی، اسی وجہ سے اس زمانہ میں فتاوے اور فقہی روایات کی بڑی اشاعت تھی۔

مسائل فقہیہ اور ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کو کتاب و سنت سے جانچنے کا دستور نہیں تھا، فن حدیث میں ان کی زیادہ سے زیادہ پہنچ صفائی کی مشارق الانوار تک تھی اور اگر کوئی شخص زیادہ ترقی کرتا تھا تو امام بغوی کی مصابیح السنہ بھی پڑھ لیتا تھا اور وہ اپنے وقت کا محدث شمار کیا جاتا تھا، یہ بات محض اس لیے تھی کہ وہ لوگ فن حدیث اور اس کی اہمیت سے ناواقف تھے، اس سلسلہ سے ایک تاریخی واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سماع کے قائل تھے اور اس عہد کے علما اس کے مخالف تھے، جب اس صورت حال کی اطلاع غیاث الدین تغلق کو ہوئی، تو اس نے شیخ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ اور فقہا و قضاة کو بلا کر اپنے دربار میں اس مسئلہ میں مناظرہ کے لیے کہا، حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے سماع کے جائز ہونے پر جو احادیث ہیں، ان کو پڑھا لیکن فقہا و قضاة نے یہ کہہ کر ان احادیث کی تردید کر دی کہ ہمارے یہاں فقہی روایات احادیث پر مقدم ہیں اور بعضوں نے یہاں تک کہا، چونکہ ان احادیث کو امام شافعی اپنے مسلک و مذہب کی تائید میں استعمال کرتے اور وہ ہمارے دشمن ہیں، اس لیے ہم ان احادیث کو سننا بھی نہیں پسند کرتے۔

فقہا و قضاة کے ان نامناسب اقوال پر غور فرمائیے، ان کی یہ ساری جرأت و بیباکی محض اس لیے ہے کہ وہ فن حدیث شریف کی منزلت عظمت اور اس کی اہمیت سے واقف نہیں تھے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھے، اس سلسلہ کا ایک دوسرا قصہ بھی ہے، جس کو ضیاء الدین برنی نے اپنی کتاب تاریخ فیروز شاہی میں بیان کیا ہے، کہ علاء الدین خلجی

کے زمانہ میں مشہور مصری محدث شیخ شمس الدین ہندوستان آئے جب وہ ملتان پہنچے اور وہاں کے علما و فقہاء سے ملاقات ہوئی اور ان سے علمی گفتگو ہوئی تو وہ یہ کہہ کر ہندوستان سے واپس چلے گئے کہ اس ملک میں علما و فقہاء کے نزدیک احادیث رسول ﷺ کی کوئی اہمیت نہیں ہے شیخ شمس الدین نے اس مضمون کا ایک خط بھی علاء الدین خلجی کو لکھا تھا لیکن علما و فقہاء نے اس خط کو علاء الدین خلجی تک نہیں پہنچے دیا۔

دوسرا دور

نویں صدی ہجری کے اخیر میں ملتان کی علمی رونق ختم ہو گئی، وہاں کے علما ملتان کی سکونت چھوڑ کر کچھ لاہور چلے آئے اور کچھ دوسری جگہوں پر چلے گئے، ان ہی میں شیخ عبد اللہ بن الہ داد عثمانی تلمیذ اور ان کے بھائی شیخ عزیز اللہ تلمیذ ہیں مقدم الذکر دہلی آئے اور ثانی الذکر نے سنبھل میں اقامت اختیار کی اس وقت کے شہنشاہ دہلی سلطان سکندر لودی نے ان دونوں بھائیوں کی آؤ بھگت کی اور ان کو بڑا عزاز بخشا، شیخ عبد اللہ کے متعلق مشہور ہے کہ جب یہ دہلی میں درس دیتے تھے، تو سکندر لودی خود آ کر درس میں شریک ہوتا تھا اور اس خیال سے کہ اس کے آنے سے درس میں انتشار و اختلال نہ ہو، بہت خاموشی سے اور چھپ کر ایک کنارہ بیٹھ جایا کرتا تھا اور ان کے درس سے مستفید و محفوظ ہوتا، شیخ عبد اللہ شرح تہذیب کے مصنف عبد اللہ یزدی کے شاگرد ہیں اور اس لیے انھوں نے اس وقت ہندوستان کے نصاب درس میں عضد الدین ایبکی کی مطالع و مواقف اور سکا کی کی مفتاح العلوم کا اضافہ کیا یہ کتابیں اپنے زمانہ میں مقبول و متداول رہیں۔

ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی تصنیف منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ دہلی میں شیخ عبد اللہ تلمیذ اور سنبھل میں شیخ عزیز اللہ سلطان سکندر لودی کے زمانہ میں اپنے وقت کے کبار محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علماء میں تھے، ملتان اجڑنے کے بعد ان دونوں نے دہلی اور سنبھل میں اقامت اختیار کی اور نصاب درس میں علوم عقلیہ کی کتابوں کا اضافہ کیا، اس سے پہلے علم کلام میں شرح صحائف اور منطق میں شرح شمسہ سے زائد کارواج نہیں تھا۔

اس دوسرے دور میں نصاب درس میں جن نئی کتابوں کا اضافہ ہوا ہے وہ یہ ہیں: میرسید شریف کی شرح مطالع اور شرح مواقف اور علامہ تفتازانی کی تلخیص مطول، مختصر اور شرح عقائد اور صدر الشریعہ کی شرح وقایہ اور نحو میں لب الالباب اور ارشاد کے بجائے ملا جامی کی شرح کافیہ نصاب درس میں ان نئی کتابوں کے اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو علماء خراسان اور ماوراء النہر سے ہندوستان آئے، وہ زیادہ تر میرسید شریف جرجانی، علامہ تفتازانی اور بعض ملا جامی کے شاگرد تھے، اس لیے ان علماء نے اپنے اساتذہ کی کتابوں کو نصاب درس میں داخل کیا۔

تیسرا دور

اس عہد میں منطق و فلسفہ سے شغف و انہماک بہت زیادہ بڑھ گیا، ہندوستان کے تمام علمی مراکز میں منطق و فلسفہ کی کتابیں درس میں بکثرت داخل ہونے لگیں، خطیب ابوالفضل گازی و ابوالفضل محمد طاری جب گجرات اور امیر فتح اللہ شیرازی بیجاپور پہنچے اور اپنے ساتھ یہ علماء محقق دوانی صدر الدین شیرازی اور فاضل مرزا جان کی کتابیں ساتھ لائے تو لوگوں نے ان کتابوں کو بڑے شوق سے قبول کیا۔

شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی ان میں بڑے مشہور عالم گزرے ہیں، انھوں نے نصاب درس میں فلسفہ و حکمت رائج کیا، وہ بہت طویل مدت تک درس و افادہ کی مسند پر متمکن رہے اور ان کے بہت سے شاگرد فاضل و عالم بن کر نکلے، جن میں قاضی ضیاء الدین نیوتنی بھی

ہیں، ان کے شاگرد شیخ جمال کوڑوی اور ان کے شاگرد لطف اللہ کوڑوی ہیں شیخ لطف اللہ کوڑوی کے شاگردوں میں شیخ احمد بن سعید اٹیٹھوی شیخ علی اصغر قنوجی قاضی علیم اللہ گچھوی اور شیخ محمد زماں کا کوڑوی ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے شاگرد تھے اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ پر درس و افادہ کی مسند بچھائی۔

امیر فتح اللہ شیرازی نے اپنی اخیر عمر میں بیجا پور چھوڑ کر آگرہ دربار اکبری میں آکر قیام کیا اور وہاں انھوں نے بڑی محنت و توجہ سے درس و افادہ کا سلسلہ شروع کیا، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، ان میں سے ایک مفتی عبدالسلام لاہوری ہیں، جن کے شاگردوں میں مفتی عبدالسلام دیوی بہت مشہور ہیں۔

مفتی عبدالسلام دیوی اپنے وقت کے مشہور اور باکمال اساتذہ میں تھے اور علما کی ایک بڑی تعداد ان کی شاگرد ہے۔

شیخ محمد افضل رودولوی ثم جون پوری اور شیخ محبت اللہ صدر پوری ثم الہ آبادی اور قاضی عبدالقادر لکھنوی طلب علم کے لیے لاہور تشریف لے گئے، وہاں سے کامیاب ہو کر شیخ محمد افضل نے جون پور میں طرح اقامت ڈالی اور استاذ الملک کہلائے اور شیخ محبت اللہ نے الہ آباد کو اور قاضی عبدالقادر نے لکھنؤ کو اپنے قیام کا مرکز بنایا، ان باکمال اساتذہ کے علمی فیضان نے پورے دیار مشرق کو اپنے آغوش میں لے لیا اور ان ہی کے شاگردوں میں سے شیخ قطب الدین بن عبدالحلیم انصاری سہالوی بھی ہیں، یہ اپنے وقت میں جملہ علوم و فنون کے تحصیل کا مرکز تھے، میر غلام علی بلگرامی بن نوح حسینی نے اپنی کتاب مآثر الکرام میں لکھا ہے کہ ایران کے متاخرین علما مثلاً محقق دوانی، محقق شیرازی اور منصور و مرزا جان کی کتابوں کو ہندوستان میں رواج دینے والے امیر فتح اللہ شیرازی ہیں، انھوں نے ان متاخرین مصنفین کی کتابوں کو درس میں داخل کیا اور اس طرح ہندوستان میں منطق و فلسفہ کا عام رواج ہو گیا۔

اس زمانہ میں ہندوستان کے بعض علما حج و زیارت کے لیے جاز تشریف لے گئے

اور وہاں کے مشہور محدثین کی خدمت میں رہ کر علم حدیث حاصل کیا اور ان کے ذریعہ ہندوستان میں علم حدیث پہنچا، مثلاً صاحب مجمع البحار شیخ محمد بن ظاہر علی فتنی اور شیخ یعقوب بن حسن کشمیری اور شیخ عبدالنبی گنگوہی وغیرہ ہیں اور بعض علما نے گجرات جا کر درس و افتادہ کی مسند بچھائی، مثلاً شیخ عبدالمعطیٰ اور شیخ عبداللہ اور رحمت اللہ وغیرہ۔

اس طرح حدیث کا علم گجرات کے اطراف میں رواج پذیر ہوا، بعض علما دہلی و آگرہ بھی آئے، مثلاً سید رفیع الدین شیرازی، شیخ بہلول بدخشی اور حاجی آخری اور میرکلاں ان لوگوں نے بھی دہلی و آگرہ میں فن حدیث کو رواج دیا لیکن مجموعی طور پر اس فن شریف کا رواج زیادہ نہیں ہوا اور لوگوں کا انہماک و شغف فلسفہ و منطق سے بدستور قائم رہا، اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی فضل ہوا کہ بعد میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین نے فن حدیث شریف کے درس کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور ان کی ساری کوششیں اس علم شریف کی اشاعت میں صرف ہوئیں، اس طرح ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندوں کو نفع پہونچا اور فن حدیث کا رواج ہوا۔

چوتھا دور

یہ دور در حقیقت دوسرے اور تیسرے دور کا مکملہ ہے، فلسفہ و منطق کا رواج ہندوستان میں بہت زیادہ ہو گیا تھا اور ہر زمانہ اور ہر عہد میں ان دونوں علوم کی کتابوں کا نصاب میں اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ نظام الدین سہالوی فرنگی محلی نے ہندوستان کے نصاب درس کو ایک نئی شکل دی اور اس کو باقاعدہ منظم و مرتب فرمایا، جس کو آج کل لوگ پڑھ پڑھا رہے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس نصاب درس کی تفصیل فن دار کتابوں کے ساتھ درج ذیل ہے:

علم الصرف: میزان، منشعب، پنج گنج، زبدۃ، صرف میر، فصول اکبری اور شافیہ ابن حاجب نحو: نحو میر، شرح مائے عامل، ہدایۃ الخو، کافیہ، شرح ملا جامی تا بحث حال۔

بلاغت: مختصر المعانی، مطول، تا بحث ما انا قلت۔

منطق: صغریٰ، کبریٰ، ایسا غوجی، تہذیب، شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، سلم العلوم،

میرزا ہد رسالہ، میرزا ہد ملا جلال۔

فلسفہ: میزب کی شرح ہدایۃ الحکمہ اور ملا صدر اشیرازی کی شرح ہدایۃ الحکمہ، معروف بہ صدر تا بحث مکان اور شمس بازغہ مصنفہ ملا محمود جون پوری۔

ریاضی: خلاصۃ الحساب باب التصحیح، تحریر اقلیدس کا مقالہ اول، تشریح الافلاک، قوجیہ اور شرح چغنی کا باب اول۔

فقہ: شرح وقایہ کا نصف اول اور ہدایہ کا نصف ثانی۔

اصول فقہ: نور الانوار، تلوت، مقدمات اربع تک اور مسلم الثبوت، مبادی کلامیہ

تک۔

علم کلام: تفتازانی کی شرح عقائد تا بحث سمعیات محقق دوانی کی شرح عقائد کا جز

اول اور میرزا ہد شرح مواقف تا بحث امور عامہ۔

تفسیر: جلالین شریف، بیضاوی تا سورہ بقرہ، مناظرہ، رشیدیہ۔

حدیث: مشکوٰۃ المصابیح تا کتاب الجمعہ۔

اس نصاب درس کی خصوصیت دقت نظر اور قوت مطالعہ کی بہم رسانی ہے، اس

نصاب کو پڑھنے کے بعد طالب علم میں قوت مطالعہ اور ادق سے ادق مضامین کو کتاب سے

سمجھ لینے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ اگرچہ بالفعل صاحب فضل و کمال نہیں

ہوتا ہے لیکن تھوڑی سی محنت و مطالعہ کے بعد وہ ایک اچھا صاحب علم ہو جاتا ہے۔

اس عہد میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور ان کی اولاد و احفاد کی ذات ملت اسلامیہ ہندیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت تھی، اس خاندان نے علم حدیث کی نشر و اشاعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور ان سے بے شمار حضرات نے علمی استفادہ کیا۔

موجودہ عہد ہمارے زمانہ میں جو نظام درس اور کتب درسیہ رائج ہیں، ان کا معاملہ عجیب ہے، مذکورہ بالا درس نظامیہ میں بہت سی کتابوں کا اضافہ بغیر غور و فکر اتفاقہ طور پر ہو گیا ہے اور عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کتابیں ابتدا ہی سے درس نظامیہ میں موجود ہیں، ملا نظام الدین کے بعد منطق میں میرزا ہد رسالہ کا حاشیہ، غلام محیی قاضی مبارک کی شرح سلم بحث تصورات، ملا حمد اللہ کی شرح سلم بحث تصدیقات، ملا حسن کی شرح سلم بحث تصورات کا اضافہ ہوا اور بعض مدارس میں بحر العلوم کی شرح سلم، بعض مدارس میں ملا مبین کی شرح سلم، میرزا ہد رسالہ کا حاشیہ بحر العلوم میرزا ہد رسالہ کا حاشیہ ملا مبین کا بھی اضافہ ہوا۔

مولانا فاروق چڑیا کوٹی بن اکبر علی نے مجھے اس سلسلہ سے عجیب بات یہ بتائی کہ ان سے مفتی یوسف لکھنوی بن شیخ اصغر نے بیان کیا کہ قاضی مبارک کے شاگرد اپنے استاذ کی شرح سلم قاضی مبارک پڑھا کرتے تھے اور ملا حمد اللہ کے شاگرد اپنے استاذ کی شرح سلم حمد اللہ پڑھا کرتے تھے اور علامہ بحر العلوم کے شاگرد اپنے شاگردوں کو شرح سلم بحر العلوم پڑھایا کرتے تھے اور جب ایک دوسرے کے شاگرد آپس میں ملاقات کرتے تھے تو ہر ایک اپنے استاذ کی تصنیف کا تذکرہ کرتا تھا اور دوسرے کی تصنیف پر نقد و جرح کیا کرتے تھے، اس طرح سلم العلوم کی تمام شرحیں علمی گفتگو اور بحث کا موضوع بن گئیں اور طلبہ و علما مجبور ہوئے کہ ان تمام شرحوں سے ربط و اشتغال قائم رکھیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فن منطق میں درجہ مہارت و کمال کے لیے ضروری ہو گیا کہ ان جملہ شروح و حواشی کو پڑھا اور پڑھایا جائے۔

پہلا باب

اس میں نو فصلیں ہیں جن کی تفصیل و ترتیب درج ذیل ہے:

- ۱۔ علم نحو
- ۲۔ علم صرف
- ۳۔ علم اشتقاق
- ۴۔ علم لغت
- ۵۔ علم بلاغت
- ۶۔ علم عروض و قافیہ
- ۷۔ علم ادب، انشاء و شعر
- ۸۔ علم تاریخ و سیرت و طبقات
- ۹۔ علم جغرافیہ

پہلی فصل علم نحو میں

اسلام سے پہلے عربی زبان و ادب کا کوئی مرتب قاعدہ نہیں تھا، اہل عرب کی یہ مادری زبان تھی اور قدرتی طور پر وہ اس زبان کو بغیر قاعدہ جانے ہوئے صحیح استعمال کیا کرتے تھے ظہور اسلام کے بعد جب مختلف غیر عرب قومیں داخل اسلام ہوئیں تو قواعد نحو یہ مرتب نہ ہونے کی وجہ سے زبان میں غلطیاں بہت بڑھ گئیں اور اس کا خطرہ پیدا ہو گیا کہ صحیح زبان مفقود ہو جائے اس خطرہ کو دیکھ کر امیر المومنین حضرت علی بن ابوطالب ؓ نے ابوالاسود الدؤلی کو حکم دیا کہ وہ قواعد نحو یہ مرتب کریں اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت علی ؓ نے خود ہی قواعد نحو یہ مرتب فرما کر ابوالاسود کو دیے اور فرمایا اس نہج پر لکھو، اس مناسبت پر اس علم کا نام نحو رکھا گیا ابو الاسود دؤلی نے ابتداءً صفت، عطف، تعجب اور استفہام کے ابواب مرتب کیے اور ابوالاسود کے بعد ان کے شاگردوں نے مباحث نحو یہ کی ترتیب و تکمیل کی، فن نحو میں سب سے زیادہ مشہور غبہ جن کو غبہ الفیل کہا جاتا ہے اور یحییٰ بن یحمر عدوانی، عطاء بن اسود، ابوالحارث، عیسیٰ بن عمر ثقفی، ابو عمرو بن علاء خلیل بن احمد فراہیدی ہیں، جو شخص اپنے تمام پیش روؤں سے فائق ہوا، وہ ابو عمرو بن عثمان بن قنبر شیرازی بصری کی شخصیت ہے جن کی شہرت سیبویہ کے نام سے ہے اور جو ہارون رشید کے عہد میں تھے، انہوں نے جملہ مسائل نحو یہ اور مباحث نحو یہ کو ایک جگہ مرتب کر دیا اور اپنی اس کتاب کا نام الکتاب رکھا سیبویہ کے بعد ابوعلی الفارسی اور ابوالقاسم زجاج نے سیبویہ کی الکتاب کی ترتیب و تصنیف کے مطابق فن نحو میں طالب علموں کے لیے مختصر کتابیں لکھیں پھر تو یہ فن بہت ہی پھیل گیا اور باقاعدہ ایک

مرتب فن ہو گیا، کوفہ و بصرہ فن نحو کے بڑے مرکز تھے۔

اور ان دونوں شہروں کے علما کے درمیان مسائل نحویہ اور قواعد نحویہ میں بڑا اختلاف رہا متاخرین نحاۃ نے مذاہب نحویہ اور مسائل نحویہ کو مختصر طور پر بیان کیا جیسا کہ ابن مالک نے تسہیل میں کیا ہے یا طلبہ کی تعلیم کے لیے نحو کے بنیادی مسائل بیان کیے جیسا کہ امام زحشری نے مفصل میں اور ابن حجب نے اپنی کتاب کافیہ میں کیا ہے اور بہت سے لوگوں نے مسائل نحویہ کو نظم میں بیان کیا مثلاً الفیہ بن مالک اور ابن معطی کا ار جوزہ قدیمہ علامہ ابن حجب کی کافیہ کی بہت سی شرحیں کی گئیں اور یہ کتاب نصاب و نظام درس میں بہت متداول اور مقبول ہے کافیہ کی شرحوں میں سب سے مشہور اور جامع کتاب علامہ رضی الدین محمد بن حسن الاسر آبادی کی شرح کافیہ ہے یہ شرح مسائل نحویہ کی جامع ہے اور اس میں شواہد و برہان بھی ہیں، کافیہ کی شرحوں میں شرح ہندی جس کا ذکر عنقریب آئے گا اور شرح ملا جامی بھی مشہور کتابیں ہیں، علم نحو میں جو مختصر کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں قاضی ناصر الدین بیضاوی کی لب الباب خاص طور سے قابل ذکر ہے یہ کتاب ہندوستان کے نصاب درس میں داخل تھی اس کتاب کی بھی بہت سی شرحیں ہیں جس میں سب سے بہتر جمال الدین فقرہ کار کی شرح ہے، مختصرات علم نحو میں شیخ تاج الدین اسفرائینی کی لب باب الاعراب امام مطرزی کی مصباح اور ان کی شرح ضوء المصباح اور امام بلخی کی وافی اور علامہ بن ہشام کی اوضح المسالک اور مغنی اللیب ہیں۔

فن نحو میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں درج ذیل ہیں:

شرح لب الالباب مصنفہ شیخ یوسف بن الجمال الکستانی متوفی ۷۹۰ھ، الارشاد، مصنفہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جون پوری ارشاد کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے خطیب گاذرونی کی شرح بہت مشہور ہے۔

ابن حجب کی کافیہ کی شرح مصنفہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت

آبادی، جون پوری، یہ ایک عمدہ شرح ہے اس شرح پر طوقانی، گاڈرونی، غیاث الدین منصور شیرازی، مولانا عبد الملک جون پوری ان کے بھائی علاء الدین جون پوری اور ملا الہ داد جون پوری نے حواشی لکھے ہیں قاضی شہاب الدین کی اس شرح کا فائدہ کا نام شرح ہندی ہے ارنیقی نے اپنی کتاب مدیۃ العلوم میں غلطی سے شرح ہندی کو سراج الدین ہندی کی تصنیف بتایا ہے غایۃ التحقیق شرح کافیہ مصنفہ شیخ صفی الدین ردولوی نواسہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔

شرح کافیہ، مصنفہ شیخ الہ داد جون پوری۔

شرح کافیہ، مصنفہ شیخ سعد الدین خیر آبادی۔

شرح کافیہ، مصنفہ شاہی بیگ والی سندھ۔

جامع الغموض منبع المفیوض شرح کافیہ مصنفہ قاضی عبدالنبی بن عبدالرسول احمد نگری۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

حاشیہ شرح جامی از بحث حال تا بحث مجرورات مصنفہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ

شطاری گجراتی۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ شیخ نور الدین محمد صالح گجراتی۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی برہان پوری۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ شیخ عصمت اللہ بن اعظم سہارن پوری۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ مولوی شوکت علی بن مسند علی سندیلوی۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ مولوی محمد سعید بن واعظ علی عظیم آبادی۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی متوفی ۱۱۲۳ھ۔

حاشیہ شرح جامی مصنفہ مفتی جمال الدین بن نصیر الدین دہلوی متوفی ۹۸۳ھ۔

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جون پوری کی الارشاد کی شرح

مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

شرح ارشاد مصنفہ ابوالخیر بن مبارک ناگوری۔

شرح ارشاد مصنفہ شیخ منور بن عبد المجید لاہوری۔

شرح مصباح مصنفہ شیخ سعد الدین خیر آبادی۔

شرح مصباح مسمی بالدهن مصنفہ شیخ کبیر الدین ناگوری متوفی ۸۵۸ھ۔

حاشیہ منہل صافی مصنفہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔

حاشیہ منہل صافی مصنفہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی۔

شرح وافی مصنفہ ابوالبرکات بن مبارک ناگوری۔

المعارف بزبان عربی مصنفہ شیخ حسین بن محمد یوسف دہلوی، مدفون گلبرگہ۔

التکمیل مصنفہ شیخ ابوالفتح کالپوی۔

الاشرفیہ مصنفہ سید اشرف بن ابراہیم سمنانی کچھوچھوی۔

کتاب المقصد مصنفہ شیخ تاج الدین محمود بن محمد دہلوی متوفی ۸۹۱ھ جللی نے

کشف الظنون میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

ہدایۃ النحو مصنفہ شیخ سراج الدین بن عثمان اودھی، تعداد العلوم علی حسب الفہوم کے

مصنف نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہے اور تقریباً تمام

مدارس عربیہ میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

خلاصۃ النحو ایک عمدہ رسالہ مصنفہ شیخ محمد رشید بن مصطفیٰ عثمانی جون پوری۔

الکافی مصنفہ شیخ محمد حسین بن خلیل بیجاپوری یہ کافیہ کا خلاصہ ہے، خلاصہ کافیہ مصنفہ

شیخ محمد محسن بن عبد الرحمن قرشی احمد آبادی، فن نحو میں یہ ایک عمدہ رسالہ ہے نادر البیان مصنفہ

سید احمد بن مسعود حسینی ہرگامی متوفی ۱۱۷۵ھ مصنف نے اپنی اس کتاب کی شرح بھی باہر

البرہان کے نام سے ۱۱۵۰ھ میں تصنیف کی ہے۔

شرح مآۃ منظوم بزبان فارسی مصنفہ شیخ عبدالرسول سہارن پوری، الکافی کا نصف

آخر اور اس کی شرح الشافی دونوں محمد غوث شافعی مدراسی کی تصنیف ہیں۔

المسالك البهيمية بزبان فارسی ایک جامع کتاب ہے مصنفہ شیخ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری۔

وسیط الخو مصنفہ شیخ تراب علی بن نصر اللہ خیر آبادی۔

شرح ہدایۃ الخو مصنفہ شیخ علی جعفر حسینی الہ آبادی۔

تشریح الخو مصنفہ سید عبداللہ بن آل احمد بلگرامی، توضیح المرام فی تحقیق الجملہ والکلام مصنفہ شیخ الہی بخش فیض آبادی۔

خلاصۃ المسائل بزبان عربی مصنفہ حکیم سید حفاظت حسین۔

کتاب الخو بزبان اردو ایک جامع کتاب مصنفہ حافظ عبدالرحمن امرتسری زبدۃ الخو مصنفہ مولوی محمد حسین مچھلی شہری۔

تہلیل الکافیہ یہ کتاب میر سید شریف جرجانی کی شرح کافیہ بزبان فارسی کا عربی ترجمہ ہے اس کے مترجم شیخ عبدالحق بن فضل حق خیر آبادی ہیں۔

عین الافادہ فی کشف الاضافہ مصنفہ سید عبداللہ بن آل احمد بلگرامی۔

منتخب الخو بزبان فارسی مصنفہ سید امیر حیدر حسینی بلگرامی۔

رسالہ در بیان اضافت بزبان فارسی مصنفہ شیخ عبدالصمد بن افضل محمد تمیمی اکبر آبادی۔

تتمیم شرح مآۃ عامل مصنفہ شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی برہان پوری۔

رسالہ منظوم در بیان عوامل نحو یہ مصنفہ شیخ عبدالقادر بن خیر الدین جون پوری۔

شرح ملا جامی کی بحث حاصل و محمول پر ایک رسالہ مصنفہ مولوی خادم احمد

لکھنوی، شمس الخو مصنفہ مولوی شمس الدین بن امیر الدین حیدر آبادی متوفی ۱۲۸۳ھ۔

عین الہدیٰ شرح قطر الندی مصنفہ شیخ علیم الدین بن فصیح الدین قنوجی، حاشیہ شرح

قطر الندی مصنفہ شیخ محمد غوث بن ناصر الدین مدراسی، العواب فی الخو مصنفہ سید محمد تقی بن حسین بن

ولد اعلیٰ شیبی لکھنوی۔

الباکورة الشہیہ شرح الفیہ مصنفہ مولوی ظفر الدین بن امام الدین لاہوری۔

رقیۃ النحاة، حل الکافیہ، الایجاد فی الارشاد، یہ تینوں کتابیں مولوی علی عباس بن امام علی چریاکوٹی کی تصنیف ہیں۔

ارشاد الملیب شرح تہذیب النحو مصنفہ مولوی علی محمد بن سید محمد شیعہ لکھنوی۔

رسالہ در نحو مصنفہ قاضی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی۔

شرح مآۃ عامل پر ایک جامع حاشیہ مصنفہ مولوی الہی بخش فیض آبادی۔

تلخیص النحو مصنفہ مولوی ابراہیم بن عبد العلی آردی۔

رسالہ در فن نحو مصنفہ حکیم اجمل خاں دہلوی۔

المقرب فی النحو مصنفہ شیخ محمد بن یوسف سورتی۔

الزیادۃ العراقیۃ علی الکافیۃ الشافیۃ، الانصاف فیما جری فی منع نحو ابی ہریرۃ من الخلاف،

یہ دونوں کتابیں شیخ محمد بن یوسف سورتی کی تصنیف ہیں۔

تقویم النحو بزبان عربی ایک ہندوستانی مصنف کی تصنیف ہے، کاشف الظلام

مصنفہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی، ازالۃ الحمد من اعراب اکمل الحمد، خیر الکلام فی تصحیح کلام المملوک

ملوک الکلام یہ دونوں کتابیں مولوی عبدالحی فرنگی محلی کی تصنیف ہیں۔

شرح تہذیب النحو مصنفہ نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی۔

اصل الاصول بزبان فارسی مصنفہ مولوی محمد حسن بن ابوالحسن بریلوی۔

مشکوٰۃ التصاریف بزبان عربی مصنفہ شیخ سعدی بہاری۔

تقریب النحو مصنفہ مولوی محمد سعید، تدریب الطلاب، مصنفہ مولوی عبید اللہ میدنی

پوری، تسہیل الحماہ بزبان فارسی شرح الہدایہ فی النحو، مصنفہ مولوی خلیل الرحمن بن عبد العزیز

حسینی اسلام آبادی۔

دوسری فصل علم صرف میں

علم صرف وہ علم ہے جس میں مفردات الفاظ کی وضع نوعی اور ان کی اصل ہیئت و شکل اور اس کے تغیرات سے بحث کی جائے اور اس بات سے بحث کی جائے کہ یہ الفاظ مفردہ اپنی اصل ہیئت سے دوسری نئی ہیئت میں کس اصول و قیاس کی بنیاد پر آئے ہیں اس علم کا موضوع وہ صیغے ہیں جن میں تغیرات ہوتے ہیں ابتدا میں یہ علم، علم نحو کے ساتھ ساتھ مدون تھا لیکن بعد میں ابو عثمان مازنی نے اس کو ایک الگ فن کی شکل دی اور یہی صورت حال اب تک قائم ہے کہ فن نحو کو فن صرف سے الگ سمجھا جاتا ہے اگرچہ امتیاز و تقسیم کے اعتبار سے یہ بات مناسب و بہتر ہے لیکن اصولی طور سے ان دونوں فنون کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ متکلم کلمات کی بناوٹ و ترکیب میں غلطی سے محفوظ رہے، اس لیے یہ سمجھنا کہ فن نحو کا تعلق صرف معرب و مبنی کلمات کے جانے سے ہے صحیح نہیں، فن صرف میں سب سے پہلے معاذ لہواء نے کتاب تصنیف کی ہے۔

اس فن کی اہم تصنیفات یہ ہیں، ابن مالک کی التعریف فی التصریف ابن حاجب کی الشافیہ، ابن جنی کی التصریف، ابن عصفور کی الممتنع، عزالدین عبدالوہاب کی المختصر الریحانی اور احمد بن علی مسعود کی مراح الارواح اور المیدانی کی مختصر وغیرہ۔

فن صرف میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں درج ذیل ہیں:

میزان الصرف، سراج المیزان کے مصنف نے اس کتاب کو وجیہ الدین عثمان بن حسین کی تصنیف بتایا ہے اور تعداد العلوم علی حسب الفہوم کے مصنف نے اس کتاب کو سراج الدین عثمان اودھی کی تصنیف بتایا ہے یہ کتاب عرصہ دراز سے ہندوستان کے نظام و نصاب درس میں داخل ہے اور پڑھی پڑھائی جاتی ہے ہندوستانی علما نے اس کتاب کی بہت سی شرحیں لکھی ہیں، مثلاً:

تبیان شرح میزان، مصنفہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی۔

شرح میزان، مرتبہ مولوی وارث علی دہلوی۔

شرح میزان، مصنفہ شیخ محمد علیم بن موسیٰ الہ آبادی۔

ہدایۃ الصبیان شرح میزان، مصنفہ شیخ رحمت اللہ بن نور اللہ لکھنوی۔

ایذاں شرح میزان، مصنفہ مولوی احمد اللہ بن اسد اللہ قرشی کولی (علی گڑھ) سن تصنیف ۱۱۵۵ھ فن صرف کی کتابوں میں منشعب ہے صرف کبیر میں، اس کے مصنف شیخ حمزہ بدایونی ہیں یہ کتاب بھی عرصہ دراز سے ہندوستان میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے اور بہت مقبول ہے اس کتاب کی بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔

شرح منشعب مصنفہ شیخ محمد علیم الہ آبادی، شرح منشعب مصنفہ شیخ رحمت اللہ بن نور

اللہ۔

فن صرف کی کتابوں میں ایک کتاب پنج گنج بزبان فارسی ہے اس کتاب کی بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔

شرح پنج گنج، مصنفہ رحمت اللہ بن نور اللہ لکھنوی۔

شرح پنج گنج، مصنفہ مولوی محمد معین۔

فن صرف کی مزید کتابیں درج ذیل ہیں:

دستور المبتدی رسالہ بزبان فارسی مصنفہ شیخ صفی الدین ردولوی نواسہ ملک العلماء

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

حاشیہ دستور المبتدی، مصنفہ قاضی عبدالنبی احمد نگری

حاشیہ دستور المبتدی، مصنفہ شیخ یحییٰ بن امین عباسی الہ آبادی

کتاب در علم صرف مصنفہ شیخ حسین بن محمد یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ، اصول اکبری بزبان عربی فن صرف پر ایک جامع اور مستند کتاب ہے، فصول اکبری بزبان فارسی یہ دونوں کتابیں شیخ علی اکبر بن علی الہ آبادی کی تصنیف ہیں۔

شرح اصول اکبری، یہ ایک جامع شرح ہے اس کے مصنف بھی شیخ علی اکبر بن علی الہ آبادی ہیں، جو اصل کتاب کے بھی مصنف ہیں، فصول اکبری کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں، مثلاً، نوادر الاصول شرح فصول اکبری، مصنفہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی، رکاز الاصول شرح فصول اکبری مصنفہ شیخ حمایت علی بن کاظم علوی کا کوری

شرح فصول اکبری بزبان فارسی مصنفہ شیخ علاء الدین بن انوار الحق لکھنوی، شرح فصول اکبری مصنفہ مولوی امین اللہ بن محمد اکبر لکھنوی، شرح فصول اکبری مصنفہ مولوی احمد علی بن سلطان بن محمد فتح آبادی۔

اساس العلوم کتاب در فن صرف مصنفہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی، مصباح الصرف بزبان فارسی، مصنفہ شیخ عبدالوہاب راجکیری، غایۃ البیان فی علم اللسان بزبان فارسی فن صرف میں ایک جامع کتاب مصنفہ شیخ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری، نفود الصرف مصنفہ مفتی ولی اللہ بن احمد علی حسینی فرخ آبادی، ہدایۃ الصرف مصنفہ ملا عبد العلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین فرنگی محلی لکھنوی، الفصول الرضویہ مصنفہ شیخ علی جعفر بن علی رضا حسینی الہ آبادی، فصول احمدیہ مصنفہ مولوی حافظ عبداللہ غازی پوری، فیض الصرف فن صرف پر ایک

رسالہ ہے، مصنفہ شیخ عبداللہ بن آل احمد حسینی بلگرامی، ابن حاجب کی شافیہ کی شرح شفاء الشافیہ یہ ایک بہترین شرح ہے مصنفہ شیخ عبدالباسط بن رستم علی قنوجی، مفید الطلاب فی خاصیات الابواب مصنفہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی، خاصیت ابواب پر ایک عمدہ منظوم رسالہ بزبان فارسی مصنفہ مولوی ہادی علی لکھنوی، شرح صرف میر مصنفہ شیخ نور محمد بن محمد فیروز بن فتح اللہ لاہوری، شرح زبدۃ الصرف مصنفہ شیخ نعمت حسین جون پوری، شرح زبدۃ الصرف مصنفہ شیخ جمال الدین گجراتی متوفی ۱۱۲۲ھ، الصافیہ شرح شافیہ مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، الصافیہ شرح شافیہ، مصنفہ شیخ محمد علیم بن موسیٰ الہ آبادی، کفلیۃ المفراطین شرح شافیہ بزبان عربی مصنفہ شیخ محمد بن طاہر بن علی بٹنی، شرح شافیہ مصنفہ مولوی ظہور اللہ بن نور اللہ لکھنوی، شرح شافیہ بزبان فارسی مصنفہ ملا محمد ہادی بن محمد صالح مازندرانی مصنف نے یہ کتاب نواب حسن علی خاں کے ایما سے دہلی میں تصنیف کی ہے، مایغنیہ مصنفہ ڈپٹی حافظ نذیر احمد دہلوی، فیض الصرف بزبان عربی مصنفہ حکیم سید حفاظت حسین، التحقۃ الصادقہ، مصنفہ ابوالبشیر عبدالعلی مصنف نے یہ کتاب نواب صادق محمد خاں والئی بھاوپور کے لیے لکھی ہے۔

کتاب الصرف فن صرف میں ایک جامع کتاب مصنفہ حافظ عبدالرحمن امرتسری، شرح سلالة الصرف مصنفہ مولوی احمد علی چریا کوٹی، منتخب الصرف مصنفہ سید امیر حیدر بلگرامی، عثمانیہ رسالہ در علم صرف مصنفہ شیخ فخر الدین زراہی متوفی ۷۲۸ھ مصنف نے یہ کتاب شیخ سراج الدین عثمان اودھی کے لیے لکھی ہے فن صرف پر عربی زبان میں ایک منظوم رسالہ مصنفہ شیخ بدر الدین اسحاق دہلوی متوفی ۶۹۰ھ شمس التصریف مصنفہ مولوی شمس الدین بن امیر الدین حیدر آبادی، تمرین المعلم مشکل صیغوں کے بیان میں، مصنفہ شیخ حسین علی بن عبدالباسط قنوجی متوفی ۱۲۲۳ھ منشعب منظوم مصنفہ شیخ حمید الدین بن غازی الدین کاکوروی متوفی ۱۲۱۵ھ علم الصیغہ بزبان فارسی فن صرف میں ایک مفید کتاب مصنفہ مفتی عنایت احمد کاکوروی، دستور المنتہی مصنفہ ملا عیاض رام پوری مصنف نے اس کتاب میں لفظ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوال و جواب کے بجائے شک و شک کی اصطلاح قائم کی ہے، قسط اس الصرف مصنفہ شیخ محمد اشرف بن نعمت اللہ لکھنوی۔

شرح زبدۃ الصرف مصنفہ شیخ محمد علیم الہ آبادی، حل التصاریف المشکلة واجب الحفظ، یہ دونوں کتابیں مولوی عبدالعلی آسی مدراسی کی تصنیف ہیں، میزان الکافی مصنفہ مولوی عنایت رسول بن علی اکبر چریا کوٹی ہدلیۃ الصرف، ایک کتاب عبرانی لغت کی صرف میں یہ دونوں کتابیں مولوی عنایت رسول بن علی اکبر چریا کوٹی کی تصنیف ہیں، خلاصۃ الصرف، ابحاث الصرف یہ دونوں کتابیں مولوی علی عباس بن امام علی چریا کوٹی کی تصنیف ہیں، تلخیص الصرف مصنفہ مولوی ابراہیم بن عبدالعلی آروی، معیار الصرف مصنفہ مولوی وکیل احمد سکندر پوری مقدمہ در علم صرف مصنفہ شیخ محمد بن یوسف سورتی، چارگل مصنفہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی اس کتاب میں منشعب کے چار تغلیل والے بابوں کی صرف کبیر بیان کی گئی ہے، مرتقی الصبیان فی مخارج المیزان مصنفہ سید محمد سعید بن ثار حسین رضوی حیدر آبادی اور اق الصرف مصنفہ شیخ محمد سعید اسلمی مدراسی، بناء الصرف مصنفہ مولوی عباس علی خاں، تشحید الاذہان فی معرفۃ الابواب والاوزان مصنفہ سید محمد سعید بن ثار حسین حیدر آبادی، دروس الموازین مصنفہ سید عباس حسین بن جعفر علی شیعہ جارح۔ چوی، شرح المنظومہ مصنفہ قاضی شریعۃ اللہ خاں حیدر آبادی، شرح سلالۃ الصرف مصنفہ مولوی ابوالجلال محمد عباسی ونغزک والسعد یہ مصنفہ شیخ محمد مسعود بن یعقوب ملتانی، ابتداء الصرف مصنفہ سید اولاد احمد سہوانی امداد الادب مصنفہ سید امداد علی اکبر آبادی، فیض الصرف مصنفہ حکیم حفاظت حسین بہاری، تشریف الریاح بزبان فارسی ترجمہ مراہ الارواح مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی خلاصۃ الصرف مصنفہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی مفتاح الادب مصنفہ مولوی عبید اللہ میدنی پوری۔

تیسری فصل علم اشتقاق میں

علم اشتقاق وہ علم ہے جس میں کسی لفظ کے دوسرے لفظ سے نکلنے کی کیفیت بیان کی جائے اور ضروری ہے کہ نکلنے والا لفظ اور جس لفظ سے وہ نکلا ہے دونوں میں اپنی اصل کے اعتبار سے کوئی مناسبت ہو علم صرف اور علم اشتقاق میں یہ فرق ہے کہ علم صرف میں دونوں لفظوں میں مناسبت اصلی اور جوہری نہیں ہوتی ہے بلکہ شکل و ہیئت میں دونوں لفظ ایک دوسرے سے مناسب اور قریب ہوتے ہیں لیکن علم اشتقاق میں مخرج اور خارج الفاظ کے درمیان اصلی وجوہری مناسبت ہوتی ہے اور یہی بنیادی فرق ہے علم الصرف اور علم اشتقاق کے درمیان، علم اشتقاق کا موضوع بحث وہ مفرد الفاظ ہیں جو کسی لفظ سے نکلیں یا ان سے کوئی لفظ نکلے اور اس علم کے بنیادی اصول میں سے مخارج حروف کے قواعد ہیں اور اس علم میں ان قواعد سے بحث کی جاتی ہے جن کے ذریعہ یہ جانا جائے کہ مفردات کے درمیان اصلیت و فرعیت کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے۔

اس فن میں مفردات الفاظ اور ان کے استعمال کا طریقہ معلوم کیا جاتا ہے اور اس علم کی غرض ایک ایسی صلاحیت و مہارت کا پیدا ہونا ہے جن سے کسی لفظ کی نسبت دوسرے لفظ کی طرف ٹھیک ٹھیک کی جاسکے اور اس علم کی غرض و غایت اس خلل سے بچنا ہے جو غلط نسبت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں ارنیقی کی مدینۃ العلوم میں علم اشتقاق کے بارہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اتنا ہی ہے چوں کہ یہ علم، علم صرف کے ساتھ لایا جاتا ہے اس لیے ہم بھی اس کو علم صرف کے بعد بیان کرتے ہیں، خاص اس فن میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ایک قاضی محمد علی بن شوکانی کی نزہۃ الاحداق فی علم الاشتقاق اور نواب سید صدیق حسن بن اولاد حسن حسینی قنوجی کی العلم الخفاق فی علم الاشتقاق ہے اس فن پر سب سے بہترین کتاب عربی زبان میں مولوی کرامت حسین کٹوری کی فقہ اللسان ہے یہ کتاب تین جلدوں میں ہے علمائے ہند میں مصنف کو اس فن میں درجہ امتیاز حاصل ہے۔

چوتھی فصل علم لغت میں

علم لغت وہ فن ہے جس میں مفردات الفاظ کے حقیقی معنی بیان کیے جائیں، اس علم کا موضوع الفاظ مفردہ ہیں اور اس علم کی غرض و غایت یہ ہے کہ الفاظ کے حقیقی اور مجازی اور منقول معانی کے درمیان تمیز میں غلطی سے بچا جائے اور اس علم کا نفع ان معلومات کا جاننا اور سلیس و رواں شاندار عبارت کی قدرت ہے اور اس علم کی وجہ سے کلام میں تفنن اور تنوع کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور بلیغ و فصیح کلمات کے ذریعہ معانی کو بیان کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

علم لغت میں دو طریقے رائج ہیں پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ لفظ کے معنی بیان کیے جائیں یعنی سننے والے نے ایک لفظ سنا لیکن اس کے معنی وہ نہیں جانتا ہے وہ شخص علم لغت کی کتاب سے اس لفظ کے معنی معلوم کرتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معانی کے لیے الفاظ تلاش کیے جائیں یعنی کسی معنی یا کسی چیز کے لیے اس لفظ کی تلاش ہو جو اس زبان میں اس معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

کتب لغت کے مصنفین نے دونوں طریقوں سے کتابیں لکھی ہیں کیوں کہ لفظ کے لیے معنی کی تلاش اور معنی کے لیے لفظ کی تلاش ان دونوں طریقوں میں سے کسی ایک پر لکھی ہوئی کتاب دوسرے طریقہ کے لیے مفید نہیں ہے، کتب لغت جو الفاظ کے معانی بتلاتی ہیں ان کی ترتیب کا طریقہ یہ ہے، حروف تہجی کے اعتبار سے ان کو مرتب کیا جاتا ہے اور لفظ کے آخر حرف اصلی کو باب کی فہرست میں اور پہلے حرف اصلی کو فصل کی فہرست میں

بیان کیا جاتا ہے یہ ترتیب علامہ جوہری نے اپنی کتاب صحاح اور علامہ فیروز آبادی نے اپنی کتاب قاموس میں قائم کی ہے مثلاً لفظ ضرب باب الباء وفصل الضاد میں بیان کیا جائے گا لیکن بعض دوسرے مدون لغت ابن فارس نے مجمل میں اور مطرزی نے المغرب میں بالعکس ترتیب قائم کی ہے یعنی پہلے حرف اصلی کو باب کی فہرست میں اور آخری حرف اصلی کو فصل کی فہرست میں رکھا ہے اور اب اس بنیاد پر ان لوگوں کے یہاں لفظ ضرب باب الضاد وفصل الالباء میں بیان کیا جائے گا، تدوین لغت کے دوسرے طریقے (معانی کے لیے الفاظ کی تلاش) میں پہلے معانی و مفاہیم کو الگ الگ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر جنس کے لیے ایک الگ باب قائم کرتے ہیں، جیسا کہ علامہ زخشری نے مقدمۃ الادب کی قسم الاسما میں کیا ہے۔

مختلف حوصلہ والوں نے علم لغت کے لیے اور دوسری نئی راہیں بھی تلاش و ایجاد کی ہیں بعض لوگوں نے مفردات قرآن پر لغت لکھی ہے اور بعض حضرات نے حدیث شریف کے الفاظ غریبہ کی لغت مرتب کیا ہے اور بعضوں نے علم الفقہ میں مستعمل الفاظ کی لغات مرتب کی ہیں اور بعضوں نے عربی اشعار و قصائد وغیرہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کی لغت مرتب کی ہے اور ان سب حضرات کا مقصد ان تصنیفات سے یہ ہے کہ مختلف ضرورتوں کے وقت صحیح رہنمائی ہو سکے۔

وضع الفاظ کے سلسلہ سے عربوں کا طریقہ یہ رہا ہے کہ کسی عام معنی کے لیے کوئی لفظ وضع کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ اس عام معنی کی بعض مخصوص صورتوں کے لیے بعض دوسرے مخصوص الفاظ وضع کرتے ہیں اس لیے عربی زبان میں الفاظ کی وضع اصلی اور ان کے استعمال میں بڑا فرق ہو گیا ہے اور اس بنیاد پر فن لغت کے اندر ایک دوسرا ضمنی فن فقہ اللغة وضع ہوا ہے، مثلاً لفظ الابيض اپنی عام وضع کے اعتبار سے ہر سفید چیز کو کہا جائے گا لیکن خاص طور پر گھوڑے کی سفیدی کے لیے اشہب اور انسان کی سفیدی کے لیے ازہر اور بکری

اور بھیڑ کی سفیدی کے لیے ملح استعمال کیا جاتا ہے اور ان مواقع کے لیے لفظ ابیض کا استعمال غلطی اور عربی زبان سے ناواقفیت کی دلیل ہوگی۔

فقہ لغت پر صرف ثعالی نے فقہ اللغة کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

بعض متاخرین نے الفاظ مشترکہ کے بیان میں بھی کتابیں لکھی ہیں اگرچہ یہ کتابیں زیادہ جامع نہیں ہیں، سب سے پہلا شخص جس نے فن لغت پر کتاب لکھی ہے وہ خلیل بن احمد فراہیدی ہے اس کی کتاب کا نام کتاب العین ہے۔

اس فن میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں صاحب کشف الظنون نے حروف تہجی کی ترتیب سے جملہ کتب لغت کو بیان کر دیا ہے۔

نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب المبلغة فی اصول اللغة میں لغت کی ان تمام کتابوں کو جو ان کے زمانہ تک لکھی گئی ہیں اپنی کوشش اور مقدور مہرجع کر دیا ہے انہی نے اپنی کتاب مدیۃ العلوم میں اس فن کی بہت سی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے اور ہر کتاب کے مصنف کے تفصیلی حالات بھی بیان کر دیے ہیں۔

اس فن پر جو کتابیں بطور اختصار لکھی گئی ہیں وہ یہ ہیں:

خلیل بن احمد کی کتاب العین اور علی بن حسن معروف بہ کراع النمل کی الملتجب والجر دا اور انھیں مصنف کی المصتف فی اللغة البحر وہ بھی ہے۔

ابن السکیت کی الالفاظ، ثعلب کی الفصح، میدانی کی السامی فی الاسامی اور الدستور، مرقاة الادب اور المغرب وغیرہ ہیں۔

فن لغت کی متوسط کتابوں میں ابن فارس کی المعجم اور فارابی کی دیوان الادب ہے اس فن کی بڑی اور جامع کتابوں میں ابن ابان لغوی کی المعلم اور الازہری کی المتہذیب و الجامع اور امام صفانی کی العباب الذخیر ابن سیدہ کی المحکم جوہری کی الصحاح، فیروز آبادی کی

القاموس المحیط اور الملامع المعلم العجائب الجامع بین الحکم والعجائب ہیں۔

فن لغت کی مبسوط اور جامع کتابوں میں ایک لسان العرب بھی ہے جس میں تہذیب، محکم، صحاح حواشی صحاح النجمرۃ اور النہایہ کو جمع کر دیا گیا ہے اس کے مصنف شیخ محمد بن مکرم بن علی ہیں اور بعضوں نے رضوان بن احمد بن ابوالقاسم کو اس کتاب کا مصنف بتایا ہے۔

یہ بات کہی گئی ہے کہ جس شخص نے فن لغت میں صرف صحیح کا التزام کیا ہے وہ ابونصر اسماعیل بن حماد جو ہری متوفی ۳۹۳ھ ہیں، صحاح کے بعد لغت میں سب سے بڑی کتابیں کتاب الحکم والمحیط الاعظم مصنف ابوالحسن علی بن سیدہ اندلسی متوفی ۴۵۸ھ پھر العجائب الذخر مصنف ابوالفہائل رضی الدین حسن بن محمد بن حسن بن حیدر بن علی ادوی فاروقی صغانی متوفی ۶۵۰ھ پھر لسان العرب مصنف شیخ محمد بن مکرم بن علی اور بعضوں نے اس کا مصنف رضوان ابو عبد اللہ محمد سورتی نے کہا ہے کہ لسان العرب کے مصنف قاضی محمد بن مکرم معروف بہ ابن منظور افریقی ہیں اور لسان العرب فن لغت پر بہت ہی عمدہ اسلوب میں لکھی گئی ہے، مصنف نے اس میں جوہری کی صحاح، الازہری کی تہذیب، ابن سیدہ کی کتاب الحکم، ابن درید کی کتاب النجمرۃ اور ابن یری کی حواشی صحاح سب کو جمع کر دیا ہے، اس لیے یہ کتاب پر از معلومات اور علمائے لغت کے اقوال و آرا کی جامع ہے، اس میں شواہد و دلائل، حدیث شریف کے مشکل الفاظ کی شرح اور کلام پاک کے مشکل الفاظ کے معنی بیان کیے ہیں۔

علامہ ابن اثیر کی کتاب النہایہ، جو حدیث شریف کے مشکل اور غیر مانوس الفاظ کے وضاحت و بیان میں ہے، لسان العرب میں اس کو بھی جمع کر دیا گیا ہے، ہم نے اپنے استاد علامہ محمد طیب مکی سے یہ بات سنی ہے کہ علامہ مکی نے ابن منظور سے فن لغت حاصل کیا اور باقاعدہ ان سے سند و اجازت لی ہے، مکی قاموس کے مصنف مجد الدین فیروز آبادی کے استاد ہیں، ہمارے استاد علامہ طیب صاحب مکی نے متعدد بار بیان فرمایا کہ صاحب قاموس نے اپنی کتاب میں صرف لسان العرب کو نقل کر دیا ہے، میں ابو عبد اللہ محمد سورتی کہتا ہوں کہ یہ بات وضاحت طلب ہے لیکن لسان اور قاموس دونوں کتابوں کا گہرا مطالعہ کرنے پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ درحقیقت قاموس، لسان کا خلاصہ ہے، مصنف قاموس مجد الدین فیروز آبادی نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے فن لغت میں ایک کتاب ساٹھ جلدوں میں لکھی ہے، غالباً یہ کتاب لسان کی شرح ہوگی، واللہ اعلم۔

بن احمد بن ابوالقاسم بن حنظل بن منظور انصاری افریقی جمال الدین ابوالفضل متوفی ۱۱۷۷ھ کو بتایا ہے پھر القاموس المحیط اور القابوس الوسیط الجامع لیمناذہب من لغة العرب شاطیط^۱ مصنفہ امام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی ہیں۔

ہندوستانی مصنفین کی کتابیں عربی فارسی ترکی ہندی لغات میں بے شمار ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ القاموس کے معنی بڑے سمندر کے ہیں اور القابوس خوب صورت، خوب شکل اور خوش رنگ انسان کو کہتے ہیں، رجل وسیط اس شخص کو کہا جاتا ہے، جو لوگوں میں نسبی حیثیت سے متوسط اور منزلت میں بلند ہو۔

شاطیط متفرق اور منتشر کو کہتے ہیں، قوم شاطیط ای قوم متفرقہ، اسی طرح جامات الخیل شاطیط، یعنی سوار

متفرق و منتشر آئے۔ (مدیر العلوم)

عربی لغات

عربی لغت پر سب سے پہلے ہندوستانی مصنف جہاں تک میری معلومات ہیں شیخ رضی الدین حسن بن حیدر صفائی ہیں اس فن پر ان کی بہت سی تصنیفات ہیں مثلاً اسماء الفاء اسماء الذنب اسماء الاسد والنوار مجمع البحرین بارہ جلدوں میں العباب الآخر میں جلدوں میں اس ”بکم“ تک پہنچے تھے شیخ محمد طاہر بن علی پٹنی گجراتی کی کتاب مجمع البحار فی غرائب المتزیل و لطائف الاخبار چار جلدوں میں مصنف نے اپنی اس کتاب کا ذیل اور تکملہ بھی لکھا ہے جس کو ابن اثیر کی نہایہ کے طریقہ پر مرتب کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے الفاظ غریبہ کی تشریح و توضیح میں بھی ہے شیخ عبدالرشید حسینی مدنی کی کتاب منتخب اللغات اس میں عربی الفاظ کے فارسی ترجمے بیان کیے گئے ہیں یہ کتاب قاموس، صحاح اور صراح سے ماخوذ ہے۔

القابوس ترجمہ القاموس بزبان فارسی مصنفہ شیخ حبیب اللہ قنوجی مصنف نے یہ کتاب مغل بادشاہ محمد شاہ کے زمانہ میں تصنیف کی ہے اور ۱۱۴۷ھ میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے ہیں منتہی الادب فی لغات العرب چار ضخیم جلدوں میں یہ کتاب بہت ہی مقبول اور متداول ہے فن لغت میں اس کتاب کے بعد دوسری بڑی کتابوں سے بے نیازی ہو جاتی ہے اس کتاب کا ماخذ قاموس، صحاح، نہایہ، مجمع البحار دیوان الادب مہذب، المزمہر، المغرب شمس العلوم، تاج المصادر، تاج الاسامی وغیرہ کتب ہیں، اس کتاب کے مصنفہ شیخ عبدالرحیم

بن عبدالکریم صفی پوری ہیں، یہ کتاب کلکتہ اور بعض دوسری جگہوں سے چھپ چکی ہے۔

تاج اللغات تین ضخیم جلدوں میں شاہ اودھ نصیر الدین حیدر کے لیے مفتی اسماعیل بن وجیہ الدین لکھنوی نے تصنیف کی ہے۔

القول المانوس فی صفات القاموس، نور الصباح فی اغلاط الصراح یہ دونوں کتابیں مفتی سعد اللہ بن نظام الدین مراد آبادی کی تصنیف ہیں۔

المبتکر مذکر اور مونث الفاظ کے بیان میں مصنفہ سید ذوالفقار احمد مالوی، گوہر منظوم عربی الفاظ کو فارسی نظم میں جمع کیا ہے یہ ایک عمدہ کتاب ہے اس کے مصنف شیخ محمد علی موی ہیں۔

لف القماط بزبان عربی مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی اس کتاب میں عام طور پر جو غلط الفاظ لوگ استعمال کرتے ہیں ان کی تصحیح کی گئی ہے۔

البلغة فی اصول اللغة بزبان عربی مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی موارد المصادر و الافعال مصنفہ مولوی عبدالغنی بن محمد میر فرخ آبادی نیل الارب فی مصادر العرب مصنفہ شیخ ظفر الدین بن امام الدین لاہوری تاج العروس شرح قاموس یہ کتاب لا جواب ہے دس ضخیم جلدوں میں قاہرہ سے چھپی ہے، اس کے مصنف سید مرتضیٰ بن محمد حسینی واسطی بلگرامی ہیں معارف العلوم بزبان عربی علوم و فنون کی تعریف و تعارف میں مصنفہ قاضی ابراہیم بن فتح اللہ ملتانوی۔

کشاف اصطلاحات الفنون مصنفہ شیخ محمد اعلیٰ تھانوی تلخیص الصراح مصنفہ سید محمد حکم بن محمد بن علم اللہ رائے بریلوی دستور العلما چار جلدوں میں اصطلاحات علمیہ کی وضاحت و بیان میں مصنفہ قاضی عبدالنبی احمد نگری۔

لغات جدیدہ، جدید عربی الفاظ کی توضیح و تشریح میں مصنفہ سید سلیمان ندوی بن ابوالحسن دسنوی بہاری، الفرقیہ مصنفہ سید غنی نقی زید پوری مصنف نے اس کتاب میں ان الفاظ کا ذکر کیا ہے جو ایک دوسرے سے قریب المعنی ہیں، جوار العرب مصنفہ مولوی عبدالغنی فرخ آبادی۔

انوار اللغة چند ضخیم جلدوں میں مصنفہ مولوی وحید الزماں بن مسیح الزماں لکھنوی۔

فارسی لغات

فارسی لغت میں بھی ہندوستانی مصنفین کی بے شمار کتابیں ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

آداب الفضل مصنفہ قاضی خان محمود دہلوی مصنف نے یہ کتاب ۸۲۳ھ میں تصنیف کی ہے کتاب میں دو باب ہیں پہلے میں فارسی الفاظ کا عربی میں ترجمہ ہے اور دوسرے باب میں شعراء کی اصطلاحات کی وضاحت ہے کشف اللغات والاصطلاحات مصنفہ شیخ عبدالرحیم بن احمد بہاری مشہور بہ لقب سور مصنف کے لڑکے شہاب جب تقریباً ۱۰۶۰ھ میں دیوان قاسم الانوار پڑھ رہے تھے تب مصنف نے ان کے لیے یہ کتاب لکھی تھی مصنف نے اس کتاب میں مفرد الفاظ کے معانی اور اصطلاحات علمیہ و فنیہ کی وضاحت کی ہے۔

فرہنگ رشیدی مصنفہ شیخ عبدالرشید بن عبدالغفور سندھی، فرہنگ جہاں گیری مصنفہ عضد الدولہ جمال الدین حسین شیرازی اس کتاب میں فارسی ہندی اور پہلوی الفاظ کے معانی فارسی شعراء کے اشعار کے شواہد کے ساتھ درج کیے ہیں مصنف نے اس کتاب کی تصنیف ۱۰۰۹ھ میں شروع کی اور ۱۰۱۴ھ میں اس سے فارغ ہوئے۔

برہان قاطع مصنفہ محمد حسین تبریزی کتاب میں قواعد اور انتیس مقالے ہیں کتاب میں الفاظ تلاش کرنے کا طریقہ پہلے دوسرے تیسرے اور چوتھے حروف کی ترتیب کے ساتھ ہے۔

برہان قاطع، مصنفہ مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی مصنف نے اس کتاب میں برہان قاطع کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے ساطع برہان مصنفہ شیخ رحیم یہ کتاب قاطع برہان کی تردید میں ہے۔

دافع ہدیان مصنفہ قاضی نجف علی جھجھری یہ کتاب ساطع برہان کی تردید میں ہے۔
پنج آہنگ مصنفہ مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی کتاب میں چار زمزمے ہیں چوتھا زمزمہ فارسی لغت میں ہے۔

دری کشاء مصنفہ قاضی نجف علی جھجھری۔

نونوا، مصنفہ شیخ اسحاق بن خیر الدین مالوی اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۸۲ھ ہے۔
سراج اللغۃ چراغ ہدایت اس کتاب میں فارسی شعراء کی جدید اصطلاحات کی وضاحت ہے دونوں کتابیں شیخ سراج الدین خاں اکبر آبادی کی تصنیف ہیں۔
النامہ، مصنفہ شیخ عبدالمومن بن ولی محمد دہلوی یہ کتاب ظرافت کے انداز میں لکھی گئی ہے۔

آصف اللغات مصنفہ احمد عبد العزیز حیدر آبادی ملقب بہ عزیز جنگ یہ کتاب اگر مکمل ہوتی تو بیس جلدوں میں ہوتی۔

شرح الدساتیر، مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری۔

گلزار عجم مصنفہ شیخ مہدی بن عارف مدراسی۔

دلیل الشعراء، مصنفہ شیخ مہدی بن عارف مدراسی، کتاب میں فارسی زبان کے محاورات کا ذکر ہے۔

بحرالعم، بحر المصادر، دونوں کتابیں شیخ محمد حسین بن نجم الدین مدراسی کی تصنیف ہیں۔
موارد المصادر ایک ضخیم جلد میں مصنفہ نواب سید علی حسن بن نواب صدیق حسن

بھوپالی۔

ناصر الدین شاہ قاجار کے سفرنامہ کے شرح مصنفہ مولوی ابوالحمید فرخی رام پوری۔
ضرور المبتدی رسالہ در فن لغت مصنفہ سیف اللہ بن قاسم اللہ عظیم آبادی سلہٹی،
منظر العجائب اصطلاحات کے بیان میں مصنفہ مرزا حسن قتیل لکھنوی۔

اردو لغات

نفائس اللغات، مصنفہ شیخ اوحید الدین بلگرامی اس میں اردو الفاظ کا عربی، فارسی اور ترکی میں ترجمہ کیا ہے اور اشعار بطور شواہد بیان کیے ہیں یہ کتاب اپنے موضوع پر بہت مفید اور لا جواب ہے اس کتاب کی بہت سی تلخیصات کی گئی ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور منتخب النفائس ہے۔

فرہنگ آصفیہ چار جلدوں میں مصنف سید احمد بن عبدالرحمن دہلوی۔
امیر اللغات، مصنفہ منشی امیر احمد مینائی، نوادہ اللغات، مصنفہ شیخ سراج الدین علی خاں اکبر آبادی۔

الدلیل الساطع مصنفہ شیخ مہدی بن عارف مدراسی۔
غرائب اللغات ایک ہندی فاضل کی تصنیف ہے، سراج الدین خاں نے اپنی کتاب نوادہ اللغات میں اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔
اشرف اللغات، مصطلحات اردو، رسالہ در بیان تذکیر و تانیث تینوں کتابیں منشی اشرف علی لکھنوی کی تصنیف ہیں۔

نور اللغات یہ کتاب اگر مکمل ہوتی تو چند جلدوں میں ہوتی، مصنفہ مولوی نور الحسن بن محسن علوی کا کوردی۔

۱۔ کتاب مکمل ہو گئی اور چار جلدوں میں ہے۔

کارآمد شعرا، مفید الشعراء دونوں کتابیں مؤنث اور مذکر الفاظ کے بیان میں ہیں دونوں کے مصنف سید ضامن علی جلال لکھنوی ہیں۔

بہار ہند، چار جلدوں میں ایک جامع کتاب مصنفہ محمد مرتضیٰ لکھنوی۔
ازاحۃ الاغلاط فی تحقیق الالفاظ، سرمہ تحقیق ایک مفید رسالہ دونوں کے مصنف مولوی ظہیر احسن شوق نیوی ہیں۔

مخلوط لغات

لغت کی جن کتابوں میں عربی فارسی اور دوسری زبانوں کے مفرد الفاظ کی وضاحت و تشریح ہے وہ درج ذیل ہیں:

غیاث اللغات، مصنفہ شیخ غیاث الدین رام پوری سن تصنیف ۱۲۳۲ھ، ہفت قلمز اس کا نام فرہنگ رفعت بھی ہے، مصنفہ قبول احمد مصنف نے یہ کتاب شاہ اودھ غازی الدین حیدر کے لیے ۱۳۳۰ھ میں لکھی ہے یہ کتاب اگرچہ بہت ضخیم اور موٹی ہے لیکن بہت کم مفید ہے، لغات شاہ جہانی، چند ضخیم جلدوں میں یہ کتاب والیہ بھوپال شاہ جہاں بیگم کے لیے لکھی گئی ہے۔

اشہر اللغات، فارسی، عربی اور ترکی الفاظ کے بیان میں مصنفہ شیخ غلام اللہ ہانسوی۔
موید الفضلاء، مصنفہ شیخ محمد لاد دہلوی۔

مدار الافاضل، عربی فارسی اور ترکی الفاظ کے بیان میں مصنفہ شیخ الہ داد سرہندی کتاب کا سن تصنیف ۱۰۰۱ھ ہے۔

لطائف اللغات مصنفہ شیخ عبد اللطیف کتاب میں مولانا روم کی مثنوی کے دقیق و غریب الفاظ کی شرح و وضاحت ہے۔

جامع اللغات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

زبدۃ اللغات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

کریم اللغات مصنفہ مولوی کریم الدین۔

لغات کشوری مصنفہ سید تھدق حسین، مصنف نے یہ کتاب مشہور مطبع نول کشور

پریس کے مالک منشی نول کشور کے ایما پر لکھی ہے۔

دافع الاغلاط فی اوہام الناس مصنفہ مولوی امان اللہ سن تصنیف ۱۱۲۰ھ۔

خزانۃ الدرر عربی فارسی اور ترکی الفاظ کی وضاحت و تشریح میں مصنفہ شیخ علی محمد بن

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی۔

اربعہ عناصر، ایک عمدہ رسالہ مصنفہ مولوی ناصر علی بن حیدر علی غیاث پوری آروی۔

پانچویں فصل بلاغت میں

علم ادب دس علوم کے مجموعے کا نام ہے۔

علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی و بیان، علم بدیع اور علم عروض و علم قافیہ، علم کتابت، علم قرأت، اس وقت ہم علم بلاغت کا ذکر کر رہے ہیں جس کے تین اجزاء ہیں، علم معانی، علم بیان، علم بدیع۔

علم معانی: اس فن کا نام ہے جس کے ذریعہ کلام عربی کے ان حالات کو جانا جائے جس کی وجہ سے کلام مقتضائے حال کے مطابق ہو۔

علم بیان: اس علم کا نام ہے جس کے ذریعہ ایک مفہوم کو مختلف ترکیبوں سے ادا کرنے کا طریقہ سیکھا جائے اور یہ معلوم ہو کہ معنی مقصود پر دلالت کرنے میں کون ترکیب دوسرے سے زیادہ واضح ہے۔

علم بدیع: وہ علم ہے جس کے ذریعہ کلام کی تزئین و آرائش کے طریقے معلوم ہوں لیکن اس علم میں ضروری ہے کہ کلام علم معانی و علم بیان کے اصولوں پر پورا اترتا ہو، اگر کوئی کلام علم معانی و علم بیان کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے تو اس میں تزئین کے اصولوں کی کسی ہی رعایت کیونکہ نہ کی گئی ہو وہ فن بدیع میں نہیں داخل ہوگا۔

محققین اور متاخرین نے علم بلاغت پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں، فن بلاغت میں سب سے مشہور اور عمدہ کتابیں درج ذیل ہیں:

دلائل الاعجاز و اسرار البلاغہ امام عبدالقادر جبر جانی۔

مفتاح العلوم کا تیسرا حصہ امام سکا کی۔

حسن التوسل فی صنائع الترسل۔

علم بلاغت کی ان کتابوں کی تلخیص بھی کی گئی ہیں، ان میں سے دلائل الاعجاز کی تلخیص امام رازی نے نہایت الاعجاز کے نام سے کی ہے مفتاح العلوم کے تیسرے حصہ کی تلخیص قاضی عضد الدین ابجدی نے فوائد غیاثیہ کے نام سے کی ہے، اسی طرح سے خطیب قزوینی نے مفتاح العلوم کے تیسرے حصہ کی تلخیص کی ہے جس کا نام تلخیص المفتاح ہے اور انھیں خطیب قزوینی کی ایضاح بھی ہے یہ کتاب بہت جامع اور وسیع ہے اور یہ ایک طرح سے تلخیص المفتاح کی شرح ہے۔

امام قزوینی کے تلخیص المفتاح کی بہت سے لوگوں نے شرحیں کی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور علامہ تفتازانی سعد الدین عمر کی دو کتابیں ہیں، مختصر اور مطول۔

علم بدیع کے بانی اور مؤسس عبداللہ بن معتمر عباسی ہیں انھوں نے اس فن پر ایک کتاب لکھی اور اس میں فن بدیع کے سترہ اصول بیان کیے انھیں کے معاصر قدامہ بن جعفر کا تب بھی ہیں جنھوں نے فن بدیع کے بیس اصول بیان کیے ہیں جس میں سے سات اصول دونوں کے درمیان مشترک ہیں اور ۱۱۳ اصول میں یہ منفرد رہے تو اس طرح سے دونوں مصنفین کے مجموعی اصول تیس ہو جاتے ہیں ان دونوں کے بعد لوگوں نے اور بہت سے اصول وضع کیے ابوہلال عسکری نے سات کا مزید اضافہ کر کے ۱۲۷ اصول مرتب کیے اور اس طرح علامہ ابن رشیق قیروانی نے بھی علم بدیع کے اصول بیان کیے ابوہلال عسکری اور قیروانی کے بعد شرف الدین حنیفاشی نے مزید اضافہ کر کے علم بدیع کے ستر اصول بیان کیے پھر اس کے بعد ذکی الدین بن ابوالاصح نے بیس کا اضافہ کیا، اس طرح نوے ۹۰ اصول ہو گئے اور اسی طرح بعد کے آنے والے لوگوں نے اضافہ کیا یہاں تک کہ فن بدیع کے اصول ایک سو پچاس تک پہنچ گئے ہیں۔

ہندوستان میں فن بدیع

ہندوستان میں اسلام و مسلمان کی آمد سے پہلے اہل ہند نے اپنی زبان میں علم بدیع کے اصول جمع کیے تھے ان میں کچھ ایسے اصول ہیں جو عربی فن بدیع اور ہندی فن بدیع میں مشترک ہیں مثلاً توریہ، حسن تعلیل، تجاہل عارف، مراجعہ استعارہ، تشبیہ جناس، سجع وغیرہ اور کچھ اصول ایسے ہیں جو عربی فن بدیع کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً استخدا م مضمّر، حسن تخلص اور ابجد کے قاعدہ پر تاریخ اور کچھ اصول ایسے بھی ہیں جو صرف ہندی فن بدیع کے ساتھ خاص ہیں، مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے ہندی فن بدیع کے اصولوں میں سے کچھ ایسے اصولوں کو جو ہندی زبان کے ساتھ خاص نہیں ہیں بیان کیے ہیں اور عربی زبان میں ان کے مناسب نام بھی تجویز کر دیے ہیں، علامہ بلگرامی نے سبجۃ المرجان میں ان کی تعداد ۲۳ بتلائی ہے یہ درج ذیل ہیں:

التنزية، تشبيه الشئ بنفسه، تشبيه البرهان، الانتزاع، تشبيه السلب، تشبيه

النفي، تشبيه التقوية، تشبيه الاستغناء، تشبيه التمني، التفضيل على التفضيل، تفضيل

التعبير، براعة الجواب، جمع الخزانة وتفریقها، قلب الملهية، الاستبداد،

الطفیان، التسليط، الاعتراف، موالاة العرو، المخلطة، التلويل، اضواء مار النہی، التنوع۔

غلام علی نے جب ۲۳ قسموں کو ہندی سے عربی زبان میں منتقل کیا اور ہر قسم کی مثالیں عربی دواوین سے تلاش کرنا شروع کیں تو ان کو کچھ اور نئی قسمیں معلوم ہوئیں اور

ان کی تعداد ۳۷ ہے جو درج ذیل ہیں:

تفائل، النذر، الوفلق، التثبت، الغضب، التوضیة، کلام الروح، جبر الشقیل،
التزلیل، التحول، الخارق، الافحام، التشبیه، المعارضه، المزاج، الاقتسام، التویه، حسن
النصیحة، الغبطة، حسن، الاعتزاز، تشبیه الاحتراز، تشبیه الاستفادة، تشبیه الاستدلال،
تشبیه الاجتهاد، تشبیه الترقی، المفاضاء، التفضیل، المشروط، تفضیل الشی علی نفسه،
تفضیل الاستخدام، التشقیق، التصوير المعنوی، الدعاء، عکس الانتزاع، عکس المخالفه،
تشبیه الاستخدام، تشبیه الاثر، تشبیه الانتقال۔

فن بدیع کی ایک قسم امیر خسرو بن سیف الدین دہلوی نے بتائی ہے اور اس کا نام
ابو قلمون ہے۔

اہل ہند کی تصنیفات

علم معانی و بلاغت میں اہل ہندوستان کی تصنیفات بے شمار ہیں تفصیل درج ذیل
ہے: سکا کی، کی مفتاح العلوم کی قسم ثالث پر ایک جامع شرح مصنفہ شیخ حسین بن خالد ناگوری،
حاشیہ مفتاح العلوم مرتبہ شیخ معین الدین عمرانی، فرائد محمودیہ شرح فوائد غیاثیہ مصنفہ ملا محمود جون
پوری فن بلاغت پر یہ بہت عمدہ کتاب ہے، حدائق البیان مصنفہ شیخ منور بن عبد المجید
لاہوری، حدائق البلاغۃ مصنفہ شیخ شمس الدین عباسی دہلوی، سجع المرجان مصنفہ میر سید غلام علی
آزاد بلگرامی، نقد البلاغۃ، شرح نقد البلاغۃ، دونوں کتابیں شیخ خیر الدین محمد الہ آبادی کی ہیں،
میزان البلاغۃ مصنفہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، شرح میزان البلاغۃ مصنفہ قاضی ارتضاعلی
خاں گوپاموی، شرح میزان البلاغۃ مصنفہ قاضی عبد القادر بن محمد اکرم رام پوری، غصن البیان
مکمنات البیان مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، حاشیہ مطول مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی

گجراتی حاشیہ مطول مصنفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی، حاشیہ مطول مصنفہ سید محمد بن محمد قنوجی متونی ۱۱۰۱ھ المعول حاشیہ مطول مصنفہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی، حاشیہ مطول مصنفہ شیخ نور الدین کشمیری، حاشیہ مطول مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری، حاشیہ مطول مصنفہ قاضی عبدالنبی احمد نگری، حاشیہ مطول مصنفہ شیخ فرید الدین احمد آبادی، حاشیہ مطول مصنفہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی متونی ۱۱۲۳ھ حاشیہ مطول مصنفہ حکیم معز الدین خالص پوری، حاشیہ مختصر المعانی مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی، حاشیہ مختصر المعانی مصنفہ شیخ جمال الدین گجراتی مطول کے حاشیہ خطائی پر حاشیہ مصنفہ شیخ محمد فرید بن محمد شریف صدیقی گجراتی، رسالہ در بحث تشبیہ واستعارہ مصنفہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی الموبہیۃ العظمیٰ بزبان فارسی فن معانی میں، العطیۃ الکبریٰ فی بیان میں دونوں رسالے شیخ سراج الدین علی خاں اکبر آبادی کی تصنیف ہیں۔

خلاصۃ البدیع، رسالہ بزبان فارسی مصنفہ شیخ شمس الدین عباسی، مجمع الصنائع بزبان فارسی فن بدیع میں مصنفہ شیخ نظام الدین بن محمد صالح سن تصنیف ۱۰۶۰ھ ہے، تذکرۃ البلاغۃ بزبان اردو فن معانی، بیان اور بدیع میں مصنفہ شیخ ذوالفقار علی دیوبندی، تلخیص البلاغۃ مصنفہ سید محمد حکم بن محمد بن شاہ علم اللہ رائے بریلوی، رسالہ در فن بلاغت مصنفہ شیخ واسع ہانسوی، ایک کتاب فن بلاغت میں مصنفہ شیخ شمس الدین حیدر آبادی متونی ۱۲۸۳ھ۔

تحفۃ الفقیر فن بدیع میں مصنفہ قاضی رضی الدین مرتضیٰ بیجاپوری مصنف نے یہ کتاب ابراہیم عادل شاہ سلطان بیجاپور کے عہد میں تصنیف کی ہے، مفتاح الصنائع بزبان فارسی مصنفہ مفتی نظام الدین مصنف سرہند کے علاقہ شاہ آباد میں مفتی تھے کتاب کا سن تصنیف ۱۱۷۴ھ ہے، رسالہ در فن بدیع بزبان فارسی مصنفہ مولانا مغیث الدین ہانسوی فن بدیع پر ایک جامع کتاب مصنفہ شیخ حبیب اللہ اکبر آبادی، اعجاز خسروی بزبان فارسی چند ضخیم جلدوں میں مصنفہ امیر خسرو بن سیف الدین دہلوی، رشحات الاعجاز فی تحقیق الحقیقۃ والحجاز بزبان فارسی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصنفہ شیخ محمد غوث بن ناصر الدین شافعی مدرسی حل ایماٹ فرائض مصنفہ شیخ محمد شکور بن امانت علی جعفری مچھلی شہری فن بلاغت میں ایک منظوم رسالہ مصنفہ مولوی عبدالکریم حنفی ٹوکی، المقال الطریف مصنفہ مولوی عبدالغنی بن محمد میر فرخ آبادی، معیار البلاغۃ مصنفہ مولوی سکندر علی خاں خالص پوری، نہر الفصاحت، شجرۃ الالامانی فارسی زبان میں فن بلاغت پر دو رسالے ہیں دونوں کے مصنف مرزا (محمد حسن) قتیل لکھنوی۔

چھٹی فصل

علم عروض وقافیہ میں

علم عروض وہ فن ہے، جس میں ان حالتوں سے بحث کی جاتی ہے جو عربی اشعار کے اوزان کو پیش آتی ہیں اس فن کے موجد خلیل بن احمد ہیں انھوں نے اشعار عرب کے تتبع کے بعد جملہ اشعار کے لیے پندرہ اوزان مقرر فرمائے اور وزن کا نام بحر رکھا اور خلیل بن احمد کے بعد اخفش نے ایک نئی بحر متدارک کا اضافہ کیا فن عروض وقافیہ میں اصل فیصلہ کن چیز ذوق سلیم اور طبع مستقیم ہے اگر کسی شخص کا ذوق صحیح ہے تو پھر وہ بہت آسانی سے اشعار کے اوزان وقوانی کو حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر کسی شخص میں اس کی استعداد اور فطری ذوق نہیں ہے تو اس فن کے حاصل کرنے میں اس کو ایک طویل مدت تک جدوجہد کرنی پڑے گی۔

قافیہ وہ علم ہے جس میں شعر کے آخری کلمہ کے صحیح و غلط ہونے سے بحث کی جائے علما کے نزدیک اس بات میں اختلاف ہے کہ قافیہ کس کو کہتے ہیں خلیل کے نزدیک قافیہ نام ہے شعر کے آخری حرف اور اس سے پہلے جو ساکن حرف ہو اور اس سے پہلے جو متحرک حرف ہو ان کے مجموعہ کا نام قافیہ ہے اور اخفش کے نزدیک شعر کا آخری کلمہ قافیہ ہے اور قطرب رومی کے نزدیک شعر کے آخری حرف کا نام قافیہ ہے مثلاً امرء القیس کے مشہور شعر :

میں خلیل کے نزدیک لام اور اس سے پہلے جو ساکن یعنی واو اور واو ساکن سے پہلے جو متحرک ہے ان حروف کا مجموعہ جو حوّل ہوتا ہے یہ قافیہ ہے اسی طرح انفش کے نزدیک بھی حوّل قافیہ ہوگا اور قطرب رومی کے نزدیک لام قافیہ ہوگا۔

اس فن پر مختصر کتابیں درج ذیل ہیں ابن حاجب کی عروض خطیب تبریزی کی عروض ابن القطاع شرح خراجیہ سے پہلے ایک موٹی سرخی عنوان والی بنام ہندوستانی مصنفین کی کتابیں عروض، ابوالخیش اندلسی کی عروض خزرجمی کی عروض، کتاب الایکی، کتاب الکافی فی الودس والقونی، الشافی، کتاب الکافی کی ایک مبسوط شرح قصیدہ خزرجمیہ مصنفہ شیخ غلام نقشبند بن عطاء اللہ لکھنوی متوفی ۱۲۶ھ رسالہ مختصر در فن عروض مصنفہ شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی، محقق طوسی کی معیار الاشعار کی شرح میزان الافکار مصنفہ مفتی سعد اللہ بن نظام الدین مراد آبادی، محصل العروض، شرح محصل العروض مصنفہ نقی سعد اللہ بن نظام الدین مراد آبادی، التوجیہ الوانی فی مصطلحات العروض والقوانی مصنفہ شیخ یوسف علی لکھنوی، الدرر الموفیہ فی علم العروض والقافیہ مصنفہ شیخ محمد بن احمد ٹونگی المورد الصافی فی العروض والقوانی مصنفہ شیخ محمد بن حسین یمانی مالوی۔

میزان الوانی فی علمی العروض والقوانی مصنفہ شیخ محمد سلیم بن محمد عطاء جون پوری، رسالہ مختصر در فن عروض وقافیہ مصنفہ شیخ عبدالقادر بن محمد اکرم رام پوری، رسالہ مختصر در عروض وقافیہ مصنفہ حکیم غیاث الدین رام پوری، رسالہ مختصر در عروض وقافیہ مصنفہ سید کرامت علی کجکانوی جون پوری رسالہ مختصر در عروض وقافیہ مصنفہ سید نعمت حسین جون پوری الوافیہ فی العروض والقافیہ مصنفہ شیخ شمس الدین فقیر عباسی دہلوی، رسالہ مرآة العروض مصنفہ شیخ نوازش علی حیدر آبادی، قواعد العروض بزبان اردو ایک جامع کتاب مصنفہ غلام حسین بلگرامی، مجمع البحرین مصنفہ مفتی تاج الدین بن غیاث الدین مدراسی رسالہ منظوم در علم عروض مصنفہ شیخ عبدالقادر بن خیر الدین جون پوری، مفتاح العروض مصنفہ مولوی عباس علی خاں زبدۃ العروض مصنفہ سید محمد مومن بن عبدالہیمن بن عبدالغفار رضوی موہانی۔

افادات بزبان اردو مصنفہ سید محمد اصطفیٰ بن مرتضیٰ بن محمد لکھنوی۔

شجرۃ العروض بزبان فارسی، روضۃ القوافی بزبان فارسی یہ دونوں رسالے مشہور

شاعر مظفر علی اسیر لکھنوی کے ہیں۔

ساتویں فصل

علم ادب، انشا و شعر میں

علم ادب نام ہے نظم و نثر پر قدرت اس طرح پر ہو جیسے خالص عرب اور متقدمین ادباء کو قدرت حاصل تھی اس لیے ضروری ہے کہ کلام عرب کا معتد بہ حصہ آدمی کو حفظ ہو، اچھے اشعار اور اعلیٰ نثری نمونہ اور اسی طرح نحو و لغت کے ضروری مسائل یاد ہوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ اہل عرب کے اہم تاریخی واقعات اور ان کی اہم جگہوں کے حالات محفوظ ہوں اور مشہور خاندانوں کے نسب اور عام تاریخی واقعات جاننا بھی ضروری ہے، کا مقصد یہ ہے کہ اہل عرب کا کلام اور ان کے اسالیب اور ان کے فصاحت و بلاغت کا معیار نظر سے پوشیدہ نہ رہے اس لیے ضروری ہے کہ یہ سارے علوم و فنون جن پر عربی زبان و ادب کا جاننا موقوف ہے ادیب کو معلوم ہوں مختصر طور پر جب فن ادب کی تعریف کی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ فن ادب نام ہے اشعار عرب، اخبار عرب کا حفظ اور ان تمام ضروری علوم سے فی الجملہ واقفیت کا جن کا تعلق زبان عربی اور علوم سے ہے علوم شریعت سے مراد صرف ان کے متون قرآن و حدیث ہیں کیونکہ علم لغت اور فن قرآن و حدیث کے علاوہ کسی دوسرے فن کو فن ادب و انشاء میں کوئی دخل نہیں البتہ متاخرین نے جب فن بدیع میں سے توڑیہ اور اصطلاحات علمیہ کے استعمال کی کثرت کی ہے تو اب ادیب کے لیے ان کا جاننا بھی ضروری ہو گیا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے عربی زبان و ادب کا علم خالص عرب فصحا کا حق ہے کیوں کہ وہی اس کی بلندیوں تک پہنچنے والے ہیں اور انھیں کی کوششوں سے باغ فصاحت سبز و شاداب ہے لیکن جب اسلام نے مختلف قوموں اور امتوں کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا کی اور اہل عرب و اہل عجم کا باہمی میل جول ہوا اور مرکز خلافت بغداد میں عرب و عجم ملکوں کے لوگ جمع ہوئے تو اہل عجم نے بھی عربی زبان سیکھی اور وہ بھی فصاحت و بلاغت کے اس معیار پر پہنچ گئے جو اہل عرب کا طرہ امتیاز تھا جو لوگ مرکز خلافت سے زیادہ قریب تھے وہ خاص طور پر عربی زبان و ادب کے ماہرین میں ہوئے جیسا کہ تعالٰی کی یتیمۃ الدھر اور باخرزی کی دمیۃ المقصر اور شیرازی کی سلفاۃ العصر اور خفاجی کی ریحانۃ الالباء اور اہل عجم کی دوسری تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کے کس بلند معیار پر ہیں حالاں کہ ان کے مصنفین و مؤلفین غیر عرب ہیں اہل ہند کو عربی زبان و ادب کے اعلا معیار سے بہت کم حصہ ملا ہے اور اس کی وہی وجہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کی کہ ہندوستان میں اسلام خراسان اور ماوراء النہر کے راستے سے آیا اور ان ملکوں میں فلسفہ کا زیادہ غلبہ تھا نحو و لغت و فقہ کا رواج ہندوستان میں اس طرح پر ہوا جو علمائے ماوراء النہر میں رائج تھا اور چونکہ خراسان و ماوراء النہر سے ہندوستان آنے والوں کی تعداد اہل عجم و ترک پر مشتمل تھی اس لیے ان کی مادری زبان فارسی اور ان کی تصنیفات فارسی زبان میں تھیں، اسی وجہ سے ہندوستان میں عربی زبان و ادب کا وہ معیار نہیں قائم ہو سکا جو عرب فصحاء کی خصوصیت تھی۔

ہندوستانی ادبا

ہندوستانی ادبا میں جو سب سے پہلے عربی زبان و ادب میں مشہور ہوئے وہ شیخ

سعد بن مسعود بن سلمان لاہوری ہیں، انھوں نے عربی زبان میں اشعار بھی کہے ہیں اور ان

کا ایک دیوان بھی تھا لیکن اب وہ دیوان ناپید ہے ان کا ایک شعر ہے:

ثق بالحام فاء نہ میمون وارکب وقل للنصر کن فیکون

امیر خسرو بن سیف الدین دہلوی فارسی زبان میں ان کی لیاقت و مہارت کی شہرت ہے یہ عربی زبان کے ماہر ادیب تھے اور علوم عربیہ کے جملہ فنون پر ان کی نظر تھی مثلاً نحو، معانی، بیان، عروض، وقافیہ وغیرہ انھوں نے فن بدیع میں ایک نئی نوع کا اضافہ بھی کیا ہے عربی زبان میں ان کے بڑے لطیف اشعار ہیں ان کے اشعار کا نمونہ یہ ہے:

یا عاذل العشاق دعنی باکیا ان السکون علی المحب محرم

من بات مثلی فهو یدری حالتی طول الیالی کیف بات متیم

قاضی عبدالقادر بن رکن الدین دہلوی متوفی ۷۹۱ھ عربی زبان کے بڑے

قادر الکلام شعر میں تھے ان کا قصیدہ لامیہ بہت مشہور ہے اس قصیدہ کے اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

یا سائق الظعن فی الاسحار و الاصل سلم علی دار سلمی و ابک ثم سل

یا طالب الجاہ فی الدنیا یكون غداً علی شفا حفرة النیران والشعل

یا طالب العزفی العقبی بلا عمل هل تنفعنک فیہا کثرة الامل

یا من تطاول فی النیان معتمداً علی القصور وخفض العیش والطول

لانت فی غفلة والموت فی اثر یغذ وفی یدہ مستحکم الطول

اقنع من العیش بالادی وکن ملکا ان القناعة کنز منک لم یزل

شیخ احمد بن محمد تھانیسری، یہ اپنے زمانہ کے مشہور ادباء میں تھے ان کا ایک قصیدہ

دالیہ ہے جس کا مطلع ہے:

اطار لبی حنین الطائر الغرد و حاج لوعة قلبی التائه الکمد

شیخ ابوالفتح بن عبدالحی بن عبدالقادر دہلوی ثم جون پوری، عربی زبان و ادب کے

ماہرین میں تھے ان کی تصنیفات میں سے کسی تصنیف کا پتہ نہیں چلتا شیخ ابوالفیض فیضی بن مبارک ناگوری، عربی زبان میں ان کی دو کتابیں سواطع الالہام اور موارد الکلم ہیں ان دونوں کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ عربی زبان و ادب پر ان کو بڑی قدرت تھی عربی زبان میں ان کے بہت سے عمدہ اشعار ہیں۔

علامہ محمود بن محمد جون پوری، قاضی عضد الدین ابجی کی الفوائد الغیثیہ پر ان کی شرح الفرائد کے نام سے مشہور ہے کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو علوم عربیہ و فنون ادبیہ میں مہارت تامہ حاصل تھی:

شیخ غلام نقش بند بن عطاء اللہ لکھنوی، علم عروض و قافیہ میں ان کی کتاب شرح الخرزجیہ ہے اور عربی زبان میں ان کے بہت سے شان دار قصیدے ہیں ان کا ایک قصیدہ اپنے شیخ میر محمد شفیع کے مدح میں ہے جس کا مطلع ہے:

خلیلی ہل ہا تان دارۃ جلجل ودارۃ سلمی فی قفاف عقنقل
سید عبدالجلیل بن میر احمد حسینی بگرامی، ہندوستان کے مشہور ادباء میں سے ہیں، علم لغت علم انساب، علم ایام العرب اور علم شعران کے نوک زبان تھے عربی زبان میں ان کے اشعار بہت ہی عمدہ ہیں ان کا ایک شعر ہے:

هو القطب الا انه البدر طالعاً سوی انه المریخ لکنه السعد

یہ شعر فن بدیع کے اصول پر تاکید المدح بمایہبہ الذم ہے۔

سید غلام علی بگرامی یہ سید عبدالجلیل کے نواسے ہیں، عربی زبان میں ان کے سات دووین ہیں جس کا نام سبع سیارہ ہے عربی زبان میں ان کا ایک مشہور قصیدہ ہے جس کا نام مرآۃ الجمال ہے، اس میں مصنف نے محبوب کے تمام اعضاء کا سراپا کھینچا ہے سر سے قدم تک، بحر خفیف میں ان کی ایک مثنوی بھی ہے اس کا نام مظہر البرکات ہے جو سات دفا تر میں ہے، عربی زبان میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں ان کے جملہ اشعار کی تعداد گیارہ ہزار

ہے ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

شان المحب عجیب فی صبابته	الہجر یقتله والوصل یحییہ
لولاه ماشاقه عرف الصباسحرا	ولم یکن بارق الظلماء یشجیہ
یاجارۃ ہیجت بالنصح لوعته	بحق مقلته العبراء خلیہ
الیک یارشأ الوعاء معذرة	أأنت عن رشأ البطحاء تسلیہ
لوائمی قطعنت اکباد هن متی	رأینہ فی کمال الحسن والتیہ
ایا صواحب اکباد مقطعة	فذلکن الذی لمتننی فیہ

ہندوستانی ادب میں شیخ جلیل حضرت شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم دہلوی کا نام نامی بھی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو فصاحت و بلاغت سے نوازا تھا، آپ اگر ان کا بلیغ و فصیح کلام سنیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے جس کی تربیت و پرداخت علیائے ہوازن کے بادیہ..... میں یا سفلی نبو تیم کی کسی خاتون کی آغوش میں..... ہوئی ہے ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

کأن نجومأ أو مضت فی الغیاب	عیون الافاعی أورؤس العقارب
اذاکان قلب المرأفی الامرأراً	فاضیق من تسعین رجب السباب
وتشغلنی عنی وعن کل راحتی	مصائب تقفو مثلها فی المصائب
اذا ما اتتنی أزمة مدلهمة	تحیط بنفسی من جمیع جوانب
تطلبت هل من ناصر أو مساعد	ألوزبه من خوف سوء العواقب
فلستادی الا الحبيب محمداً	رسول اله الخلق جم المناقب
ومعتصم المکروب فی کل غمرة	ومنتجع الغفران من کل هائب
ملاذعباد الله ملجأ خوفهم	اذا جاء يوم فیہ شیب الذوائب

عربی زبان کے ادب میں شاہ عبد العزیز بن ولی اللہ دہلوی بھی ہیں، مدح رسول

میں ان کے بڑے شاعر و قصائد ہیں اور اپنے باپ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بانیہ اور قصیدہ ہمزہ پر ان کا خمسہ بھی ہے ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

یاسائر انحو بان الحی والاسل	سلم علی سادة الاوطان ثم قل
مازلت فی بعد کم کالنار فی شعل	والارض فی کسل والماء فی ملل
ارید لمحہ وصل استضئی بہا	فی ظلمة الہجر ضاقت دونہا حیلی
انی صلیت علی انس وتذکرۃ	لأهل ودی وخلق المرألم یحل
فلا زال بابکادی اسائر کم	وان خدمت کرام الخیل والابل
مالعیش الاخیالات اوجہہا	ای ذراکم لدی الاسحار والاصل
اعلل النفس بالامال ارقبہا	ماأضیق العیش لولافسحة الأمل
لعل الماکم بالد ارثانیۃ	یدب منه نسیم البرأفی العلال
ارجو اللقاء بمیعاد وعدت بہ	والخلف فی الوعد منکم غیر محتمل
اردت تفصیل آمالی فعار ضنی	خوف السآمة فی الاکثار والممل

شاہ رفیع الدین بن ولی اللہ دہلوی ان کے قصائد بھی بہت مشہور ہیں اور انھوں نے بھی اپنے والد محترم کے بعض قصائد پر خمیس کی ہے، علوم عربیت میں ان کی بعض تصنیفات ہیں ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

یا احمد المختار یا زین الوری	یا خاتماً للرسل ما علاکا
یا کاشف الضراء من مستنجد	یا منجیا فی الحشر من والاکا
هل کان غیرک فی الانلم استوی من ا شوی	فوق البراق وجاوز الأفلاکا
جعلت لك الاقدار والأنوار	والجنات والنیران مرأکا
اعطاک تخفیفا وتیسیرألی	دین قدیم محکم لقواکا
وسواک من نعم جسام مالها	عدوحد ینتھی أولاکا

عربی زبان و ادب کے ہندوستانی ادباء میں شیخ باقر بن مرتضیٰ مدراسی بھی ہیں ان کا ایک دیوان العشرۃ الکاملۃ کے نام سے ہے اس میں المعلقات السبع کے پنج پر دس قصائد ہیں غزل و نسیب میں بھی ان کا ایک دیوان ہے اور مقامات حریری کے اسلوب پر کچھ مقامات نثری نمونہ کے ہیں اور کچھ رقعات و خطوط کے نمونہ بھی ہیں، ان کے مجموعہ کا نام شائم الشمائل فی نظام الرسائل ہے ان کے اشعار کا نمونہ یہ ہے:

قد صیرنی الهوی جذاً ذاً یا لیتنی مت قبل هذا
مفتی اسماعیل بن وجیہ لکھنوی: ان کے اور قصائد ہیں ان کے کلام کا نمونہ درج ذیل ہے:

لحی اللہ دھڑا قدر مانی بغربة وطول صدود لای بعد قربة
الی اللہ أشکو من زمان یجورنی هو اللہ مولانا لیه لشکوتی
اذ اسرنا یوما اساء نباغدا والقی علینا شدة بعد شدة
حسن علی بن حاجی شاہ لکھنوی ان کے چند رسائل ہیں جن میں مقامات حریری اور مقامات بدلیع الزماں ہمدانی کے نمونہ پر کلام ہے۔
شیخ رشید الدین دہلوی ان کے خطوط کا ایک مجموعہ ہے جن کو ایک مستقل کتاب میں جمع کیا ہے۔

عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری عربی زبان کے مشہور ادباء میں ہیں، فن ادب پر ان کی بہت سی تصنیفات ہیں۔

علامہ فضل حق خیر آبادی، ان کے بہت سے قصائد و اشعار ہیں جن میں بڑے لطیف الفاظ اور بدلیع معانی ہیں اگر ان کے کلام میں تجنیس و اشتقاق کی کثرت نہ ہوتی تو بڑا اچھا رہتا ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

فؤادی ہائم والد مع ہامی وسہدی دائم والجفنی دامی

و قلب مافتی بجوی ولوع ولوع فی اضطراب واضطرام
مفتی صدر الدین دہلوی، جو ایک مشہور فاضل ہیں علوم ادبیہ میں ان کو بڑی
مہارت تھی ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہیں:

و کنا کفضی بانه قد تأنقا علی دوحۃ حتی استطالا و أینعا
یفغنیہما صدح الحمام مرجعا ویسقیہما کاس السحائب مترعا
سلیمین من خطب الزمان اذا سطا خلیین من قول الحسود اذا سعا
ففارقنی عن غیر ذنب جنیتہ والقی بقلبی حرقة وتوجعا
عفی اللہ عنہ ما خباہ فاننی حفظت لہ العهد القدیم وضیعا
شیخ احمد الدین بکگرامی، ان کے بڑے عمدہ قصائد ہیں ان میں سے ایک قصیدہ
جس کا آخری حرف قاف ہے اس کا مطلع یہ ہے:

بدافعادات نجوم اللیل فی الافق وماس فاخطف الاغصان فی الورق؟
مولانا علی عباس چریاکوٹی، ان کا ایک عربی دیوان ہے اور مکاتیب کا مجموعہ اور کچھ
تصاویر ہیں ان کے شعر کا نمونہ یہ ہے:

من حیدر آباد اہر بن ولاتقم فیہا فواد اولی المکارم یصدء
مفتی عباس تسری لکھنوی، ان کا ایک عربی دیوان رطب العرب کے نام سے ہے
اور مجموعہ رسائل ہے جس کا نام ظل محدود ہے اور صنعت جناس میں ایک مثنوی ہے جس کا نام
اجناس الجناس ہے اور اس کے علاوہ بھی ان کے عربی زبان میں کچھ نمونے ہیں اجناس
الجناس سے ان کے بعض اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

لطف لنا وانزلت الکتابا وتغفر ان یکن ذوالشربک تابا
هو المولی ونحن لہ عباد ومن سلکو اخلاف الشرح یا دوا
یکرم بالعطایا من اتاہ ومن یجحد بنعمتہ فتاہوا

مولانا احمد حسن بن اولاد حسن قنوجی، ان کے بڑے عمدہ قصیدے ہیں اور ان کے بعض قصائد بڑے اور مشہور شعراء کے کلام سے بھی فائق ہیں ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

وما المرأ الا نهب يوم وليلة تلم به شهب الفناء ودهمه
يعلله برد الحياة يمسسه ويغتره روح النسيم يشمه
الا ان خير الزاد ما سد فاقة وخير بلادى الذى لا جمه
وان الطوى بالعز احسن يافتى اذا كان من كسب المذلة طعمه

مولانا فیض الحسن سہارن پوری، عربی زبان و ادب کے کامیاب شعراء میں تھے فنون ادبیہ میں ان کے مثل کوئی نہیں تھا حماسہ و تعلقات اور بعض دوسری کتابوں پر ان کی شرحیں ہیں ایام عرب پر بھی ایک کتاب ہے اور ایک عربی دیوان ہے ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

مالى بنى الارض من وال ولا واق ولا طيب ولا اس ولا راق
ولا حميم ولا جار ولا سکن ولا نديم ولا كاس ولا ساق
ايكى على بكاء غير منقطع فلي نظر الناس اجفانى واما قى
عمى دار سلمى، فاسلمى ثمة اسلمى وان لم تحرمنى وان لم تكلمى
سقاك غمام مابقيت هواطل وآخرد عوانا انعمى ثمة انعمى
هل اتى ان يتوب قلب طروب عن ملاه يهتز فيها قلوب
عن حسان نواعم وقيان عازفات وكل مافيه حوب
كل مافيه مطمع لشباب اشر بوا فى قلوبهم مايطيب

قاضی طلاء محمد پشاورى مشہور ادبا میں ہیں، ان کے شان دار قصائد ہیں اور بہت عمدہ اشعار ہیں اشعار کے نمونے درج ذیل ہیں:

قاسی بمحمل سلمی وار تقی شجنی واسقم الہجر فی اشواقہا بدنی
اضنی الہوی بنیتی فی العشق یاأسفا لولاعلی من الاثواب لم ترنی
فماالجفنی لم تنظر الی احد ومالقلبی لم یرغب الی سکنی
فقد زادہمی وعیل الصبر اجمعه اذاطافنی طیفہا وافتر عن وسنی
شیخ احمد بن عبدالقادر شافعی کوکئی جو چٹیکر کے لقب سے مشہور ہیں، مشہور ادبا میں

ہیں بڑے شان دار قصائد ہیں ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

یا لائمی وشراب الحب اسکرنی لوذقت لذة کاس الحب لم تلم
الست تعلم ان العذل فی منهج العشاق لفعل فعل الزيت فی الضرم
محدث سید عرفان بن یوسف ٹوکی، ان کے اشعار بہت لطیف اور سلیس ہوتے ہیں
اپنے چچا زاد بھائی احمد سعید کا مرثیہ کہا ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

وکان ضحوک السن اطیب، لینا ولم یک بالفظ الفلیظ ولایلی؟
ترہا جبال الحلم عند سکوتہ وان یتکلم کان سحبان وائل
وکان رزینا زینۃ القوم والندی لمشہدہ النادی کروض البلابل
سید صدیق حسن بن اولاد حسن حسی قنوجی، بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف

ہیں، عربی زبان میں ان کے بڑے شان دار قصائد ہیں ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

اخترت بین اماکن الغبراء دار الکرامة بقعه الزوراء
هل لی مکان فیہ اطلب راحتی من دونہا فی البر والدأماء
کیف الوصول الی منازل طیبۃ فیہا لمفتقر حصول رجاء
نفسی الفداء لتربہ قدسیۃ فیہا بنی سید البطحاء

شیخ ذوالفقار علی دیوبندی دیوان حماسہ، دیوان مثنوی، سبع معلمات وغیرہ کے شارح

ہیں بہت لطیف اور اچھے اشعار کہتے تھے، اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

یا قاس القلب یا من لیج فی عدلی الیک عنی فاء نی عنک فی شغل
 و کیف تعرف حال المستہام ایا من لم تصبه سهام الاعین النجل
 نام الخلیون فی خفض و فی دعة وقد ارقت بدمع سائل ہمل
 شیخ عبد الحمید بن احمد اللہ عظیم آبادی، علم کے سمندر تھے اور اذکیاء عالم میں تھے آپ
 کے قصائد بڑے شاندار ہیں، ارتجالاً اور فی البدیہہ اشعار کہا کرتے تھے آپ کے اشعار کے
 نمونے درج ذیل ہیں:

فوالسفا ونحن بنو کرام توارث فیہم علم وجود
 نوی الاعلام والاقلام طرا یزینہم المکارم والجنود
 وقد کانوا ملاذ الناس طرا لکل وصیة خصوا ونودوا
 وتخضع عند رؤیتہم رقاب وترتعد الهزابر والفہودا
 فصرنا نحن فی وہن وهون یرق لنا المعاند والحسود
 شیخ عبد المنعم چانگامی دیوان مثنوی کے شارح ہیں آپ کا ایک عربی دیوان بھی ہے
 آپ کے اشعار بہت عمدہ ہوتے ہیں اشعار کے نمونے درج ذیل ہیں:

إلیک رسول اللہ اہدی ثنائیا والبغی بہ قرباوان کنت نائیا
 اقرب نفسی من جنایک سیدی عی ان اری روحا علی ابعدا نیا
 عسی تکشف البلوی وکم بک فرجت غوائل اذنوا یت ردک غیاثیا
 انیتک ارجو من نوالک رشحة وما خاب مستسق اتی البحر صاڈیا
 شیخ عبدالاول جون پوری ان کی بہت سی کتابیں ہیں، ایک عربی دیوان بھی ہے جس میں جملہ اصناف
 شعری جمع کیے ہیں کلام کا نمونہ درج ذیل ہے:

لعمرك ما الدنیا بذات تودد فلا تبع فیہا عشیة قم ومہت
 الم تر اسلافنا مضو السبیلہم وما اخرجوا عن حالہم مثل جلد
 محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

و بانوا عن الدنيا و عن دورهم ناوا و انت تلاقيهم فاعرض عن الدد
ولا تفخرن بالجاه تلقى الاسى به الاقاعبد او فازهد تنه تعد
شیخ محمد بن احمد ٹوکی دیوان متنقی کے شارح ہیں اور یہ شرح بہت عمدہ ہے اس شرح
کے علاوہ بھی فن ادب پر ان کی بعض تصانیف ہیں اور عمدہ اشعار کا ایک مجموعہ بھی ہے اشعار کا
نمونہ درج ذیل ہے:

ہوا کم لقلبی والجوی فی تمدد وشوقی للقیاکم مقیمی ومقعدی
ابی القلب ان یسلو الاحبة صابراً وان یرتفی نوما بجفن مسهد
انا جی نجو ماطول لیلی من الکوی اطارت کری عینی لیلة ارمد
سید محمد بن ہادی حسینی ترمذی کاپوی، خوش گوشعراء میں ہیں عمدہ قصائد کہے ہیں
اشعار کے نمونے درج ذیل ہیں:

ماذا علی بدمع خالط العلقا ام ارتدی علقا او أبسی الشفقا
هیجت طوفان نوح اذا سحت له اجفان عینی والاماق والحدقا
اخترت حبالم ادرله عواقبه یارب سهل ویسر کیف ما اتفقا
قصدی لقاع سلیمی قصد مقتد عندی النوی وغراب البین قدنعقا
سید مہدی بن نوروز شیعہ مصطفیٰ آبادی ثم لکھنوی، مصنف الکبواکب الدریہ، عربی
زبان میں بڑے عمدہ قصائد کہے ہیں نمونہ کلام درج ذیل ہے:

طار الکری من بینکم عن ماتی فتر فقا با لہائم المشتاق
یا حبذ ایوم تحملتم به نحو الغری علی متون عتاق
ودعتمونی مستہام ابعدا احرزت خطا و افر ابتلاق
غاورتم الصب العمید وسرتم أوما رضیتم عنه باسترقاق

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، بلند پایہ ادباء میں ہیں، عربی زبان میں آپ کے قصائد ہیں
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمونہ کلام درج ذیل ہے:

تمنیت ان القلب کان لسانی
فانی اذا مارمت اظہار شکرکم
ولم ارقلبی قط من نال غایۃ
یلطفہ بحر الزی وعبابہ
سید ناصر حسین لکھنوی شیعہ مجتہد و متکلم، ان کی تصانیف مشہور ہیں انشاء اور عربی اشعار میں ان کی کتاب ”اثمار شیعہ“ ہے نمونہ کلام درج ذیل ہے:

مالی اری لیلة حفت بأنوار
اتلك لیلة لیلى اذ رأأت قمرا
خود حصان مصان شخصها ابدا
شیخ ابو عبد اللہ بن یوسف سورتی گجراتی، علوم ادبیہ پر آپ کی بہت سی تصانیف ہیں اور ان کے عربی میں بڑے اچھے اشعار ہیں۔

علوم ادبیہ میں ہندوستانی مصنفہ کی کتابیں

مقامات ہندیہ، مصنفہ سید ابوبکر بن محسن با عیود علوی سورتی سن تصنیف ۱۱۲۸ھ ہے، شرح مقامات ہندیہ، مصنفہ شیخ محمد شکور مچھلی شہری جون پوری، الشمامۃ الکافوریہ فی وصف المعابد الایوریہ، الخطفۃ العقابیہ للقاء المسکینہ، المقامۃ الترشافلیہ، المقامۃ الارکائیہ، المقامۃ الحیدر آبادیہ، العشرۃ الکاملہ، دیوان اشعر، شائم الشماک فی نظام الرسائل یہ جملہ کتب شیخ باقر بن مرتضیٰ شافعی مدرسی کی ہیں، الظل الممزد، اجناس الجناس، رطب العرب، یہ تینوں کتابیں مفتی عباس تستری لکھنوی کی تصنیف ہیں، سجع المرجان، تسلیۃ الفوائد، السبعۃ

السیارة، مظہر البرکات، یہ جملہ کتب میر سید غلام علی حسینی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہیں، دیوان الشعر العربی، مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مجموعہ قصائد عربیہ، مرتبہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی و شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اولاد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مختصر المستطرف، مصنفہ سید محمد بن عبد الجلیل بلگرامی، دیوان الشعر مصنفہ شیخ فضل حق بن فضل امام خیر آبادی، دیوان الشعر، مصنفہ شیخ عبدالقادر بن ابومحمد اجینی، مفتاح اللسان فی المحاورات العربیہ مصنفہ شیخ اوحاد الدین بلگرامی، تذکرہ شعراء العرب مصنفہ شیخ اوحاد الدین بلگرامی، النجم الثاقب لمن یکتب، الدر المنظم، بہجۃ المجالس میہ تینوں کتابیں شیخ پناہ عطاء بن کریم عطا فاروقی سلونی کی تصنیف ہیں، ہفوات الالحاد، مصنفہ شیخ محمد سلیم بن محمد عطاء جون پوری، الخطب المنبریہ، نشوۃ اسکران من صہباء تزار الغزلان، مراتع الغزلان فی ذکر ادباء الزمان، سر من رای، دو جلدوں میں یہ جملہ کتب نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی کی تصنیف ہیں، دیوان الشعر، مصنفہ احمد حسن برادر نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی، الاثمار المشیہ فی انشاء العربیہ، دیوان الشعر، دیوان الخطب، یہ جملہ کتب سید ناصر حسین بن حامد حسین کنوری کی تصنیف ہیں الکوکب الدریہ، دیوان الشعر، دونوں کتابیں سید مہدی بن نوروز علی مصطفیٰ آبادی کی تصنیف ہیں، عرائس الالبکار فی مفاخرۃ اللیل والنہار، التلید للشاعر الجید، الطریف للادیب المظریف، المنطوق فی معرفۃ الفروق یہ جملہ کتب مولانا عبد الاول بن کرامت علی جون پوری کی تصنیف ہیں، سفیۃ البلاغۃ مصنفہ شیخ محمد زماں شاہ جہاں پوری، علم الادب فی محاورۃ العرب مصنفہ سید ناصر حسین جون پوری ابن ہشام کی السیرۃ النبویۃ کے اشعار مرتبہ مولانا حسین عطاء اللہ مدد راسی مرتب نے ان اشعار کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے اور کتاب کے بعض قصائد کو مکمل ذکر کر دیا ہے۔

شرح خطبہ قاموس مصنفہ قاضی عیسیٰ بن عبد الرحیم گجراتی، شرح خطبہ قاموس مصنفہ قاضی عبد الحق بن محمد اعظم کابلی مالوی، شرح خطبہ شقیہ، مصنفہ راجہ امد علی خاں کنوری، شعرہ لانک لابیہ العرب کا ماضیہ مصنفہ شیخ محمد بن احمد طنکی، دیوان آل حلالہ بن مکی ثابت

کی ایک جامع شرح مصنفہ شیخ محمد بن یوسف سورتی گجراتی۔

الیا قوت الہامی شرح مقامات بدیع الزماں ہمدانی مصنفہ مولوی وکیل احمد سکندر پوری
الدر النفید شرح قصیدہ فرزدق مصنفہ شیخ جمیل احمد سہوانی، شرح دیوان سیدنا علی مصنفہ
نواب علاء الدین نواب لوہار و سن تصنیف ۱۲۹۳ھ ہے، کلیلہ و دمنہ منظوم ایک بوہرہ عالم کی
تصنیف ہے الملتجبات العربیہ مصنفہ مولوی محمد حسن کشمیری حیدر آبادی، الجواہر الفردہ فی تخمیس
البردہ مصنفہ سید علی تستری حیدر آبادی، فقہ الہند و ریحانۃ الرند، دو جلدوں میں مصنفہ شیخ رضا
حسن بن امیر حسن علوی کا کوروی، درایۃ الادب مصنفہ مولوی عبداللہ میدانی پوری، نشاۃ
الطرب فی اسواق العرب مصنفہ قاضی طلا محمد بن محمد حسن بن اکبر شاہ بن خان العلوم افغانی
پشاور میں اس مجموعہ میں مصنف کے بہت عمدہ عربی قصیدے ہیں۔

فن ادب کی بعض مشہور کتابوں کی شرحیں جو ہندوستانی مصنفین نے
لکھی ہیں:

مقامات حریری

شرح مقامات حریری بزبان فارسی مصنفہ شیخ فضل اللہ سرہندی، شرح مقامات حریری مصنفہ
مولوی اوحہ الدین عثمانی بلگرامی، شرح مصنفہ مولوی روشن علی جون پوری، شرح بزبان فارسی
مصنفہ مفتی اسماعیل بن وجیہ الدین مراد آبادی لکھنوی، شرح مصنفہ راجہ امداد علی خاں کنٹوری،
شرح بے نقطہ بزبان عربی مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری اور اس کا ترجمہ
بزبان فارسی مصنفہ مولوی محمد حسین بن نجم الدین مدراسی۔

دیوان متنبی

الحی شرح دیوان متنبی مصنفہ شیخ ابراہیم بن مدین اللہ نگر نہوی، شرح مصنفہ شیخ اوحید الدین بلگرامی، شرح مصنفہ مولوی معشوق علی بن غلام حسین جون پوری، شرح مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری، تصویب البیان شرح دیوان متنبی مصنفہ مولوی عبدالمنعم چانگامی، شرح بزبان اردو مصنفہ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، شرح مصنفہ محمد بن احمد ٹوکی، یہ ایک عمدہ شرح ہے۔

دیوان حماسہ

الرصافۃ القادریہ شرح دیوان حماسہ مصنفہ مولوی عبدالقادر کوکنی، شرح مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری، شرح مصنفہ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، شرح مصنفہ شیخ فیض الحسن سہارن پوری حماسہ کی یہ سب سے بہتر شرح ہے مصنف نے اس میں تبریزی کی شرح حماسہ کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔

سبع معلقات

شرح سبعہ معلقہ مصنفہ شیخ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری یہ شرح سبع معلقہ کی شرح زوزنی سے ماخوذ ہے، شرح مصنفہ شیخ رشید النبی بن حبیب النبی رام پوری مصنف نے یہ کتاب ۱۲۶۳ھ میں کلکتہ میں تصنیف کی ہے، حل المعلقات شرح سبع معلقات مصنفہ سید ابوالحسن بن نئی شاہ کشمیری سبع معلقہ کے بعض قصائد کی شرح مصنفہ شیخ عبدالاول بن محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرامت علی جون پوری، سبع معلقہ کے تین قصیدوں کی شرح مصنفہ مرتب کتاب ہذا سبع معلقہ کی سب سے عمدہ اور مفید شرح مولانا فیض الحسن سہارن پوری کی شرح سبع معلقہ ہے۔

قصیدہ بانٹ سعاد

مصدق الفضل شرح قصیدہ بانٹ سعاد مصنفہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی اس شرح میں فنون ادبیہ کی بہت سی قسموں کے مسائل و مباحث کا تذکرہ ہے مثلاً علم عروض علم معنی بدیع النجم الوقا و شرح قصیدہ بانٹ سعاد مصنفہ شیخ محمد غوث بن ناصر الدین مدراسی، شرح قصیدہ بانٹ سعاد مصنفہ شیخ اوحہ الدین بلگرامی، شرح مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری، شرح قصیدہ بانٹ سعاد مصنفہ قاضی محمد عابد لاہوری۔

بصیری کا قصیدہ بردہ

- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ شیخ نظام الدین لاہوری سن تصنیف ۱۰۹۴ھ ہے۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ شیخ محمد شا کر بن عصمت اللہ لکھنوی۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ مولوی جان محمد لاہوری۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ شیخ منور بن عبد الجبیل لاہوری۔
- شرح قصیدہ بردہ بزبان فارسی مصنفہ عیسیٰ بن قاسم سندھی برہان پوری۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ قاضی ارتضاعلی خاں گوپاموی۔
- شرح قصیدہ بردہ مصنفہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری۔

جواہر فریدہ شرح قصیدہ بردہ مصنفہ مولوی یوسف علی بن یعقوب علی گوپاموی۔
شرح قصیدہ بردہ بزبان فارسی مصنفہ سید غضنفر بن جعفر حسینی نہروالی گجراتی۔

متفرق عربی اشعار کی شرحیں

منہل اور جامی میں مذکور اشعار کی شرح مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
مطول میں مذکور اشعار کی شرح مصنفہ قاضی بشیر الدین قنوجی۔
ازالۃ العطل عن اشعار المطول مصنفہ مولوی تراب علی لکھنوی۔
نحو و صرف کی کتب درسیہ میں مذکور اشعار کی شرح مصنفہ مولوی انور علی حسینی
لکھنوی۔

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل

تاریخ و سیر و طبقات میں

علم تاریخ نام ہے ملکوں اور قوموں کے احوال و حالات ان کی رسوم و عادات اور ان کے کاروبار اور پیشے اور ان کے انساب و وفيات کے جاننے کا۔

اس علم کا موضوع وہ اسلاف ہیں جو زمانہ ماضی میں اپنے اپنے زمانوں میں اہمیت و عظمت کے مالک تھے مثلاً، انبیائے کرام، اولیائے عظام، علما، حکما، سلاطین، شعرا وغیرہ وغیرہ، اس علم کی غرض گزرے ہوئے حالات و واقعات کی معرفت ہے اور اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان ان گزرے ہوئے حالات و واقعات سے عبرت و نصیحت حاصل کرے اور انقلاباتِ زمانہ سے انسان کو تجربات حاصل ہوں تاکہ گزشتہ زمانہ میں جو حالات و واقعات انسان کے لیے ضرور رساں رہے ہوں ان سے بچیں اور جو واقعات انسان کے لیے نافع ثابت ہوں ان کو حاصل کریں یہ علم جیسا کہ کہا جاتا ہے انسان اس کے ذریعہ سے مکان میں بیٹھ کر وہ تجربات اور وہ نافع واقعات و حالات معلوم کر لیتا ہے جو دوسروں کو سفر و مشقت کے بعد حاصل ہوتے ہیں، مسلمانوں نے اس فن پر جو اہم کتابیں لکھی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

تاریخ الرسل والملوک، مصنفہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، تاریخ کی یہ سب سے

زیادہ مستند کتاب ہے۔

البدایہ والنہایہ مصنفہ ابن کثیر حافظ عماد الدین۔

اکامل مصنفہ ابن اثیر جزری، یہ تاریخ کی سب سے زیادہ جامع اور نافع کتاب ہے۔
المنتظم فی تاریخ الامم مصنفہ محدث ابن جوزی، مرآۃ الزمان مصنفہ سبط ابن جوزی،
وفیات الاعیان مصنفہ ابن خلکان شافعی برکی، کتاب العمر و دیوان المبتدأ والخیر مصنفہ قاضی
عبدالرحمن ابن خلدون تاریخ کبیر، تاریخ اوسط، تاریخ صغیر، یہ تینوں علامہ ذہبی محدث کی ہیں
تاریخ یافعی مروج الذهب، مصنفہ مورخ مسعودی، الدرر الکامنه، مصنفہ ابن حجر، الفسوف، الملایع
مصنفہ سخاوی معجم الادباء مصنفہ یاقوت حموی، طبقات الاطباء، مصنفہ ابن ابی اصیبعہ، الطبقات
الکبری، مصنفہ السبکی، تذکرۃ الحفاظ مصنفہ امام ذہبی، خلاصۃ الاثر، مصنفہ محبی، سلک
الدرر، مصنفہ مرادی، البدرا الطالع، مصنفہ امام شوکانی۔

علم تاریخ میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

ہندوستانی مسلمانوں کو فن تاریخ اور طبقات و سیر سے بڑی دلچسپی رہی ہے اور ان
فنون میں ان کی بہت سی تصنیفات ہیں زیادہ تر سلاطین اور مشائخ و صوفیاء و شعراء کی تاریخ پر
کتابیں لکھی گئی ہیں۔

ہندوستانی مصنفین نے اپنے شوق و دلچسپی سے ملوک و سلاطین کے حالات اور ان
کے جنگی کارناموں اور مشائخ کے حالات اور ان کے کشف و کرامات کے حالات و واقعات اور
شعرا کے حالات اور ان کے دواوین کے منتخب اشعار کے نمونہ پر کتابیں لکھی ہیں مگر افسوس یہ ہے
کہ ان کتابوں میں عبارت آرائی اور مسجع و مقفع الفاظ، بہت کثرت سے استعمال کیے گئے ہیں،
دوسری قابل افسوس بات یہ ہے کہ، علما و صلحا کے حالات ان کی ولادت و وفات کا کوئی تذکرہ نہیں
حالاں کہ اس کی سخت ضرورت تھی، خراسان اور ماوراء النہر کے مورخین نے بھی علما و
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکماء کی تاریخ کے حالات سے دلچسپی نہیں لی ہے اور یہ نقص ہندوستان میں بھی خراسان اور ماوراء النہر کے علما کے ذریعہ آیا، ہندوستانی مصنفین نے مذکورہ بالا نقص کے باوجود فن تاریخ سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور فارسی و ہندی زبانوں میں انھوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور بعضوں نے عربی زبان میں کتابیں لکھی ہیں، یہ کتابیں اس قدر کثیر تعداد میں ہیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔

اہل ہند کی کتابیں سلاطین ہند کے حالات پر

ان میں ایک بڑی تعداد ان کتابوں کی ہے جن میں سلاطین ہند کے حالات اور ان کے جنگی کارناموں کا تذکرہ ہے مثلاً:

تاریخ سندھ اس کا نام تاریخ قاسمی بھی ہے مصنفہ شیخ علی بن حامد کو فی سندھی، تاج المآثر مصنفہ شیخ صدر الدین محمد بن حسن نظامی نیشاپوری، یہ کتاب ۵۸۷ھ سے ۶۱۴ھ تک کے سلاطین ہند کے حالات میں ہے اور اس کتاب کے بعض نسخوں میں ۶۲۶ھ تک کے حالات درج ہیں۔

طبقات ناصری مصنفہ قاضی منہاج الدین جوزجانی مصنف نے یہ کتاب ۶۵۸ھ میں تصنیف کی۔

تاریخ فیروز شاہی مصنفہ قاضی ضیاء الدین برنی، مصنف نے یہ کتاب ۷۵۸ھ میں تصنیف کی۔

فتوحات فیروز شاہی، مصنفہ سراج عقیف۔

ملکھات، مصنفہ شیخ عین الدین بیجاپوری۔

تاریخ کبیر، مصنفہ شیخ کبیر الدین عراقی یہ کتاب سلطان علاء الدین خلجی کے حالات

میں ہے۔

شاہنامہ، مصنفہ بدرالدین شاشی، کتاب میں تیس ہزار اشعار ہیں کتاب سلطان محمد تغلق کے عہد کے حالات میں ہے۔

مثنوی قران السعدین، مصنفہ امیر خسرو بن سیف الدین دہلوی اس مثنوی کا موضوع معزالدین کیقاہ سلطان دہلی اور اس کے والد بغرا خاں حاکم بنگالہ کی ملاقات کے احوال ہیں۔
تاج الفتوحات، سلطان جلال الدین خلجی کے جنگی کارناموں میں، خزائن الفتوح سلطان علاء الدین خلجی کے جنگی کارناموں کے بیان میں، تغلق نامہ، غیاث الدین تغلق کے حالات میں یہ تینوں کتابیں امیر خسرو دہلوی کی تصنیف ہیں۔

تغلق نامہ، مصنفہ محمد صدر علاء، ملقب بہ تاج (عالمی مصنف کا نام تاج الدین محمد بن صدر الدین بن علاء الدین ہے) یہ کتاب بہت مختصر اور چھوٹی سی ہے لیکن بہت عمدہ اور فصیح و بلیغ عبارت میں لکھی گئی ہے، چلی نے کشف الظنون میں اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔

تاریخ مبارک شاہی مصنفہ شیخ یحییٰ بن احمد دہلوی مصنف نے یہ کتاب سلطان مبارک شاہ کے عہد میں لکھی ہے۔

واقعات مشتاقی، مصنفہ شیخ رزق اللہ بن سعد اللہ بخاری دہلوی، داؤد شاہی بزبان فارسی سلطان بہلول لودھی کے عہد سے محمد شاہ عدلی سوری تک کے حالات و واقعات ہیں۔

تاریخ گجرات

منظر شاہی، مظفر شاہ اول کے عہد میں گجرات کے حالات پر، احمد شاہی، منظوم کتاب ہے اس کے مصنف حلوی شیرازی ہیں احمد شاہ گجراتی کے عہد کے حالات ہیں۔

محمود شاہی اور ابن کوسا محمد میمن، کتب میں محمود شاہ بن سکندر سلطان گجرات کے زمانہ

کے حالات و واقعات ہیں، اس کے مصنف شیخ شمس الدین محمود شیرازی مشہور بہ زیرک ہیں۔
طبقات محمود شاہی، مصنفہ شیخ عبدالکریم بن عطاء اللہ شیرازی، مصنف نے یہ کتاب
محمود شاہ بیگزدا سلطان گجرات کے زمانہ میں تصنیف کی ہے اس کتاب میں آدم علیہ السلام کی
پیدائش سے ۹۱۵ھ تک کے حالات و واقعات درج ہیں، مظفر شاہی گجرات کی تاریخ مظفر
شاہ بن محمود کے زمانہ تک کے حالات درج ہیں اس کے مصنف ہلالی ہیں۔

بہادر شاہی، تاریخ سلاطین گجرات مصنفہ مورخ حسام خاں مصنف نے یہ کتاب
بہادر شاہ بن مظفر کے عہد میں لکھی ہے۔

مرآۃ سکندری، تاریخ سلاطین گجرات، مصنفہ اسکندر بن محمد گجراتی سن تصنیف
۱۰۲۰ھ ہے۔

مرآۃ احمدی، تاریخ گجرات مصنفہ مرزا علی محمد گجراتی۔

تاریخ صغیر، تاریخ گجرات مصنفہ ابوتراب بن کمال الدین حسینی گجراتی۔
تاریخ گجرات بزبان عربی مصنفہ شیخ عبداللہ محمد بن عمر مشہور حاجی دبیر آصفی الوغ
خانی مکی، یہ ایک جامع کتاب ہے اور لندن سے چھپی ہے۔

تحفۃ السادات بزبان فارسی مصنفہ آرام کشمیری مصنف نے یہ کتاب سید مبارک
حسینی بخاری گجراتی کے لیے تصنیف کی ہے۔

یادایام، تاریخ گجرات پر ایک عمدہ رسالہ بزبان اردو مصنفہ خاک سار مؤلف کتاب

ہذا۔

دکن کے بہمنی سلاطین کی تاریخ

بہمن نامہ، مصنفہ شیخ آدری اسفرائینی، بہمنی سلاطین کے حالات میں۔
سراج التواریخ، بہمنی سلاطین کے حالات میں مصنفہ ملا محمد بیدری۔

تحفۃ السلاطین، دکن کے بہمنی سلاطین کے حالات میں مصنفہ ملاؤد بیدری متوفی ۸۱۷ھ۔
محبوب الوطن، بزبان اردو دکن کے بہمنی سلاطین کے حالات میں مصنفہ مولوی
عبدالجبار آصفی براری حیدر آبادی۔

المحمودیہ، یہ کتاب عام تاریخ پر ہے مشہور وزیر عماد الدین محمود گاناواں گیلانی کے لیے
شیخ عبدالکریم ہمدانی نے اسے تصنیف کیا ہے۔

سلاطین مالوہ کی تاریخ

محمود شاہی، حکیم شہاب الدین جون پوری نے محمود شاہ اول کے زمانہ میں لکھی، محمود
شاہی نام کی ایک دوسری کتاب بھی ہے جو محمود شاہ دوم کے زمانہ میں لکھی گئی ہے۔
تاریخ اسدی، بیجاپور کے حالات میں نواب اسد خاں لاری نے لکھی ہے۔
تذکرۃ الملوک، اور اس کو تحفۃ الملوک بھی کہتے ہیں سید رفیع الدین شیرازی نے
۱۰۱۷ھ میں سلاطین کی تاریخ پر بالخصوص سلاطین بیجاپور کی تاریخ ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ
تک کی لکھی ہے۔

نواس نامہ، اس کا دوسرا نام گلزار ابراہیمی بھی ہے، شیخ محمد قاسم بن غلام استر آبادی
بیجاپوری نے ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ میں ۱۰۱۷ھ میں تصنیف کیا ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر
بہت وسیع ہے اور ابتدائے اسلام سے مصنف کے زمانہ تک ہندوستان کے جملہ شاہوں کے
حالات پر ہے، اس کتاب میں اطراف ہند میں پھیلی ہوئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں و سلطنتوں کے
حالات بھی ہیں اور اس میں مصنف نے اپنے زمانہ تک بیجاپور کے حالات کی بھی تفصیل درج کی
ہے، یہ کتاب عام طور پر تاریخ فرشتہ کے نام سے مشہور ہے۔

محمد نامہ، اس کتاب میں محمود عادل شاہ کے زمانہ تک کے سلاطین بیجاپور کے
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حالات ہیں اور شیخ ظہور بن ظہوری قاضی اس کے مصنف ہیں۔

انشاء عادل شاہی، سلاطین بیجاپور کے حالات میں سید نوران بن علی محمد بیجاپوری نے اس کتاب کو علی عادل شاہ ثانی کے زمانہ میں تصنیف کیا ہے۔

شاہنامہ، اردو زبان میں یہ ایک مثنوی ہے جس کو نصرتی ہندوستانی شاعر نے بیجاپور کے حالات میں علی عادل شاہ کے زمانہ میں تصنیف کیا ہے بیجاپور کے حالات میں ایک اور جامع کتاب ہے جس کے مصنف شیخ ابوالحسن بن قاضی عبدالعزیز بیجاپوری ہیں۔

بساتین السلاطین، یہ کتاب سابق کتاب سے زیادہ جامع اور وسیع ہے اس کے مصنف مرزا ابراہیم زبیری ہیں۔

تاریخ بیجاپور، اردو میں ایک ضخیم کتاب ہے اس کے مصنف مولوی بشیر الدین ولد ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ہیں۔

سلاطین دکن کے حالات میں

ماثر برہانی، سید علی بن عبدالعزیز بن عزیز اللہ طباطبائی مازندرانی نے یہ کتاب ۱۰۰۹ھ میں برہان نظام شاہ اول کے زمانہ میں تصنیف کی اس کتاب میں سلاطین دکن اور بالخصوص احمد نگر کے حالات میں۔

تاریخ شہابی، اس کے مصنف شہاب الدین احمد نگری ہیں احمد نظام شاہ بحری کے زمانہ میں مصنف نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔

گول کنڈہ کے سلاطین کے حالات میں

قطب شاہی، سلاطین کے حالات پر یہ بڑی وسیع اور جامع کتاب ہے، کتاب محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے آخری حصہ میں بہمنی اور قطب شاہی کے سلاطین کا تذکرہ ہے اس کتاب کے مصنف خورشاہ فارسی ہیں۔

تاریخ نظامی، یہ ایک مختصر اور عمدہ کتاب ہے اس کے مصنف سید نظام الدین احمد عبداللہ قطب شاہی کے داماد ہیں۔

حدیقۃ العالم، سلاطین دکن کے حالات میں وزیر ابوالقاسم بن رضی تسری کی کتاب ہے۔

تاریخ قادری، قطب شاہی سلاطین کے حالات میں منشی قادر خاں بیدری کی کتاب ہے۔

تیموری سلاطین کے حالات میں

واقعات بابری، جس کا نام ترک بابری ہے، بابر نے ترکی زبان میں یہ کتاب لکھی ہے جس کا ترجمہ فارسی زبان میں خانخاناں عبدالرحیم ولد بیرم خاں نے کیا ہے۔

واقعات ہمایونی، جواہر آفتاب جی کی تصنیف ہے۔

ہمایوں نامہ، گلبدن بیگم بنت بابر کا ہمایوں نامہ۔

مرزا نظام الدین بن محمد مقیم اکبر آبادی کی طبقات اکبری، اکبر نامہ و آئین اکبری، یہ دونوں کتابیں فارسی زبان میں شیخ ابوالفضل بن مبارک ناگوری نے تصنیف کی ہیں۔

منتخب التواریخ، ملا عبدالقادر بدایونی بن ملوک شاہ صدیقی کی تصنیف ہے۔

ہفت گلشن، اس کے مصنف مرزا محمد ہادی کا مورخاں متوفی ۱۱۲۴ھ میں مصنف نے اس کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے پہلے باب میں تین فصلیں ہیں پہلی فصل دہلی اور غزنی کے سلاطین کے حالات میں ہے دوسری فصل مشرقی سلاطین کے حالات میں ہے اور تیسری فصل

سلاطین مالوہ کے حالات میں ہے۔

کتاب کے دوسرے باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل سلاطین گجرات کے حالات اور دوسری فصل سلاطین خاندیش کے حالات میں ہے، کتاب کے تیسرے باب میں سلاطین بنگال کے حالات کا ذکر ہے۔

کتاب کے چوتھے باب میں چھ فصلیں ہیں، پہلی فصل سلاطین بہمنی اور دوسری فصل سلاطین عادل شاہی تیسری فصل سلاطین نظام شاہی اور چوتھی فصل سلاطین قطب شاہی پانچویں فصل سلاطین عماد شاہی چھٹی فصل سلاطین برید شاہی کے حالات میں ہے۔

کتاب کے پانچویں باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل سلاطین سندھ اور دوسری فصل میں سلاطین ملتان کے حالات ہیں، کتاب کا چھٹا باب سلاطین کشمیر کے حالات میں ہے اور کتاب کا ساتواں باب ہندوستان کے مشائخ و صوفیاء کے حالات میں ہے۔

اخبار الملوک، اس کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری

ہیں۔

تزک جہاں گیری، شہنشاہ جہاں گیر ولد شہنشاہ اکبر تیموری کی تصنیف ہے۔

اقبال نامہ، اس کے مصنف معتمد خاں محمد شریف بن دوست محمد ایرانی ہیں۔

مآثر جہاں گیری، مصنفہ مرزا کام گار۔

بادشاہ نامہ، اس کے مصنف شیخ عبدالحمید لاہوری متوفی ۱۰۶۵ھ، مصنف نے یہ

کتاب شاہ جہاں ولد جہاں گیر کے حالات میں چار جلدوں میں لکھی ہے۔

بادشاہ نامہ، مصنفہ شیخ محمد وارث اکبر آبادی۔

بادشاہ نامہ، مصنفہ مرزا محمد امین قزوینی بن ابوالحسن۔

شاہ جہاں نامہ، مصنفہ مرزا علاء الدین علاء الملک التوفی۔

شاہ جہاں نامہ، مصنفہ مرزا محمد طاہر تہمتی بن احسن اللہ۔

شاہ نامہ، مصنفہ ملک الشعراء مرزا ابوطالب کلیم ہمدانی، یہ کتاب فارسی نظم میں ہے۔

عمل صالح، مصنفہ شیخ محمد صالح کنبواہ اکبر آبادی۔

زبدۃ التواریخ، مصنفہ مفتی نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

تاریخ خاندان تیموری، فارسی زبان میں یہ کتاب تیمور لنگ کے زمانہ سے مغل

شہنشاہ اکبر کے بائیس سال تک کے عہد حکومت کے حالات میں ہے۔

عالم گیر نامہ، مصنفہ مرزا محمد کاظم قزوینی بن محمد امین، اس کتاب میں عہد عالم گیری

کے ابتدائی دس سال ۱۰۶۶ھ بغایت ۱۰۶۸ھ تک کے حالات ہیں۔

مآثر عالم گیری، مصنفہ محمد ساقی مستعد خاں، مصنف نے یہ کتاب ۱۱۲۲ھ میں وزیر

عنایت اللہ کشمیری کے حکم سے لکھی ہے اس کتاب میں عہد عالم گیری کے ابتدائی دس سال

چھوڑ کر باقی چالیس سال کے حالات درج ہیں گویا یہ کتاب مرزا محمد کاظم کے عالم گیر نامہ کا

تکمیلہ ہے۔

ظفر نامہ عالم گیر، مصنفہ میرن صاحب کابل۔

آشوب ہندوستان، مصنفہ بہشتی شیرازی، یہ کتاب فارسی نظم میں مغل شہنشاہ شاہ

جہاں کے لڑکوں کی جنگ جانشینی اور اورنگ زیب کے فتوحات کے حالات میں ہے۔

فتوحات عالم گیر، مصنفہ محمد معصوم۔

اورنگ نامہ، مصنفہ میر محمد عسکری بن محمد قاسم خوانی مشہور بہ عاقل خاں رازی۔

مرآۃ العالم، مصنفہ بختاورد خاں عالم گیری۔

مرآۃ جہاں نما، مصنفہ محمد بقاء سہارن پوری و محمد رضا برادر محمد بقاء۔

فتح الشام، مصنفہ شہاب الدین طالش خاں۔

وقائع، مصنفہ نعمت خاں عالی شیرازی۔

دستور السیاق، یہ کتاب عہد عالم گیری میں سلطنت کی مالی آمدنی اور محصولات کی

تفصیل میں ہے۔

جنگ نامہ، شاہ عالم نامہ، یہ تینوں کتابیں نعمت خاں عالی کی تصنیف ہیں۔

جنگ نامہ، مصنفہ شیخ عطاء اللہ۔

منتخب اللباب، مصنفہ خانی خاں محمد ہاشم بن خواجہ میر خوانی یہ کتاب تین جلدوں

میں ہے۔

احوال الخلقین، مصنفہ شیخ محمد قاسم مصنف نے یہ کتاب ۱۱۴۰ھ میں ہندوستان کے

حالات اور خاص طور پر عالم گیر کے لڑکوں کے درمیان جنگ جانشینی کے حالات پر لکھی ہے۔

فرخ شاہیہ، مصنفہ اخلاص خاں کلا نوری۔

محمد شاہیہ، شیخ غلام حسین بن ہدایت علی خاں نے یہ کتاب مغل بادشاہ محمد شاہ کے

زمانہ میں تصنیف کی ہے۔

تذکرہ سلاطین چغتیا مصنفہ محمد ہادی کامور خان، اس کتاب میں چنگیز خاں کے

زمانہ سے محمد شاہ سلطان دہلی کے زمانہ تک کے حالات درج ہیں۔

مرآة آفتاب نما، مصنفہ سید عبدالرحمن دہلوی، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۳۲ھ ہے۔

مرآة الصنا، میر محمد علی بن محمد صادق برہان پوری نے یہ کتاب ۱۱۷۰ھ میں جنرل شاہ

نواز خاں صفوی کے حکم سے لکھی ہے۔

سیر المتاخرین، مصنفہ سید غلام حسین طباطبائی، کتاب دو جلدوں میں ہے۔

مختص التواریخ، بزبان فارسی مصنفہ سید فرزند علی حسینی موگیری، کتاب میں ۷۷۲ھ

سے ۱۱۹۵ھ تک کے حالات درج ہیں۔

زبدۃ التواریخ، مصنفہ شیخ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری۔

تاریخ الہند، مصنفہ عبدالرحیم بن مصاحب علی گورکھ پوری، مصنف دہریہ مشہور تھے۔

مجمع السلاطین، مصنفہ تواب جاوراء غوث محمد بن عبدالغفور۔

دربار اکبری، مصنفہ شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد دہلوی۔
تذکرۃ الملوک، مصنفہ شیخ رفیع الدین مراد آبادی محدث، کتاب فارسی زبان میں
ہے۔

کتاب در اخبار ملوک، مصنفہ شیخ عبدالقادر بن محمد اکرم رام پوری، اس کتاب میں
ہندوستان کے ہندو سلاطین کے عہد سے مسلم سلاطین کے آخری عہد تک کے حالات ہیں۔
حدیقۃ الاقالیم، مصنفہ الہ یار خان بلگرامی۔

تاریخ ہند، مصنفہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی، یہ کتاب اردو زبان میں چودہ
جلدوں میں ہے اور اس میں مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد سے پہلے زمانہ کی تاریخ سے
لے کر مصنف کے زمانہ تک کے حالات درج ہیں۔

تاریخ ہند، مصنفہ مولوی مسیح الدین کاکوروی۔
تاریخ کشمیر، یہ کتاب نظم میں سعادت شاعر نے ۱۰۹۴ھ میں تصنیف کی۔
ترک تازان ہند، مصنفہ مرزا نصر اللہ خاں اصفہانی ثم حیدر آبادی، کتاب فارسی
زبان میں چار جلدوں میں لکھی گئی ہے۔

تاریخ مخدرات تیموریہ، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی، کتاب دو جلدوں میں ہے۔
اطراف ہند میں پھیلی ہوئی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کے سلاطین اور ان کے علاقوں
کے حالات پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

کشمیر

تاریخ کشمیر، اصل کتاب ہندی زبان میں ہے شیخ شاہ محمد شاہ آبادی نے سلطان
کشمیر زین العابدین کے حکم سے ہندی سے فارسی میں اس کا ترجمہ کیا پھر شہنشاہ اکبر کے حکم

سے ملا عبدالقادر بدایونی نے اس کتاب کو اپنے زمانہ کی رائج فارسی زبان میں منتقل کیا۔

تاریخ کشمیر، مصنفہ محمد اسلم منعمی۔

تاریخ اعظمی، مصنفہ محمد اعظم بن خیر الدین کشمیری، اس کتاب میں کشمیر کے سلاطین

صوفیہ و مشائخ علماء اور شعراء کے حالات درج ہیں۔

تاریخ کشمیر، مصنفہ محمد الدین لاہوری، یہ کتاب اردو زبان میں ہے۔

سندھ و افغانستان

تاریخ سندھ، مصنفہ میر معصوم بن الصفائی بھکری، یہ کتاب فارسی زبان میں ایک

مختصر رسالہ ہے جس کو مصنف نے اپنے لڑکے میر بزرگ کے لیے ۱۰۰۹ھ میں لکھا ہے۔

تاریخ طاہری، مصنفہ مرزا طاہر محمد بن سید حسن ٹھٹھوی سندھی مصنف نے یہ کتاب

۱۰۳۰ھ میں عہد جہاں گیری میں لکھی ہے، اس کتاب میں سندھ کی تاریخ ابتدائے اسلام

سے لے کر عہد جہاں گیری تک کے حالات ہیں۔

مآثر قاسمی، اس کتاب کو بھکر نامہ بھی کہتے ہیں، اس میں ۹۷۲ھ سے ۱۰۱۷ھ تک

کے حالات درج ہیں، کتاب قاسم بیگ سندھی کے کسی درباری نے ۱۰۳۷ھ میں لکھی ہے۔

ارغون نامہ، اس کو ترخان نامہ بھی کہتے ہیں اس کے مصنف سید جمال الدین بن

جلال الدین حسینی شیرازی ہیں، مصنف نے یہ کتاب ۱۰۶۵ھ میں مرزا محمد صالح ترخان کے

لیے لکھی ہے۔

تحفۃ الکرام، مصنفہ علی شیر قانع کتاب کاسن تصنیف ۱۱۸۱ھ ہے۔

تاریخ سندھ و افغانستان، مصنفہ سید عبدالفتاح گلشن آبادی۔

ظفر نامہ کابل، مصنفہ خواجہ قاسم دہلوی، کتاب کاسن تصنیف ۱۲۶۰ھ ہے۔

مخار بہ کا بل و قدھار، منشی عبدالکریم لکھنوی نے یہ کتاب ۱۲۶۷ھ میں لکھی ہے۔

حسین شاہی، مصنفہ سید امام الدین لکھنوی، مصنف نے یہ کتاب فارسی زبان میں احمد شاہ درانی (ابدالی) کے حالات پر لکھی ہے۔

لطائف الاخبار روزنامہ قدھار، ۱۰۶۲ھ ہجری۔

تاریخ سندھ، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی، یہ کتاب دو جلدوں میں اردو زبان میں ہے۔

وہ کتابیں جو پنجاب اور راج پور تانہ کی سلطنتوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں:

تاریخ راجگان پنجاب، مصنفہ خلیفہ محمد حسین پٹیلوی۔

تاریخ پٹیا، مصنفہ خلیفہ محمد حسن پٹیلوی وزیر۔

اجمیر و مارواڑ کی تاریخ پر ایک کتاب مصنفہ قاضی عبدالقادر رام پوری بن محمد اکرم۔

تاریخ دھول پور، مصنفہ سید نجف علی بن درشن علی شیعہ سندیلوی۔

تاریخ بھرت پور، یہ کتاب فارسی زبان میں ۱۲۳۰ھ میں درشن سنگھ کے زمانہ میں

کسی صاحب نے لکھی ہے۔

انگریزی زبان میں تاریخ پنجاب، مصنفہ سید محمد لطیف۔

تاریخ پنجاب، مصنفہ منشی عبدالکریم۔

تاریخ راجوری، مصنفہ مرزا ظفر اللہ خاں وزیر آبادی، یہ کتاب اردو زبان میں ہے۔

جون پور

جون پور نامہ، مصنفہ مولوی خیر الدین محمد الہ آبادی۔

جون پور نامہ، مصنفہ مولوی محمد سلیم جون پوری بن محمد عطاء۔

ریاض جون پور، مصنفہ مولوی مہدی جون پوری بن غلام شاہ یہ کتاب اردو زبان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ہے۔

تجلی نور، مصنفہ سید احمد زیدی ظفر آبادی، اس کتاب میں جون پورا اور ظفر آبادی

تاریخ ہے۔

تاریخ مکرم، مصنفہ مولوی احمد مکرم عباسی چریاکوٹی، یہ کتاب چریاکوٹ ضلع اعظم گڑھ

کی تاریخ پر اردو زبان میں ہے۔

اودھ ور وہیل کھنڈ

عماد السعادات، مصنفہ حکیم غلام علی رائے بریلوی بن محمد اکمل خان، یہ کتاب سلاطین

اودھ کے حالات میں ہے۔

قیصر التواریخ، سید کمال الدین حیدر طباطبائی، یہ کتاب دو جلدوں میں اردو زبان میں

ہے۔

تاریخ اودھ، مصنفہ حکیم نجم الغنی خاں رام پوری، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔

امیر نامہ، بیرنگ نامہ، وزیر نامہ، یہ تینوں کتابیں سلاطین اودھ کے حالات میں

فارسی زبان میں سید امیر علی بارجوی بہاری، جو وزیر سلطان کے لقب سے مشہور ہیں، کی

تصنیف ہیں۔

سبکۃ الذہب و معیار الادب، مصنفہ حکیم علی اکبر کشمیری بن مختار بن محمد باقر حسینی

اودھ کی تاریخ پر ایک مختصر کتاب عربی زبان میں ہے۔

تاریخ روہیل کھنڈ، مصنفہ حکیم نجم الغنی خاں رام پوری۔

گلستان رحمت، مصنفہ نواب مستجاب خاں بن حافظ رحمت خاں شہید کتاب روہیل

کھنڈ کے افغان سلاطین کی تاریخ میں ہے۔

بنگال و بہار

ریاض السلاطین، بنگال کے حالات میں مولوی غلام حسین زید پوری متوفی ۱۲۳۳ھ نے یہ کتاب انگریز جارج خورد کے حکم سے لکھی ہے۔

خلاصۃ التوارخ، بنگال کے حالات میں سید الہی بخش حسینی کی تصنیف ہے۔

خلاصۃ التوارخ، مصنفہ مولوی عبدالرؤف وحیدی۔

تاریخ مظفری، ۱۱۳۱ھ سے ۱۱۸۷ھ تک کے حالات بنگال پر یہ کتاب ہے۔

راحت الارواح، عہد جاہلی سے ۱۲۰۷ھ تک کے حالات پر شیخ محمد راحت نے یہ

کتاب لکھی ہے۔

تاریخ جہاں گیر نگر، مصنفہ سید علی خاں۔

اذکار السلاطین، مصنفہ فقیر محمد راجہ پوری بن قاضی محمد رضا۔

احادیث الخوانین، چانگام کے حالات پر مولوی حمید الدین چانگامی کی کتاب ہے۔

تاریخ مملکت بہار، اپنے زمانہ کے مشہور شاعر سید علی محمد شاد عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔

آثار شرف، قاضی نور الحسن بہاری نے فارسی زبان میں تاریخ بہار پر یہ کتاب لکھی ہے۔

حیدر آباد

فتحیہ، یوسف محمد خاں حیدر آبادی نے ۱۱۲۲ھ میں نظام الملک آصف جاہ اول کی

جنگی فتوحات پر یہ کتاب لکھی ہے۔

تزک آصفیہ، شیخ تجلی علی حیدر آبادی نے آصف شاہ ثانی کے زمانہ میں یہ کتاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لکھی، آصف شاہ ثانی نے اس کتاب کی تصنیف پر مصنف کو پچاس ہزار روپے دیے اور اپنے امراء سے بھی پچاس ہزار دلوائے۔

امتیاز نامہ، مصنفہ سید محمد اکبر رضوی مشہدی، مصنف نے یہ کتاب صلابت جنگ کے زمانہ میں حیدر آباد میں لکھی ہے۔

قادر خوانی، مصنفہ غلام حسین حیدر آبادی سن تصنیف ۱۲۲۰ھ ہے۔

تاریخ امجدی، مصنفہ مولوی امجد حسین خطیب الجھوری۔

مختصر ارجمند، مستعد خان شاعر براری کی تصنیف ہے۔

انوار قندھار، شیخ رفیع الدین محدث قندھاری دکنی کی تصنیف ہے۔

تاریخ مرہٹہ، مصنفہ میر سید غلام علی آزاد بلگرامی۔

تواریخ الاقوام، مصنفہ فشی قادر خاں بیدری سن تصنیف ۱۲۵۵ھ ہے۔

گوشوراء دکن، دکن کی مالی آمدنی اور محصولات اور اس کے قلعوں اور عمارات کے

بیان میں۔

سوغات دکن، حکیم نور الدین محمد مشہور محمد یوسف حیدر آبادی نے کیپٹن ولیم کیمبل

انگریز کے حکم سے ۱۲۰۳ھ میں تصنیف کیا ہے۔

نگارستان آصفی، مولوی التفات حسین بناری نے ۱۲۲۸ھ میں فارسی زبان میں یہ

کتاب تصنیف کی ہے۔

گلزار آصفیہ، مصنفہ حکیم غلام حسین حیدر آبادی بن حکیم محمد باقر یہ کتاب فارسی زبان

میں ہے۔

خورشید جاہی، اردو زبان میں حکیم غلام امام حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔

رشید الدین خوانی، اردو زبان میں حکیم غلام امام کی تصنیف ہے۔

نصر اللہ خوانی، مولوی نصر اللہ خاں خورجو کی تصنیف فارسی زبان میں ہے۔

مختار الا برار، بزبان فارسی۔

محبوب السیر، مولوی احمد عبدالعزیز (جو عزیز جنگ کے لقب سے مشہور ہیں) کی کتاب ہے سن تصنیف ۱۳۲۳ھ ہے۔

تزک محبوبیہ، شیخ غلام صدیقی حیدر آبادی بن محمد گوہر نے ۱۳۲۱ھ میں یہ کتاب تصنیف کی ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

دبدبہ نظام، مصنفہ مولوی عبدالرؤف جعفری حیدر آبادی بن عبدالکریم یہ کتاب بہت ضخیم ہے اور اس کا سن تصنیف ۱۳۲۳ھ ہے۔

چارچمن، دکن کی تاریخ پر مولوی عباس بن احمد شیروانی مالوی کی تصنیف ہے۔
البیاض، مصنفہ عبدالرزاق خوانی جن کی شہرت مصصام الملک شاہ نواز خان صفوی کے لقب سے ہے۔

سوانح دکن، مصنفہ منعم خاں اورنگ آبادی۔

تاریخ خیر، مولوی قطب اللہ دکنی کی تصنیف ہے (پیر اورنگ آباد دکن کا ایک ضلع ہے)

تاریخ قندھار، مصنفہ شیخ محمد امیر حمزہ قندھاری یہ قندھار دکن کا ایک شہر ہے۔

سلسلہ آصفیہ، اردو زبان میں دکن کی تاریخ پر کئی جلدوں میں یہ کتاب ہے۔

عزیز دکن، مصنفہ مولوی عبدالعزیز مدراسی ابن مہدی۔

کرناٹک

اساس کرناٹک، مصنفہ مولوی خیر الدین مدراسی۔

تاریخ احمدی، مصنفہ مولوی احمد بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی۔

کارنامہ حیدری، مصنفہ مولوی عبدالرحیم گورکھ پوری بن مصاحب علی مصنف نے

یہ کتاب ٹیپو سلطان کے والد حیدر علی کے حالات میں ۱۸۴۸ء میں لکھی ہے۔

نشان حیدری، ٹیپو سلطان کے حالات میں مصنفہ میر حسین علی حسینی کرمانی بن عبدالقادر۔
تاریخ النواظ، مصنفہ عزیز جنگ احمد عبدالعزیز مدراسی ثم حیدر آبادی۔

بعض متفرق کتابیں

تاریخ فرخ آباد، فارسی زبان میں مفتی ولی اللہ حسینی فرخ آبادی بن احمد علی کی تصنیف ہے۔

تاریخ فرخ آباد اردو زبان میں منور علی خاں اور سید بہادر علی خاں کی مشترکہ تصنیف ہے۔

تاج الاقبال، نواب شاہ جہاں بیگم والی بھوپال کی فارسی زبان میں بھوپال کی تاریخ پر یہ کتاب ہے اور اسی نام کی ان کی دوسری کتاب اردو زبان میں بھی ہے۔

تاریخ بھوپال، اردو زبان میں نواب سلطان جہاں بیگم والی بھوپال کی یہ کتاب ہے۔
اختر اقبال، بھوپال کی تاریخ پر محمد رفیع موہانی کی تصنیف ہے۔

تاریخ جائس، مصنفہ مولوی عبدالقار جائسی بن واصل علی۔

تاریخ پالن پور، مصنفہ گلاب مہدوی پالن پوری بن عبداللہ۔

تاریخ ہندوستان بعہد انگریز

شاہ نامہ منظوم، مصنفہ خدا بخش امیٹھوی بن غلام میر، اس کتاب میں انگریزوں کی ہندوستان میں تاریخ اور ان کی جنگیں اور ان کی فتوحات کا تذکرہ ہے۔

تاریخ فتنہ ہند (الثورة الهندية) علامہ فضل حق خیر آبادی بن علامہ فضل امام خیر آبادی نے عربی میں یہ مختصر رسالہ ۱۸۵۷ء کی انگریزوں کے خلاف ہندوستانیوں کی جنگ کے حالات پر لکھا ہے۔

تاریخ ہند، بزمانہ ملکہ وکٹوریہ مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

تاریخ ہند، بزمانہ لاٹ کرزن وائسرائے ہند مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

تاریخ پورٹ بلیر (کالا پانی) مصنفہ مولوی محمد جعفر تھاعسری۔

ریاض الامراء، مصنفہ مولوی رحمن علی خاں ناروی، یہ کتاب اردو زبان میں

انگریزوں کے عہد میں نوابان و راجگان ہند کے حالات پر ہے۔

آئین قیصری، بزبان اردو مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

عروج سلطنت انگلشیہ در ہند قبل ملکہ وکٹوریہ، مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

عروج سلطنت انگلشیہ در ہند، بزمانہ ملکہ وکٹوریہ مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

عروج سلطنت انگلشیہ در ہند بزمانہ حکومت ملکہ وکٹوریہ، مصنفہ مولوی ذکاء اللہ۔

روضۃ الصفا، مصنفہ مولوی اکرام اللہ محشر بدایونی کی تصنیف تاریخ بدایوں پر ہے۔

تاریخ بدایوں، مصنفہ مولوی محمد کریم۔

۱۔ غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی ملکیت کی سرکردگی میں انگریز ہندوستان کے مختلف علاقوں پر بتدریج قابض و متصرف ہو رہے تھے، اگرچہ ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی تھی لیکن یہ حکومت تاج برطانیہ کے ماتحت نہیں تھی، ۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا پورے ہندوستان پر مکمل تسلط ہوا ہے تب ہندوستان براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت آیا ہے، برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے ۱۸۳۷ء سے ۱۹۰۱ء تک حکومت کی ہے، اس لیے ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کو تین ادوار میں مصنف نے تقسیم کیا ہے، پہلا دور ہندوستان میں انگریز قبل زمانہ ملکہ وکٹوریہ، دوسرا دور ہندوستان میں انگریز بزمانہ ملکہ وکٹوریہ یعنی ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک کا زمانہ اور تیسرا دور ہندوستان میں انگریز جب باقاعدہ ہندوستان ملکہ وکٹوریہ کی ماتحتی میں آیا ہے، یعنی ۱۸۵۷ء کے بعد سے ۱۹۰۱ء تک، مصنف نے تینوں ادوار پر الگ الگ کتابیں لکھی ہیں۔

مقرر واقعات ہند، اردو زبان میں ہندوستان کی تاریخ پر مولوی کریم الدین لاہوری کی تصنیف ہے۔

وہ کتابیں جو ہندوستان کے امراء و منصب داروں کے حالات میں لکھی گئی ہیں: ذخیرۃ الخوانین، فارسی زبان میں شیخ محمد معروف بھکری کی تصنیف ہے۔ مآثر الامراء، عبدالرزاق خوانی مشہور بصمصام الدولہ شاہ نواز خان کی تصنیف فارسی زبان میں تین جلدوں میں ہے۔

تاریخ الوزراء، مصنفہ صدر الدین محمد زبردست خاں، اس کتاب کا ایک نسخہ مرشد آباد میں ہے۔

الحسن الحصین، امراء و سلاطین کی تاریخ میں ہے، اس کتاب کا ایک نسخہ کلکتہ کی مشہور لاہیری میں ہے۔

عادل شاہی سلطنت کے وزراء کی فہرست، مشہور وزیر افضل خاں کی تصنیف ہے۔ وہ تاریخی کتابیں جو ہندوستان کے علاوہ دوسرے ملکوں اور وہاں کے سلاطین کے حالات میں لکھی گئی ہیں:

تاریخ الفی، حکیم احمد بن نصر اللہ ٹھٹھوی اور بعض دوسرے حضرات کی مشترک تصنیف فارسی زبان میں ہے، یہ کتاب شہنشاہ اکبر کے حکم سے لکھی گئی ہے اور اس میں اسلام کے ہزار برس کی تاریخ ہے عربی میں الف کے معنی ہزار کے ہیں اس لیے اس کا نام تاریخ الفی ہے۔ مہر جہاں تاب، فارسی زبان میں تین جلدوں میں یہ کتاب میرے والد محترم سید فخر الدین حسنی حسینی رائے بریلوی بن سید عبدالعلی کی تصنیف ہے، تاریخ الخلفاء والملوک مصنفہ مولوی مسیح الدین کاکوروی۔

المنتخبات من الجامع الرشیدی، خلفاء کے حالات میں فارسی زبان میں ملا عبدالقادر محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدایونی بن ملوک شاہ کی تصنیف ہے۔

تاریخ الاسلام، ابوالفضل احسان اللہ عباسی گورکھ پوری کی تصنیف ہے۔

فیروز نامہ ترک، مصنفہ مولوی عباس شیروانی مالوی بن احمد۔

تذکرۃ الکرام، خلفاء اسلام کے حالات میں سید محمد کبیر دانا پوری بن محمد وزیر کی

تصنیف ہے۔

تذکرۃ الکملاء، علماء و مشائخ اور مشاہیر رجال کے حالات و تاریخ وفات میں یہ

فارسی نظم میں ایک کتاب ہے اس منظوم کتاب کے ناظم و جامع سید محمد کبیر دانا پوری بن محمد وزیر

ہیں۔

جامع التواریخ، انبیاء کرام کی سیرت اور بزرگان دین وغیرہم کے حالات میں

قاضی فقیر محمد فرید پوری کی تصنیف ہے۔

تفریح الاذکیاء، انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت مبارکہ پر شیخ حسن بن حسین

کاکوروی کی تصنیف ہے، یہ کتاب اردو زبان میں دو جلدوں میں ہے اور اس کا سن تصنیف

۱۲۷۱ھ ہے۔

تاریخ المجدولہ، مصنفہ مولوی خادم حسین اکبر آبادی۔

قلائد الجواہر، بوہرہ قوم کے حالات میں فارسی زبان میں مولوی عباس شیروانی

مالوی بن احمد کی تصنیف ہے۔

سلک الجواہر، اردو زبان میں بوہرہ قوم کے حالات میں حکیم نجم الغنی رام پوری کی

تصنیف ہے۔

جامع الحکایات، نور الدین محمد اونی بن محمد نے یہ کتاب سلطنت دہلی کے وزیر نظام

الملک کے لیے تصنیف کی ہے۔

نظم الممالک، ترجمہ اقوام الممالک مولوی اسماعیل علی گڑھی بن عبد الجلیل جو

سلاطین یورپ کے حالات میں ہے۔

مشہور عربی تاریخ طبری کبیر کا ترجمہ، مولانا عبدالشکور کا کوروی کا مرتب کردہ۔

عربی تاریخ ابن خلدون کا ترجمہ، مولوی احمد حسین الہ آبادی کا مرتب کردہ۔

بحر مؤاج، مولوی احسان اللہ انامی کی مثنوی انبیاء کے حالات میں ہے اس مثنوی کا

سن تصنیف ۱۲۷۵ ہجری ہے۔

روضۃ الاصفیاء، انبیاء کرام کے حالات و واقعات میں مصنفہ شیخ محمد طاہر۔

روضۃ الادباء، عرب شعراء کے حالات میں مولوی محمد دین پنجابی کی تصنیف ہے۔

تاریخ افغانہ، شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی کی تصنیف فارسی زبان میں ہے۔

تاریخ انگلستان، مولوی مسیح الدین کا کوروی کی تصنیف ہے۔

تبصرۃ الناظرین، مولوی سید محمد بن عبدالجلیل حسینی بگرامی نے سن ۱۱۸۲ھ میں یہ

کتاب تصنیف کی ہے اس کتاب کے مقدمہ میں بگرام کے بعض ان اکابر کا تذکرہ ہے جن

کی وفات ۱۱۰۰ھ سے پہلے ہوئی ہے اور اصل کتاب میں ۱۱۰۰ھ سے ۱۱۸۲ھ تک کے حالات

ہیں اور کتاب کے خاتمہ میں مصنف نے معذرت کی ہے کتاب کی ابتداء یوں ہے، الحمد

لله محول الشہور والأعوام، الخ۔

کنج تاریخ، مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

تاریخ السک، ابوالفضل عباس شیروانی مالوی بن احمد کی تصنیف ہے۔

تاریخ بدایت اسلام، بزبان اردو حکیم نجم الغنی رام پوری کی تصنیف ہے۔

مدیۃ العلم، شیخ محمد فاروق بگرامی کی تصنیف ہے۔

تاریخ امراء ہنود، مصنفہ سعید احمد مارہروی۔

طلائع المقدور من مطالع الدہور، مصنفہ نواب سید صدیق حسن خاں

مصنف نے یہ کتاب اپنے لڑکے علی حسن کے نام سے لکھی ہے۔

لقطة العجلان مما تمس اليه حاجة الانسان، بزبان عربی۔

خبیة الاکوان فی افتراق الامم علی المذاهب والادیان عربی زبان

میں۔

حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ، فارسی زبان میں، ان تینوں کتابوں کے

مصنف نواب سید صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی ہیں۔

تاریخ علم کلام، مولوی شبلی اعظم گڑھی بن حبیب اللہ کی تصنیف اردو زبان میں ہے۔

مہر نیم روز، مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی کی تصنیف فارسی زبان میں

ہے۔

گوہر شاہ نواز، منشی فیض اللہ چشتی قادری کی تصنیف ہے۔

ماہ نامہ، مصنفہ غلام حسین جوہر صاحب، صاحب المنصب۔

تاریخ مظفری، مصنفہ محمد علی انصاری بن ہدایت اللہ بن لطف اللہ۔

شمس المذاهب، مصنفہ منشی محمد قادر خاں بیدری، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۵۱ھ

ہے۔

شرف نامہ، مصنفہ شیخ محمد اولیاء ناطلی حافظ یار جنگ۔

لطائف الاخبار، مصنفہ داراشکوہ ولد شاہ جہاں شہنشاہ ہند اس کتاب کا سن تصنیف

۱۰۶۳ھ ہے۔

قادر نامہ، مصنفہ عبدالکریم کشمیری۔

انتخاب تاریخ اردو، مصنفہ سید عیسیٰ مہدوی۔

انتخاب اوائل و اواخر، بزبان اردو مصنفہ غلام احمد۔

تاریخ افریقہ (بزبان اردو) اور تاریخ اندلس (بزبان اردو) یہ دونوں کتابیں حامد

علی صدیقی سہارن پوری کی تصنیف ہیں۔

تاریخ سوڈان، مصنفہ سید سجاد حسین۔

تاریخ عرب، مصنفہ سید شاہ محمد اکبر۔

تاریخ فیروز شاہی، مصنفہ وارث علی بن بہادر علی۔

صلیبی جنگیں، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

حملات حیدری، مصنفہ شیخ احمد علی گوپا مٹوی۔

شمس التواریخ، اس کتاب کی چار جلدیں ہیں پہلی اور دوسری جلد کے مصنف مولوی وارث علی اور تیسری جلد کے مصنف مولوی سعادت اللہ اور چوتھی جلد کے مصنف حکیم مظہر الحق ہیں۔

محاربات مصر و سوڈان، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی امیر احمد تھانوی۔

محاربہ عظیم، (بزبان اردو) مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم، (مصنفہ مولوی شبلی نعمانی بن حبیب اللہ)۔

ہادی التواریخ (بزبان اردو) مصنفہ محمد دہلوی بن محمد ہمدانی۔

یادگار دربار دہلی، مصنفہ مولوی فیروز الدین لاہوری۔

تکریم المؤمنین، خلفائے راشدین کے تذکرہ میں (بزبان اردو) تشریف البشر،

بارہ اماموں کے تذکرہ میں (بزبان اردو) یہ دونوں کتابیں نواب سید صدیق حسن قنوجی

بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

نخران افغانی، خواجہ نعمت اللہ ہروی بن حبیب اللہ نے فارسی زبان میں یہ کتاب

افغانوں کے حالات میں خان جہاں کے حکم سے ۱۰۳۰ھ میں تصنیف کی ہے، یہ کتاب چھ

ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں حضرت داؤد و سلیمان اور طالوت کا تذکرہ ہے، دوسرے

باب میں کچھ اکابر اسلام کا تذکرہ ہے، تیسرا باب لودھی قبیلہ کے حالات میں ہے چوتھے باب

میں شیر شاہ سوری اور اس کے جانشینوں کے حالات ہیں پانچویں باب میں خود خان جہاں خاں

کے حالات ہیں جس کے حکم سے یہ کتاب لکھی گئی ہے، چھٹا باب جو آخری ہے افغانوں کے

سلسلہ نسب پر ہے۔

جام جہاں نما (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی قدرة اللہ صدیقی موی سنبھلی۔

تاریخ عجیب، مشہور بہ کالا پانی (بزبان اردو) تاریخ پورٹ بلیر (بزبان اردو) یہ دونوں کتابیں محمد جعفر تھامیری کی تصنیف ہیں۔

تاریخ مصر جدید، مصنفہ مولوی ابوالحسن فرید آبادی۔

تاریخ عرب قدیم، مصنفہ مولوی عبداللہ عمادی۔

تاریخ عہد قدیم، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

تاریخ حروب صلیبیہ، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

تاریخ مخدرات، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

منظور الانسان: یہ کتاب فارسی زبان میں شیخ یوسف حسینی گجراتی بن احمد بن محمد نے

مشہور عربی تاریخ ابن خلکان کا ترجمہ غالباً ۱۸۸۹ھ میں گجرات کے سلطان محمود بیگودہ بن محمد کے حکم سے کیا ہے۔

تاریخ افغنہ، (بزبان اردو) یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، شہاب الدین ثاقب

مراد آبادی اور ان کے بھتیجے شفیع الدین کی مشترکہ تصنیف ہے۔

بدء الاسلام، عربی زبان میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو تاریخ ابوالفداء تاریخ ابن

اثیر، اور قاضی عیاض کی کتاب الشفاء سے ماخوذ ہے اس کے مصنف مولوی شبلی نعمانی بن

حبیب اللہ ہیں۔

تاریخ اسلام، (انگریزی زبان میں) مصنفہ سید امیر علی۔

معلومات آفاق، (فارسی زبان میں) یہ کتاب جغرافیہ اور تاریخ پر ہے۔

بدائع الاخبار، مصنفہ امین الدین خاں حسینی ہروی سندھی ولد ابوالکارم امیر خاں۔

ہفت تماشہ، مصنفہ مرزا محمد حسن قنیت لکھنوی، فارسی زبان میں یہ ایک مختصر کتاب

ہے جس میں سات فصلیں ہیں اس کتاب میں ہندوستان کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے مذاہب و عقائد کی تفصیلات ہیں۔

وہ تاریخی کتابیں جس میں غزوات نبویؐ اور دوسری جنگوں کے حالات درج ہیں:

کتاب المغازی، فارسی زبان میں یہ مثنوی ہے جس کو شیخ یعقوب صرہی کشمیری بن حسن نے نظم کیا ہے۔

صولت فاروقی، فردوسی کے شاہ نامہ کے طرز پر مرزا محمد آشوب ترکمانی نے شام کی فتوحات کے حالات میں یہ مثنوی نظم کی ہے۔

تکملہ صولت فاروقی، مصنفہ نجف علی بن عظیم الدین جھجھری۔

فتوح الشام، (بزبان اردو) مصنفہ سید محمد ظاہر حسینی رائے بریلوی بن غلام جیلانی۔

کتاب المغازی، فتوح الشام، فتوح مصر، فتوح العراق، یہ چاروں کتابیں بمطابق روایت واقدی مولوی احمد علی حسینی ٹونکی بن محمد علی کی تصنیفات ہیں۔

مغازی صادقہ، مطابق روایت واقدی آل حضور ﷺ کے غزوات کے حالات میں مولوی بشارت علی اودھی بن علی مروان بن مروان علی کی تصنیف ہے۔

فتوح الشام، (بزبان اردو) بمطابق روایت واقدی سید عنایت حسین سیدن پوری بن نوازش احمد کی تصنیف ہے۔

فتوح مصر، بمطابق روایت واقدی سید مہدی حسین سیدن پوری بن محمد حسین کی تصنیف ہے۔

فتوح الحکم، بمطابق روایت واقدی مولوی بشارت علی لکھنوی بن علی مروان کی تصنیف ہے۔

حسام الاسلام، مصنفہ سید عبدالرزاق حسینی رائے بریلوی ٹونکی بن محمد سعید آنحضور ﷺ

کے غزوات کے حالات میں شاہ نامہ کے طرز پر اردو زبان میں یہ ایک مثنوی ہے۔

صمصام الاسلام، شام کی اسلامی فتوحات کے بیان میں۔

مقام الاسلام، بھہنہ کی فتوحات کے بیان میں، یہ دونوں کتابیں بھی سید عبدالرزاق حسینی رائے بریلوی ٹونگی بن محمد سعید کی تصنیفات ہیں۔

فتوح شام و مصر و عراق، (بزبان اردو) مولوی فتح محمد لکھنوی کی تصنیف ہے، کتاب ایک جلد میں ہے، غزوہ اجنادین و فتح دمشق، (بزبان اردو) مصنف قاضی جلال الدین مراد آبادی۔

حدیقتہ الشہداء، (بزبان اردو) مولوی امیر علی میٹھوی کے جہاد کے حالات میں

ہے۔

سر الشہادتین، عربی زبان میں یہ ایک مختصر رسالہ شاہ عبدالعزیز دہلوی بن حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی کی تصنیف ہے۔

تحریر الشہادتین، سر الشہادتین کی فارسی شرح، مولوی سلامت اللہ کان پوری کی تصنیف ہے۔

سعادة الکونین، مفتی اکرام الدین دہلوی کی تصنیف فارسی زبان میں حضرات حسین کے واقعات شہادت پر ہے۔

المبکیات، مقام طف میں شہید ہونے والے بزرگوں کے حالات میں مولوی نصیر الدین سنی برہان پوری کی تصنیف ہے۔

ہدایۃ الکونین، فارسی زبان میں مولوی معین الدین کاظمی کڑوی کی تصنیف حضرات حسین کی شہادت کے تذکرہ میں ہے۔

شہادۃ الکونین علی شہادۃ الحسنین، مصنفہ مولوی علی انور کا کوروی بن علی اکبر۔
جور الاشقیاء علی ریحانۃ سید الانبیاء، مولوی قادر بخش حنفی سہرامی بن حسن علی کی تصنیف

ہے۔

ذکر الشہادتین، (بزبان اردو) مصنفہ احمد خاں صوفی اکبر آبادی۔

عناصر الشہادتین، مصنفہ مولوی ناصر علی خفی غیاث پوری۔

ضیاء الابصار، مصنفہ سید اکبر علی شیعہ عربی زبان میں واقعات کر بلا پر یہ ایک مبسوط

کتاب ہے۔

انتخاب المصائب، (بزبان اردو) مصنفہ سید یوسف علی شیعہ لکھنوی۔

نہر المصائب، مصنفہ مرزا قاسم علی کر بلائی۔

زہمة المصائب، مصنفہ مرزا قاسم علی کر بلائی۔

خلاصۃ المصائب، مصنفہ مرزا ہادی شیعہ لکھنوی بن مرزا علی۔

کتاب فی المصائب، مصنفہ سید نجف علی شیعہ نونہروی۔

کتاب فی المصائب، مصنفہ سید ناصر حسینی شیعہ جون پوری۔

سانحہ کر بلا، مصنفہ مولوی وارث علی۔

مآتین (بزبان اردو) شہادت حسین پر مولوی غلام حسین کٹوری۔

نور الابصار فی اخذ المآثر، سید ابراہیم شیعہ لکھنوی بن محمد تقی کی تصنیف ہے۔

آثار الاحزان (بزبان عربی) مصنفہ مولوی دلدار علی مجتہد حسینی نصیر آبادی بن محمد

معین۔

کر بلا نامہ، فارسی زبان میں یہ ایک منظوم رسالہ ہے جس میں شہادت حسین اور

واقعات کر بلا کا ذکر ہے، اس کے مصنف مشہور شاعر مظفر حسین اسیر ایٹھوی ہیں۔

الکتاب العجیب فی ذکر شہادۃ الامام الغریب، مصنفہ شفاء الدولہ افضل علی حسینی فیض

آبادی بن اکبر علی۔

وہ کتابیں جو آثار قدیمہ اور تاریخ بلاد پر لکھی گئی ہیں:

جذب القلوب الی دیار المحبوب، شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین نے

فارسی زبان میں مدینہ منورہ کی تاریخ پر یہ کتاب لکھی ہے۔

آثار الصنادید، دہلی کی تاریخی عمارات کے حالات میں سرسید کی تصنیف ہے، ان کا نام سید احمد دہلوی بن محمد مفتی ہے۔

غرائب نگاہ، یہ کتاب ہندوستان کے آثار قدیمہ کے تذکرہ میں ہے۔
یادگار دہلی، دہلی کی عمارتوں کے حالات میں سید احمد بن ظہیر الدین دہلوی کی تصنیف ہے۔

تحقیقات چشتی، لاہور کی عمارات اور وہاں کی مشہور جگہوں کے حالات میں شیخ نور محمد چشتی کی تصنیف ہے۔

تاریخ لاہور، مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

آثار اکبری، فتح پور سیکری کی عمارات کی تاریخ میں مولوی سعید احمد مارہروی کی تصنیف ہے۔

آثار خیر، مدارس شفا خانے اور سرکوں کے حالات میں مولوی سعید احمد مارہروی کی تصنیف ہے۔

تاریخ تاج گنج، مرزا مغل بیک نے تاج محل کی تاریخ پر یہ کتاب لکھی ہے، تاج محل شاہ جہاں بادشاہ کی بیوی ممتاز محل ارجمند بانو بیگم کا مقبرہ ہے اور تاج گنج اس محلہ و علاقہ کو کہا جاتا ہے جہاں تاج محل کی عمارت ہے۔

تاریخ تاج گنج و سکندرہ و موتی مسجد و دیوان خاص۔

تاریخ بنا حیدر آباد، دکن کے ایک فاضل کی تصنیف ہے۔

تاریخ فرخندہ، شہر حیدر آباد کی بنا اور تعمیر کے زمانہ سے ۱۲۴۰ھ تک کے حالات پر منشی قادر خاں بیدری کی تصنیف ہے۔

التحفة المعیہ، خواجہ شیخ معین الدین حسن چشتی اجمیری کے مقبرہ کی تاریخ پر شیخ محمد

اکبر جہاں کی تصنیف ہے۔

مرغوب القلوب، یہ جذب القلوب کا ترجمہ ہے، اس کے مرتب مولوی عبدالحق کان پوری بن غلام رسول ہیں۔

کنز التاریخ، اردو زبان میں بدایوں کی تاریخ اور اس کے جغرافیہ پر مولوی رضی الدین بدایونی بن سعید الدین کی تصنیف ہے۔

زبدۃ الاقوال الشریفہ، مکہ مکرمہ کے حالات و تاریخ پر عربی زبان میں یہ رسالہ مولانا رحمت اللہ شاہ جہاں پوری مہاجر کی نے لکھا ہے، مصنف ۱۲۶۸ھ تک بقید حیات تھے۔

خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ، مکہ معظمہ کی تاریخ پر اردو زبان میں فخر الدین حسین دہلوی نے یہ رسالہ لکھا ہے، مصنف ۱۲۶۸ھ میں حج و زیارت کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے تھے۔

تاریخ بغداد، اردو زبان میں بغداد کی تاریخ پر مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی کا ایک مختصر رسالہ ہے۔

الاعلام الاعلام بیت اللہ المحرام، عربی زبان میں مفتی قطب الدین نہروانی کی بن علاء الدین نے ۹۸۵ھ میں مکہ مکرمہ میں یہ کتاب لکھی ہے۔

فہرست کتب و فنون

بستان المحدثین (بزبان فارسی) مصنفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی بن شاہ ولی اللہ۔

اتحاف النبلا کا پہلا باب (بزبان فارسی)

الخطہ بذکر الصحاح الستہ (بزبان عربی)

الاکسیر فی اصول التفسیر (بزبان فارسی کا دوسرا باب)

البلغة فی اصول اللغة (بزبان عربی) کا دوسرا باب۔

ابجد العلوم جلد اول، (بزبان عربی) یہ سب کتابیں نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

محبوب الاحباب، (بزبان فارسی ایک ضخیم جلد میں) مصنف مرحوم خدا بخش خاں عظیم آبادی اس کتاب میں ان تمام نادر کتابوں کا تذکرہ ہے، جو مصنف کے کتب خانہ میں موجود ہیں اور مصنفین و کاتبین کے سوانح بھی اس کتاب میں درج ہیں۔

کشف الحجب والاستار، شیعہ مصنفین کی کتابوں کی فہرست ہے، اس کے مصنف سید اعجاز حسین کنوری بن مفتی محمد قلی ہیں۔

فہرست کتب، عربیہ رضا لائبریری رام پور، یہ فہرست حکیم اجل خاں دہلوی بن محمود بن صادق خاندان شریفی کی ترتیب دی ہوئی ہے۔

فہرست کتب، کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد، مرتبہ سید ضامن حسین کنوری۔

فہرست کتب، خدا بخش لائبریری، مرتبہ مولوی عبدالمقتدر۔

فہرست کتب، کتب خانہ کلکتہ، مرتبہ مرزا اشرف علی۔

فہرست کتب، کتب خانہ عالیہ کلکتہ مرتبہ مرزا اشرف علی۔

فہرست کتب فارسی، کتب خانہ لندن، مرتبہ سید علی بلگرامی۔

تالیف القلب الالیف، یہ کتابوں کی ایک فہرست ہے، جس کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین نے ترتیب دیا ہے۔

سفر نامے

مسافر نامہ (بزبان فارسی) اس کے مصنف شیخ جلال الدین حسین بخاری اوچی بن احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں، مصنف نے پوری دنیا کی سیاحت کی تھی، سن وفات ۷۸۷ھ ہے۔

مسیر طالبی، (بزبان فارسی) ابوطالب لکھنوی بن محمد نے ۱۲۱۹ھ میں اپنے سفر یورپ کے حالات میں یہ کتاب مرتب کی ہے۔

زبدۃ الاخبار (بزبان فارسی) علی مرزا دہلوی بن ابوطالب نے ۱۲۳۹ھ میں اپنا یہ سفرنامہ ترتیب دیا ہے۔

ترغیب السالک الی احسن المسالک (بزبان فارسی) نواب مصطفیٰ خاں شیفہ دہلوی نے اپنے سفر حج کے حالات میں یہ کتاب لکھی ہے۔

برکات الدارین لحجاج الحرمین، برکات الانس لزار القدر، یہ دونوں کتابیں فارسی زبان میں شیخ ابوالبرکات بہاری بن فضل امام کا سفرنامہ ہے

کتاب الرحلہ (بزبان فارسی) شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی نے ۱۲۰۲ھ میں اپنے سفر حج کے حالات میں یہ کتاب مرتب کی ہے۔

رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق (بزبان عربی) مرتبہ نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی بن اولاد حسن۔

مسیر حامدی، اردو زبان میں نواب حامد علی خاں والی رام پور کا سفرنامہ یورپ۔
کتاب الرحلہ، فارسی زبان میں نواب سرسالا رجنک لائق علی وزیر اعظم حیدر آباد دکن کا سفرنامہ یورپ۔

ارمغان ہندوستان (بزبان فارسی) مرتبہ سید لطف علی مودودی سن تصنیف ۱۳۱۰ھ ہے۔
سفرنامہ مصر و شام و روم (بزبان اردو) شیخ شبلی نعمانی اعظم گڑھی بن حبیب اللہ نے اپنے سفر مصر و شام و قسطنطنیہ کے حالات پر یہ سفرنامہ مرتب کیا ہے۔

سفرنامہ مرتبہ مولوی سمیع اللہ خان دہلوی (بزبان اردو) اس میں مرتب نے اپنے

سفر یورپ کے حالات لکھے ہیں۔

سفر نامہ بزبان اردو مرتبہ مرزا نثار علی بیگ۔

سفر نامہ بزبان اردو مرتبہ خواجہ حسن نظامی دہلوی، مرتب نے اس میں اپنے سفر مصرو

شام کے حالات سفر لکھے ہیں۔

سفر نامہ بزبان اردو، مرتبہ مرزا عرفان علی بیگ، مرتب نے اپنے سفر حجاز کے

حالات میں یہ سفر نامہ لکھا ہے۔

سفر نامہ شیخ یوسف خاں کبیل پوش، بزبان اردو، اس سفر نامہ کا نام عجائبات فرنگ ہے۔

سفر نامہ حافظ عبدالرحمن امرتسری (بزبان اردو) ممالک اسلامیہ کی سیاحت کے

حالات ہیں۔

مقام خلافت، اردو زبان میں شیخ عبدالقادر لاہوری کا سفر نامہ سفر قسطنطنیہ کے

حالات ہیں۔

روزنامچہ، مرتبہ شیخ محمد الوہاب شافعی مدراسی بن محمد غوث۔

روزنامہ، (بزبان فارسی) مرتبہ مولوی عبدالقادر رام پوری بن محمد اکرم۔

سیر الہند و گلگشت دکن، مرتبہ منشی قاضی خان بیدری سن تالیف ۱۲۴۷ھ ہے۔

داستان جہاں (بزبان فارسی) مرتبہ مولوی محمد زماں شاہ جہاں پوری (مصنف میر

محبوب علی نظام حیدر آباد دکن کے استاذ تھے)

سلوۃ الغریب واسوۃ اللیب (بزبان عربی) مرتبہ سید علی خاں دستگی شیرازی۔

سفر نامہ مولوی محی الدین مدراسی (بزبان اردو) سفر حجاز کے حالات میں۔

سفر نامہ خواجہ غلام الثقلین پانی پتی، یہ سفر نامہ اردو زبان میں تین جلدوں میں ہے

اور اس میں مرتب نے اپنے سفر ایران کے حالات لکھے ہیں۔

سیر سلطانی (بزبان اردو) مرتب شاہ بانو بیگم نواب سلطان جہاں بیگم والی بھوپال

کے سفر یورپ کے حالات میں یہ سفر نامہ مرتب کیا گیا ہے۔

سیر یورپ (بزبان اردو) عطیہ فیضی بیگم نے اپنے سفر یورپ کے حالات میں یہ سفر نامہ مرتب کیا ہے۔

شنگرف نامہ لندن، بزبان انگریزی منشی اعتصام الدین کا سفر نامہ یورپ۔

سفر نامہ حج (بزبان فارسی) مرتبہ حاجی علیم الدین۔

سیر مدراس، مرتبہ سید تراب علی حیدر آبادی بن شجاعت علی۔

یاد و حجاج، مرتبہ شیخ محمد آغا حیدر آبادی۔

کتاب الرحلہ، نواب مہدی حسن اودھی نے انگریزی زبان میں اپنے سفر یورپ کے حالات میں یہ سفر نامہ مرتب کیا ہے۔

گلگشت فرنگ، کتاب الرحلہ کا اردو ترجمہ مولوی عزیز مرزا نے کیا ہے۔

کتاب الرحلہ (بزبان اردو) خان بہادر مولوی عبدالرحیم نے اپنے سفر حرمین و شام و مصر کے حالات میں یہ سفر نامہ مرتب کیا ہے۔

سفر نامہ خواجہ حسن نظامی، ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سفر کے حالات میں یہ سفر نامہ ہے۔

زاد الغریب، اردو زبان میں نواب عمر علی خاں صاحب نواب باسودہ نے اپنے سفر حجاز کے حالات میں یہ سفر نامہ مرتب کیا ہے۔

کتب انساب (نسب نامے)

ماثر السادات، مصنفہ قاضی ضیاء الدین برنی۔

بحر الانساب (رسالہ بزبان فارسی) مصنفہ شیخ محمد بن جعفر حسینی مکی۔

اشرف الانساب، خلاصہ بحر الانساب، مصنفہ سید اشرف سمنانی کچھوچھوی بن ابراہیم
مجمع الانساب، مصنفہ محمد بن علی۔

تذکرۃ السادة البخاریہ، مصنفہ سید علی اصغر حسینی گجراتی۔

منبع الانساب، مصنفہ شیخ معین جھوسوی بن شہاب۔

نسب الانساب (ایک جامع کتاب بزبان فارسی) مصنفہ شیخ ابراہیم کالپوی بن محمد،

سن تصنیف ۱۰۰۲ھ ہے۔

انساب الاطہار، مصنفہ شیخ ابوالفتح حسینی خیر آبادی بن نظام الدین۔

تذکرۃ السادة القطیہ، مصنفہ سید لعل محمد ہنوی فتح پوری۔

تذکرۃ السادات، مصنفہ شیخ احمد اکبر آبادی بن محمود، سن تصنیف ۱۱۱۹ھ ہے۔

طہور قطبی، مصنفہ سید امید علی خاں کڑوی۔

الشجرة الطیہ، سید میر غلام علی حسینی بلگرامی بن نوح۔

شرائف عثمانی، اولاد عثمان رضی اللہ عنہ کے نسب کے بیان میں، مصنفہ شیخ غلام حسین

بلگرامی۔

تذکرۃ الانساب، مصنفہ قاضی مصطفیٰ علی خاں گوپامووی۔

خلاصۃ الانساب، مصنفہ شیخ قدرت احمد گوپامووی بن عنایت احمد، یہ دونوں کتابیں

گوپامو کے بعض خاندانوں کے نسب ناموں پر ہے۔

تذکرۃ الانساب، مصنفہ قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی، یہ کتاب حضرت مجدد الف

ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی بن شیخ عبدالاحد کی اولاد کے نسب نامے کے بیان میں ہے۔

انساب الطاہرین، مصنفہ شیخ عمر فاروقی دہلوی بن احمد سعید، یہ کتاب بھی حضرت

مجدد الف ثانی کے اولاد کا نسب نامہ ہے۔

الہدیۃ الاحمد، یہ مجددی خاندان کے نسب ناموں کے بیان میں ہے، مصنفہ ابوالخیر احمد کی بنی عثمان۔

کشف المتواری، مصنفہ شیخ تراب علی قلندر کا کوروی بن کاظم کا کوروی کے علوی خاندان کا نسب نامہ ہے۔

اغصان اربعہ، مصنفہ مولوی ولی اللہ لکھنوی بن حبیب اللہ، یہ کتاب خاندان فرنگی محل کا نسب نامہ ہے۔

اغصان الانساب، مصنفہ رضی الدین محمود فتح پوری، سہالی اور فتح پور، ضلع بارہ بنکی کے انصاری شیوخ کا نسب نامہ ہے، نسب نامہ مولانا وجیہ الدین علوی گجراتی۔

شجرہ آصفیہ، مصنفہ معظم الدولہ نواب بدر الدین خاں اس کا سن تصنیف ۱۲۵۲ھ ہے۔

سیادة السادة فی الانساب، مصنفہ سید ابوالقاسم کشمیری لکھنوی بن حسین۔

تذکرۃ الاسلاف و تبصرة الاخلاف، مصنفہ سید محمد علی شاد عظیم آبادی۔

انساب النواظ، مصنفہ شیخ محمد اکرم ناطلی بن ملا احمد۔

کتاب فی الانساب، مصنفہ سید نجف علی نونہروی۔

کتاب فی الانساب، مصنفہ قاضی نجم الدین علی خاں کا کوروی۔

گلشن محمودی، مصنفہ سید عبدالشکور قطبی رائے بریلوی بن محی الدین یہ کتاب سادات قطبی کی وہ شاخ جو قاضی محمود بن علاء الدین نصیر آبادی کی اولاد پر مشتمل ہے، ان کا نسب نامہ ہے۔

سیرۃ السادات، مصنفہ والد مکرم مولانا فخر الدین قطبی رائے بریلوی بن عبدالعلی یہ

کتاب سادات کے نسب نامہ پر ہے۔

۱۔ حضرت علی ؑ کی اولاد حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ جو بیت رسول اللہ حضرت

فاطمہ ؑ کے بطن سے ہیں ان کی اولاد کو حنی اور حسینی اور ہندوستان میں سید کہا جاتا

ہے، حضرت محمد بن حنیفہ بھی حضرت علی کی اولاد ہیں لیکن یہ دوسری بیوی سے ہیں، ان کی

اولاد کو ہندوستان میں علوی کہا جاتا ہے۔

الفرع النامی من الاصل السامی، مصنفہ نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی بن اولاد حسن اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۹۱ھ ہے۔

آئینہ اودھ، بزبان اردو مصنفہ سید ابوالحسن قطبی مانی پوری بن مہدی۔

تذکرۃ الانساب (بزبان اردو) مصنفہ سید امام الدین احمد گلشن آبادی۔

نخبۃ التواریخ (بزبان فارسی) مصنفہ سید آل حسن مودودی امر وہوی، یہ کتاب باشندگان امر وہہ ضلع مراد آباد کا نسب نامہ ہے۔

شمس التواریخ، مصنفہ نواب علی امر وہوی، یہ کتاب کنبہ خاندان کا نسب نامہ ہے۔

آئینہ عباسی، یہ کتاب امر وہہ کے عباسی خاندان کا نسب نامہ ہے۔

تاریخ اصغری، یہ کتاب امر وہہ کے علوی خاندان کا نسب نامہ ہے، دونوں کتابوں کے مصنف سید اصغر حسین امر وہوی ہیں۔

الدر المنثور، مصنفہ شیخ عبد الرحیم صادق پوری بن فرحت حسین عظیم آباد، پٹنہ کے مشہور

محلہ صادق پور کے باشندوں کے نسب نامے اور ان کے سوانح و حالات پر یہ کتاب ہے۔

کتاب التحقیق الملیٰ لنسب السید الجلیلی، مصنفہ شیخ حسن زماں محمد ترکمانی حیدر آبادی۔

تبیین کذب المغتری فی نسب السید البشتری، مصنفہ شیخ محمد شاہ فیضی قادری حیدر

آبادی، مصنف نے یہ کتاب شیخ حسن زماں کی کتاب التحقیق الملیٰ کی رد میں لکھی ہے۔

ازالۃ اللوم فی ذکراعیان الکون، مصنفہ مولوی شلی نعمانی اعظم گڑھی بن حبیب اللہ۔

رسالہ زیدیہ، علم الانساب میں ایک جامع رسالہ ہے، اس کے مصنف سید غلام علی

رسول دارحسینی قنوجی بن یعقوب بن احمد ہیں، یہ رسالہ مسودہ کی شکل میں تھا، یوسف علی شیعہ

قنوجی بن کرامت علی بن محبت علی نے اس کو صاف کیا اور مبیضہ کی شکل دی۔

صادق الروایہ، رسول دارسادات کا نسب نامہ ہے، اس کے مؤلف سید غلام امیر

نجف حسینی قنوجی بن شجاعت علی ہیں۔

الشجرۃ النبویہ، مصنفہ عبدالرحیم حسینی قنوجی شریف خاں بن عبدالکریم بن سید محمد۔

التذکرہ، مصنفہ سید عبدالوہاب حسینی بخاری۔

التذکرہ، مصنفہ سید اسماعیل حسینی بخاری۔

نسب نامہ، مصنفہ سید محمد دائم قنوجی، بن فیض اللہ۔

رسالہ فی انساب، مصنفہ سید حبیب اللہ قنوجی بن عبدالرحمن۔

معیار الانساب، سید کرامت حسین نجمی نصیر آبادی کا تصنیف کردہ رسالہ نجمی سادات

کے نسب کے بیان میں۔

انساب الشیوخ الفرشوائین، بدایوں کے فرشوائین شیوخ کے نسب نامہ میں مولوی

رضی الدین بدایونی کا رسالہ ہے، انساب السادۃ الشیوخ من ناحیۃ فتح پور ہنسوا، فتح پور ہنسوا

کے سادات و شیوخ کا نسب نامہ مرتبہ مولوی واحد علی وحید ہنسوی۔

کشف الانساب، مصنفہ عبدالعلی دیوی بن حسن۔

تحقیق الانساب، فارسی میں ایک مبسوط کتاب ہے۔

مکاتب الانساب، مچھلی شہر ضلع جون پور کے جعفری خاندان کا نسب نامہ، مصنفہ

عبدالرزاق زینی، مچھلی شہری بن عبدالوہاب۔

ریاض عثمانی (بزبان اردو) میٹھی کے عثمان خاندانی کا نسب نامہ، مصنفہ قاضی

خادم حسین میٹھی۔

صبح بہار (بزبان اردو) میٹھی کے بنو صالح کا نسب نامہ، مصنفہ قاضی خادم حسین۔

معین الاولیا (بزبان فارسی) حضرت خواجہ معین الدین حسین اجمیری کی اولاد کا

نسب نامہ مصنفہ سید امام الدین اجمیری۔

نسب نامہ سندیلہ کے سادات و شیوخ کا نسب نامہ، شیخ امام بخش صدیقی سندیلوی

بن غلام رسول بن عبدالصمد بن عبدالواحد کی تصنیف ہے۔

صوفیہ و مشائخ کے حالات و سوانح پر کتابیں

ہندوستانی مصنفین کی لکھی ہوئی وہ کتابیں جو صوفیہ و مشائخ کے حالات میں ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، اس مختصر کتاب میں ان سب کا ذکر بہت مشکل ہے، اس موضوع پر جو مشہور کتابیں ہیں وہ درج ذیل ہیں:

سیر الاولیا، مصنفہ شیخ محمد حسینی کرمانی بن مبارک متوفی ۷۷۰ھ چشتی صوفیہ کے حالات میں یہ سب سے بہتر کتاب ہے۔

سیر العارفین، چشتی اور سہروردی صوفیہ کے حالات میں شیخ جمال الدین دہلوی کی تصنیف ہے۔

مرآۃ الاسرار، مصنفہ شیخ عبدالرحمن دھینٹھوی، یہ ایک جامع کتاب ہے، جس میں تصوف کے تمام مشہور سلسلوں کے بزرگوں کے حالات ہیں۔

مخزن الاعراس، مصنفہ شیخ محمد نجیب ناگوری، اس کتاب کا ایک نسخہ کلکتہ کی لائبریری میں ہے۔

منتخب الاولیا، مصنفہ شیخ محبوب شاہ چشتی، یہ کتاب مرآۃ الاسرار اور بعض دوسری کتابوں سے ماخوذ ہے۔

مناقب الاصفیا، فردوسی سلسلہ کے بزرگوں کے حالات میں شیخ شعیب منیری بن جلال متوفی ۸۰۲ھ کی تصنیف ہے۔

مناقب الاصفیا، مصنفہ شیخ عبدالصمد تمیمی اکبر آبادی بن افضل محمد ہندوستان کے عام صوفیہ کے حالات میں یہ کتاب ہے۔

اخبار الاولیا، شیخ عبداللہ دہلوی، اس کتاب کا ایک نسخہ کلکتہ لائبریری میں ہے۔

مجمع الاولیا، مصنفہ شیخ علی اکبر حسینی۔

اخبار الاخیار، الانوار المجلیہ، شاذلی سلسلہ کے بزرگوں کے حالات میں۔
زاد المتقین فی سلوک الطرق الیقین، یہ تینوں کتابیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی
بن سیف الدین کی تصنیف ہیں۔

گلزار ابرار، ہندوستان کے صوفیہ کرام کے حالات میں ایک جامع کتاب شیخ محمد
بن حسین غوثی مانڈوی بن حسن کی تصنیف ہے، کتاب کا سن تصنیف ۱۰۲۲ھ ہے۔

کلمات الصادقین، یہ کتاب ان صوفیہ کرام کے حالات میں ہے جو دہلی میں مدفون
ہیں، مرزا محمد صادق ہمدانی نے اس کتاب کو ۱۰۲۳ھ میں شہنشاہ جہاں گیر کے عہد حکومت میں
تصنیف کیا ہے۔

تذکرۃ الابرار، سید محمد رضوی بخاری گجراتی بن جلال کی تصنیف ہے۔
تذکرۃ الاصفیا، مشائخ چشت کے حالات میں شیخ رحمت اللہ بجنوری بن غلام محمد کی
تصنیف ہے۔

سفینۃ الاولیا سکیمۃ الاولیا، یہ دونوں کتابیں شہنشاہ شاہ جہاں کے سب سے بڑے
لڑکے داراشکوہ کی تصنیف ہیں۔

مناقب العارفین (بزبان فارسی) مشائخ چشت کے حالات میں ایک جامع
کتاب شیخ یسین بناری بن احمد کی تصنیف ہے۔

سیرۃ الاولیا، مشائخ چشت کے حالات میں شیخ عبدالعزیز جون پوری بن
فخر الدین کی تصنیف ہے۔

الطبقات الحسامیہ، مصنفہ شیخ عبید اللہ نقشبندی دہلوی بن عبدالباقی۔

اخبار الاولیا، مصنفہ شیخ عبد اللہ نقشبندی دہلوی بن عبدالباقی۔

سنوات الاتقیاء، صوفیہ و مشائخ کے حالات و سن وفات میں شیخ بدر الدین سرہندی

بن ابراہیم کی تصنیف ہے۔

کرامات الاولیاء، مجمع الاولیاء، یہ دونوں کتابیں بھی شیخ بدر الدین سرہندی بن ابراہیم کی تصنیف ہیں۔

کرامات الاولیاء، مصنفہ شیخ نظام الدین احمد صدیقی بن محمد صالح، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۰۶۵ھ ہے۔

مصباح العاشقین، یہ کتاب چار جلدوں میں مشائخ چشت کے حالات میں شیخ وجیہ الدین جندواروی کی تصنیف ہے، اس کتاب کا صرف پہلا حصہ ملتا ہے، بقیہ حصے ناپید ہیں۔

گنج رشیدی، مصنفہ شیخ نصرت جمال ملتانی۔

گنج ارشدی، مصنفہ شیخ جمال رشیدی جون پوری۔

روضۃ القیومیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی بن عبدالاحد کی اولاد میں جو صوفیہ گزرے ہیں، ان کے حالات میں یہ کتاب شیخ محمد احسان سرہندی کی تصنیف ہے۔

سیر المرشدین، مصنفہ شیخ سراج احمد محدث سرہندی۔

مونس الارواح، مصنفہ جہاں آرا بیگم بنت شہنشاہ شاہ جہاں، مصنفہ نے یہ کتاب مشائخ چشت کے حالات میں ۱۰۴۹ھ میں تصنیف کی ہے۔

کتاب در حالات مشائخ چشت، مصنفہ شیخ علی محمد دہلوی بن شیخ عبدالحق بن سیف الدین۔

وسیلۃ النجاة، مشائخ چشت کے حالات میں شیخ امین الدین جون پوری بن غیاث الدین کی تصنیف ہے۔

المنازل الاثنا عشریہ فی طبقات الاولیاء، مصنفہ شیخ عبدالباسط صدیقی قنوجی بن رستم علی فارسی زبان میں یہ ایک جامع کتاب ہے۔

اشرف السمر، چشتی حسامی صوفیہ کے حالات میں شیخ پناہ عطا سلونی بن کریم عطا محکم ملائل و بڑاہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادہن کی تصنیف ہے۔

مناقب الاولیاء، مصنفہ شیخ احمد صالحی ایٹھوی بن ابوسعید۔

خلاصۃ المناقب، مصنفہ شیخ محمد شاکر لکھنوی بن عصمت اللہ۔

بحر زخار، مصنفہ شیخ وجیہ الدین اشرف لکھنوی یہ اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب

ہے اور دو جلدوں میں ہے۔

بسط الکلام فی وفیات الاعلام، مصنفہ شیخ یحییٰ عباسی الہ آبادی بن امین۔

روضۃ الاولیا مصنفہ میر سید غلام علی آزاد بلگرامی بن نوح۔

روضۃ الاولیا، بیجاپور کے مشائخ کے حالات میں شیخ ابراہیم بیجاپوری بن مرتضیٰ نے

۱۲۰۶ھ میں تصنیف کی ہے۔

اقتباس الانوار، چشتی صابری صوفیہ کے حالات میں شیخ محمد اکرم راسوی بن محمد علی

کی تصنیف ہے۔

انفاس العارفین، شیخ کبیر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبدالرحیم کی تصنیف ہے۔

حصول المقصود، قلندری صوفیہ کے حالات میں شیخ تراب علی کاکوروی بن کاظم کی

کتاب ہے۔

الانصاح بذکر اہل الصلاح، مصنفہ شیخ علی انور کاکوروی بن علی اکبر۔

حدیثۃ الاولیا (بزبان اردو) خزینۃ الاصفیا (بزبان فارسی) دو جلدوں میں ہے، یہ

دونوں کتابیں مفتی غلام سرور لاہوری کی تصنیف ہیں۔

عین الولاية، چشتی صفوی مشائخ کے حالات میں شیخ ولایت علی کی تصنیف ہے۔

مرآة الکونین، ہندوستان کے صوفیہ کے حالات میں مولوی غلام نبی فردوسی بن محمد

حسن کی تصنیف ہے۔

تذکرۃ الاولیاء، مصنفہ شیخ سیف الدین الوری بن محی الدین۔

تذکرۃ المشائخ، مصنفہ مولوی رفیع الدین مراد آبادی۔

انوار اقتدھار، مصنفہ مولوی رفیع الدین قندھاری دکنی۔

تذکرۃ المشائخ برہان پور کے صوفیہ کے حالات میں۔

عنایت الہی، مصنفہ مولانا شمس الدین بالا پوری، متوفی ۱۱۴۷ھ یہ کتاب نقشبندی

صوفیہ کے حالات میں ہے۔

بحر رحمت، مصنفہ شیخ ابوسعید مدراسی، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۴۱ھ ہے۔

معرفۃ الاولیاء، مصنفہ فشی قادر خان بیدری، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۲۵۴ھ ہے۔

پنج گنج، صوفیادکن کے حالات میں قاضی محمد فاضل مدراسی کی تصنیف ہے۔

مشکوۃ النبوة، مصنفہ شیخ غلام علی قادری حیدر آبادی، اس کتاب کا سن تصنیف

۱۱۵۲ھ ہے۔

انوار العیون، اردو زبان میں نقشبندی صوفیہ کے حالات میں مولوی حسام الدین

جون پوری کی تصنیف ہے۔

ایک جامع مفصل کتاب نقشبندی صوفیہ کے حالات میں۔

سیر الاقطاب، چشتی صابری صوفیہ کے حالات میں شیخ الہدیہ پانی پتی بن عبدالرحیم کی

تصنیف ہے۔

انوار العارفین (بزبان فارسی) مصنفہ حافظ محمد حسین مراد آبادی۔

روضۃ الابرار (بزبان فارسی) صوفیائے کشمیر کے حالات میں یہ ایک رسالہ ہے،

جس کو محمد الدین لاہوری نے مرتب کیا ہے۔

رسالہ بزبان اردو، برہان پور کے صوفیہ کے حالات میں مولوی خلیل الرحمن برہان پوری

کی تصنیف ہے۔

ریاض الاولیاء (بزبان فارسی) مصنفہ بختاور خاں عالم گیری۔

تواریخ آئینہ تصوف، مصنفہ شیخ محمد حسن صابری رام پوری۔

محبوب ذوالہمن، صوفیائے دکن کے حالات میں اردو زبان میں دو جلدوں میں
مولوی عبد الجبار آصفی مکا پوری حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔

شجرہ محمودیہ، مصنفہ سید منیر الدین حیدر آبادی۔

انوار الاخبار، مصنفہ سید انوار اللہ۔

تذکرۃ الواصلین، اردو زبان میں بدایوں کے صوفیہ کے حالات میں مولوی رضی
الدین بدایونی بن سعید الدین کی تصنیف ہے۔

تذکرۃ الکرام، پھلوار شریف ضلع پٹنہ کے قادری صوفیہ کے حالات میں شیخ
ابوالحیات پھلواروی بن نعمت اللہ کی تصنیف ہے۔

معدن الجواہر، بیدر کے قادری صوفیہ کے حالات میں شیخ عبدالقادر قادری بیدری
بن احمد بن بدر الدین کی تصنیف ہے۔

مناقب فریدیہ، شیخ احمد اختر بن دار بخت بن ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ تیموری کی
تصنیف ہے، یہ کتاب اردو زبان میں چشتی فخری صوفیہ کے حالات میں ایک جلد میں ہے۔

انیس محققین، میر سید غلام علی حسینی واسطی بلگرامی نے اپنے خاندان کے بزرگان
دین اور صوفیہ کے حالات میں یہ کتاب لکھی ہے۔

الاسرار، فارسی زبان میں ایک ضخیم کتاب ہے، اس کے مصنف سید کمال محمد حسینی
امروہوی سنبھلی بن سید لعل ہیں، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۰۷۹ھ ہے۔

علماء کے حالات میں کتابیں

النور السافر، دسویں صدی ہجری کے علماء کے حالات میں عربی زبان میں شیخ

عبدالقادور بن شیخ حضری کی تصنیف ہے۔

مہمۃ المحدثین، فارسی زبان میں امتنان خواص خاں بیجاپوری حنفی کی تصنیف ہے،

اس کتاب کا سن تصنیف ۱۰۸۲ھ ہے۔

طبقات الحفاظ، مصنفہ مرزا محمد بدخشی بن رستم، یہ کتاب سمعانی کی کتاب الانساب

سے ماخوذ ہے۔

خاصۃ الحیات، حکیم احمد ٹھٹھوی سندھی بن نصر اللہ نے حکما کے حالات میں یہ کتاب

ابوالفتح گیلانی بن عبدالرزاق کے لیے تصنیف کی ہے۔

سبۃ المرجان (بزبان عربی) مآثر الکرام فی تاریخ بلگرام (بزبان فارسی) پر

دونوں کتابیں میر سید غلام علی آزاد بلگرامی بن نوح حسینی کی تصنیف ہیں۔

تاریخ العلماء، علمائے جون پور کے حالات میں شیخ خیر الدین محمد الہ آبادی کی

تصنیف ہے۔

تذکرۃ العلماء فارسی زبان میں شیعہ علماء کے حالات پر مولوی مہدی شیعہ فیض آبادی

بن نجف علی کی تصنیف ہے۔

نجوم السما فارسی زبان میں شیعہ علماء کے حالات پر مرزا محمد شیعہ لکھنوی بن صاحب

متوفی ۱۳۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

تکملہ نجوم السما، مصنف نجوم السما کے صاحبزادہ حکیم مہدی بن محمد لکھنوی کی تصنیف

ہے۔

بستان المحدثین، شیخ جلیل شاہ عبدالعزیز فاروقی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیف

ہے۔

آثار المحدثین، مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم

کتاب کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں موجود ہے۔

شذور العقیان فی تراجم الاعیان، شیعی علما کے حالات پر سید اعجاز حسین کٹوری بن مفتی محمد قلی کی تصنیف ہے۔

تاریخ الحکماء، دکن کے کسی عالم نے عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں والی حیدر آباد دکن کے زمانہ میں تصنیف کی ہے۔

معدن الجواہر، (بزبان عربی) مصنفہ مولوی مہدی مدراسی بن عارف۔
تذکرۃ العلما، عربی زبان میں ایک رسالہ مولوی محمد اشرف لکھنوی بن نعمت اللہ کی تصنیف ہے۔

اتحاف الدلاء المستقین بمعاصر الفقراء المحدثین، (بزبان فارسی)
التاج المکمل (بزبان عربی) الرحیق المختوم، فی تراجم ائمۃ العلوم، (بزبان عربی) یہ
تینوں کتابیں نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

الفوائد البہیہ، حنفی علما کے حالات میں یہ کتاب مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی بن
مولانا عبدالحلیم نے ۱۲۹۱ھ میں تصنیف فرمائی ہے، یہ کتاب کفوی کی طبقات کا خلاصہ ہے اور
مصنف نے اس پر کچھ مزید اضافہ بھی کیا ہے۔

التعلیقات السنیہ علی الفوائد البہیہ، مصنفہ مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلیؒ، اس
کتاب کا سن تصنیف ۱۲۹۳ھ ہے۔

النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر، فقہائے حنفیہ کے حالات میں ۱۲۹۱ھ میں
تصنیف کی گئی۔

مقدمۃ السعایہ شرح وقایہ کی شرح، مقدمۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ، مقدمۃ الہدایہ، مزلیۃ
الدراہ، مقدمۃ التعلیق المجد علی موطا الامام محمد، طرب الامثل فی تراجم الافاضل، ابراز النبی
الواقع فی شفاء النبی، تذکرۃ الراشد لرد تبصرۃ الناقد، یہ تمام کتابیں عربی زبان میں مولانا
عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ہیں۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے ابراز النی اور تذکرۃ الراشد بعض معترضین کے جواب میں لکھی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی کی کتاب الوفیات پر مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بعض کتابوں میں اعتراض کیا تھا، اس اعتراض کی تردید میں اور نواب صدیق حسن کی تائید میں بعض علمائے کتاب لکھی جس کا نام شفاء العیٰ اور دالشیخ عبدالحی رکھا، اس کتاب کے جواب میں مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے ابراز النی والواقع فی شفاء العیٰ تحریر فرمایا، پھر مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا جس کا نام تبصرۃ الناقد لرد کید الحافظ ہے، اس کتاب کے جواب میں مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الراشد تصنیف فرمائی۔

علماء کے حالات میں ہندوستانی مصنفین کی مزید کتابیں درج ذیل ہیں:

تذکرۃ العلماء، مصنفہ سید شمس الحق ڈیانوی بن امیر علی، یہ کتاب مکمل نہیں ہو سکی ہے۔
حدائق الحنفیہ، اردو زبان میں فقہائے احناف کے حالات میں شیخ فقیر محمد جھیلی کی تصنیف ہے۔

تاریخ علماء ہند، فارسی زبان میں مولوی رحمان علی خاں ناروی کی کتاب ہے۔
تطیب الاخوان بذکر علماء الزمان، بزبان اردو مولوی اور لیس نگرانی بن عبد العلی کی تصنیف ہے۔

آثار الاول، علمائے فرنگی محل کے حالات میں عربی زبان میں مولانا عبد الباری فرنگی محلی بن عبد الوہاب کی تصنیف ہے۔

ایک کتاب علمائے فرنگی محل کے حالات میں اردو زبان میں مولوی الطاف الرحمن بڑاگاؤں کی تصنیف ہے۔

مجمع العلماء، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی منظور الدین کاکوروی۔

حیات علماء، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی عبد الباقی سہوانی، اس کتاب میں

علمائے سہوان کے حالات درج ہیں۔

علمائے سلف، نابینا علماء، اردو زبان میں یہ دو مختصر رسالے صدر یار جنگ مولوی حبیب الرحمن شیروانی کی تصنیف ہیں۔

آثار سلف، مصنفہ مولوی برکات علی لکھنوی۔

انسان العین فی مشائخ الحرمین، مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ

عبدالعزیز۔

مخبر الواصلین، علماء و مشائخ کے سنین وفات کے بیان میں یہ ایک منظوم رسالہ ابو

عبداللہ محمد فاضل حسینی ترمذی اکبر آبادی بن احمد بن حسن کا تصنیف کردہ ہے۔

نزل من اتقی، عربی زبان میں شیخ عبدالرشید شوپانی، کشمیری کی تصنیف ہے۔

وہ کتابیں جو شعرا کے حالات میں لکھی گئی ہیں:

لباب الالباب، شیخ محمد عونی بن محمد نے ۶۲۷ھ میں تصنیف کی ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے، ایرانی شعرا کے حالات میں ہندوستان میں یہ سب سے

پہلی کتاب لکھی گئی ہے۔

ہفت اقلیم، مصنفہ شیخ احمد رازی بن احمد یہ کتاب ۱۰۰۲ھ میں اکبر آباد (آگرہ) میں

لکھی گئی ہے۔

عرفات العارفین و عرسات العاشقین، مرزا اتقی اوحدی بلیالی نے یہ کتاب اکبر آباد

میں ۱۰۲۴ھ میں تصنیف کی ہے۔

خلاصۃ احوال الشعراء، مصنفہ شیخ عبداللطیف عباسی بن عبداللہ مصنف نے اس

کتاب میں شعرا کے سات طبقات قائم کیے ہیں۔

جمع النفائس، یہ ایک جامع کتاب ہے، شیخ سراج الدین علی خاں آرزو نے ۱۱۶۳ھ

میں تصنیف کی ہے۔

مرآۃ الخیال، شیخ خان لوری بن امجد خاں نے ۱۱۰۲ھ میں تصنیف کیا ہے۔

مردم دیدہ، شیخ عبدالحکیم لاہوری نے ۱۱۷۵ھ میں تصنیف کی ہے۔

بہار بوستاں، (اس کا دوسرا نام بہارستان سخن بھی ہے) مصنفہ مصمام الدولہ

عبدالرزاق خوانی جنرل شاہ نواز خاں صفوی۔

تذکرہ بے نظیر، مصنفہ میر عبدالوہاب دولت آبادی، سن تصنیف ۱۱۷۲ھ ہے۔

خلاصۃ الکلام، علی ابراہیم خاں حسین آبادی کی تصنیف ہے، سن تصنیف ۱۱۹۸ھ ہے۔

ید بیضا، سن تصنیف ۱۱۴۸ھ ہے۔

سروآزاد، سن تصنیف ۱۱۶۶ھ ہے۔

خزانہ عامرہ، سن تصنیف ۱۱۷۶ھ ہے۔

یہ تینوں کتابیں میر سید غلام علی آزاد حسینی بلگرامی کی تصنیف ہیں۔

گنج شایگان، شیخ عمر بناری بن غوث متوفی ۱۲۱۵ھ کی تصنیف ہے۔

تذکرۃ الشعراء، مصنفہ مولانا رفیع الدین محدث قندھاری دکنی سن تصنیف ۱۲۱۶ھ ہے۔

گلزار اعظم، سن تصنیف ۱۲۶۹ھ ہے۔

صبح وطن، سن تصنیف ۱۲۵۷ھ ہے۔

یہ دونوں کتابیں نواب محمد غوث خاں مدراسی کی تصنیف ہیں۔

گلدستہ کرناٹک، مصنفہ حکیم باقر حسین نانکلی متوفی ۱۲۴۸ھ۔

گلدستہ بیجاپور، مصنفہ میر احمد علی خاں بیجاپوری سن تصنیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

آفتاب عالم تاب، مصنفہ قاضی محمد صادق ہگلو بن لعل محمد۔

نتائج الافکار، مصنفہ شیخ قدر اللہ گوپاموئی، سن تصنیف ۱۲۵۶ھ ہے۔

ریاض الشعراء، مشہور شاعر علی قلی خان والدہ داغستانی نے دہلی میں ۱۱۶۱ھ میں تصنیف

سفینہ بے خبر، میر عظمت اللہ حسینی بلگرامی بن لطف اللہ، سن تصنیف ۱۱۴۱ھ ہے۔

تذکرۃ الشعرا حکیم رحم علی سکندری متوفی ۱۲۲۶ھ۔

شمع انجمن، مصنفہ نواب سید صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی۔

نگارستان سخن، مصنفہ نواب سید نور الحسن خلف اکبر نواب سید صدیق حسن۔

صبح گلشن، مصنفہ نواب سید علی حسن خلف اصغر نواب سید صدیق حسن۔

روز روشن، مصنفہ مظفر حسین گوپا منوی ایٹھوی بن یوسف علی۔

شعر العجم (بزبان اردو چار جلدوں میں) مصنفہ مولوی شبلی نعمانی بن حبیب اللہ، یہ

کتاب اپنے موضوع پر منفرد ہے، اس سے پہلے اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

تذکرہ حسینی، مصنفہ میر حسین دوست سنبھلی۔

کلمات الشعراء اس کا دوسرا نام تذکرہ سرخوش بھی ہے، مصنفہ شیخ محمد افضل سرخوش

ان کی وفات مغل بادشاہ فرخ سیر کے عہد حکومت میں ہوئی ہے۔

نشر عشق، مصنفہ مرزا حسین علی خاں جامی عظیم آبادی بن آقا علی بن عسکر خاں سن

تصنیف ۱۲۳۳ھ ہے۔

خلاصۃ الافکار، مصنفہ مرزا ابوطالب لکھنوی بن محمد بیگ متوفی ۱۲۲۰ھ۔

تذکرہ، مصنفہ شیخ غلام ہمدانی مصحفی امر و ہوی لکھنوی۔

طور معنی، ایک مختصر رسالہ بزبان فارسی مصنفہ مولوی احمد حسین سحر۔

آئینہ حیرت، شاعر عورتوں کا تذکرہ ہے، مصنفہ مولوی احمد حسین سحر۔

تذکرہ مصنفہ نقش علی، مصنف کا زمانہ میر غلام علی آزاد بلگرامی اور والدہ داغستانی کے

بعد کا ہے۔

حیات الشعراء، مصنفہ محمد علی خاں۔

ہندوستانی شعراء کے حالات میں کتابیں

- گلزار ابراہیم (بزبان فارسی) مصنف علی ابراہیم حسین آبادی، سن تصنیف ۱۲۲۰ھ ہے۔
 گلشن ہند، مصنف مرزا لطف علی۔
 تذکرۃ الشعراء، مصنف فتح علی شاہ دہلوی۔
 طبقات الشعراء، مصنف مولوی قدرت اللہ حامد پوری۔
 تذکرۃ الشعراء، مصنف میر حسن دہلوی۔
 تذکرۃ الشعراء، مصنف میر محمد تقی میر اکبر آبادی۔
 تذکرۃ الشعراء، مصنف مرزا محمد رفیع سودا دہلوی۔
 تذکرۃ الشعراء، شیخ غلام ہمدانی مصحفی۔
 تذکرۃ الشعراء، حکیم قدرت اللہ خان قاسم دہلوی۔
 مخزن الشعراء، مصنف مرزا رحیم بیگ سردہنوی۔
 مخزن الشعراء، شعراء دکن کا تذکرہ، مصنف قاضی نور الدین حسین حسینی شیرازی،
 سن تصنیف ۱۲۶۸ھ۔
 گلشن بے خار، نواب مصطفیٰ خان شیفتہ دہلوی، سن تصنیف ۱۲۵۰ھ ہے۔
 گلستان سخن، مصنف مرزا قادر بخش تیموری دہلوی بن مکرّم بخت۔
 گلستان بے خزاں، مصنف حکیم قطب الدین اکبر آبادی، سن تصنیف ۱۲۶۵ھ ہے۔
 انتخاب لا جواب، مصنف مولوی امام بخش صہبائی دہلوی۔
 یادگار انتخاب، مصنف شعیب امیر احمد امیر مینائی۔
 سخن شعراء، مصنف مولوی عبدالغفور نساخ۔
 تذکرہ نیش، مصنف سید مرتضیٰ مدراسی سن تصنیف ۱۲۶۵ھ ہے۔
 محکم دلائق و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طور کلیم، مصنفہ سید نور الحسن بن نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

مذاق سخن، مصنفہ نواب سید علی حسن بن نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

ماہ درخشاں، تذکرہ شاعر عورتوں کا، مصنفہ ابوالقاسم شیروانی مالوی بن عباس۔

یادگار ضیغم، مصنفہ عبداللہ خاں حیدر آبادی۔

طرار عشق، مصنفہ نواب سید نور الحسن بن نواب سید صدیق حسن۔

آب حیات، مصنفہ مولوی محمد حسین آزاد دہلوی، اپنے موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

بہار بے خزاں، (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی احمد حسین سحر۔

تذکرۃ الشعراء، مصنفہ سید فضل الحسن حسرت موہانی۔

کتب سیرت

ایک کتاب سیرت نبوی پر مصنفہ شیخ محمد حسینی دہلوی، خواجہ گیسو دراز بن یوسف،

مدفون گلبرگہ۔

۱- الحدائق النضرہ، نبی کریم ﷺ اور آپ کے عشرہ مبشرہ صحابہ کی سیرت۔

۲- اتحاف النضرۃ العزیزہ بمعین السیرۃ الوجیزہ۔

۳- المنتخب المصطفیٰ فی اخبار مولد المصطفیٰ۔

۴- المنہاج الی معرفۃ المعراج، یہ چاروں کتابیں عربی زبان میں سید عبدالقادر

گجراتی بن شیخ حضری کی تصنیفات ہیں۔

منتخب مواہب لدنیہ، مصنفہ شیخ طاہر سندھی برہان پوری بن یوسف۔

کتاب الشمائل، مصنفہ سید عبدالاول حسین دہلوی بن علی بن علاء الحسنی۔

بذل القوۃ فی سنی النبوۃ، مصنفہ شیخ محمد ہاشم سندھی بن عبدالغفور۔

مدارج النبوۃ (بزبان فارسی) دو جلدوں میں مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن

سیف الدین۔

مطلع الانوار البہیہ فی حلیۃ الجلیۃ النبویہ، مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن

سیف الدین۔

نظم الدرر والمرجان، مصنفہ شیخ اوحید الدین برکی۔

ترجمہ نظم الدرر، مصنفہ سید علیم اللہ حسینی جالندھری بن عتیق اللہ۔

روضۃ النبی فی الشمائل، مصنفہ شیخ حبیب اللہ قنوجی۔

انوار النبۃ فی الخصائص، مصنفہ مفتی ابوالوفا کشمیری۔

الآداب الاحمدیہ، مصنفہ شیخ احمد ایٹھوی بن ابوسعید صالحی۔

سلک الدرر فی السیر، مصنفہ شیخ محمد صدیق لاہوری۔

سرور المخزون فی سیر النبی المامون، سیرت نبوی پر فارسی زبان میں یہ ایک رسالہ

ہے، جس کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم نے تصنیف کیا ہے۔

قرۃ العیون، شرح قرۃ العیون (چھ جلدوں میں بزبان اردو) متن اور شرح نواب

محمد علی خاں ٹونکی کی تصنیف ہے۔

جلاء العیون، منظوم رسالہ سید محمد علی رائے بریلوی ٹونکی بن عبدالسبحان کا تصنیف

کردہ ہے، دوسرا منظوم رسالہ آنحضور ﷺ کے حلیہ مبارکہ پر سید محمد علی رائے بریلوی ٹونکی بن

عبدالسبحان کا تصنیف کردہ ہے۔

گوہر مخزون، منظوم کتاب بزبان اردو مرتبہ سید عبدالرزاق رائے بریلوی ٹونکی ولد

محمد سعید۔

عین العیون، (بزبان اردو) ترجمہ سرور المخزون مرتبہ سید ابوالقاسم حسینی ہنسوی بن

عبدالعزیز۔

ایک رسالہ معراج پر (بزبان عربی) مصنفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسالہ معراج پر (بزبان عربی) مصنفہ شیخ ظہور انصاری لکھنوی بن حیدر۔

رسالہ معراج پر، مصنفہ مولوی جان محمد لاہوری۔

معراج نامہ (بزبان اردو) مصنفہ شیخ رؤف احمد رام پوری۔

نادر المعراج (بزبان فارسی) مصنفہ مولانا شیخ العالم اکبر آبادی، یہ کتاب شاہ جہاں بادشاہ کے زمانہ میں تصنیف کی گئی۔

ذریعۃ الاستشفاع، سیرت نبوی پر مولوی نصیر الدین برہان پوری بن جلال الدین متوفی ۱۲۹۳ھ کی تصنیف ہے۔

کشف الاسرار، سیرت نبوی پر مولوی ولی اللہ لکھنوی بن حبیب اللہ کی تصنیف ہے۔

تختہ المحبین، سیرت نبوی پر شیخ عبداللہ شافعی مدراسی بن صبغۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

سلوا الکلیب بذکر الحبیب، مصنفہ محدث شیخ رفیع الدین مراد آبادی۔

شیم الحبیب، مصنفہ مفتی الہی بخش کاندھلوی بن شیخ الاسلام بن تصنیف ۱۲۰۹ھ ہے۔

ضیاء القلوب، سیرت نبوی پر سید علی اکبر الہ آبادی بن علی جعفر کی تصنیف ہے۔

امیر السیر، سیرت نبوی پر مولوی بہادر علی خاں دہلوی کی تصنیف ہے۔

فعل الخیرات، مصنفہ سید حسن عسکری بلگرامی بن نواز ش علی۔

السیرۃ المحمدیہ (بزبان عربی) ایک ضخیم کتاب ہے، اس کے مصنف مولوی

کرامت الہی اسرائیلی دہلوی حیدر آبادی ہیں۔

تاریخ حبیب اللہ، الکلام المبین، معجزات نبوی پر، یہ دونوں کتابیں مفتی عنایت احمد

کا کوردی کی تصنیف ہیں۔

الشماتۃ العظمیٰ فی مولد خیر البریہ، بلوغ الہی بمعرفۃ الہی، اردو زبان میں یہ

دونوں کتابیں نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

خطبات احمدیہ، جلاء القلوب، یہ دونوں کتابیں سر سید احمد خاں دہلوی بن محمد متقی کی

تصنیف ہیں۔

میلاد الرسول، اردو میں سیرت نبوی ﷺ پر یہ رسالہ شیخ حسن قادری پھلواری بن شاہ سلیمان پھلواری کی تصنیف ہے۔

میلاد النبی ﷺ، سیرت نبوی ﷺ پر اردو زبان میں یہ رسالہ حافظ محبت الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔

تذکرۃ المصطفیٰ ﷺ، سیرت نبوی ﷺ پر یہ ایک عمدہ کتاب ہے، اس کے مصنف مولوی نواب علی نیوتی ہیں۔

خیابان آفرینش، سیرت نبوی ﷺ پر اردو زبان میں یہ رسالہ مشہور شاعر غشی امیر احمد امیر مینائی کی تصنیف ہے۔

السیرۃ المحمدیہ (بزبان اردو) مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔

رحمۃ للعالمین ﷺ، سیرت نبوی ﷺ پر ایک جامع کتاب ہے، اس کے مصنف قاضی سلیمان منصور پوری بن احمد شاہ ہیں۔

اسپرٹ آف اسلام (بزبان انگریزی) مصنفہ سید امیر علی کلکتوی۔

تنقید الکلام فی احوال شعائر الاسلام، یہ اردو ترجمہ سید ابوالحسن لکھنوی کا ہے۔

بہار خلد، شامل نبوی پر اردو زبان میں نظم کا ایک مجموعہ ہے۔

نسیم جنت، اردو زبان میں ایک منظوم رسالہ ہے، یہ دونوں رسالے مولوی کفایت اللہ مراد آبادی کے نظم کردہ ہیں۔

سیرۃ الحبیب الشفیع، اردو زبان میں سیرت نبوی ﷺ پر ایک رسالہ۔

السیرۃ النبویہ، سیرت نبوی ﷺ پر اردو زبان میں ایک رسالہ، یہ دونوں کتابیں

مولوی عبدالشکور کا کوروی بن ناظر علی کی تصنیف ہیں۔

مہر نبوت اردو زبان میں ایک رسالہ قاضی سلیمان منصور پوری بن احمد شاہ کی

تصنیف ہے۔

وسیلۃ النجاة، مصنفہ مولوی نقی علی بریلوی بن رضا علی۔

نور العینین، سیرت نبوی ﷺ پر شیخ محمد علی لکھنوی بن عبدالعزیز کی تصنیف ہے۔

بیان المحمود فی ذکر ولادة النبی المسموعہ، مصنفہ خطیب سید محمد محمود حیدر آبادی۔

الدرالاجہ، ترجمہ عقد الجوہر (بزبان اردو) مصنفہ حکیم حفاظت حسین۔

الدمع الجون، ترجمہ جلاء العیون، مرتبہ سید عبدالحمین بارہوی۔

ربیع الانوار، سیرت نبوی ﷺ پر مولوی عبید اللہ مدراسی بن صبغۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

سرور القلوب، سیرت نبوی ﷺ پر مولوی نقی علی بریلوی بن رضا علی کی تصنیف ہے۔

شمائل الرسول ﷺ (بزبان اردو) مصنفہ عبدالجبار آصفی حیدر آبادی۔

عزیز السیر، مصنفہ مولوی عبدالعزیز حیدر آبادی بن مہدی۔

منہاج النبوة، ترجمہ مدارج النبوة (بزبان اردو) مصنفہ خواجہ عبدالحمید۔

ناصر المحنین فی اخلاق سید المرسلین، مصنفہ حکیم ناصر علی غیاث پوری۔

کافور عظیم، سیرت نبوی ﷺ پر اردو زبان میں ایک رسالہ، مصنفہ سید عبداللہ

دہلوی بن میر احمد بن اسحاق۔

سیرۃ النبیؐ، مصنفہ شیخ شبلی نعمانی بن حبیب اللہ، اردو زبان میں سیرت نبوی ﷺ پر

یہ ایک ضخیم کتاب ہے، یہ کتاب اگر مکمل ہوتی تو اس کی پانچ ضخیم جلدیں ہوتیں، جلد اول کا

نصف حصہ شائع ہوا ہے۔

۱۔ اس کتاب کے مصنف کے انتقال کے بعد سیرۃ النبی ﷺ کی پہلی جلد کا دوسرا حصہ مصنفہ مولانا شبلی نعمانی شائع

ہوا اور اس کے بعد سیرۃ النبی ﷺ کی تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی اور ساتویں جلدیں مولانا شبلی کے شاگرد رشید

مولانا سید سلیمان ندوی کے قلم سے شائع ہوئی ہیں، یہ کتاب وسعت معلومات میں دینیات کی انسائیکلو پیڈیا کا درجہ

رکتی ہے، علی الحسنی۔

اہل بیت صوفیہ اور اکابرین کے حالات میں کتابیں

الفاروق، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حالات میں۔

المأمون، عباسی خلیفہ مامور شید کے حالات میں۔

سیرۃ النعمان، امام ابو حنیفہ کے حالات میں۔

الغزالی، امام غزالی کے حالات میں، اردو زبان میں یہ چاروں کتابیں مولوی شبلی

نعمانی بن حبیب اللہ کی تصانیف ہیں۔

السیدہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر شیخ حسن قادری پھلواروی بن شاہ

سلیمان پھلواروی کی تصنیف ہے۔

سیرت عمر بن عبدالعزیز، مولوی عبدالقادر موی بن عبداللہ کی تصنیف ہے۔

سیرت شافعی (بزبان اردو) مصنفہ شیخ نجم الدین سیوہاروی۔

تذکرہ ابوالنجیب ضیاء الدین عبدالقاہر سہروردی، مصنفہ شیخ حسن پھلواروی بن شاہ

سلیمان پھلواروی۔

سیرت شرف، (بزبان اردو) شیخ امام شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری کے حالات

میں مصنفہ سید ضمیر الدین احمد بہاری۔

سیرت شیخ ابوبکر شبلی (بزبان اردو) مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

سیرت امام ابوالقاسم جنید بغدادی، مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

سیرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر

لکھنوی۔

تذکرۃ العارفین، سیرت شیخ عبدالقادر جیلانی مصنفہ شیخ حسن علوی کا کوروی بن حسین۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سیرت خالد بن ولید، مصنفہ سید ابراہیم غفوحیدر آبادی۔

الہارون، عباسی خلیفہ ہارون رشید کے حالات میں مصنفہ مولوی مصباح الدین رہتکی۔

سیرت ام المومنین ام سلمہ ؓ (بزبان اردو) مصنفہ سید طلحہ حسینی ٹونگی بن محمد۔

سیرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بزبان اردو) مصنفہ سید سلیمان ندوی دسنوی بن ابوالحسن حسینی۔

عائشہ صدیقہ، حضرت عائشہ ؓ کے حالات میں (بزبان اردو) مصنفہ مولوی نیاز محمد فتح پوری بن امیر خان۔

سیرت ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ مصنفہ مولوی مظہر حسن دیوبندی۔

سیرت سیدہ سیکینہ بنت حسین بن علی ؓ (بزبان اردو) مصنفہ مولوی عبدالحلیم شرر لکھنوی۔

علماء نے اس کتاب پر سخت اعتراضات کیے، جس کے نتیجے میں مصنف حیدر آباد چلے گئے۔

الصدیق، حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے حالات میں مصنفہ حافظ عبدالرحمن امرتسری۔

المرتضیٰ، حضرت علی ؓ کے حالات میں مصنفہ حافظ عبدالرحمن امرتسری۔

سیرت الصدیق، اردو زبان میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے حالات میں مصنفہ مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی۔

سیرت الفاروق، اردو زبان میں ایک جامع کتاب مصنفہ سراج الدین احمد ساکن راولپنڈی۔

سیرت الفاروق، مصنفہ امراؤ مرزا حیرت دہلوی۔

تذکرہ حبیب اللہ، شیخ حبیب اللہ بیجاپوری بن احمد کے حالات میں مصنفہ مولوی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تذکرہ حبیب اللہی، شیخ حبیب اللہ بیجا پوری بن احمد کے حالات میں مصنفہ مولوی عبدالقادر۔

سیر محمدی، شیخ محمد یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز مدفون گلبرگہ کے حالات میں مصنفہ شیخ محمد سامانوی بن علی۔

تذکرۃ المراد، شیخ محمد حسین ٹھٹھوی سندھی کے حالات میں مصنفہ محمد حسین صفائی۔
مناقب الصدیقین، شیخ عبدالمتقدر دہلوی بن محمود بن سلیمان کے حالات میں ان کے کسی شاگرد کی تصنیف ہے۔

مطالع الانوار، شیخ عبدالمتقدر دہلوی کے حالات و مناقب میں، ان کے پوتے ابوالفتح بن عبدالحی بن عبدالمتقدر کی تصنیف ہے۔

سیر نظامی (بزبان فارسی) شیخ نظام الدین امیٹھوی بن یسین کے مناقب و حالات میں مصنفہ شیخ عبدالرزاق حنفی امیٹھوی بن خاصہ خدا۔

اخلاق جعفری (بزبان فارسی) شیخ جعفر امیٹھوی بن نظام الدین کے حالات میں، مصنفہ شیخ عبدالسلام امیٹھوی۔

اربع عناصر (بزبان فارسی) شیخ نظام الدین اور ان کے صاحبزادہ شیخ جعفر کے حالات میں مصنفہ شیخ محمد عاصم امیٹھوی۔

روضات المریدین فی اوصاف غوث العالمین (بزبان فارسی) شیخ قاسم افغانی پشاور بن قدیم کے حالات میں مصنفہ شیخ ابوتراب اسحاق لاہوری، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۰۲۰ھ ہے۔

ملفوظ بندگی (بزبان فارسی) شیخ نظام الدین عثمانی امیٹھوی بن محمد یسین کے حالات میں، مصنفہ شیخ محمد علی امیٹھوی بن عبدالجبار بن عبداللہ۔

القول الجلی فی مناقب الولی، حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم کے حالات میں مصنفہ شیخ محمد عاشق پھلتی۔

مقالات طریقت، شاہ عبدالعزیز دہلوی بن شاہ ولی اللہ کے حالات میں مصنفہ شیخ عبدالرحیم ضیاء حیدر آبادی۔

منظورۃ السعداء، امام کبیر حضرت سید احمد شہید بن سید عرفان کے حالات میں مصنفہ شیخ جعفر علی بستوی۔

مخزن احمدی، امام کبیر سید احمد شہید کے حالات میں، مصنفہ سید محمد علی ٹونگی بن عبدالسبحان۔

سوانح احمدی، امام کبیر سید احمد شہید کے حالات میں مصنفہ شیخ محمد جعفر تھانیسری انبالوی۔ سیرت علیہ، سید شاہ علم اللہ رائے بریلوی بن سید فضل کے حالات میں مصنفہ والد محترم سید فخر الدین بن سید عبدالعلی۔

اعلام الہدی، شاہ سید علم اللہ رائے بریلوی کے حالات میں مصنفہ سید نعمان نصیر آبادی بن نور۔

حیات طیبہ، شاہ اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبدالغنی کے حالات میں مصنفہ امراؤ مرزا خیرت دہلوی۔

مناقب رزاقیہ، سید شاہ عبدالرزاق ہانسوی کے حالات میں، مصنفہ شیخ ملا نظام الدین فرنگی محلی سہالوی۔

مناقب فخریہ، شاہ فخر الدین دہلوی کے حالات میں۔

تذکرہ آدمیہ، شیخ آدم بنوری بن اسماعیل کے حالات میں۔

مرآۃ مداری، شیخ بدیع الدین مدارکن پوری کے حالات میں۔

مرآۃ مسعودی، سید سالار مسعود غازی کے حالات میں یہ سب کتابیں شیخ عبدالرحمن

دیتھوی کی تصنیفات ہیں۔

تذکرۃ اللہی، شیخ مظفر علی اکبر آبادی کے حالات میں۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مرآۃ الاولایہ، شیخ عبدالجلیل بیانوی لکھنوی بن عمر کے حالات میں، یہ دونوں کتابیں بھی شیخ عبدالرحمن دہلتوی کی تصنیفات ہیں۔

زاد المعاد، شیخ حسام الدین دہلوی کے حالات میں، مصنفہ شیخ عبداللہ نقشبندی دہلوی بن عبدالباقی۔

نجات المریدین، سیدنا عبدالقادر جیلانی کے حالات میں مصنفہ شیخ علی محمد بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

زبدۃ الآثار، ترجمہ ہیچہ الاسرار (بزبان فارسی) سیدنا عبدالقادر جیلانی کے حالات میں، مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

تحفۂ قادریہ، سیدنا عبدالقادر جیلانی کے حالات میں (بزبان فارسی) مصنفہ ابوالمعالی لاہوری بن رحمت اللہ متوفی ۱۰۲۳ھ۔

روضۃ النواظر، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات میں عربی زبان سے فارسی زبان میں داراشکوہ کے حکم سے شیخ بدرالدین سرہندی بن ابراہیم نے ترجمہ کیا۔

سر الصدور، شیخ حمید الدین سوائی کے حالات میں مصنفہ فرید الدین سوائی ناگوری بن عبدالعزیز بن حمید سوائی۔

رسالہ قطبیہ، شیخ ملا قطب الدین شہید سہالوی کے حالات میں ملا عبدالعلی بحر العلوم کے صاحبزادہ عبدالاعلا انصاری لکھنوی کی تصنیف ہے۔

کل الجواہر، سیدنا عبدالقادر جیلانی کے حالات میں، مصنفہ شیخ عبدالقادر حسینی کتوری مدراسی بن شریف الدین۔

حیات باقیہ، شیخ عبدالباقی نقشبندی دہلوی کے حالات میں مصنفہ حافظ رحیم بخش دہلوی۔
حیات معین الدین، شیخ خواجہ معین الدین حسن چشتی سجری اجیری کے حالات میں، مصنفہ شیخ حافظ اللہ صابری۔

حیات گیسودراز، شیخ محمد حسینی دہلوی بن یوسف گیسودراز مدفون گلبرگہ کے حالات میں۔
حیات بوعلی، شیخ بوعلی قلندر کے حالات میں۔

انہار المفاخر، (بزبان فارسی) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات میں، یہ تینوں کتابیں شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین کی تصنیفات ہیں۔

وقائع احمدی، سیدنا امام سید احمد شہید رائے بریلوی کے حالات میں، مصنفہ شیخ محمد علی صدر پوری بن رمضان علی۔

کتاب المناقب، شیخ صبغۃ اللہ حسینی بھڑوچی بن روح اللہ کے حالات میں مصنفہ شیخ عبدالفتاح گجراتی، سن تصنیف ۱۰۳۵ھ ہے۔

تاریخ حسینی، سید محمد حسینی دہلوی گیسودراز بن یوسف مدفون گلبرگہ کے حالات میں مصنفہ ملک راجہ۔

تنویر البیان، (بزبان فارسی) ضخیم جلد میں، شیخ عبدالرحمن صوفی لکھنوی کے حالات میں، مصنفہ مولوی نور اللہ اعظم پوری بن محمد مقیم۔

ریاض الانوار (بزبان اردو) شیخ عبدالعزیز دہلوی بن الہی بخش کے حالات میں، ان کے نواسہ عمر بن فرید دہلوی کی تصنیف ہے۔

الحیاء بعد الممات (بزبان اردو) میاں صاحب شیخ نذیر حسین محدث دہلوی کے حالات میں، مصنفہ شیخ فضل حسین مہدانوی بن فرخ حسین۔

التبیان، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب میں مصنفہ سید معین الدین حسین کاظمی کڑوی۔

عمدة الوسائل، شیخ انوار الحق کے حالات میں مصنفہ مولوی ولی اللہ لکھنوی بن حبیب اللہ۔

سیرت شیخ عبدالقادر جیلانی، مصنفہ مولوی عبدالرزاق لکھنوی بن جمال الدین۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حسرة العالم، مولانا شیخ عبدالحلیم انصاری فرنگی محلی کے حالات میں، ان کے صاحبزادہ علامہ عبدالحی فرنگی محلی کی تصنیف ہے۔

حسرة الفحول لوفاة نائب الرسول، مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کے حالات میں، مصنفہ مولوی عبدالباقی لکھنوی۔

کنز البرکات فی سیرۃ ابی الحسنات، مولانا عبدالحی فرنگی محلی کے حالات میں مصنفہ مولانا حفیظ اللہ اعظم گڑھی۔

حسرة المسترشد بوصال المرشد، مولانا شیخ عبدالوہاب انصاری فرنگی محلی کے حالات میں ان کے صاحبزادہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھنوی کی تصنیف ہے۔

زبدۃ المقامات، (بزبان فارسی) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی بن عبد الواحد کے حالات میں مصنفہ شیخ محمد ہاشم کشمی۔

حضرات القدس، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے حالات میں مصنفہ شیخ بدرالدین سرہندی بن ابراہیم۔

مقامات معصومی، حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادہ خواجہ شیخ معصوم کے حالات میں، مصنفہ شیخ صغیر احمد سرہندی بن فضل اللہ بن عبدالقادر۔

عمدة المقامات، مصنفہ شیخ فضل اللہ مجددی۔

مقامات مظہریہ، حضرت مرزا جانجناں شیخ شمس الدین حبیب اللہ علوی کے حالات میں مصنفہ شیخ شاہ غلام علی دہلوی۔

معمولات مظہریہ، شیخ شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جانجناں کے حالات و مقامات پر مصنفہ مولوی نعیم اللہ علوی بہرائچی۔

مقامات سعیدیہ، شیخ احمد سعید دہلوی بن ابوسعید کے حالات میں مصنفہ شیخ مظہر دہلوی بن احمد سعید۔

اطلاع مخلصان، مولانا عبدالسلام، ہنسوی بن ابوالقاسم حسینی واسطی کے حالات میں، ان کے بھتیجے ابوالقاسم ہنسوی بن عبدالعزیز کی تصنیف ہے۔

حالات ولی، مولانا عبدالسلام ہنسوی کے حالات میں مولوی رحمت علی ہنسوی کی تصنیف ہے۔

الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف، حضرت شاہ ولی اللہ محدث فاروقی دہلوی بن شاہ عبدالرحیم کی خودنوشت سوانح ہے۔

مرآة الحقائق (بزبان اردو) شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری کے حالات میں ہے۔

اردو زبان میں ایک رسالہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بن اسد علی نانوتوی کے حالات میں، مصنفہ مولانا یعقوب نانوتوی بن مولانا مملوک العلّی۔

تذکرۃ الرشید (بزبان اردو) دو جلدوں میں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں، مصنفہ مولوی عاشق الہی میرٹھی۔

الابہتاج فی ذکر الحسین ابن منصور الحلّاج، مصنفہ مولوی خجمل حسین فاروقی گویا مئوی مدراسی۔

الذکر الجلی فی کرامات السید محمد علی، مصنفہ افسر الدولہ خان جہاں خاں مدراسی۔
اتحاف اتقی فی فضل الشیخ علی المتقی، مصنفہ شیخ عبدالوہاب مائٹوی مہاجر بن ولی اللہ۔
بستان الفوشیہ (بزبان اردو) شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے حالات میں مصنفہ شیخ عبداللطیف ساگری۔

حیاة الولی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حالات میں مصنفہ حافظ رحیم بخش دہلوی۔

نجات قاسم، امیر ابو العلا اکبر آبادی کے حالات میں، مصنفہ شیخ محمد قاسم۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حیات وارث، شاہ وارث علی قادری دیوی کے حالات میں مصنفہ مرزا منعم بیگ وارثی۔

وہ کتابیں جو مشہور اور بڑے لوگوں کے حالات میں لکھی گئی ہیں:

حیات جاوید، سرسید احمد خاں دہلوی بن محمد متقی بانی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے حالات میں مصنفہ خواجہ الطاف حسین پانی پتی عرف مولانا حالی۔

حیات سعدی، مشہور شاعر شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کے حالات میں مصنفہ مولانا حالی پانی پتی۔

یادگار غالب، مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی کے حالات میں مصنفہ مولانا الطاف حسین حالی پانی پتی۔

سیرت فریدی، فرید الدین دہلوی وزیر کے حالات میں، مصنفہ سرسید احمد خاں دہلوی۔
حیات مولانا کرامت حسین، مولوی سید کرامت حسین حسینی کٹوری بن سراج حسین کے حالات میں مصنفہ حامد علی خاں امرہوی۔

سیرت الحمود، دکن کے مشہور وزیر عماد الدین محمود گانواں گیلانی کے حالات میں مصنفہ مولوی عزیز مرزا دہلوی۔

حیات خسرو، امیر خسرو دہلوی بن سیف الدین کے حالات میں ایک مختصر رسالہ بزبان اردو مصنفہ سعید احمد مارہروی۔

حیات صالح، شاہ جہاں کے مشہور وزیر نواب سعد اللہ خاں تمیمی، چنیوٹی کے حالات میں ایک مختصر رسالہ مصنفہ سعید احمد مارہروی۔

حیات حافظ فارسی کے مشہور غزل گو شاعر شمس الدین خواجہ حافظ شیرازی کے حالات میں مولوی اسلم جیراچپوری بن سلامت اللہ کی تصنیف ہے۔

حیات جامی، مشہور عالم و صوفی شیخ عبدالرحمن جامی کے حالات میں مولوی اسلم محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جیراج پوری بن سلامت اللہ کی تصنیف ہے۔

حیات صلاح الدین، صلاح الدین ایوبی کے حالات میں اردو زبان میں یہ کتاب سراج الدین احمد وکیل ساکن راولپنڈی کی تصنیف ہے۔
جہاں آرا، مغل بادشاہ شاہ جہاں کی بڑی صاحبزادی جہاں آرا بیگم کے حالات میں مصنفہ مولوی محبوب الرحمن۔

حیات صلاح الدین، صلاح الدین ایوبی کے حالات میں، مصنفہ مولوی احمد حسین الہ آبادی بن بدر الدین۔

حیات نور الدین، شام کے مشہور فرما رواں سلطان نور الدین محمود زنگی کے حالات میں، مصنفہ مولوی احمد حسین الہ آبادی بن بدر الدین۔

نور جہاں، مغل بادشاہ جہاں گیر کی بیوی نور جہاں بیگم کے حالات میں مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔

حیات انیس مشہور مرثیہ گو شاعر میر بہر علی انیس لکھنوی کے حالات میں مصنفہ سید امجد علی اشہری۔

حیات عبدالرحمن، انگریزی زبان میں والی افغانستان امیر عبدالرحمن خاں افغانی کے حالات میں سلطان محمد سیالکوٹی کی تصنیف ہے، اس کتاب کے اردو زبان میں ترجمے ہوئے ہیں۔

زندگانی بے نظیر، مشہور شاعر نظیر اکبر آبادی کے حالات میں مصنفہ مولوی عبدالغفور بہاری۔

خان جہاں خانی، خان جہاں خاں لودھی عہد لودھی کے مشہور امیر کے حالات میں بزبان فارسی مصنفہ نعمت اللہ ہروی۔

مصنف نے یہ کتاب ۱۰۲۱ھ میں ملکا پور دکن میں تصنیف کی ہے اور اس کتاب

میں افغانوں کے نسب اور ان کے قبائل کی بہت عمدہ تفصیل بیان کی ہے۔

مآثر رحیمی، عہد اکبری کے مشہور امیر اور جنرل عبدالرحیم خانخاناں بن بیرم خاں کے حالات میں مصنفہ ملا عبدالباقی نہاوندی۔

حیات صلاح الدین ایوبی (بزبان اردو) مصنفہ قاضی سراج الدین۔

البراکہ، عباسی خلیفہ ہارون رشید کے برکی وزرا کے حالات میں۔

نظام الملک سلجوقی سلطان اسپ ارسلان اور ملک شاہ سلجوقی کے وزیر نظام الملک طوسی کے حالات میں، یہ دونوں کتابیں منشی عبدالرزاق کان پوری کی تصنیف ہیں۔

سرگزشت نیپولین، مصنفہ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین امرہوی۔

سیرت ارادت خاں واضح، مصنفہ سید اشرف الثمس حیدر آبادی۔

جلوۂ داغ، اردو کے مشہور شاعر نواب مرزا خاں داغ دہلوی کے حالات میں مصنفہ سید علی احسن مارہروی۔

جلوۂ محبوب، صوبہ دار دکن آصف جاہ اول نواب قمر الدین خاں حیدر آبادی کے حالات میں، مصنفہ مولوی غلام صدیقی حیدر آبادی۔

سوانح تانیتا بھیل، مصنفہ منشی شرف الدین رام پوری۔

سیرت حسن الصباح، مصنفہ مولوی عبدالجلیم شرر لکھنوی۔

حیات ٹوڈرل، شہنشاہ اکبر کے مشہور وزیر راجہ ٹوڈرل کے حالات میں، مصنفہ مولوی احمد الدین۔ بی، اے۔

حیات القیصرہ، مصنفہ مولوی بشیر الدین دہلوی بن ڈپٹی مولوی نذیر احمد دہلوی۔

حیات نور جہاں، مصنفہ نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ حیدر آبادی۔

سوانح ابوالفضل بن ملا مبارک ناگوری شہنشاہ اکبر کے مشہور وزیر ابوالفضل کے حالات میں

مصنفہ مولوی احمد الدین، بی، اے۔
مکتبہ دلائل و برہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سوانح ارسطو، مصنفہ نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ حیدر آبادی۔

سوانح اکبر شاہ، مصنفہ مولوی احمد الدین، بی اے۔

سوانح بابا ناک، مصنفہ غلام قادر فصیح۔

سوانح زیب النساء بیگم، مصنفہ مولوی احمد الدین، بی اے۔

سوانح بابر شاہ تیموری، مصنفہ مولوی حبیب الرحمن خاں شروانی۔

سوانح لارڈ بیکین، مصنفہ مولوی عبدالستار فرنگی محلی۔

سوانح ملکہ وکٹوریہ، مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

مرقع عبرت، سلطنت آصفیہ حیدر آباد دکن کے مشہور وزیر سر سالار جنگ اول کے حالات میں، مصنفہ مولوی مہدی حسن فتح نواز جنگ۔

سوانح نوشیرواں ملک عادل، مصنفہ مولوی رحیم بخش۔

سوانح لقمان حکیم، سوانح افلاطون، سوانح ارسطو، یہ تینوں کتابیں مرزا حیرت دہلوی

کی تصنیف ہیں۔

اورنگ زیب، مغل شہنشاہ عالم گیر بن شاہ جہاں کے حالات میں اور ان مخالفین

کے اعتراضات کے جواب میں، مصنفہ مولوی شبلی نعمانی بندولی بن حبیب اللہ۔

سیرت ابوریحان بیرونی، کتاب الہند کے مصنف ابوریحان محمد بیرونی بن احمد کے

حالات میں، مصنفہ سید حسن برنی۔

حیات شاہ جہانی، والی بھوپال شاہ جہاں بیگم کے حالات میں، ان کی صاحبزادی

سلطان جہاں بیگم نے بزبان اردو ایک ضخیم جلد میں یہ کتاب تصنیف کی ہے۔

ترک سلطانی، زبان اردو میں ایک ضخیم جلد میں یہ کتاب والی بھوپال سلطان

جہاں بیگم کے حالات میں خود ان کی املا کرائی ہوئی ہے۔

نویں فصل

علم جغرافیہ

جغرافیہ یونانی لفظ ہے، اس کے لفظی معنی زمین کی شکل کے ہیں، اصطلاح میں علم جغرافیہ اس علم کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ تمام زمین کے حالات اور ممالک، پہاڑ اور نہروں میں زمین کی تقسیم کی کیفیات بیان کی جائے اور زمین میں بسنے والوں کے حالات و عادات پر زمین کے مختلف حصوں کے اختلاف کی وجہ سے جو فرق ہوتا ہے، وہ بھی علم جغرافیہ میں بیان کیا جاتا ہے، اس فن میں سب سے مشہور کتاب بطلمیوس قلوژی کی ہے، بطلمیوس کی اس کتاب کو عربی زبان میں مشہور عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانہ میں منتقل کیا گیا ہے، مسلمان علما نے اس فن پر بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں سے مشہور بشاری کی احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، یا قوت حموی کی معجم البلدان، قزوینی کی آثار البلاد و اخبار العباد، ابوالفداء کی تقویم البلدان، ابن مردودیہ کی معجم البلدان ہیں۔

فن جغرافیہ پر ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

زبدۃ الاخبار، زبان فارسی ایک جلد میں، مصنفہ شیخ ابو محمد حسن کشمیری بن صدر الدین۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معجم البلدان (بزبان فارسی) ملا عبدالقادر بدایونی اور بعض دوسرے علما نے شہنشاہ اکبر کے حکم سے اس کتاب کو عربی زبان سے فارسی زبان میں منتقل کیا ہے۔

کتاب فی الجغرافیہ (بزبان عربی) مصنفہ شیخ عبدالوہاب شافعی مدراسی بن محمد غوث متوفی ۱۲۸۵ھ۔

کتاب فی جغرافیہ الطرق والشوارع، اس کتاب میں سلطنت اودھ کی سڑکوں و راستوں کا جغرافیہ بیان کیا گیا ہے، اس کے مصنف مفتی خلیل الدین کا کوروی بن نجم الدین متوفی ۱۲۸۱ھ ہجری ہیں۔

کتاب فی الکعبہ (بزبان فارسی) مصنفہ شیخ محمد ہاشم سندھی۔

کتاب الجغرافیہ (بزبان اردو) مصنفہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

جغرافیہ دکن، مصنفہ مولوی عبدالرحیم خاں۔

خلاصہ جغرافیہ عالم، مصنفہ سید عبدالفتح۔

الخارطة فی الدولة العلیة العثمانیة، مصنفہ مولوی کبیر الدین احمد۔

کشاف عالم (بزبان فارسی) پرانی و نئی دنیا کا جغرافیہ یورپی مصنفین کی تحقیقات کے مطابق، مصنفہ حکیم الہند لکھنوی یہ کتاب مصنف کی زندگی میں ۱۲۶۵ھ میں لکھنؤ میں طبع ہوئی ہے۔

جغرافیہ العرب، (بزبان اردو) مصنفہ مولوی شفقت علی بدایونی۔

جغرافیہ العرب (بزبان اردو) مصنفہ حافظ سلامت اللہ انامی۔

دوسرا باب

علوم شرعیہ دینیہ کے بیان میں

اس میں سات فصلیں ہیں

- ۱- علم فقہ
- ۲- علم اصول فقہ
- ۳- علم فرائض (علم مواریث)
- ۴- فن حدیث
- ۵- فن تفسیر
- ۶- علم تصوف و سلوک
- ۷- علم کلام

پہلی فصل علم فقہ میں

فقہ وہ علم ہے جس میں تفصیلی دلائل کے ذریعہ احکام شرعیہ فرعیہ کے استنباط سے بحث کی جائے، اس علم کی بنیاد اصول فقہ کے مسائل ہیں اور دوسرے علوم شرعیہ سے بھی اس علم کو مدد حاصل ہوتی ہے۔

علم فقہ کا فائدہ احکام شرعیہ پر عمل کرنا ہے اور اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اعمال شرعیہ پر عمل کرنے کا انسان میں ملکہ پیدا ہو اور عملی علوم کا دار و مدار زیادہ تر دلائل ظنیہ پر ہوا کرتا ہے، علم فقہ بھی ایک عملی علم ہے، اگرچہ اس علم کا مدار کتاب و سنت ہیں اور وہ قطعی الثبوت ہیں لیکن کتاب و سنت کی دلالت اپنے معنی و مقصود پر ظنی مانی گئی ہے، اس لیے مسائل فقہیہ کا کتاب و سنت سے استنباط میں اجتہاد اور اختلاف رائے کی گنجائش ہے اور مقلد کے لیے کسی امام اور مجتہد کی رائے و اجتہاد پر عمل کرنا جائز ہے۔

امت مسلمہ نے جن مذاہب فقہیہ کو قبول کیا ہے اور جواب تک عالم اسلام میں موجود ہیں، وہ چار ہیں، ہر ایک کی نسبت الگ الگ امام کی طرف ہے، فقہ حنفی کے امام، امام ابوحنیفہ ہیں، فقہ مالکی کی نسبت امام مالک بن انس کی طرف ہے، فقہ شافعی کی نسبت امام شافعی کی طرف اور فقہ حنبلی کی نسبت امام احمد بن حنبل کی طرف ہے۔

عالم اسلام کے مختلف حصوں میں ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی فقہ کو قبولیت حاصل ہوئی ہے، مثلاً اندلس اور شمالی افریقہ کے مغربی حصہ میں لوگ فقہ مالکی پر عمل

کرتے ہیں، حجاز و یمن میں فقہ شافعی رائج ہے، نجد میں فقہ حنبلی پر عمل ہوتا ہے اور فقہ حنفی عراق ماوراء النہر آذربائیجان خوارزم افغانستان اور ہندوستان میں رائج ہے۔

ہندوستان میں ابتدا ہی سے فقہ حنفی کا رواج رہا ہے لیکن ساحل سمندر کے قریب مثلاً مدراس، ملپار اور کوکن میں چوں کہ اہل یمن اور اہل حجاز کی آمد و رفت یہاں زیادہ تھی اس لیے اس علاقہ کے لوگ عام طور پر فقہ شافعی پر عامل ہیں اور آج بھی وہ اسی پر قائم ہیں، فقہ مالکی اور فقہ حنبلی کا کوئی اثر ہندوستان میں نہیں ہے، بجز اس کے کچھ لوگ مالکی اور حنبلی فقہ کے ماننے والے بغرض تجارت یا اور کسی مقصد سے ہندوستان آئے۔

ہندوستان میں اس صدی میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جو ان چاروں مذاہب میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتا ہے اور براہ راست کتاب و سنت سے مسائل فقہیہ کا استنباط کرتا ہے، اس گروہ میں کچھ تو وہ لوگ ہیں جن کی رائے معتدل اور افراط و تفریط سے خالی ہے، اس گروہ کی رائے یہ ہے کہ مسائل فقہیہ میں کسی امام کی تقلید جائز ہے کیوں کہ ہر شخص براہ راست کتاب و سنت سے مسائل نہیں نکال سکتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص براہ راست کتاب و سنت سے رجوع کر سکتا ہے اور اس میں اس کی اہلیت بھی ہے اور اس کی تحقیق اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ امام کی رائے اس مسئلہ میں کتاب و سنت سے زیادہ قریب نہیں ہے تو ایسے شخص کے لیے اس مسئلہ میں امام کی تقلید جائز نہیں، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پوتے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید بن عبد الغنی بن ولی اللہ اور سید احمد شہید بریلوی بن سید عرفان اور ان کے اکثر اصحاب و اتباع کی یہی رائے ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک مسائل فقہیہ میں کسی امام کی تقلید ناجائز و حرام ہے اور ان کے نزدیک کتاب و سنت سے جو احکام صراحۃً معلوم ہوں، انہیں کا اتباع کرنا چاہیے اور مسائل فقہ میں قیاس و اجماع حجت شرعی نہیں ہے، یہ مسلک مولانا فخر عباسی الہ آبادی بن سبکی اور میاں جی شیخ نذیر حسین حسینی دہلوی بن جواد علی اور نواب سید صدیق حسن حسینی بھوپالی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بعض لوگوں کے نزدیک مسائل فقہیہ میں کسی امام کی تقلید ناجائز و حرام ہے اور ان کے نزدیک کتاب و سنت سے جو احکام صراحۃً معلوم ہوں، انہیں کا اتباع کرنا چاہیے اور مسائل فقہ میں قیاس و اجماع حجت شرعی نہیں ہے، یہ مسلک مولانا فاخر عباسی الہ آبادی بن مکی اور میاں جی شیخ نذیر حسین حسینی دہلوی بن جوادی علی اور نواب سید صدیق حسن حسینی بھوپالی اور ان کے متبعین کا ہے۔

ایک گروہ کی رائے اس معاملہ میں حد افراط تک پہنچی ہوئی ہے اور تقلید کی حرمت پر یہ لوگ بہت مصر ہیں، مقلدین کو یہ اہل بدعت میں شمار کرتے ہیں اور ان کو نفس کا غلام سمجھتے ہیں، یہ لوگ اپنی اس سخت رائے میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ ائمہ کرام اور بالخصوص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی بھی کر دیتے ہیں، یہ مسلک شیخ عبدالحق بناری بن فضل اللہ اور شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی وغیرہ کا ہے۔

ان لوگوں نے اپنے مسلک و خیال کے مطابق کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، مثلاً شیخ معین الدین سندھی بن امین کی دراسات اللیب اور شیخ فاخر الہ آبادی کی قرۃ العینین اور شاہ اسماعیل شہید دہلوی کی تنویر العینین اور میاں سید نذیر حسین کی معیار الحق اور شیخ عبد اللہ الہ آبادی کی اعتصام السنہ اور نواب سید صدیق حسن بھوپالی کی ”الجنة فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنة“ کے وغیرہ ہیں، اس موضوع پر نواب سید صدیق حسن اور دوسرے علماء کی بہت سی مشہور کتابیں ہیں، جن کا تذکرہ ہم طوالت کے خیال سے نہیں کر رہے ہیں، نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے فقہ حدیث کے موضوع پر کچھ کتابیں تصنیف کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں: مسک الختام شرح بلوغ المرام، بدور الابلہ، دلیل الطالب، ہدایۃ السائل، فتح المغیث، اسحٰب المقبول، العرف الجادی وغیرہ۔

علمائے احناف میں بھی دو گروہ ہیں، ایک تحقیق و انصاف کی راہ پر ہے، مثلاً ملا بحر العلوم عبد العلی بن ملا نظام الدین مصنف ارکان اربعہ اور مولانا عبدالحق فرنگی بکلی بن عبدالحلیم مصنف التعلیق المجد، احناف میں دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو تقلید پر سختی سے قائم ہے اور اس کے خلاف کوئی چیز نہیں برداشت کر سکتے ہیں، مثلاً مولانا شیخ فضل رسول اموی بدایونی اور ان کے متبعین۔

فقہ حنفی پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کے مختلف الگ الگ طبقات ہیں:

امام ابو حنیفہ کے مشہور شاگرد امام محمد بن حسن کی وہ کتابیں جن کو ظاہر الروایہ کہتے ہیں اور وہ چھ کتابیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

المبسوط، الزیادات، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔

دوسری قسم ان کتابوں کی ہے جن کو نوادر کہا جاتا ہے، اس فہرست میں امام محمد کی وہ کتابیں ہیں جو ظاہر الروایہ کے علاوہ ہیں، مثلاً الکیسانیات اور امام ابو حنیفہ کے مشہور شاگرد قاضی امام ابو یوسف کے وہ نوٹس ہیں جو ان کے املا کرائے ہوئے ہیں اور امام حسن ابن ساعہ اور معلیٰ بن منصور وغیرہ کی کتابیں نوادر کی فہرست میں ہیں۔

تیسری قسم ان کتابوں کی ہے جن کو واقعات کہا جاتا ہے، یہ وہ کتابیں ہیں جن میں وہ مسائل درج ہیں جن کو متاخرین نے فقہ حنفی کے اصول پر مستبٹ کیا ہے، کیوں کہ جب ان سے ان مسائل کے بارہ میں فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے متقدمین احناف کی کتابوں میں اس کا کوئی جواب نہیں پایا تھا، اس لیے وہ استنباط اور قیاس پر مجبور ہوئے، مثلاً ابواللیث کی ”النوازل“ اور ناطفی کی ”مجموع النوازل“ اور ”الواقعات“ اور صدر شہید کی ”الواقعات“۔

چوتھی قسم ان کتابوں کی ہے، جن کو فتاویٰ کہا جاتا ہے اور جن کو متاخرین احناف نے جمع فرمایا ہے، جیسے ”فتاویٰ قاضی خاں“ اور ”الخلاصہ“ اور ”الظہیر“۔

پانچویں قسم ان کتابوں کی ہے جس میں وہ مسائل بیان کیے گئے ہیں جو متاخرین کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں اور یہ مسائل انہوں نے جمع کیے ہیں، ظاہر روایت اور ان مجموعوں سے جن پر متقدمین مشائخ نے امتیاز کیا تھا، مثلاً الوقایہ ”الکنز“ ”الختار“ ”مجمع البحرین“ اور ”القدوری“ فقہ حنفی میں قدوری کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں، مثلاً ہدایہ جس کے مصنف مرغی نانی ہیں اور الدر المختار جس کے مصنف حنفی ہیں، اس کے علاوہ بھی قدوری کی بہت سی شرحیں ہیں اور قدوری پر بڑے نادر حاشیے بھی لکھے گئے ہیں،

مثلاً ابن ہمام کی فتح القدیر اور ابن عابدین کی رد المختار۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فقہ میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

علوم شرعیہ میں سب سے زیادہ فقہ پر ہندوستانی مصنفین نے کتابیں لکھی ہیں، ان کتابوں میں سے کچھ اوپر لکھی ہوئی مستند کتابوں کی شرحیں اور حواشی ہیں اور کچھ فتوے کی کتابیں ہیں جو کتابیں حواشی و شرح کی حیثیت رکھتی ہیں وہ یہ ہیں:

شرح ہدایہ، مصنفہ شیخ حمید الدین مخلص دہلوی متوفی ۷۶۳ھ۔

شرح ہدایہ، مصنفہ شیخ خداداد دہلوی اس کتاب کا تذکرہ حاجی خلیفہ حلبی نے کشف الظنون میں کیا ہے۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ حسین غیاث پوری بن عمر العریضی متوفی ۷۹۸ھ۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ سید اشرف سمنانی کچھوچھوی بن ابراہیم متوفی ۸۰۸ھ۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ الہ داد جون پوری۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ مفتی عبدالسلام اعظمی دیوبند۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ محمد نعیم جون پوری بن محمد فائز۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ پیر محمد جون پوری لکھنوی بن اولیا۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ ولی اللہ لکھنوی بن حبیب اللہ۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ عبدالحکیم لکھنوی بن عبدالباقی۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ شیخ عبدالحلیم لکھنوی بن امین اللہ۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ سید عبداللہ حسینی بلگرامی بن آل احمد، یہ حاشیہ کتاب البیوع سے

کتاب الشفاعت تک ہے۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ مولانا عبداللہ فرنگی محلی لکھنوی بن عبدالحلیم۔

حاشیہ ہدایہ، مصنفہ مولوی محمد حسن سنبھلی۔

ترجمہ ہدایہ (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ عبدالحق سرہندی۔

ترجمہ ہدایہ (بزبان فارسی) مرتبہ قاضی غلام محی بہاری۔

مترجم نے یہ ترجمہ کسی انگریز افسر کے اشارہ سے کیا تھا، بعد میں شیخ محمد راشد بردوانی نے اس ترجمہ کی تصحیح کی ہے اور دوبارہ مرتب کیا ہے۔

ترجمہ ہدایہ (بزبان اردو) مرتبہ سید امیر علی لکھنوی بن معظم علی، ہدایہ کے اس اردو

ترجمہ کا نام عین الہدایہ ہے۔

شرح وقایہ پر بھی بہت سی شرحیں اور حاشیے لکھے گئے ہیں مثلاً:

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ شیخ عنایت اللہ لاہوری، اس حاشیہ کا نام غایۃ الحواشی ہے

اور دو جلدوں میں ہے۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ شیخ محمد وارث بناری بن عنایت اللہ۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ شیخ نور الدین گجراتی بن محمد صالح۔

السعایہ شرح وقایہ کی شرح، مصنفہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی بن عبدالحلیم، مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح وقایہ کی ایک دوسری شرح بھی لکھی ہے، اس شرح کا نام عمدة الراعیہ ہے اور شرح وقایہ کے نصف اول کی شرح ہے اور دو جلدوں میں ہے۔

حسن الولایہ حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ۔

تکملة عمدة الراعیہ، مصنفہ مولوی عبدالحمید لکھنوی بن عبدالحلیم، یہ کتاب شرح وقایہ کی تیسری جلد کی شرح ہے۔

تکملة عمدة الراعیہ، مصنفہ مولوی عبدالعزیز لکھنوی بن عبدالحلیم، یہ شرح وقایہ کی

چوتھی جلد کی شرح ہے۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ مولانا مفتی یوسف فرنگی محلی بن محمد اصغر، یہ حاشیہ مسح راس کی بحث تک ہے۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ مولوی عبدالرزاق لکھنوی بن جمال الدین۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ والد محترم حکیم فخر الدین حسنی رائے بریلوی بن عبدالحی۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ شیخ برہان الدین دیوی بن سرفراز علی، یہ حاشیہ شرح وقایہ کی بحث طہر متخلل پر ہے۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ مولوی عبدالحلیم لکھنوی بن امین اللہ، یہ حاشیہ بھی شرح وقایہ کی بحث طہر متخلل پر ہے۔

حاشیہ شرح وقایہ، مرتبہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی بن نظام الدین، یہ حاشیہ شرح وقایہ کی بحث طہر متخلل پر ہے۔

حاشیہ شرح وقایہ، طہر متخلل کی بحث پر، مرتبہ مولوی خادم احمد لکھنوی۔

حاشیہ شرح وقایہ، طہر متخلل کی بحث پر مرتبہ سید معین الدین حسینی کاظمی کڑوی۔

صرح الحمایہ شرح وقایہ، مصنفہ مولوی محمد حسن سنہلی۔

ترجمہ شرح وقایہ (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ عبدالحق سرہندی سن تالیف ۱۰۸۶ھ ہے۔

نور الابصار، یہ کتاب شرح وقایہ کا اردو ترجمہ اور اس کی شرح چار جلدوں میں ہے،

اس کے مؤلف مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں ہیں۔

شرح مختصر الوقایہ، مؤلفہ شیخ عبدالشکور جون پوری۔

حل الضروری شرح مختصر القدری، مرتبہ مولوی عبدالحمید لکھنوی بن عبدالحلیم۔

ملقط الحقائق شرح کنز الدقائق، مصنفہ شیخ عنایت اللہ لاہوری۔

شرح کنز الدقائق، مؤلفہ مولوی محمد شکور جعفری بن امانت علی۔

تحفۃ العجم فی فقہ الامام الاعظم، فارسی زبان میں کنز الدقائق کا ترجمہ ہے، اس کے

مترجم محمد سلطان بریلوی ہیں اور سن تصنیف ۱۲۵۲ھ ہے۔

احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق (بزبان اردو) مترجم مولوی محمد احسن نانوتوی۔

فرح شاہی شرح خلاصہ کیدانی، مؤلفہ فیض الحسن گجراتی بن نور الحسن۔

شرح فرح شاہی، مؤلفہ شیخ محمد عابد لاہوری۔

شرح فرح شاہی، مؤلفہ مولوی محمد حسن سنہلی۔

شرح فرح شاہی (بزبان فارسی) مؤلفہ مولوی نصر اللہ خاں خورجوی۔

حاشیہ در مختار، مؤلفہ مولوی عبدالحق آبادی مہاجر کی بن شاہ محمد۔

شرح در مختار (بزبان فارسی) باب تعذیرات کی مؤلفہ مفتی خلیل الدین خاں

کا کوروی، مصنف نے یہ کتاب کلکتہ کے انگریز چیف جسٹس ہرنگٹن کے ایما سے لکھی ہے۔

غایۃ الاوتار، در مختار کا ترجمہ اور اردو زبان میں اس کی شرح بھی ہے، اس کے

مصنف مولوی خرم علی بلہوری اور مولوی محمد احسن نانوتوی ہیں۔

ترجمہ فتاویٰ عالمگیری (بزبان اردو) مترجم سید امیر علی لکھنوی بن معظم علی اور بعض

دوسرے حضرات عالمگیری کی کتاب البیانیات کی شرح (بزبان فارسی) مؤلفہ قاضی نجم

الدین علی خاں کا کوروی۔

شرح مواہب الرحمن، مصنفہ شیخ جمال پٹنی گجراتی بن عبد اللطیف بن عبد الحمید۔

حاشیہ ملامۃ کتاب البیوع سے کتاب الوصایا تک، مرتبہ مولوی محمد دین پنجابی۔

النیرۃ الوضیۃ، شرح الجواہر الموضیۃ، مصنفہ مولوی احمد رضا بریلوی بن نقی علی۔

کتاب فتاویٰ

ہندوستانی علماء کی مرتب کردہ کتب فتاویٰ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، جن کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فوائد فیروز شاہی، ملا محمد اتاری نے فیروز شاہ تغلق کے ایما سے یہ کتاب فقہ حنفی کے فتاویٰ پر فارسی زبان میں لکھی ہے۔

فتاویٰ تاتار خانہ، اس کے مصنف شیخ عالم دہلوی بن علاہیں، مصنف نے یہ کتاب فیروز تغلق کے وزیر تاتار خاں کے لیے تصنیف کی ہے، کتاب دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد کتاب الطہارت سے کتاب الوقف تک ہے اور دوسری جلد کتاب الکفالہ سے کتاب الوصایا تک ہے۔ مجموعہ خانی، یہ کتاب فقہ پر فارسی زبان میں ہے، اس میں ارکان اربعہ یعنی صلوٰۃ صوم حج اور زکوٰۃ کے مباحث ہیں، یہ کتاب الف تغلق بہرام خاں کے لیے لکھی گئی، کہا جاتا ہے یہ کتاب شیخ کمال الدین ناگوری بن کریم الدین کی تصنیف ہے۔

خزانۃ الروایات، اس کے مصنف قاضی جگن حنفی گجراتی ہیں، یہ کتاب ایک جلد میں ہے، اس کی ابتدا الحمد للہ الذی خلق الانسان و علم البیان سے ہے۔

فتاویٰ حمادیہ، مصنفہ ابوالفتح مفتی رکن الدین ناگوری بن حسام الدین یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

فتاویٰ ابراہیم شاہی، اس کے مصنف قاضی نظام الدین کیلکانی ہیں، اس کتاب کی ابتدا الحمد للہ الذی رفع منار العلم و اعلا مقدارہ سے ہے، علامہ چلی نے کشف الظنون میں لکھا ہے کہ قاضی خاں کی یہ کتاب بہت ہی اہم اور بڑی ہے اور قاضی خاں کو اپنی اس تصنیف پر بڑا فخر تھا، مصنف نے یہ کتاب ایک سو ساٹھ کتابوں سے مرتب کی اور یہ سلطان ابراہیم شاہ کے لیے لکھی گئی ہے۔

فتاویٰ ضیائیہ، مصنفہ قاضی ضیاء الدین عمر سنائی بن عوض۔

مطالب المؤمنین، مصنفہ شیخ بدر الدین لاہوری بن تاج الدین بن عبد الرحیم۔

فتاویٰ برہنہ (بزبان فارسی) مصنفہ شیخ نصیر الدین بنانی لاہوری۔

فتاویٰ توراتیہ، مصنفہ میرک محمد سندھی بن محمود بن ابوسعید۔

فتاویٰ نقشبندیہ، مصنفہ شیخ معین الدین کشمیری بن خاوند محمود۔

مجموع البرکات (بزبان عربی) مصنفہ مفتی ابوالبرکات دہلوی بن سلطان بن ہاشم

بن رکن الدین مصنف نے یہ کتاب ۱۱۱۶ھ میں تصنیف کی ہے، کتاب کی ابتدا الحمد للہ

الذی نور قلوب الموحیدین بنور التوحید والایمان سے ہے۔

سراج منیر (بزبان عربی) مصنفہ مفتی تابع محمد لکھنوی بن مفتی محمد سعید سنہ تصنیف

۱۱۲۸ھ ہے، یہ کتاب بہت اہم اور بہترین کتابوں میں ہے، اس کی ابتدا منك البدایہ

والیہ النہایہ یا من انار بعلم الفقہ قلوب اولی الالباب سے ہے۔

فصول معصومیہ، مصنفہ شیخ محمد معصوم جاسی بن نظام الدین۔

مختصر الشامی، مصنفہ خوند میاں لکھنوی۔

فتاویٰ نقشبندیہ، شیخ فیض الحسن سورتی گجراتی بن نور الحسن۔

کتاب الفقہ (چار جلدوں میں) مصنفہ مفتی ابوالوفا، حنفی کشمیری۔

فتاویٰ فقہیہ، مصنفہ میر محمد جون پوری لکھنوی بن اولیا۔

زبدۃ الروایات، مصنفہ سید علیم اللہ جالندھری بن عتیق اللہ۔

فتاویٰ فقہیہ، مصنفہ ملا غفران رام پوری بن تائب۔

منتخب الفتاویٰ (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی عبدالکافی مرشد آبادی، مصنف نے یہ

کتاب ۱۲۳۶ھ میں مرشد آباد (بنگال) میں تصنیف کی ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ، مصنفہ شیخ کبیر حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی بن شاہ ولی اللہ، یہ

کتاب ایک ضخیم جلد میں ہے، اس میں مولانا عبدالحی برہانوی بن ہبۃ اللہ اور حضرت شاہ محمد

اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبدالغنی دہلوی کے فتاویٰ بھی ہیں، فتاویٰ عزیزیہ کے جامع مولوی

کریم اللہ کشمیری بن خلیل اللہ عرف مدار ہیں، سنہ ترتیب ۱۲۵۳ھ ہے۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد قتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فتاویٰ محمدیہ، مرتبہ سلطان ٹیپو۔

فتاویٰ اختیار، مرتبہ مولوی سلامت علی خاں بناری۔

فتاویٰ شریفیہ، مرتبہ مفتی شرف الدین رام پوری۔

متفرقات احمدیہ، (دو جلدوں میں) مرتبہ فقیہ احمد رام پوری بن محمد سعید۔

فتاویٰ فقہیہ (بزبان فارسی) مرتبہ مرزا حسن علی محدث لکھنوی۔

فتاویٰ ناصرہ، فارسی زبان میں فقہ حنفی پر مرتبہ شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن

ناصر الدین۔

فتاویٰ فقہیہ، مرتبہ مولوی رحمت اللہ لکھنوی بن نور اللہ۔

فتاویٰ فقہیہ، مرتبہ مولوی رضا علی بناری بن سخاوت علی۔

جامع الفتاویٰ (چار جلدوں میں) مرتبہ سید عبدالفتاح گلشن آبادی بن عبداللہ۔

فتاویٰ محمدیہ، مرتبہ شیخ محمد حنفی سندھی بن اسماعیل۔

مجموعہ فتاویٰ (تین جلدوں میں) مرتبہ مولانا عبداللہ فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا

عبدالحمید۔

مجموعہ فتاویٰ، مرتبہ استاذی مولانا محمد نعیم لکھنوی بن عبدالحمید۔

مجموعہ فتاویٰ، مرتبہ مولانا اشرف علی تھانوی بن عبدالحق۔

عطایا نبویہ در فتاویٰ رضویہ، مرتبہ مولوی احمد رضا بریلوی بن نقی علی۔

فتاویٰ ارتضائیہ، مرتبہ قاضی ارتضیٰ علی خاں فاروقی گوپاٹوی۔

فتاویٰ محمود شاہی، مرتبہ قاضی ابوالخیر طیب ملتانی بن لدھا۔

فتاویٰ شہابیہ، مرتبہ ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی جون پوری۔

البحار الزاخرۃ (بزبان عربی) مرتبہ شیخ حسام الدین حنفی دہلوی۔

فتاویٰ اشرفیہ، مرتبہ سید اشرف سمنانی کچھوچھوی بن ابراہیم۔

فتاویٰ عالم گیری

فتاویٰ عالم گیری کو فتاویٰ ہندی بھی کہا جاتا ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر بہت جامع ہے، بہت زیادہ اہم اور مفید ہے، اس کی عبارت بہت ہی سہل و رواں ہے اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بہت ہی عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ہے، اس میں مسائل بھی بہت زیادہ ہیں، یہ کتاب اپنی اہمیت و افادیت کی وجہ سے عرب ممالک اور شام و مصر اور القاہرہ میں فتاویٰ ہندی کے نام سے بہت مشہور ہے، کتاب کی چھ جلدیں ہیں، پہلی جلد کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سے ہے، یہ کتاب ہدایہ کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے اور اس میں صرف انہیں مسائل کو لیا ہے جو ظاہر الروایہ سے ثابت ہیں، جو مسائل نوادر سے ثابت نہیں ہیں ان کو نہیں ذکر کیا ہے، صرف اس صورت میں ذکر کیا ہے، جب ظاہر الروایہ میں مسئلہ کا جواب نہ ملا ہو یا نوادر کے جواب میں صراحت ہو کہ اس پر فتویٰ بھی ہے، اس کتاب کے مرتبین نے ہر عبارت کو جس کتاب سے نقل کیا ہے، حوالہ بھی دیا ہے اور بغیر کسی شدید ضرورت کے تبدیلی نہیں کی ہے، مجھے عرصہ سے فتاویٰ عالم گیری کے مرتبین و مصنفین کے اسما جاننے کی فکر و طلب تھی، بالآخر مجھے معلوم ہوا کہ مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر نے شیخ نظام الدین برہان پوری کو اس کتاب کی تدوین پر مقرر فرمایا اور ان کو اختیار دیا کہ اپنی مدد کے لیے کچھ اور فقہاء مقرر کر لیں، یہ واقعہ شہنشاہ اورنگ زیب کی ابتدا عہد سلطنت کا ہے، اس کتاب کی تدوین پر دو لاکھ روپے عالم گیر نے صرف کیے۔

چار اہل علم و اہل تقویٰ بزرگوں کو شیخ نظام الدین برہان پوری کی ماتحتی میں فتاویٰ عالم گیری کی ترتیب و تدوین کے لیے مقرر کیا اور ایک ایک چوتھائی کام ہر ایک کے ذمہ تقسیم

- ۱- قاضی محمد حسین جون پوری محاسب، ۲- شیخ علی اکبر حسینی اسعد اللہ خانی، ۳- شیخ حامد بن ابو حامد جون پوری، ۴- مفتی محمد اکرم حنفی لاہوری
- جیسا کہ مرآۃ العالم میں ہے، ان پانچوں کے علاوہ فتاویٰ عالم گیری کے مرتبین کی فہرست میں بہت سے نام ہیں جن میں سے کچھ جن کو ہم جان سکے ہیں، درج ذیل ہیں:
- شیخ رضی الدین بھاگلپوری، شیخ عبدالرحیم بن وجیہ الدین دہلوی، مفتی وجیہ الدین گوپا منوی، خطیب شیخ احمد بن منصور گوپا منوی، ابوالبرکات بن حسام الدین دہلوی، شیخ محمد جمیل بن عبدالجلیل جون پوری، مولانا ابوالخیر ٹھٹھوی سندھی، مولانا نظام الدین بن نور محمد ٹھٹھوی سندھی، شیخ محمد سعید بن قطب الدین سہالوی، مفتی عبدالصمد جون پوری، مولانا جلال الدین مچھلی شہری۔
- قاضی عصمت اللہ بن عبدالقادر لکھنوی، قاضی محمد دولت بن یعقوب فتح پوری، شیخ محمد غوث کا کوروی، سید عبدالفتاح بن ہاشم صدی۔

فقہ حنفی کی دوسری کتابیں

فقہ حنفی پر کتب مذکورہ بالا کے علاوہ دوسری کتابیں درج ذیل ہیں:

تحفۃ النصائح (منظوم بزبان فارسی) مرتبہ شیخ یوسف چشتی بن ابو یوسف متونی

۷۷۷ھ۔

نصاب الاحساب، مرتبہ قاضی ضیاء الدین عمر بن عوض سنائی۔

تیسیر الاحکام، رسالہ بزبان فارسی مرتبہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت

آبادی جون پوری۔

دستور المصلین مرتبہ شرف جون پوری بن سعد۔

آداب الحسبہ، مرتبہ شیخ عصمت اللہ سہارن پوری۔

فتح المنان فی تائید مذہب النعمان، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

فتح المذاہب، مرتبہ شیخ فتح محمد محدث برہان پوری بن عیسیٰ۔

مفتاح الصلوٰۃ (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ فتح محمد برہان پوری۔

خلاصۃ الخانیہ، مرتبہ شیخ محمد نافع اکبر آبادی، مصنف نے یہ کتاب بختاورد خاں

عالم گیری کے لیے لکھی ہے۔

المختصر فی الفروع، مرتبہ حبیب اللہ قنوجی۔

کنز السعاده، مرتبہ شیخ معین الدین کشمیری بن خاوند محمود۔

مختصر الہدایہ، مؤلفہ شیخ اہل اللہ دہلوی بن شاہ عبد الرحیم فاروقی دہلوی (برادر

حضرت شاہ ولی اللہ)

مالا بدمنہ (بزبان فارسی) مؤلفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔

الاخذ بالاقویٰ، یہ رسالہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے مسائل فقہیہ میں لکھا ہے، اس

میں جو زیادہ قوی اور مدلل مسلک ہے اس کی وضاحت کی ہے۔

کتاب فی الفروع، مرتبہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، اس کتاب میں مصنف نے ہر

مسئلہ کو ماخذ اور دلیل کے ساتھ اور ہر مسئلہ میں ائمہ اربعہ کے مسلک مختار کو بیان کرنے کا

التزام کیا ہے، جیسا کہ مقامات مظہریہ میں ہے۔

جوہر النظام، مسائل فقہیہ پر عربی زبان میں نظم کا مجموعہ ہے، اس کے ناظم شیخ شجاع

الدین حیدر آبادی ہیں۔

کشف الخلاصہ، مصنفہ شیخ شجاع الدین حیدر آبادی، سن تصنیف ۱۲۲۶ھ ہے۔

رسائل الارکان، مصنفہ علامہ بحر العلوم عبد العلیٰ فرنگی محلی لکھنوی بن ملا نظام الدین

فرنگی محلی لکھنوی۔

مآۃ مسائل (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ اسحاق فاروقی محدث دہلوی بن محمد افضل، یہ

فارسی زبان میں سو مسائل فقہیہ ہیں، اس کو جمع کیا ہے، احمد اللہ انامی بن دلیل اللہ نے۔
الاربعین، (بزبان فارسی) فتاویٰ شاہ اسحاق محدث دہلوی شاہ صاحب کے بعض
شاگردوں نے اس کو مرتب کیا ہے۔

مفتاح الجنہ، (بزبان اردو) مرتبہ شیخ کرامت علی جون پوری۔
نفع المفتی والمسائل مجمع متفرقات المسائل، اپنے موضوع پر یہ کتاب بہت عمدہ اور
مفید ہے، اس کے مرتب مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا عبدالحلیم انصاری ہیں، سن
تصنیف ۱۲۸ھ ہے۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے رسائل مسائل فقہیہ پر تصنیف
فرمائے ہیں، مثلاً:

الفك المشحون فيما يتعلق انتناع المرتهن بالمرهون، القول الجازم
فی سقوط الحد بنكاح المحارم، الفلك الدوار فی روية الهلال بالنهار، الافصاح
عن شهادة المرأة فی الارضاع، تحفة النبلاء فی جماعة النساء، الکلام الجلیل
فیما يتعلق بالمندیل، ترویج الجنان بتشریب الدخان، زجر ارباب الریان عن
تشریب الدخان، ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان، تحفة الطلبة
فی تحقیق مسح الرقبة، تحفة الکملة علی حواشی تحفة الطلبة، افادة الخیر
فی الاستیاء بسواک الغیر، التحقیق العجیب فی التثویب رفع الستر عن
کیفیه ادخال المیت وتوجیہه الی القبلة فی القبر، سباحة الفکر فی الجهر
بالذکر، الهسهسه بنقض الوضوء بالقهقهة، القول المنشور فی هلال خیر
الشهور، آکام النفائس فی اداء الانکار بلسان فارس، قوت المغتذین بفتح
المغتذین، القول الاشراف فی الفتح عن المصحف، هداية المعتدین الی فتح
المتقذین، احکام القنطرة فی احکام البسملة، تدویر الفک فی حصول
الجماعة بالجن والملك، الانصاف فی حکم الاعتکاف۔

مذکورہ بالا تمام کتابیں عربی زبان میں ہیں۔

رسائل فقہیہ

خلاصۃ المسائل، مصنفہ مولوی عبدالقادر

تطہیر الاموال (بزبان اردو) معاملات میں مصنفہ مولوی فتح محمد لکھنوی۔

علم الفقہ، اردو زبان میں ایک جامع کتاب ہے، مصنفہ مولانا عبدالشکور کاکوروی بن ناظر علی۔

مسلك المتقين، مسائل فقہیہ پر ایک منظوم رسالہ ہے، اس کے مرتب صوفی اللہ

یارخان ہیں۔

کنز الحسنات فی مسائل الزکوٰۃ (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی محمد مبین لکھنوی بن

محبت اللہ۔

تحفۃ المشتاق فی النکاح والصداق (بزبان فارسی) مصنفہ مرزا حسن شافعی محدث

لکھنوی۔

چشمہ رفیع (بزبان اردو) مسائل طہارت پر مصنفہ مولوی علی محمد لکھنوی بن محمد معین۔

محاسن العمل، مسائل صلوٰۃ پر مصنفہ مفتی عنایت احمد کاکوروی۔

الدر الفرید فی مسائل الصیام والعیہ، ہدایات الاضاحی، یہ دونوں کتابیں

بھی مفتی عنایت احمد کاکوروی کی ہیں۔

غایۃ البیان، حلال اور حرام جانوروں کے بیان میں، غایۃ الکلام قرأت خلف الامام

کے بیان میں، دونوں کتابیں فارسی زبان میں مولوی محمد معین الدین لکھنوی بن ملا مبین کی ہیں۔

زاد التقویٰ فی آداب الفتویٰ، مصنفہ مولوی خادم احمد لکھنوی۔

تذکرۃ الجمعہ، اشاعت الجمعہ، تبصرۃ الجمعہ، یہ تینوں کتابیں سید عبدالسلام حسینی واسطی

ہنسوی بن ابوالقاسم کی تصنیف ہیں۔

شواہد الجمعۃ فی ابطال شرطیۃ السلطان لا قاتمۃ الجمعۃ، مصنفہ شیخ علی حبیب پھلواروی بن ابوالحسن۔

ایک رسالہ بزبان فارسی، مصنفہ شیخ جان محمد لاہوری، اس رسالہ میں مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان میں نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔

الحقیقات العلی فی اثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القری، مصنفہ شیخ شمس الحق محدث ڈیانوی عظیم آبادی۔

جامع الآثار فی اختصاص الجمعۃ بالامصار، مصنفہ مولوی ظہیر احسن شوق نیوی۔
رسالہ فی اباحتہ لبس العللین فی المسجد، مصنفہ شیخ حسین بن محمد بن یوسف حسینی دہلوی (مدفون گلبرگ)۔

الدر المنصود فی حکم امرأۃ المفقود (بزبان فارسی) مصنفہ مفتی صدر الدین خاں آزر دہلوی۔

نہایۃ الامل فی مسائل حج البذل، مصنفہ مولوی عبدالحق الہ آبادی مہاجر کی بن شاہ محمد۔
کتاب فی بحث الرضا، مصنفہ مولوی عنایت رسول چریا کوٹی بن علی اکبر۔
تحقیق الکلام فی التداوی بالشی الحرام، اکتساب الاثواب بمیان حکم ابدان المشرکین و المؤمنین مع اہل الکتاب، یہ دونوں کتابیں مولوی عادل ناروی الہ آبادی بن محمد الدین کی ہیں۔
ہدایۃ الشقاۃ الی نصاب الزکوۃ، نور الکریمین فی رفع الیدین بین الخطبتین، یہ دونوں کتابیں مفتی محمد سعید شافعی مدراسی بن صبحۃ اللہ کی ہیں۔

تخذیر الاخوان فی مسئلہ الربوا، القول الصواب فی الحجاب القول البذیع فی اختصاص المصر للجمع، یہ تینوں کتابیں مولانا اشرف علی تھانوی کی ہیں۔

احسن البھاعۃ فی اثبات النوافل بالجماعہ، مصنفہ شیخ عمر دہلوی بن فرید۔

الاستقصاء فی الاستفتاء، علم الیقین فی مسائل الاربعین، غایۃ الادراک فی مسائل السواک، انوار الہدیٰ فی تحقیق الصلوٰۃ الوسطیٰ، کشف المذکور عن وجہ السحر، یہ سب کتابیں چودھری شوکت علی سندیلوی کی ہیں۔

عقود الجمان فی جواز الکتابۃ للنسوان، مصنفہ شیخ شمس الحق محدث ڈیانوی عظیم آبادی۔
آداب احمد فی سنن الزوائد، ابیۃ الاسلام (بزبان عربی) کفارة الذنوب (بزبان اردو) یہ تینوں کتابیں مولوی رحمان علی خاں ناروی الہ آبادی کی ہیں۔
تنقیح المسائل، مصنفہ مولوی سکندر علی خاں خالص پوری۔

اسکات المعتمدی فی قرأۃ خلف الامام (بزبان عربی) مصنفہ مولوی شبلی نعمانی اعظمی بن حبیب اللہ۔

بدر الکمال فی رؤیۃ الہلال، فتاویٰ بے نظر، یہ دونوں کتابیں مولوی عبدالغفار لکھنوی کان پوری بن عالم علی کی ہیں۔

احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح، قرۃ العین متحقق رفع البیدین، یہ دونوں کتابیں مولوی مشتاق احمد میٹھوی کی ہیں۔

الحق الصریح فی بیان التراویح، مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بن اسد علی۔
کشف المعصلات فی النساء المحرمات، مصنفہ مولوی نصیر الدین برہان پوری، متوفی ۱۲۹۳ھ۔

اشام الفطر فی احکام عید الفطر، مصنفہ مولوی محمد سعید عظیم آبادی بن واعظ علی۔
تحفۃ النبلا فی آداب الخلاء، القول الموطا فی الصلوٰۃ الوسطیٰ، مواہب القدوس فی احکام الجلووس۔

تحفۃ الحبیب فی تحقیق الصلوٰۃ والکلام بین یدی الخطیب، فحیۃ الشہداء لابی الہیاء، البرہان علی حکم تقبیل الابرہین عند الاذان، یہ سب کتابیں مولوی ادیس خفی نگر امی بن عبدالعلی کی ہیں۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

البصائر ترجمہ الاشباہ والنظائر، تشہید المسبانی بالکاح الثانی، تنقیح البیان بجواز کتابۃ النسوان، رسالہ فی بحث الاذان، یہ سب کتابیں مولوی وکیل احمد سکندر پوری کی ہیں۔
کشف القناع عن وجہ السماع، اصول السماع، یہ دونوں رسالے شیخ فخر الدین زرادی متوفی ۷۴۸ھ کے ہیں۔

رسالہ اباحۃ السماع، مؤلفہ شیخ سلیمان قریشی ملتانی بن احمد بن زکریا۔
ہدایۃ الاعمال فی بحث السماع، مؤلفہ شیخ حسین خباز کشمیری۔
حد الغنائی حرمة الغناء، مؤلفہ شیخ عصمت اللہ سہارن پوری بن محمد اعظم، غنا و مزامیر کی حرمت پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔

سل الصمصام علی من قال ان المزمر امیر لیست بحرام، مصنفہ مفتی اکرام الدین دہلوی۔
اعلام الہدیٰ فی تحریم المزمر امیر والغناء، مصنفہ مولوی خادم احمد لکھنوی۔
رسالہ فی تحریم الغناء والمزمر امیر مصنفہ شیخ سراج احمد محدث لکھنوی۔
رسالہ فی تحریم الغناء، مؤلفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔
التحریر فی حرمة الغناء والمزمر امیر، مصنفہ مولوی عبدالحی علی نگرانی۔
رسالہ فی جواز سماع الغناء، مصنفہ شیخ محمد سالم دہلوی بن سلام اللہ۔
ازالۃ القناع عن وجہ السماع، مصنفہ شیخ نور اللہ اعظم پوری بن محمد مقیم۔
رسالہ فی بحث السماع، مصنفہ مولوی عبدالباقی لکھنوی بن علی محمد۔

رسالہ در بحث سماع (بزبان اردو) مؤلفہ مولوی عبدالباقی فرنگی محلی لکھنوی بن عبد الوہاب۔

رسالہ در بحث سماع (بزبان اردو) مؤلفہ مولوی اشرف علی تھانوی۔
مسئلہ سماع پر سب سے زیادہ مفصل اور نافع کتاب عربی زبان میں قاضی عیسیٰ گجراتی بن عبد الرحیم کی ہے۔

رسالہ درجواز سماع، مصنفہ سید حسین حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ بن محمد بن یوسف۔

الاغتناء في الغناء، مصنفه شيخ محمد افضل عباسي اله آبادي بن عبد الرحمن۔

کشف القناع عن وجوه السماع (بزبان عربی) مصنفہ خاک سار مصنف کتاب ہذا۔

کتاب زکوٰۃ الصيد فیما اصابہ الرصاص، مصنفہ سید عرفان ٹوکنی بن یوسف، اس کتاب میں مصنف نے بندوق کی گولی سے مرے ہوئے جانور کے حلال ہونے کو ثابت کیا ہے، اسی مسئلہ پر ایک کتاب اور ہے جس کے مصنف شیخ محمد سورتی گجراتی بن یوسف ہیں، اس مسئلہ پر شیخ محمود حسن حنفی ٹوکنی کی بھی کتاب ہے، یہ کتاب بیروت میں شائع ہوئی ہے اور مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ بندوق کی گولی سے مراد ہوا جانور حرام ہے۔

التبيان في حكم شرب الدخان، (بزبان فارسی) مصنفه سید معین الدین حسینی کاظمی

کڑوی۔

رسالہ در تحقیق ربا، مصنفہ مولوی بشیر سہوانی بن بدرالدین۔

رسالہ فی الاستسقا، مصنفہ میرٹھس الدین حسینی بالا پوری بن غیب اللہ۔

رسالہ فی التوارخ، رسالہ فی رؤیۃ الہلال، مصنفہ مولوی عنایت العلی حیدر آبادی۔

رسالہ فی معرفۃ اوقات الصلوٰۃ، مصنفہ مولوی عبدالرزاق لکھنوی بن جمال الدین۔

رسالہ در مسائل صیام (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی مبین لکھنوی بن محبت اللہ۔

رسالہ بزبان اردو فقہ حنفی کے مسائل میں، مصنفہ شیخ محمد غوث شافعی مدرسی۔

رسالہ در بیان عشر خراج (بزبان فارسی) مصنفہ قاضی ثناء اللہ یانی تہی۔

رسالہ فی تحقیق الاولیاء، رسالہ فی تحقیق الحجاب، مصنفہ شاہ رفیع الدین فاروقی

دہلوی بن شاہ ولی اللہ۔

تحقیق الاشارة بالسبابة فی التشہد، رسالہ فی تحقیق الذور والذباح، رسائل فی مسائل الربا، رسالہ فی الاوزان، یہ تمام رسالے فارسی زبان میں شیخ برہان الدین اعظمی دیوی بن سرفراز علی کی تصنیف ہیں۔

رسالہ فی اباحۃ ربح القرض من المقرض، مصنفہ مفتی شرف الدین رام پوری۔
رسالہ فی الاشارة بالمسحۃ فی التشہد (بزبان عربی) مصنفہ مولوی شیخ عنایت اللہ حنفی لاہوری۔

الدلیل القوی فی القراءة خلف الامام (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی احمد علی حنفی سہارن پوری بن لطف اللہ۔

عبرقی الحان فی اجابة الاذان، حسن البرلۃ فی تنفيذ حکم الجملة، اذکی الہلال فی ابطال ما احدث الناس فی امر الہلال، احلی من المسکر بطلۃ سکر ودر احوال القری لمن لطلب الصحۃ فی اجازۃ القری، جمل مجلیہ فی ان المکتر وہ تنزیہا لیس بمحصیۃ، الامر باحترام المقابر، المعرکۃ للمعاء علی طالح نطق بکفر طوعاً، المقالة المسفرة عن احکام البدعة المکفرة، احکام الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام، فصل القضانی رسم الافاق، یہ تمام کتابیں مولوی احمد رضا حنفی بریلوی بن نقی علی کی تصنیفات ہیں۔

ایہاد المصائب فی صلوة التراويح، الماء فی تحقیق الدعاء، غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام، خیر الکلام فی مسائل الصیام، القول الحسن فیما یتعلق بالنوافل والسنن، عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والتحریر، یہ تمام کتابیں مولوی عبدالحلیم لکھنوی بن امین اللہ کی ہیں۔

تحقیق اراضی الہند، عربی زبان میں یہ رسالہ عشر وخراج کے مسائل کے بیان میں، شیخ جلال الدین تھانیسری کی تصنیف ہے۔

لباب الناسک، بزبان عربی مصنفہ شیخ رحمت اللہ سندھی مہاجر بن عبد اللہ بن ابراہیم بن تصنیف ۹۶۲ھ ہے۔

تبصرہ قاسمی، مصنفہ شیخ محمد قاسم بردوانی بن محمد دائم سن تصنیف ۱۱۸۹ھ ہے۔

جامع التعذیرات من کتب الثقات، الجواهر الذواہر فی التعذیرات بزبان فارسی، یہ دونوں کتابیں قاضی سراج الدین علی خاں کی تصنیف ہیں۔
خلاصۃ الفقہ، مصنفہ مولوی عبداللطیف لاہوری۔
درک المآرب فی آداب الحجی والشوارب، التوشیحات المسندیۃ، بالمسائل المروریۃ، عمدۃ البصاعہ فی مسائل الرضاع، القول الصواب فی مسائل الخطاب، یہ کتابیں مولوی تراب علی لکھنوی کی تصنیف ہیں۔

رسالہ فی احکام البغاة، مصنفہ مفتی محمد راشد بنگالی۔

سراج الشریعہ، مصنفہ مفتی امر اللہ خاں۔

الشمس اللامعہ فی کراہیۃ الجماعۃ الثانیۃ، مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

مفتاح الرشاد، مصنفہ مولوی مسیح الدین کاکوروی۔

مناسک الحج، مصنفہ شیخ ہاشم محدث سندھی بن عبدالغفور۔

رسالہ فی التخییر والتفہیم (بزبان اردو) مصنفہ شیخ عمران رام پوری بن غفران۔

الرای النجیح فی عدد رکعات التراتوج، مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

تعلیم الاسلام، بزبان اردو نماز و روزہ وغیرہ کے مسائل ہیں، مصنفہ مؤلف کتاب ہذا۔

غایۃ المرام، مسائل فقہیہ میں، مصنفہ شیخ محمد افضل عباسی الہ آبادی بن عبدالرحمن۔

رسالہ فی اربعۃ الاحتیاطیۃ بعد صلوٰۃ الجمعۃ، مصنفہ شیخ محمد افضل الہ آبادی۔

حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، بزبان فارسی حج و زیارت کے مسائل میں مصنفہ

شیخ محمد ہاشم سندھی بن عبدالغفور، سن تصنیف ۱۱۳۵ھ ہے۔

فوائد المسلمین فی العبادات، بزبان فارسی، مصنفہ شیخ عبداللہ دہلوی بن عبدالرحیم

بن عبدالرشید۔

احکام العیدین، بزبان اردو مصنفہ مولوی قطب الدین حنفی دہلوی یہ کتاب شیخ محمد محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسحاق کے رسالہ کی شرح ہے۔

بدائع المنظوم، مسائل صلوٰۃ و صیام میں مولانا علی رضا ہندی نے فارسی زبان میں نظم کیا ہے۔

تقریر الصلوٰۃ، بزبان اردو مصنفہ شاہ عبدالقادر دہلوی بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔
ہدایۃ الشریعہ فی احکام الحکمۃ والحرمتہ، بزبان فارسی مصنفہ مولوی غنی احمد صدیقی بن محمد عطا ساکن قبصہ بجنور ضلع لکھنؤ۔

شرح محمد منظوم رسالہ فن فقہ میں مصنفہ محمد قندھاری لکھنوی بن ابراہیم خلیل اس منظوم رسالہ میں مصنف نے اپنے سید ہونے کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ ان کے متعلق یہ مشہور ہے وہ قبیلہ شاہ عالم خیل کے افغان پٹھان ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

فقہ شافعی پر ہندوستانی مصنفین کی کتابوں کی تفصیل

رسالہ (بزبان عربی) مصنفہ شیخ علی شافعی مہائمی بن احمد۔

کفایۃ المبتدی، یہ رسالہ شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین کی تصنیف ہے۔

تعلیقات بر رسالہ ابوشجاع، مصنفہ شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین۔

تعلیقات بر رسالہ ابوشجاع، مصنفہ شیخ عبداللہ بن صبغۃ اللہ بن محمد غوث شافعی مدراسی۔

الفوائد الغوثیہ، مصنفہ شیخ عبداللہ بن صبغۃ اللہ بن محمد غوث شافعی مدراسی۔

الفوائد البصغیہ فی فقہ الشافعیہ، مصنفہ شیخ عبداللہ بن صبغۃ اللہ بن محمد غوث شافعی مدراسی۔

ہبۃ اللہ، مصنفہ شیخ عبدالوہاب شافعی بن محمد غوث متوفی ۱۲۸۵ھ۔

المطالع البدریہ فی شرح الکواکب الدریہ، مصنفہ قاضی صبغۃ اللہ بن محمد غوث شافعی

متوفی ۱۲۸۰ھ۔

الفتاویٰ الصغیہ، مصنفہ شیخ احمد بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی۔

قاطعة اللسان لمن انكر قرأة نظم القرآن، تحفة صلاح حاشیہ برتوشہ فلاح، مناسک حج کے بیان میں، رسالہ در فقہ شافعی، یہ تینوں کتابیں شیخ احمد بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی کی تصنیفات ہیں۔

رسالہ در فقہ شافعی، مصنفہ قاضی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی۔

تحفة المشتاق فی احکام النکاح والانفاق، مصنفہ شیخ عبدالقادر شافعی سورتی بن عبدالاحد باعلطہ۔

تحفة الاخوان، مصنفہ شیخ ابراہیم شافعی سورتی بن عبداللہ باعلطہ۔

آئینہ توجیہ فی شرح التنبیہ، مصنفہ شیخ حبیب اللہ شافعی الیوری بن محمد درویش شافعی متوفی ۱۲۲۲ھ۔

سرتاج (بزبان اردو) ترجمہ تحفہ محتاج کسی ہندوستانی عالم نے بدرالدین عبداللہ توری کے ایما سے یہ ترجمہ کیا ہے۔

وہ کتابیں جو فقہ حدیث میں لکھی گئی ہیں

قرۃ العینین فی رفع الیدین، مصنفہ شیخ فاخرالہ آبادی بن تحسینی عباسی۔

تنویر العینین فی رفع الیدین، مصنفہ مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبدالغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

المروضة النبویہ شرح الدرر البہیہ (بزبان عربی) بدور الاہلۃ فی ربط المسائل بالادلة دلیل الطالب علی ارجح المطالب، ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل، فتح المغیث لفقہ الحدیث، (بزبان اردو) حل

الاسئلة المشکلة، قضاء الارباب عن مسئلة النسب، تعلیم الصلوۃ (بزبان اردو) محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایضاح الحجۃ فی العمرۃ (بزبان عربی) رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق (بزبان عربی) مناسک حج پر (یہ سب کتابیں نواب سید صدیق حسن قنوجی بھوپالی بن اولاد حسن کی تصنیفات ہیں۔

فقہ محمدی شرح الدرر البہیہ، ارکان الاسلام، یہ دونوں کتابیں مولوی ابراہیم آروی بن عبد العلی کی ہیں۔

القول المصدوق فی اثبات التشہد للمسبوق، رسالہ فی اثبات الجہر بالفاتحۃ فی صلوة الجنازہ، الموعظۃ الحسۃ فی خطبۃ الجمعۃ بکل لسان من الالسنۃ، یہ سب کتابیں شیخ فقیر اللہ لکھنوی بن فتح الدین کی ہیں۔

اتمام الخشوع بوضع الیمین علی الشمال بعد الركوع، مصنفہ مولوی یوسف حسین خان پوری بن محمد حسین۔

حل المغلقات فی بیان الطلقات، مصنفہ مولوی عبد القادر منوی بن عبد اللہ۔
تفریح الجنان باحکام القیام فی رمضان، مصنفہ مولوی عبد القادر منوی بن عبد اللہ۔
رسالہ فی جواز الاضحیۃ الی آخر ذی الحجۃ، البرہان العجیب فی فرضیۃ ام الکتاب، یہ دونوں کتابیں مولوی بشیر سہوانی بن بدر الدین کی ہیں۔

الکلام الیمین فی اثبات الجہر بالتائین، مصنفہ شیخ شمس الحق ڈیانوی۔

ترجمۃ اغاثۃ المہفان، بعض علما نے جمال الدین وزیر کے ایما سے یہ ترجمہ کیا۔
النہج المقبول من شرائع الرسول (بزبان فارسی) یہ کتاب الدرر البہیہ کے مسائل پر مشتمل ہے، نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے اپنے لڑکے سید نور الحسن کے نام سے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔

عرف الجادی من جنان ہدی الہادی (بزبان فارسی) اس میں دلیل الغمام کے مسائل بلوغ المرام کے دلائل کے ساتھ درج ہیں، اس کے مصنف نواب سید صدیق حسن

بھوپالی ہیں، مصنف نے اپنے لڑکے سید نور الحسن کے نام سے ۱۲۹۶ھ میں یہ کتاب لکھی ہے۔

البيان المرسوم من بيان ايجاز الفقه المخصوص (بزبان فارسی) یہ کتاب بلوغ المرام کے مباحث پر مشتمل ہے، اس کے مصنف نواب سید صدیق حسن بھوپالی ہیں، مصنف نے یہ کتاب اپنے لڑکے سید علی حسن کے نام سے ۱۲۹۹ھ میں تصنیف کی ہے۔

تیسیر الصلوٰۃ، مصنفہ شیخ مجاہد ولایت علی ہاشمی عظیم آبادی بن فتح علی۔

القانون فی انتفاع المرتهن بالمرهون (بزبان عربی) یہ کتاب عبد ضعیف مصنف کتاب ہذا کی ہے۔

فقہ شیعہ کی کتابیں

الجامع الرضوی، مصنفہ شیخ عبدالغنی کشمیری بن ابوطالب سن تصنیف ۱۱۶۱ھ ہے۔
مجلسی کی حدیقة المتقین کے باب زکوٰۃ کی شرح، مجلسی کی حدیقة المتقین کے باب صوم کی شرح، رسالہ فی اثبات الحجۃ والجماعۃ عند غیۃ الامام، رسالہ در خراج سن تصنیف ۱۱۳۳ھ رسالہ ذہبیہ سونے و چاندی کے ظروف کے احکام میں یہ سب کتابیں سید دلدار علی نقوی نصیر آبادی بن محمد معین کی ہیں۔

فوائد نصیریہ، زکوٰۃ اور خمس کے احکام میں مصنفہ سید محمد نصیر آبادی بن سید دلدار علی مصنف نے یہ کتاب شاہ اودھ محمد علی شاہ کے لیے لکھی ہے، محمد علی شاہ کا لقب اس وقت نصیر الدولہ تھا، اس لیے کتاب کا نام فوائد نصیریہ رکھا گیا۔

الذخر المراتق تا بحث طہارت، مصنفہ سید حسین نصیر آبادی بن دلدار علی۔

طباطبائی کی شرح کبیر کے ابواب صوم و صدقہ اور ہبہ پر حاشیہ۔

روضۃ الاحکام (بزبان فارسی) اس کتاب کے صرف ابواب طہارت صوم و صلوٰۃ و

میراث طبع ہوئے ہیں، المقصد الثانی من الحدیقة السلطانیة، رسالہ فی الشک فی الرکعتین الاولیین من الصلوٰۃ، اصالة المطہارہ، یہ رسالہ عربی زبان میں اس بات پر ہے کہ اصل اشیا میں طہارت ہے۔

رسالہ فی احکام الموتی، یہ سب کتابیں سید حسین نصیر آبادی بن سید دلدار علی نصیر آبادی کی تصنیفات ہیں۔

رسالہ فی بحث الرضاع الکبیر، رسالہ فی نکاح بنت الزانیہ، یہ دونوں کتابیں سید باقر بن محمد بن دلدار علی متوفی ۱۲۷۶ھ کی ہیں۔

شرح تبصرة الحلی، مصنفہ سید محمد تقی بن حسین بن دلدار علی۔

رسالہ فی جواز امامة من یکون فاسقاً عند نفسه وعادلاً عند المومنین، مصنفہ سید محمد تقی بن حسین بن دلدار علی۔

خلاصة الاعمال فی العبادات۔

المثالیہ فی اباحۃ التصاویر العکسیہ، الدر الثمین فی نجاسة الغسالہ، فصل الخطاب فی حلة شرب القلیان، شرح زبدة الار دینلی در بحث صوم، یہ کتابیں سید علی محمد بن محمد بن دلدار علی کی تصنیفات ہیں۔

رسالہ فی کیفیۃ الصلوٰۃ فی ارض التسعین، مصنفہ سید ہادی بن مہدی بن دلدار علی۔
تحفة الصائم، مصنفہ سید مہدی لکھنوی بن ہادی بن مہدی۔

رسالہ فی جواز الامامة لمن یحترف بفسقه، مصنفہ سید احمد علی محمد آبادی بن عنایت حیدر۔
رسالہ فی جواز مسح علی الخفین تقیۃ والمسح علی الخیمرة فی المرض وبقایا الوضوء بعد زوال العذر،
رسالہ فی سجود التلاوة، یہ تمام رسالے سید احمد علی محمد آبادی بن عنایت حیدر کی تصنیفات ہیں۔

تطہیر المومنین عن نجاسة المشرکین، مصنفہ مفتی محمد قلی حسینی کٹوری۔

رسالہ فی وجوب صلوٰۃ الجمعة، مصنفہ مرزا حسن بخش عظیم آبادی، متوفی ۱۲۶۶ھ۔

رسالہ فی الصیام، مصنفہ مرزا حسن بخش عظیم آبادی۔

بناء الاسلام فی مسائل الصیام، مصنفہ مفتی عباس تستری لکھنوی۔

ترجمہ شرائع الاسلام، بزبان فارسی مصنفہ سید ذاکر علی جون پوری متوفی ۱۲۲۱ھ۔

رسالہ فی اثبات نجاسة المشرکین، مصنفہ سید ناصر حسین جون پوری۔

اشباع الناکل بتحقیق المسائل، مصنفہ سید ناصر حسین کٹوری لکھنوی بن حامد حسین۔

اقامة البرہان فی حلة القہوہ والقلیان، مصنفہ سید ابوالحسن کشمیری لکھنوی بن نقی شاہ۔

الرسالۃ الصیدیۃ القطب شاہیہ (بزبان فارسی) ایک دکنی عالم کی تصنیف ہے۔

ہدایۃ المؤمنین (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی آغا علی لکھنوی۔

روائع الاحکام، ترجمہ شرائع الاسلام (بزبان اردو) مصنفہ سید محمد سابق رضوی

کشمیری بن محمد باقر۔

قواعد المواریث، مصنفہ سید بندہ حسن لکھنوی بن محمد دلداری۔

مفتاح الشفاعۃ فی اقامۃ الصلوۃ بالجماعۃ، مصنفہ سید مرتضیٰ جون پوری۔

تبصرة الاطفال فی العقائد والاعمال، مصنفہ حکیم شفاع الدولہ افضل علی حسینی، فیض

آبادی بن اکبر علی۔

وہ کتب فقہیہ جن کا تعلق رائج سرکاری قوانین سے ہے

یعنی مسلم پرسنل لا سے متعلق کتب فقہیہ

جامع الاحکام، مصنفہ سید امیر علی کلکتوی، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور فقہ حنفی

اور فقہ شیعہ کے مسائل پر مشتمل ہے، پہلی جلد میں نکاح، طلاق، حقوق زوجین، لعان اور ظہار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وغیرہ کے مسائل کا ذکر ہے اور دوسری جلد میں ہبہ، وقف، وصیت وغیرہ کے مسائل مذکور ہیں، مصنف نے یہ کتاب انگریزی میں لکھی ہے اور اس کا ترجمہ اردو زبان میں سید ابوالحسن لکھنوی نے کیا ہے۔

وقار الاسلام فی بیان الاحکام، مصنفہ مولوی محمد بن عبداللہ حیدر آبادی۔
کتاب الطلاق و کتاب الشفعہ شرح قانون شہادت، یہ دونوں کتابیں جسٹس سید محمود بن سر سید احمد خاں کی تصنیفات ہیں۔

شرح محمدی، مصنفہ مولوی محمد حسین نور، یہ کتاب بحث معاملات پر ہے۔
فصل مجلس القضاء بحیدر آباد فی اثبات قتل العمد بالرصا ص من بندوقیۃ الرصاص،
مصنفہ چیف جسٹس سید افضل حسین۔

انگریز مصنف و سن کی ”ڈائجسٹ انگلو محمدن لا“ کا اردو ترجمہ شرع محمدی، اس کے مترجم گلاب الدین لاہوری ہیں۔

شرح قانون الوقف علی الاولاد، الافادہ فی باب الشہادہ (بزبان اردو) دو جلدوں
میں، مصنفہ مولوی مجیب اللہ انصاری لکھنوی بن احسان اللہ۔

کتاب الہبہ (بزبان انگریزی) مصنفہ سید کرامت حسین موسوی کٹوری بن سراج
حسین حسینی یہ کتاب اپنے موضوع پر بہت مفید اور مبسوط ہے۔

دوسری فصل

علم اصول فقہ میں

اصول فقہ وہ علم ہے جس میں دلائل قطعیہ و یقینیہ کے ذریعہ احکام فقہیہ و شرعیہ کے استنباط کا طریقہ بتلایا جائے، اس علم کا موضوع وہ دلائل شرعیہ و یقینیہ ہیں جن سے احکام شرعیہ و فقہیہ معلوم کیے جاتے ہیں، اس علم کے بنیادی اصول ماخوذ ہیں علوم عربیہ اور علوم شرعیہ میں سے علم کلام، علم تفسیر اور علم حدیث سے اور بعض علوم عقلیہ سے بھی اس علم کی بنیادی ترتیب میں مدد لی گئی ہے، اس علم کی غرض یہ ہے کہ احکام شرعیہ فقہیہ کو دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت اجماع و قیاس سے جاننے کی مہارت پیدا ہو جائے، یہ علم اصول دین کی ایک شاخ ہے، اس لیے اس علم کی ہر کتاب میں اس کے مصنف کے فقہی مسلک کے اعتبار سے اصول درج ہیں، اس علم پر سب سے پہلے امام شافعی علیہ الرحمہ نے کتاب تصنیف فرمائی ہے اور وہ اس علم کے موسس اور بانی سمجھے جاتے ہیں، اس علم پر قدیم کتابوں میں بھاص رازی کی کتاب اور کتاب الاسرار و کتاب تقویم الادلہ مصنفہ امام ابو یزید و بوسی، فخر الاسلام بزدوی کی اصول اور عبد العزیز بن احمد بخاری کی الکشف شرح اصول، ہش الاممہ سرخی کی اصول، علامہ آمدی کی احکام الاحکام، ابن حاجب کی منتہی الصول والامل فی علمی الاصول والجدل، ابن السعاتی کی کتاب القواعد اور کتاب البدیع، امام فخر الدین رازی کی المحصور، قاضی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیضاوی کی منہاج الاصول، امام نسفی کی منار الاصول، صدر الشریعہ کی التفتیح اور اس کی شرح توضیح علامہ سعد الدین تفتازانی کی المکوتح اور ابن ہمام کی تحریر الاصول بھی اس فن کی قدیم کتابوں میں ہیں۔

اس فن پر علمائے ہند کی تصنیفات میں درج ذیل ہیں:

النبایہ، الفائق، یہ دونوں کتابیں شیخ صفی الدین محمد ارموی بن عبدالرحیم کی تصنیف میں۔

شرح المیز دوی، مصنفہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جون پوری مصنف نے یہ کتاب شیخ عیسیٰ دہلوی بن محمد کے لیے تصنیف کی ہے۔

شرح المیز دوی، مصنفہ شیخ سعد الدین خیر آبادی۔

شرح المیز دوی، مصنفہ شیخ الداد جون پوری۔

شرح المیز دوی، مصنفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

شرح الحسامی، مصنفہ شیخ معین الدین عمرانی دہلوی۔

شرح الحسامی، مصنفہ شیخ سعد الدین خیر آبادی۔

شرح الحسامی، مصنفہ شیخ یعقوب ابو یوسف بنانی لاہوری۔

حاشیہ حسامی، مصنفہ قاضی عبدالنبی احمد نگری۔

نامی شرح حسامی، مصنفہ مولوی عبدالحق دہلوی بن محمد میر متوفی ۱۳۳۴ھ۔

افادۃ الانوار فی اضافۃ اصول المنار، مصنفہ شیخ سعد الدین محمود دہلوی۔

توجیہ الکلام شرح منار، مصنفہ سید یوسف بن جمال ملتان۔

شرح المنار، مصنفہ مفتی عبدالسلام اعظمی دیوب۔

نور الانوار شرح منار، مصنفہ شیخ احمد صالحی ایٹھوی بن ابوسعید معروف بہ ملا جیون۔

الصالح الصادق شرح منار، مصنفہ شیخ نظام الدین محمد سہالوی۔

- تئویر المنار (بزبان فارسی) مصنفہ علامہ بحر العلوم عبد العلی بن ملا نظام الدین فرنگی محلی۔
- قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار، مصنفہ مولوی عبد الحکیم بن امین اللہ۔
- حاشیہ شرح المنار، مصنفہ مولوی عبد العلی قنوجی بن علی اصغر۔
- لخص نور الانوار، مصنفہ شیخ رستم علی قنوجی بن علی اصغر۔
- حاشیہ التلویح علی التوضیح، مصنفہ علامہ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ شیخ یعقوب کشمیری بن حسن صر فی۔
- حاشیہ التلویح بر مقدمات اربعہ، مصنفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بن شمس الدین۔
- التقریح حاشیہ التلویح۔ مصنفہ شیخ عبد اللہ بن ملا عبد الحکیم سیالکوٹی۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ نور الدین محمد صالح گجراتی۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ شیخ جمال الدین گجراتی بن رکن الدین متوفی ۱۱۲۳ھ۔
- حاشیہ التلویح مصنفہ شیخ امان اللہ بناری بن نور اللہ۔
- حاشیہ بر حاشیہ ملا عبد الحکیم، مصنفہ شیخ احمد گجراتی بن سلیمان۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ قاضی عبد الحق کابلی مالوی بن محمد اعظم۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ سید امیر علی ملیح آبادی بن معظم علی۔
- حاشیہ التلویح، مصنفہ مولوی ایوب علی گڑھی بن یعقوب اسرائیلی۔
- شرح دائر الاصول، مصنفہ شیخ محمد اعلم سندیلوی بن محمد شاکر۔
- الدوار شرح الدائر، مصنفہ قاضی خلیل الرحمن رام پوری۔
- مسیر الدائر، مصنفہ مولوی عبد الحکیم لکھنوی بن عبد الرب۔
- شرح تحریر الاصول لابن ہمام، مصنفہ شیخ کبیر ملا نظام الدین سہالوی۔
- تکملہ شرح تحریر الاصول، مصنفہ علامہ بحر العلوم عبد العلی فرنگی محلی بن ملا نظام الدین

الموہب الالہی شرح اصول ابراہیم شاہی، مصنفہ شیخ عبدالنبی گجراتی بن عبداللہ شطاری۔

المنظریہ، مصنفہ رجبہ مناظر حسن پوری اسماعیل۔

شرح المناظریہ، مصنفہ شیخ نظام الدین محمد سہالوی۔

اساس الاصول، مصنفہ شیخ عبدالدائم گوالیاری بن عبدالحی، مصنف نے یہ کتاب مغل بادشاہ شاہ جہاں کے زمانہ میں لکھی ہے۔

المفسر، محکم الاصول شرح مفسر، مصنفہ شیخ امان اللہ بناری بن نور اللہ۔

مسلم الثبوت، مصنفہ شیخ محبت اللہ خفی بہاری بن عبدالشکور۔

مختصر الاصول، مصنفہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبدالغنی۔

حصول المامول، مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، یہ کتاب امام شوکانی کی ارشاد الفحول کا خلاصہ ہے۔

کاشف الرموزات الی الورقات علی مذاہب الشافعی، مصنفہ شیخ عبدالوہاب شافعی مدراسی بن محمد غوث۔

مختصر الاصول (بزبان اردو) مصنفہ حکیم نجم الغنی رام پوری۔

حاشیہ اصول الشاشی، مصنفہ مولوی محمد حسن سنبھلی۔

شاہ اسماعیل شہید دہلوی کی مختصر الاصول کی شرح، مصنفہ مولوی عبدالکریم ٹونگی۔

جلاء الابصار ترجمہ نور الانوار، مصنفہ مولوی عبد الجبار خاں آصفی حیدر آبادی۔

ازالۃ الغمہ فی اختلافات الامہ (بزبان عربی) مصنفہ قاضی صبغۃ اللہ شافعی مدراسی بن محمد غوث۔

الفصول مختصر فی الاصول، مصنفہ سید اشرف بن ابراہیم سنائی کچھوچھوی، متوفی

ازالۃ الغواشی (بزبان اردو) مصنفہ مولوی مشتاق احمد انیسٹھوی۔

اصول فقہ پر انگریزی زبان میں ایک جامع کتاب مصنفہ سید عبدالرحیم کلکتوی
چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ۔

مسلم الثبوت کی شرحیں اور اس کے حواشی

- شرح مسلم الثبوت، مصنفہ شیخ نظام الدین محمد سہالوی۔
- فوائح الرجوت شرح مسلم الثبوت، مصنفہ علامہ بحر العلوم بن ملا نظام الدین سہالوی۔
- نفائس المملکوت، مصنفہ مولوی ولی اللہ لکھنوی بن حبیب اللہ۔
- شرح مسلم الثبوت، مصنفہ مولوی حسن لکھنوی بن غلام مصطفیٰ۔
- شرح مسلم الثبوت، مصنفہ ملا مبین بن محبت اللہ لکھنوی۔
- شرح مسلم الثبوت، مصنفہ شیخ احمد عبدالحق لکھنوی۔
- کشف المہم شرح مسلم الثبوت، مصنفہ قاضی بشیر الدین قنوجی۔
- شرح مسلم الثبوت، مصنفہ شیخ عبدالحق خیر آبادی بن شیخ فضل حق خیر آبادی۔

شیعہ مذہب پر اصول فقہ کی کتابیں

- اساس الاصول، مصنفہ سید محمد نقوی نصیر آبادی بن دلدار علی بن محمد معین۔
- اصل الاصول، مصنفہ سید محمد نقوی نصیر آبادی بن دلدار علی بن محمد معین، سید مرتضیٰ اخباری نے
اساس الاصول کی تردید میں ایک کتاب لکھی تھی اس کے جواب میں مصنف نے اصل
الاصول لکھی ہے۔

احیاء الاجتہاد، العجالة النافعة، شرح زبدة الاصول، یہ تینوں کتابیں سید محمد نقوی نصیر آبادی بن دلدرا علی بن محمد معین کی تصنیفات ہیں۔

اسعاف المامول شرح زبدة الاصول، مصنفہ سید ابوالحسن کشمیری لکھنوی بن نقی شاہ۔

مسئلہ اجتہاد و تقلید پر علمائے ہند کی تصنیفات

عقد الحید فی الاجتہاد و التقليد، الانصاف فی بیان اسباب الاختلاف، یہ دونوں کتابیں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبد الرحیم دہلوی کی تصنیفات ہیں۔

دراسات الملیب فی الاسوۃ الحسبہ بالحیب، مصنفہ شیخ محمد معین سندھی بن محمد امین صوفی۔

اعتصام السنۃ مع البدع، مصنفہ شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی سن تصنیف ۱۲۷۱ھ ہے۔

السیف المسلول فی ذم التقليد المخذول، مصنفہ شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی، سن

تصنیف ۱۲۷۳ھ

صمصام الحدید المسلول فی قطع لغاید البدع والرای والمذہب والتقلید المخذول۔

سیف الحدید فی قطع المذہب والتقلید، العروة الثمین فی اتباع سید المرسلین، یہ

سب کتابیں شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی کی ہیں۔

الدر الثمینی فی المنع عن التقليد، مصنفہ مولوی عبد الحق نیوتنی بن فضل اللہ۔

معیار الحق، مصنفہ سید نذیر حسین محدث دہلوی۔

تویر الحق، مصنفہ شیخ قطب الدین دہلوی بن محی الدین۔

توفیر الحق (رسالہ بزبان اردو) مصنفہ شیخ قطب الدین دہلوی بن محی الدین۔

مدار الحق فی الرد علی معیار الحق، مصنفہ شیخ محمد شاہ صدیقی سہروردی۔

انصار الحق فی الرد علی معیار الحق، مصنفہ شیخ ارشاد حسین رام پوری۔

التہمید فی بیان التقليد (بزبان فارسی) مصنفہ سید عبدالسلام واسطی ہنسوی بن ابوالقاسم حسینی۔

اوتاد الحدید لمکر الاجتہاد والتقلید (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی لطف اللہ لکھنوی۔

ارشاد البلید فی اثبات التقليد، مصنفہ مولوی نصیر اللہ خاں خورجی۔

اوشحہ الجید فی تحقیق الاجتہاد والتقلید، مصنفہ مولوی ظہیر احسن شوق نیوی۔

التہمید یدنی وجوب التقليد، مصنفہ مولوی عبدالسبحان ناروی الہ آبادی بن محسن۔

القول المزیذ فی احکام التقليد (بزبان اردو) مصنفہ مولوی ابراہیم آردی بن عبدالحلی۔

التہمید فی التقليد (بزبان اردو) مصنفہ مولوی مشتاق احمد میٹھوی۔

القول السدید فی اثبات التقليد (بزبان عربی) مصنفہ مولوی فتح محمد لکھنوی۔

ہدایۃ الانام فی اثبات تقلید الائمۃ الکرام، مصنفہ مولوی خادم احمد لکھنوی۔

سیف الابرار المسلول علی الفجار، مصنفہ مولوی عبدالرحمن سلیمانی بن ادیس مصنف

نے اس میں تقلید شخصی کو واجب ثابت کیا ہے۔

المنج السدید فی رد التقليد (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی عبداللہ خاں شاہ آبادی،

نواب سید صدیق حسن خاں نے اس کتاب کا تذکرہ اپنی کتاب الفہرست میں کیا ہے، وہ

لکھتے ہیں، یہ کتاب اپنے موضوع پر بہت عمدہ اور مفید ہے۔

حدیث الاذکیاء الملقب بہ الشہاب الثاقب (بزبان عربی) یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں

ہے، اس کے مصنف نواب صدیق حسن خاں کے بھائی سید احمد حسن قنوجی بن اولاد حسن ہیں۔

البحرۃ فی الاسوۃ الحسۃ (بزبان عربی) مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

الطریقۃ المثلّی فی الارشاد الی ترک التقليد و اتباع ماہو اولی (بزبان عربی) مصنفہ نواب سید

صدیق حسن بھوپالی مصنف نے یہ کتاب ۱۲۹۵ھ میں اپنے لڑکے نواب سید نور الحسن کے نام

سے لکھی ہے۔

الاقلید لادلۃ الاجتہاد والتقلید (بزبان عربی) مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔
مصنف نے ۱۲۹۵ھ میں یہ کتاب اپنے لڑکے نواب سید علی حسن کے نام سے لکھی

ہے۔

فیض الفیوض (بزبان فارسی) مصنفہ مولوی فیاض علی عظیم آبادی بن الہی بخش جعفری۔
العمل بالحدیث (رسالہ بزبان فارسی) مصنفہ مولوی ولایت علی عظیم آبادی بن فتح

علی۔

سیف المقلدین (بزبان اردو) مصنفہ مولوی دوست محمد دینا چپوری بن اسد اللہ۔
القول السدید فی وجوب التقليد (بزبان عربی) مصنفہ مولوی محمد شاہ صدیقی دہلوی،
سن تصنیف ۱۲۸۲ھ ہے، اس کتاب کی ابتدا الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الایمان سے
ہے۔

تنبیہ الضالین و ہدایۃ الصالحین، علمائے حرمین اور علمائے ہند بالخصوص سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے متبعین کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس مجموعہ میں تقلید کے جواز اور فقہ کے چاروں مذاہب کے
چھوڑ دینے کی تردید پر فتوے دیے گئے ہیں، اس کو کلکتہ کے کسی عالم نے مرتب کیا ہے۔
تحفۃ العرب والعجم (بزبان اردو) یہ تقلید شخصی کے جواز پر علمائے فتاویٰ کا مجموعہ
ہے، مولوی قطب الدین دہلوی نے اس کو جمع کیا ہے۔

التسدید فی اثبات التقليد، مصنفہ مولوی لطف الرحمن۔

التشہید علی مؤلف التسدید (بزبان عربی) مصنفہ مولوی خدا بخش ہر گنجی بن علی
بخش، سن تصنیف ۱۳۰۶ھ ہے۔

الدر الفرید فی بیان المقلد والتقلید، رسالہ بزبان اردو ابطال تقلید میں، مصنفہ
مولوی حکیم پناہ اللہ چتراری اعظمی۔

تائیس التوحید فی ابطال وجوب التقليد، مصنفہ مولوی عبدالرحمن غازی پوری۔

تیسری فصل علم الفرائض

علم الفرائض ان قواعد و جزئیات کا جاننا ہے جن کے ذریعہ میت کے ترکہ کی ورثا میں تقسیم کا طریقہ معلوم ہو، اس علم کا موضوع ترکہ اور وارث ہے، کیوں کہ اس علم کا جاننے والا ترکہ اور مستحقین ترکہ سے بحث کرتا ہے کہ ترکہ کس طرح اصول شریعت کے مطابق مستحقین میں تقسیم کیا جائے، اس علم کی ضرورت یہ ہے کہ ہر وارث کے پاس ترکہ کی وہ مقدار پہنچ جائے جس کا وہ مستحق ہے اور اس علم میں ترکہ کی مقدار اور اس کی تقسیم کے مسائل سے اور شرعی طور سے مستحقین میں تقسیم کرنے سے بحث کی جاتی ہے، اس فن پر بے شمار تصنیفات اور کتابیں لکھی گئی ہیں، سب سے زیادہ مشہور کتاب سراجی ہے۔

علم فرائض میں ہندوستانی مصنفین کی تصنیفات

رسالہ منظوم در علم فرائض، مصنفہ سید عبدالاولیٰ سنی بن علی بن العلاء الحسنی۔

رسالہ منظوم (بزبان عربی) مسمی بمائتین مصنفہ سید اسحاق رائے بریلوی بن عرفان بن نور

حسینی، مصنف نے اپنے اس منظوم رسالہ کی ایک جامع شرح بھی لکھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- رسالہ منظوم (بزبان فارسی) مصنفہ سید نوازش علی لکھنوی۔
- الوجیز رسالہ بزبان عربی مصنفہ سید احمد ہرگامی بن مسعود۔
- عمدة الرأض فی الفرائض، مصنفہ مفتی صبغة اللہ مدراسی۔
- زبدۃ الفرائض، مصنفہ شیخ عبد الباسط قنوجی بن رستم علی بن علی اصغر۔
- الفرائض الارقتضائیہ، مصنفہ قاضی ارتضیٰ علی خاں گوپاموی۔
- الفرائض الاسلامیہ، مصنفہ شیخ معشوق علی جون پوری۔
- الفرائض البرہانیہ، مصنفہ فقیہ برہان الدین دیوی۔
- علم الفرائض، مصنفہ مفتی عنایت احمد کاکوروی سن تصنیف ۱۲۶۲ھ ہے۔
- تہلیل الفرائض، مصنفہ حافظ عبد اللہ غازی پوری۔
- ضوء السراج حاشیہ سراجی، مصنفہ قاضی انور علی مراد آبادی لکھنوی۔
- تعلیقات علی الشریفیہ، مصنفہ شامی بیک صاحب السندھ۔
- تعلیقات علی الشریفیہ، مصنفہ قاضی عبدالنبی احمد گری۔
- تعلیقات علی الشریفیہ، مصنفہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا عبدالحلیم۔
- رسالہ فی الفرائض، مصنفہ قاضی نور الحق کیرانوی۔
- رسالہ فی الفرائض، مصنفہ قاضی احمد علی سندیلوی۔
- رسالہ فی الفرائض مصنفہ مولوی منفعت علی دیوبندی۔
- رسالہ فی الفرائض، مصنفہ سید علی زبئی امرہوی۔
- رسالہ در فرائض، مصنفہ قاضی رکن الدین کیرانوی۔
- جواہر النظم (بزبان عربی) مصنفہ شیخ محمد سورتی بن ہاشم سامرودی۔
- ایک جامع کتاب علم الفرائض میں اردو زبان میں مصنفہ شیخ محمد سورتی بن ہاشم سامرودی۔

خلاصۃ الفرائض (بزبان عربی) مصنفہ مولانا نعیم اللہ لکھنوی۔

نظم الفرائض، مصنفہ مولانا جعفر علی کسمنڈوی۔

فتاویٰ المیراث شرح نظم الفرائض، مصنفہ مولوی یوسف علی گویا مسوی بن یعقوب علی۔

رسالہ فی الفرائض، مصنفہ شیخ عبداللہ نقشبندی دہلوی بن عبدالباقی مصنف نے یہ

کتاب اپنے لڑکے زین الدین کے لیے لکھی ہے۔

رسالہ منظوم (بزبان عربی) مصنفہ شیخ عبدالقادر جون پوری بن خیر الدین۔

الفوائد الصغیہ شرح سراجی، بحور الفوائد ونہور الفرائض، یہ دونوں کتابیں عربی

زبان میں شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین کی تصنیفات ہیں۔

رسالہ فی المواریث (بزبان اردو) مصنفہ مولوی فتح محمد لکھنوی۔

حاشیہ سراجی، مصنفہ مولوی عبدالباری فرنگی محلی لکھنوی بن عبدالوہاب۔

کنز الفرائض، مصنفہ مفتی عبدالغفار گوالیاری بن احمد حسن۔

میراث نامہ، منظوم بزبان فارسی مصنفہ شیخ عبدالفتاح چریاکوٹی بن مبارک متونی

۱۰۵۷ھ۔

شرح میراث نامہ، مصنفہ شیخ مرتضیٰ چریاکوٹی بن یحییٰ متونی ۱۱۰۹ھ۔

علم الوراثة، مصنفہ قاضی عبدالعلی ایٹھوی۔

مختار الفرائض (بزبان فارسی) ایک بہت جامع رسالہ ہے، مصنف کے نام وپہ

سے واقفیت نہیں ہوئی۔

منہج الفرائض شرح عقد الفرائض، مصنفہ مولوی عبدالقادر جون پوری بن خیر الدین۔

شرح شرح عقد الفرائض (بزبان فارسی) مصنف کے نام سے واقفیت نہیں ہوئی۔

چوتھی فصل

فن حدیث شریف

علم حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ آنحضور ﷺ کے اقوال، احوال اور افعال جانے جائیں، علم حدیث کی اس تعریف سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ فن حدیث کا موضوع آنحضور ﷺ کی ذات گرامی ہے، اس علم کی غرض و غایت دنیاوی اور اخروی سعادت کی تحصیل ہے، احکام شرعیہ اور فقہیہ میں کتاب اللہ کے بعد حدیث شریف حجت ہے، اس علم کے اصول و احکام اور اس کے قواعد و اصطلاحات کو علما نے اور محدثین و فقہا نے بڑی وضاحت و تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور جو شخص فن حدیث کو جاننا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ ان احکام و قواعد و اصطلاحات کو جان لے، چوں کہ شریعت محمدیہ مطہرہ عربی زبان میں ہے، اس لیے علم حدیث جاننے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ علم لغت اور علم اعراب (نحو صرف) سے پہلے سے واقفیت ہو۔

فن حدیث کے علم کے لیے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے وہ یہ ہیں:

رجال حدیث ان کے اسماء ان کے خاندان، ان کی عمریں اور ان کا سن وفات، رواۃ حدیث کے حالات و صفات کا علم اور ان کے ان طریقوں کو جاننا جن کے بعد ان کی

روایت قبول کی جاسکے، مستند رواۃ اور ان کے فن حدیث حاصل کرنے کی تفصیل جاننا، طرق حدیث کی تقسیم جاننا اس بات کا جاننا کہ رواۃ حدیث نے جن الفاظ کو استعمال کیا ہے کیا وہ وہی ہیں جن کو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے، اس بات کا علم کہ راوی نے جس استاذ کے حوالہ سے حدیث بیان کی ہے اس سے ملاقات ہوئی تھی کہ نہیں، رواۃ حدیث کے مراتب کو جاننا، یہ جاننا کہ حدیث بالمعنی کی نقل جائز ہے، یہ جاننا کہ راوی نے اس حدیث میں کیا زیادتی کی ہے اور راوی کا کس قدر اضافہ ایسا ہے جو حدیث کا جز نہیں ہے، مسند اس کے شرائط اور اس کی قسمیں عالی اور نازل کو جاننا، مرسل کی تعریف جاننا اور یہ جاننا کہ مرسل کی قسمیں منقطع موقوف اور معطل وغیرہ ہیں، یہ اس لیے جاننا ضروری ہے کہ حدیث شریف کی ان مختلف قسموں کے رد و قبول کے بارہ میں علما کا اختلاف ہے۔

جرح و تعدیل کا جاننا اور جو رواۃ مجروح ہیں، ان کی تفصیلات جاننا، صحیح حدیث اور جھوٹی حدیث میں فرق جاننا، یہ جاننا کہ حدیث شریف میں بعض غریب ہوتی ہیں اور بعض حسن، خبر متواتر، خبر آحاد اور ناخ و منسوخ وغیرہ کا جاننا جن پر ائمہ علم حدیث کا اتفاق ہے اور جو ان کے درمیان متعارف ہیں۔

جو شخص مذکورہ بالا امور میں اچھی واقفیت حاصل کرے گا وہ حدیث شریف کو صحیح طریقہ سے حاصل کر سکے گا اور وہ اس علم کے تمام گوشوں سے واقف ہو جائے گا اور جس شخص کی واقفیت ان امور میں کم ہوگی اسی نسبت سے فن حدیث میں اس کا مرتبہ و درجہ کم ہوگا۔

حدیث متواتر، حدیث آحاد اور حدیث ناخ و منسوخ کا جاننا بھی اگرچہ فن حدیث سے متعلق ہے لیکن درحقیقت محدث کو اس کی زیادہ ضرورت نہیں ہے، یہ فقیہ کے لیے ضروری ہے، چوں کہ وہ احادیث سے احکام فقہیہ کا استنباط کرتے ہیں، اس لیے ان کو خبر متواتر، آحاد، ناخ و منسوخ کا جاننا ضروری ہے۔

محدث کا کام صرف یہ ہے کہ وہ جن احادیث کو اپنے اساتذہ سے جیسے سنا ہے،

ویسے ہی نقل کر دے، اب اگر کوئی محدث خبر متواتر، آحاد و ناخ و منسوخ کی تفصیل بھی جانتا ہے تو یہ اس کے لیے زیادہ فضیلت کی بات ہے لیکن بہر حال ان کے لیے اس کا جاننا ضروری نہیں ہے، بلکہ یہ چیز فقہاء کے لیے جاننا ضروری ہے۔

حدیث کی اشاعت اور اس کے جمع و تدوین کی ابتدا کی تفصیل یہ ہے کہ چوں کہ یہ علم احکام شرعیہ کے بنیاد اور اس کے اصول کی حیثیت رکھتا تھا اس لیے ثقہ علما نے اس کی طرف بہت زیادہ اہتمام اور توجہ کی ہے اور لوگوں نے اس کو دوسروں سے سن کر نقل کرنا شروع کیا، صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک اس علم سے افضل کوئی علم نہیں، اس لیے تمام لوگوں نے اس کی طرف توجہ کی اور جو جس قدر احادیث نبویہ کا حافظ و عالم تھا، اسی قدر لوگوں کی نظروں میں زیادہ محترم و معزز ہوتا، اس کے نتیجہ میں اس علم کے حصول میں لوگوں کی دلچسپیاں بڑھ گئیں اور اس کی تحصیل کا اتنا اہتمام ہونے لگا کہ لوگ سیکڑوں میل دشوار گزار خطرناک راستوں کو طے کرتے تھے، تاکہ کسی حافظ حدیث سے ایک حدیث سن کر یاد کر لیں، ابتدا میں احادیث نبویہ کی کتابت کی طرف توجہ نہیں کی گئی بلکہ حفظ و زبانی یاد کا اہتمام کیا گیا، جیسا کہ کتاب اللہ قرآن زبانی یاد کیا جاتا ہے، مگر جب دین اسلام اور اسلامی حکومت کا دائرہ وسیع ہوا اور صحابہ کرام ملک کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں پھیل گئے اور ان کی بڑی تعداد کا وصال ہو گیا اور لوگوں کی قوت حافظہ کم زور ہو گئی تو علماء و فقہائے امت نے حدیث شریف کی کتابت اور اس کے جمع و تدوین کی طرف توجہ فرمائی، سب سے پہلے اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تدوین حدیث کا حکم دیا اور ابوبکر بن عمرو بن حزم کو ایک خط کے ذریعہ تاکید کی اور ان کو حکم دیا کہ احادیث رسول کو لکھ کر محفوظ کیا جائے، ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے علما کو حدیث شریف کی جمع و تدوین کی طرف متوجہ کیا، ابتدا میں ہر باب کو علیحدہ علیحدہ لکھا جاتا تھا لیکن بعد میں عبدالملک بن جریج اور امام مالک بن انس کے زمانہ میں حدیث شریف کی جمع و تدوین کا کام مکمل ہوا، کہا جاتا ہے کہ اسلام کی تاریخ

میں کلام اللہ کے بعد جو سب سے پہلی کتاب مرتب و مدون کی گئی ہے وہ کتاب ابن جریج ہے اور بعضوں نے پہلی کتاب موطا امام مالک کو بتلایا ہے اور بعضوں نے بصرہ کے ربیع بن صبیح کی کتاب کو سب سے مقدم بتلایا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ میں امام مالک نے سب سے پہلے موطا تصنیف کی ہے، مکہ میں عبد الملک بن جریج شام میں عبد الرحمن اوزاعی کوفہ میں سفیان ثوری بصرہ میں حماد بن سلمہ بن دینار پہلے مصنف ہیں، ان بزرگوں کے بعد بہت سے علما نے اپنے مبلغ علم کے مطابق کتابیں تصانیف فرمائیں، اس طرح یہ علم پھیلا اور اس سے امت کو عظیم نفع پہنچا، یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم کا زمانہ آیا، ان دونوں بزرگوں نے بخاری شریف اور مسلم شریف تصنیف فرمائی اور ان دونوں بزرگوں نے اپنی اپنی تصنیف میں بہت شدید اہتمام کیا کہ صرف وہی احادیث لکھی ہیں جس کی صحت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کی نسبت یقینی ہے، اس کے بعد یہ علم بہت زیادہ پھیلا اور بہت سے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا اور ایک زمانہ ایسا آیا کہ امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی جیسے ائمہ حدیث پیدا ہوئے اور حقیقت میں ان ائمہ کرام کا عہد جو زیادہ تر تیسری صدی ہجری پر مشتمل ہے، علم حدیث کا سنہری عہد ہے، ان بزرگوں کے بعد اس پایہ و مرتبہ کے محدثین نہیں گزرے ہیں، لوگوں کا طلب شوق بھی کم ہو گیا اور حوصلہ بھی پست ہو گیا اور یہ بات صرف فن حدیث ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر علم کا یہی حال ہے کہ شروع میں بتدریج وہ بڑھتا ہے اور بڑھتے بڑھتے اپنے کمال و عروج کو پہنچتا ہے اور پھر اپنے اس عروج و کمال کے نقطہ سے نیچے آ جاتا ہے۔

محدثین کرام نے احادیث کی کتابیں جو مرتب فرمائیں ہیں، اس میں مختلف مصالح پیش نظر رہے، بعض کتب حدیث کی تصنیف کی غرض یہ ہے کہ احادیث نبویہ محفوظ ہو جائیں اور ان سے حکم شرعی کا استنباط کیا جاسکے، بعض کتب حدیث یہ مقصد سامنے رکھ کر لکھی گئی ہیں کہ وہ احادیث جن مقاصد پر دلالت کرتی ہیں ان کی وضاحت کریں اور بعض

کتابیں اس مقصد سے لکھی گئیں کہ حدیث کی لغوی تشریح اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت کی جائے، ایسی کتابوں میں صرف متن حدیث درج کیے جاتے ہیں اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت و تشریح کی جاتی ہے اور الفاظ کے اعراب اور اس کے معنی کی وضاحت کی جاتی ہے، ایسی کتابوں میں احکام فقہیہ سے تعرض نہیں کیا جاتا، بعض کتابوں میں کسی متن حدیث کا تمام سلسلہ اسناد جمع کر دیا جاتا ہے اور راویوں کا جو اختلاف ہے وہ بھی ذکر کر دیا جاتا ہے، تاکہ متصل و مرفوع احادیث سے واقفیت ہو جائے، بعض کتابوں میں وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن میں ترغیب و ترہیب ہوتی ہے اور بعض میں وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن میں احکام شرعیہ ہوتے ہیں، بعض کتابوں میں اس کے ساتھ ساتھ احکام شرعیہ اور فقہاء کی رائیں لکھی جاتی ہیں، بعض کتابوں میں حدیث شریف کے مشکل الفاظ کی توضیح و تشریح کر دی جاتی ہے اور متن حدیث اس میں ذکر نہیں کیا جاتا۔

اسلاف محدثین کرام نے مقاصد بالا کو پیش نظر رکھ کر فن حدیث میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں لیکن یہ مقاصد ان کتابوں سے زیادہ واضح اور نمایاں طور سے نہیں حاصل ہو رہے تھے، اس لیے بعد کے محدثین کرام نے یہ چاہا کہ ان باتوں کو زیادہ وضاحت اور وسعت کے ساتھ بیان کریں، تو انہوں نے اس فن میں کتابیں لکھیں جو بہت نافع ثابت ہوئیں اور اس طرح علم حدیث حجاز و یمن، عراق، عرب، مصر و شام اور شمالی افریقہ کے ملکوں میں پھیل گیا۔

علم حدیث ہندوستان میں

خليفة اموي وليد بن عبد الملك کے زمانہ میں محمد بن قاسم ثقفی نے سندھ فتح کیا اور

وہاں ایک اسلامی سلطنت قائم ہو گئی۔

اموی خلفا اور عباسی خلفا کی زیادتیوں سے پریشان ہو کر امن و سکون سے زندگی بسر کرنے کے لیے تبع تابعین اور خاندان نبوت کے لوگ سندھ میں آکر آباد ہونے لگے، اہل علم نے برابر اس علاقہ میں آکر سکونت اختیار کی اور اس علاقہ میں انہوں نے مستقل اقامت اختیار کر لی اور ان کی نسلیں بڑھیں، یہ لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر فرماتے تھے اور علما سے حدیثیں سن کر ان کو یاد کرتے تھے، یہ سلسلہ چار سو سال تک قائم رہا اور فن حدیث شریف کی کتابیں مختلف علاقوں میں پھیل گئیں۔

سندھ کے وہ علما جو فن حدیث میں مشہور ہیں وہ یہ ہیں:

اسماعیل بن موسیٰ بصری، وارد سندھ، منصور بن حاتم نحوی، ابراہیم بن محمد دیلمی، احمد بن عبد اللہ دیلمی، احمد بن محمد منصوری یہ سندھ کے دار السلطنت منصورہ کے قاضی تھے، امام داؤد بن علی ظاہری کے مسلک پر ان کی بہت سی تصنیفات ہیں۔

خلف بن محمد دیلمی، شعیب بن محمد دیلمی، ابو محمد عبد اللہ منصوری، علی بن موسیٰ دیلمی، فتح بن عبد اللہ سندھی، محمد بن ابراہیم دیلمی اور اس کے علاوہ بہت سے علما ہیں۔

جب سندھ میں عربوں کی حکومت ختم ہو گئی اور ان کے بجائے غزنوی اور غوری سلاطین سندھ پر قابض ہوئے اور خراسان ماوراء النہر سے سندھ میں علما آئے تب علم حدیث اس علاقہ میں کم ہوتا گیا، یہاں تک کہ معدوم ہو گیا اور لوگوں میں شعر و شاعری، فن نجوم، فن ریاضی اور علوم دینیہ میں فقہ و اصول فقہ کا رواج زیادہ ہو گیا، یہ صورت حال عرصہ تک قائم رہی، یہاں تک کہ علما ہند کا خاص مشغلہ یونانی فلسفہ رہ گیا اور علم تفسیر و حدیث سے غفلت بڑھ گئی، مسائل فقہیہ کے سلسلہ سے جو تھوڑا سا تذکرہ کتاب وسنت میں آ جاتا تھا بس اسی مقدار پر قانع تھے، فن حدیث میں امام صفائی کی مشارق الانوار کا رواج تھا، اگر کوئی شخص اس فن میں زیادہ ترقی کرتا تھا تو امام بغوی کی مصابح السنہ یا مشکوٰۃ پڑھ لیتا تھا اور ایسے شخص کے بارہ میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ محدث ہو گیا اور یہ سب محض اس لیے تھا کہ لوگ عام طور پر ہندوستان محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں اس فن کی اہمیت و مرتبت سے ناواقف تھے، وہ لوگ اس علم کی طرف سے بالکل غافل تھے نہ اس علم کے ائمہ کے حال سے واقف تھے اور نہ اس علم کا ان کے درمیان کوئی چرچہ تھا، محض تبرکاً مشکوٰۃ شریف پڑھا کرتے تھے، ان کے لیے سب سے زیادہ سرمایہ علم فقہ کی تحصیل تھا اور وہ بھی تقلید کے طور پر تحقیق کے طور پر نہیں، اسی وجہ سے اس زمانہ میں فتاویٰ اور روایات فقہیہ کا رواج بڑھ گیا تھا، نصوص محکمت متروک ہو گئی تھی، مسائل فقہیہ کی صحت کو کتاب و سنت سے جانچا اور فقہی اجتہادات کو احادیث نبویہ سے تطبیق دینے کا طریقہ متروک ہو گیا تھا۔

پھر ایک زمانہ ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں اس علم کی اشاعت کا انتظام فرمایا، دسویں صدی ہجری میں بعض علما ہندوستان میں آئے اور ان کے ذریعہ یہ علم ہندوستان میں رواج پذیر ہوا، مثلاً شیخ عبدالمعطی مکی بن حسن بن عبد اللہ باکیر متوفی باجمہ آباد ۹۸۹ھ۔

شہاب احمد مصری بن بدر الدین متوفی باجمہ آباد ۹۹۲ھ۔

شیخ محمد فاکہی حنبلی بن احمد بن علی متوفی باجمہ آباد ۹۹۲ھ

شیخ محمد مالکی مصری بن محمد عبدالرحمن متوفی باجمہ آباد ۹۱۹ھ۔

شیخ رفیع الدین چشتی شیرازی متوفی باکبر آباد ۹۵۴ھ۔

شیخ ابراہیم بغدادی بن احمد بن حسن۔

شیخ ضیاء الدین مدنی مدفون کا کوری ضلع لکھنؤ۔

شیخ بہلول بدخشی، خواجہ میرکلاں ہروی متوفی باکبر آباد ۹۸۱ھ اور بہت سے علمائے

کرام۔

ہندوستان کے علمائے کرام نے حرمین شریفین کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں انہوں نے فن حدیث شریف حاصل کیا اور اس فن کو لے کر ہندوستان واپس تشریف لائے، ان سے اس علم کی ہندوستان میں اشاعت ہوئی اور بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا، مثلاً:

شیخ عبد اللہ سندھی، بن سعد اللہ، شیخ رحمت اللہ سندھی، بن عبد اللہ بن ابراہیم، یہ دونوں

بزرگ حجاز سے ہندوستان واپس تشریف لائے اور عرصہ دراز تک گجرات میں درس حدیث دیتے رہے، پھر دوبارہ حجاز ہجرت کر گئے، شیخ یعقوب بن حسن کشمیری متوفی ۱۰۰۳ھ شیخ جوہر کشمیری متوفی ۱۰۲۶ھ شیخ عبدالنبی گنگوہی بن احمد، شیخ عبداللہ سلطان پوری بن شمس الدین، شیخ قطب الدین عباسی گجراتی، شیخ احمد بن اسماعیل مانڈوی، شیخ راج بن داؤد گجراتی، شیخ علیم الدین مانڈوی، شیخ معمر ابراہیم بن داؤد منک پوری مدفون بکبر آباد، شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی، مصنف ”مجمع البحار“ سید عبدالاول حسینی بن علی بن العلماء الحسینی اور دوسرے علمائے کرام۔

مذکورہ بالا علما کرام میں شیخ محمد بن طاہر پٹنی متوفی ۹۸۶ھ خاص طور پر علم حدیث کی اشاعت کے سلسلہ میں بہت اہمیت رکھتے ہیں، انہوں نے باقاعدہ اس فن کا درس دیا اور بہت سے علما ان کے شاگرد ہوئے اور اس فن پر انہوں نے کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، مثلاً مجمع البحار حدیث شریف کے غریب و مشکل الفاظ کی توضیح و تشریح میں، المغنی اسماء الرجال میں اور التذکرہ احادیث موضوعہ میں، علم حدیث میں ان کو بہت دخل و توغل تھا، وسعت معلومات اور بالغ نظری میں ہندوستان میں ان کے جیسا کوئی محدث نہیں گزرا ہے، ان کے استاذ شیخ حام الدین علی متقی گجراتی بھی فن حدیث میں اسی مرتبہ کے تھے لیکن وہ حجاز میں مستقل طور پر مقیم ہو گئے تھے اور ان کا فیض علمی اس علاقہ کے لوگوں کے لیے مخصوص ہو گیا، لیکن شیخ محمد بن طاہر پٹنی نے ہندوستان ہی میں اقامت اختیار فرمائی اور ان کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں حدیث کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بنایا۔

شیخ عبدالاول بن علی بن علا حسینی متوفی ۹۶۸ھ نے علم حدیث اپنے دادا علاء الدین سے حاصل کیا اور انہوں نے حسین فحی سے اور انہوں نے شیخ محمد بن محمد بن شافعی جزری سے یہاں تک کہ یہ سلسلہ مصنفین صحاح اور جامع پر ختم ہوتا ہے، شیخ عبدالاول سے فن حدیث بہت سے علما نے حاصل کیا، ان میں سب سے زیادہ اہم و ممتاز شیخ طاہر بن یوسف سندھی متوفی ۱۰۰۳ھ ہیں، شیخ طاہر نے برہان پور میں ایک مدت تک فن حدیث کا درس دیا اور

بہت سے علما نے فن حدیث کی تکمیل ان سے کی ہے۔

اس کے بعد فن حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری متوفی ۱۰۵۲ھ کو منتخب فرمایا، ان کے ذریعہ علم حدیث کی اشاعت بہت عام ہوئی، دارالسلطنت دہلی میں مسند درس آراستہ فرمائی اور اپنی ساری کوشش و صلاحیت اس علم کی نشر و اشاعت پر صرف فرمائی، ان کی مجلس درس سے بہت سے علما نے فن حدیث کی تکمیل کی اور بہت سی کتابیں بھی فن حدیث میں تصنیف فرمائیں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس علم کی نشر و اشاعت میں بڑی جدوجہد کی، ان کی ذات اور ان کے علم سے اللہ کے بندوں کو بہت نفع پہنچا، فن حدیث کی نشر و اشاعت میں ان کی جدوجہد و کوششیں اپنے پیش روؤں سے اس قدر نمایاں و ممتاز رہیں کہ لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ فن حدیث کو ہندوستان میں سب سے پہلے لانے والے یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں، حالاں کہ جیسا میں نے اوپر بتلایا تاریخی حیثیت سے یہ بات صحیح نہیں ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بعد ان کے صاحبزادہ شیخ نورالحق متوفی ۱۰۷۳ھ نے اس علم کی خدمت اور نشر و اشاعت کی ذمہ داری لی اور ان کے بعض تلامذہ اور اولاد نے بھی اس فن کی خدمت کی ہے، مثلاً شیخ الاسلام شارح بخاری اور شیخ نورالحق کے صاحبزادہ سلام اللہ مصنف محلی و کمالین۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی بن شیخ عبدالاحد بانی طریقہ مجددیہ نقشبندیہ نے بھی فن حدیث کی نشر و اشاعت میں بڑی دلچسپی لی ہے، اسی طرح ان کے صاحبزادہ شیخ محمد سعید شارح مشکوٰۃ اور ان کے صاحبزادگان بھی علم حدیث کی خدمت میں پیش پیش ہیں، شیخ محمد سعید کے صاحبزادہ فرخ شاہ فن حدیث میں بہت اہم منزلت کے مالک ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کو ستر ۷۰۰۰۰ ہزار احادیث اور ان کی اسناد مع جرح و تعدیل زبانی یاد تھیں، مسائل فقہیہ میں ان کو درجہ اجتہاد حاصل تھا، تعجب کی بات ہے کہ انہوں نے

ایک رسالہ اس مسئلہ پر لکھا ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں شیخ سراج احمد سرہندی رام پوری بھی ہیں، جنہوں نے جامع ترمذی کی ایک شرح لکھی ہے، اسی طرح ان کی اولاد میں شیخ محمد اعظم سرہندی بن سیف الدین معصومی نے بخاری شریف کی شرح لکھی ہے۔

ہندوستان میں جن بزرگوں نے حدیث کی نشر و اشاعت کی ہے، ان میں شیخ محمد افضل سیالکوٹی بھی ہیں، یہ شیخ عبدالاحد سرہندی بن محمد سعید کے ممتاز شاگردوں میں ہیں، انہوں نے فن حدیث کی تحصیل ان سے کی، پھر یہ حجاز تشریف لے گئے اور وہاں شیخ سالم کی بن عبد اللہ البصری سے مزید اس فن کو حاصل کیا، پھر ہندوستان واپس آئے اور دار السلطنت دہلی میں درس حدیث کی مسند بچھائی۔

فن حدیث کی اشاعت و خدمت کرنے والوں میں ایک اور بزرگ شیخ صفت اللہ رضوی خیر آبادی ہیں، آپ حجاز تشریف لے گئے اور وہاں کے مشہور شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی سے فن حدیث حاصل کیا، واپسی میں اپنے وطن خیر آباد میں درس حدیث کی مسند بچھائی اور ان کی ذات سے خلق کثیر کو فائدہ پہنچا۔

اس فہرست میں ایک نام شیخ فاخر الہ آبادی بن یحییٰ عباسی کا ہے، یہ فن حدیث میں شیخ محمد حیات سندھی مدنی کے شاگرد ہیں، انہوں نے اپنی ساری توجہ اس علم کی نشر و اشاعت کی طرف مبذول فرمائی، مسائل فقہیہ کو احادیث نبویہ کی روشنی میں جانچتے تھے، تقلید شخصی چھوڑ دی تھی، فن حدیث کی نشر و اشاعت کرنے والوں میں شیخ خیر الدین سورتی ہیں ان کے استاذ بھی شیخ حیات سندھی مدنی ہیں، شیخ خیر الدین نے سورت میں پچاس سال تک درس حدیث دیا ہے اور بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔

پھر اس کے بعد شیخ اجل محدث کامل حکیم الاسلام اور فن حدیث کے زعیم حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی بن شاہ عبدالرحیم متوفی ۱۱۷۶ھ کی ذات گرامی سامنے آتی ہے، آپ

جواز تشریف لے گئے اور فن حدیث میں شیخ ابوطاہر کردی مدنی اور اس وقت کے دوسرے ائمہ حدیث کی شاگردی اختیار کی، آپ ہندوستان واپس تشریف لائے اور اپنی ساری کوشش اس علم کی نشر و اشاعت میں صرف فرمائی، آپ نے درس حدیث کی مسند بچھائی، آپ کے درس سے بہت فائدہ پہنچا اور بہت سے لوگ فن حدیث میں کامل ہو کر نکلے، اس فن پر آپ نے کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، آپ کے علم سے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچا اور آپ کی کامیاب کوششوں سے بدعات کا خاتمہ ہوا، مسائل فقہیہ کی صحت کا فیصلہ کتاب و سنت کی روشنی میں فرماتے تھے اور فقہائے کرام کے اقوال کی تطبیق کتاب و سنت سے کرتے تھے اور صرف انہیں اقوال کو قبول فرماتے تھے جن کو کتاب و سنت سے موافق پاتے تھے اور جن مسائل فقہیہ کو کتاب و سنت کے موافق نہیں پاتے تھے، ان کو رد فرماتے تھے خواہ وہ کسی امام کا قول ہو۔

شاہ ولی اللہ کے صاحبزادگان یعنی شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور ان کے پوتے شاہ اسماعیل شہید اور شاہ عبدالعزیز کے داماد شاہ عبداللہ بنی برہانوی بن ہبۃ اللہ، یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں علم حدیث کی نشر و اشاعت اور اس کی خدمت میں پورا حصہ لیا، انہوں نے فن حدیث کو تمام دوسرے علوم پر واضح طور پر فوقیت و فضیلت دی اور ان کا علم حدیث اہل روایت کے مطابق تھا، جس کو کوئی شبہ ہو وہ ان بزرگوں کے حالات و تصنیفات سے اس کی تصدیق کر سکتا ہے، جب تک ہندوستان میں مسلمان موجود ہیں اس وقت تک ان بزرگان کرام کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے اور انہوں نے فن حدیث کی خدمت و اشاعت کر کے امت مسلمہ پر جو احسان کیا ہے، وہ ناقابل فراموش ہے:

من زار بابك لم تبرح جوارحه ترونی احادیث ما اولیت من منن
فالعین عن قرة والكف عن صلة والقلب عن جابر والسمع عن حسن
ہندوستان کے علمائے حدیث میں شاہ محمد اسحاق فاروقی بن محمد افضل کا نام نامی بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے، آپ شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے ہیں اور انہیں سے آپ

نے فن حدیث حاصل کیا، ایک مدت تک اپنے نانا کے ساتھ رہ کر فن حدیث میں کامل ہو کر آپ نے درس حدیث دینا شروع کیا، بے شمار لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا، ہندوستان میں فن حدیث کی امامت آپ پر ختم ہے۔

ہندوستان کے محدثین میں شیخ عبداللہ صدیقی الہ آبادی بھی ہیں، آپ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحب زادگان سے اس علم کو حاصل کیا اور سنت نبوی کی اشاعت اور حدیث شریف کے علم کو پھیلانے میں آپ نے بڑی محنت صرف کی ہے، مگر افسوس تقلید شخصی کی تردید میں آپ حد اعتدال سے تجاوز کر گئے، اللہ ان کو معاف فرمائے۔

ہندوستان کے علمائے حدیث میں شیخ عبدالحق عثمانی نیوتنی بن فضل اللہ متونی ۱۲۷۶ھ کی ذات بھی ہے، آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ کی اولاد سے فن حدیث حاصل کیا ہے، پھر یمن کے دار السلطنت صنعا تشریف لے گئے اور وہاں سندھی، بہکلی اور شوکانی اور امیر عبد اللہ بن اسماعیل سے فن حدیث حاصل کیا، پھر ہندوستان واپس تشریف لائے اور یہاں بہت سے علما نے آپ سے یہ فن حاصل کیا۔

ہندوستان کے علمائے حدیث میں شیخ عبدالحق عثمانی نیوتنی بن فضل اللہ متونی ۱۲۷۶ھ کی ذات بھی ہے، آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ کی اولاد سے فن حدیث حاصل کیا ہے، پھر یمن کے دار السلطنت صنعا تشریف لے گئے اور وہاں سندھی، بہکلی اور شوکانی اور امیر عبد اللہ بن اسماعیل سے فن حدیث حاصل کیا، پھر ہندوستان واپس تشریف لائے اور یہاں بہت سے علما نے آپ سے یہ فن حاصل کیا۔

ہندوستان کے علمائے حدیث میں شیخ عبدالغنی دہلوی بن ابوسعید کا نام نامی بھی ہے، آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور وہیں ۱۲۹۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا، آپ نے فن حدیث اپنے باپ شیخ ابوسعید اور شاہ اسحاق سے حاصل کیا، پھر حجاز تشریف لے گئے اور شیخ عابد سندھی اور اسی پایہ کے دوسرے علمائے حدیث سے اس فن شریف کو محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاصل کیا، پھر آپ ہندوستان تشریف لائے اور اپنے کو درس حدیث کے لیے وقف کر دیا، حدیث کی مشہور کتاب ”سنن ابن ماجہ“ پر آپ کے حواشی ہیں۔

علمائے حدیث میں مفتی عبدالقیوم بن مولانا عبدالحی صدیقی برہانوی کا اسم گرامی بھی ہے آپ شاہ اسحاق دہلوی کے داماد ہیں اور انہیں سے آپ نے اس فن کو حاصل کیا ہے اور ایک مدت تک اپنے ساتھ رہے بھی ہیں، پھر اس فن کا درس دینا شروع کیا، حدیث و قرآن کی نشر و اشاعت میں آپ ان کے اسلاف کے نقش قدم پر تھے، آپ کا سن وفات ۱۲۹۹ھ ہے۔

علمائے حدیث میں شیخ احمد علی سہارن پوری بن لطف اللہ کا نام نامی بھی ہے، آپ نے فن حدیث شیخ وجیہ الدین سہارن پوری اور پھر شاہ اسحاق دہلوی سے حاصل کیا، پھر آپ نے درس و افادہ کی مسند بچھائی، علمائے ہند پر آپ کا یہ خصوصی احسان ہے کہ آپ نے کتب حدیث کی تصحیح اور ان کی نشر و اشاعت میں بڑی دلچسپی لی، صحیح بخاری کی بھی تصحیح کی اور اس پر کچھ حواشی بھی لکھے ہیں، جن پر مزید اضافہ کی گنجائش نہیں، آپ کا سن وفات ۱۲۹۷ھ ہے۔

علمائے حدیث میں قاری عبدالرحمن انصاری پانی پتی بن محمد بھی ہیں آپ نے شاہ اسحاق دہلوی کی خدمت میں طویل مدت تک رہ کر ان سے یہ فن حاصل کیا ہے، پھر اس فن کی تدریس کی خدمت انجام دی ہے اور بہت بڑی جماعت آپ سے مستفید ہوئی ہے، آپ کا سن وفات ۱۳۱۲ھ ہے۔

علمائے حدیث میں سید عالم گیلنوی بھی ہیں، آپ نے شاہ اسحاق دہلوی سے فن حدیث حاصل کیا، آپ کی پوری زندگی مراد آباد میں درس حدیث کی خدمت میں گزری اور آپ سے ایک بہت بڑی تعداد نے فائدہ اٹھایا، آپ کا سن وفات ۱۲۹۵ھ ہے۔

علمائے حدیث میں میاں سید نذیر حسین حسینی دہلوی کا اسم گرامی بھی ہے، آپ کا سن وفات ۱۳۲۰ھ ہے، آپ شاہ اسحاق دہلوی کے شاگرد ہیں، دہلی میں آپ نے درس و افادہ کی مسند بچھائی اور آپ کے علم سے اہل عرب و عجم کی بہت بڑی تعداد نے فائدہ اٹھایا۔

ہندوستان میں فن حدیث کی ریاست ان پر ختم ہے۔

علمائے حدیث میں سید حسن شاہ رام پوری متوفی ۱۳۱۲ھ بھی ہیں آپ نے سید عالم علی سے حدیث شریف حاصل کیا اور رام پور میں درس حدیث کی خدمت انجام دی، بڑی تعداد آپ سے مستفید ہوئی۔

علمائے حدیث میں شیخ ولایت علی صادق پوری متوفی ۱۲۶۹ھ بھی ہیں، آپ نے فن حدیث شاہ اسماعیل شہید دہلوی بن شاہ عبدالغنی سے حاصل کیا، پھر قاضی محمد بن علی شوکانی سے اس علم کو حاصل کیا، آپ نے حدیث شریف کی تدریس اور خالص سنت کی اشاعت پر اپنے کو وقف فرمادیا، آپ کے علم اور آپ کی ذات سے بے شمار مخلوق خدا کو فائدہ پہنچا۔

علمائے حدیث میں قاضی محمد جعفری مچھلی شہری بن عبدالعزیز کا بھی اسم گرامی ہے، آپ کا سن وفات ۱۳۲۰ھ ہے، آپ نے شیخ عبدالغنی مہاجر کی بن ابوسعید دہلوی سے یہ فن حاصل کیا، اس فن میں آپ کے استاذ شیخ معمر عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی اور بعض دوسرے علمائے حدیث بھی ہیں، آپ سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

علمائے حدیث میں شیخ رشید احمد خنی گنگوہی بھی ہیں، آپ کا سن وفات ۱۳۲۳ھ ہے، آپ نے فن حدیث شیخ عبدالغنی دہلوی سے حاصل کیا، تیس سال تک آپ نے درس حدیث دیا، آپ ایک سال میں صحاح ستہ کا درس دیا کرتے تھے، آپ کا درس ضبط و تحقیق اور تدبیر و اتقان کے ساتھ ہوا کرتا تھا، یہ فضیلت آپ کی ایسی ہے کہ اس میں آپ کا کوئی معاصر شریک نہیں۔

علمائے حدیث میں مولانا عبدالرحمن فرنگی محلی لکھنوی کا نام نامی بھی ہے، آپ نے یہ فن اپنے والد محترم مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی سے حاصل کیا اور حرمین شریفین کے علمائے حدیث سے بھی آپ کو سند اجازت حاصل ہے، ایک مدت تک آپ درس حدیث دیتے رہے، موطا امام محمد پر آپ نے حاشیہ لکھا ہے، مختصر البحر جانی پر آپ نے شرح لکھی ہے اور ان دو کے علاوہ بھی فن حدیث پر آپ کی بعض تصنیفات ہیں، آپ کا سن وفات ۱۳۰۴ھ ہے۔

علمائے حدیث میں نواب سید صدیق حسن بھوپالی کا اسم گرامی بھی ہے، آپ نے فن حدیث قاضی زین العابدین اور ان کے بڑے بھائی ہمارے بھی استاذ ہیں، شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی سے حاصل کیا، اللہ کی عنایت سے آپ کے پاس نادر کتابوں کا ذخیرہ تھا، آپ نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان سے فائدہ اٹھایا، کتابیں تصنیف فرمائیں اور بعض کتابوں کی نشر و اشاعت کی سعادت بھی نصیب ہوئی، مثلاً فتح الباری و نیل الاوطار کی فن حدیث میں آپ کی بڑی اہم تصانیف ہیں۔

علمائے حدیث میں شیخ شمس الحق ڈیانوی بن امیر علی بھی ہیں، آپ فن حدیث میں میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد ہیں، آپ کی ساری جدوجہد اس علم کی خدمت میں صرف ہوئی، فن حدیث میں نایاب و نادر کتابوں کو بھی جمع کرنے میں آپ نے بڑی محنت کی ہے اور اس فن میں آپ نے کچھ کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔

علمائے حدیث میں شیخ عبدالمنان نائینا وزیر آبادی بھی ہیں، آپ نے یہاں سید نذیر حسین دہلوی سے فن حدیث حاصل کیا اور زندگی بھر پنجاب میں اس فن شریف کا درس دیا اور اپنی ساری صلاحیت و طاقت اس فن کی خدمت و اشاعت میں صرف فرمادی، آپ سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد حد شمار سے باہر ہے، آپ کا سن وفات ۱۳۳۲ھ ہے۔

علمائے حدیث میں سید امیر حسن سہوانی متوفی ۱۲۹۱ھ اور ان کے صاحبزادہ امیر احمد متوفی ۱۳۰۶ھ، شیخ محمد بشیر فاروقی بن بدر الدین متوفی ۱۳۲۳ھ حافظ عبداللہ غازی پوری متوفی ۱۳۳۷ھ مولانا محمود حسن دیوبندی متوفی ۱۳۳۹ھ کے اسمائے گرامی بھی ہیں۔

ہندوستان کے علمائے حدیث اور اہل صلاح کی یہ مختصر فہرست ہے جو اوپر ذکر کی گئی، فن حدیث میں ان بزرگوں نے جو کوششیں صرف فرمائی ہیں، اللہ ان کو قبول فرمائے اور ان کی برکتوں سے ہمیں بھی نفع پہنچائے، آمین۔

فن حدیث میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

فن حدیث اصول حدیث اور اس کے متعلقات پر ہندوستانی مصنفین کی کتابیں بے شمار ہیں، مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

مشارق الانوار، یہ کتاب بہت مشہور اور اہل علم میں بہت رائج ہے۔

مصباح الدجی فی حدیث المصطفیٰ، الشمس المنیرہ، یہ تینوں کتابیں شیخ حسن صفائی لاہوری بن محمد بن حیدر کی تصنیفات ہیں۔

عین العلم والسبعین، مصنفہ شیخ علی ہمدانی بن شہاب، اس میں اہل بیت کے فضائل و مناقب میں ستر حدیثیں ہیں، اکثر احادیث دیلمی کی ”الفردوس“ سے ماخوذ ہیں، اس کتاب پر شیخ فتح محمد سندھی برہان پوری بن عیسیٰ کی تخریج ہے۔

کنزل العمال فی سنن الاقوال والافعال، مصنفہ شیخ علاء الدین علی المتقی ہندی مہاجر مکی بن حسام الدین متوفی ۹۷۵ھ، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے، مصنف نے اس کتاب میں امام سیوطی کی جمع الجوامع کو بھی مرتب کر دیا ہے۔

منج العمال فی سنن الاقوال، مصنفہ شیخ علی المتقی ہندی مہاجر مکی بن حسام الدین، مصنف نے اس کتاب میں امام سیوطی کی الجوامع الصغیر کو بھی مرتب کیا ہے۔

البرہان فی علامات مہدی آخر الزماں، مصنفہ شیخ علی المتقی مہاجر مکی بن حسام الدین، یہ کتاب ”العرف الوردی فی اخبار المہدی“ اور ”عقد الدرر فی اخبار المہدی المستظر“ وغیرہ کا خلاصہ ہے۔

ملقط جمع الجوامع، مصنفہ شیخ طاہر سندھی برہانوی بن یوسف۔

وطائف النبی فی الادعیۃ الماثورۃ، مصنفہ شیخ عبدالنبی گنگوہی بن احمد نعمانی۔

نزل الابرار لما صح من مناقب اہل بیت الاطہار، مصنفہ مرزا محمد بدخشی دہلوی بن رستم۔

مفتاح النجا من مناقب آل العبا، تحفہ الحبین فی مناقب الخلفاء الراشدین، یہ دونوں کتابیں مرزا محمد بدخشی دہلوی بن رستم کی تصنیفات ہیں۔

التنبيهات النبویہ فی سلوک الطریقۃ المصطفویہ، مصنفہ شیخ ولی اللہ سورتی گجراتی بن غلام محمد مصنف نے اس کتاب میں ابواب زہد، ابواب آداب اور اس کے متعلقات کو جمع کیا ہے۔

طریق الافادہ شرح سفر السادہ، بزبان فارسی، ما ثبت بالسنة فی ایام السنة (بزبان عربی) مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

خلاصۃ المناقب فی فضائل اہل البیت، مصنفہ شیخ سلام اللہ دہلوی بن شیخ الاسلام بخاری ایک وسیع و جامع کتاب دو جلدوں میں، مصنفہ قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی اخلاق و آداب نبوی میں سب سے بہتر کتاب ہے۔

النوادر من احادیث سید الاول والآخر، مصنفہ شیخ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبد الرحیم۔

رد الاشراک، مصنفہ شاہ اسماعیل شہید فاروقی دہلوی بن شاہ عبد الغنی۔

تقویۃ الایمان شرح رد الاشراک (بزبان اردو) مصنفہ شاہ اسماعیل شہید فاروقی دہلوی بن شاہ عبد الغنی۔

القویم فی احادیث النبی الکریم، مصنفہ مولوی سخاوت علی جون پوری، یہ کتاب ”المشتقی“ اور ”بلوغ المرام“ جیسی ہے۔

جوامع الکلم، مصنفہ مفتی الہی بخش کاندھلوی بن شیخ الاسلام متوفی ۱۲۳۵ھ۔

العروة الوثقی لمجتبى سید الوری، مصنفہ شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی یہ کتاب فن حدیث میں ابواب فقہیہ کی ترتیب پر ہے۔

عمدة الصلوٰۃ وفائز النجاة، اس میں صرف وہ احادیث ہیں جو صرف ابواب صلوٰۃ سے متعلق ہیں۔

النبراس المنیر، لصلوٰۃ الدیاجیر، معین الابرار علی الصلوٰۃ فی الیل والنہار، اس کتاب میں مصنف نے ان قرآنی سورتوں کو جمع کیا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

الروض الانصر فی الفقہ الاکبر، مصنف نے ابواب فقہی کی ترتیب سے اس کتاب میں ان احادیث صحیحہ مرفوعہ کو جمع کیا ہے جو ابواب صلوٰۃ سے متعلق ہیں، یہ چاروں مذکورہ بالا کتب حدیث شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی کی تصنیفات ہیں۔

خیر الموعظ، مصنفہ شیخ ابورجاء محمد زماں شاہ جہاں پوری، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور امام نووی کی ریاض الصالحین جیسی ہے۔

شرح الحکم المرتضویہ فی منافع الامر والنہی الذی یجعل بالشریعة المصطفویہ، مصنفہ قاضی عبدالقادر رام پوری بن محمد اکرم۔

مشکوٰۃ کی مختصر شرح جامع البرکات پر حاشیہ، مصنفہ قاضی عبدالقادر رام پوری بن محمد اکرم۔

ابن جارود کی منشی کی شرح، مصنفہ مفتی صبغة اللہ شافعی مدراسی بن محمد غوث۔
الکواکب الدریہ اس میں المجالس الدینوریہ کی منتخب احادیث ہیں۔
نہایۃ السؤل فی مناقب ریحانۃ الرسول، یہ دونوں کتابیں شیخ عبدالوہاب شافعی مدراسی بن محمد غوث کی ہیں۔

ساطع الانوار من کلام سید الابرار، مصنفہ مولوی نصیر الدین برہان پوری۔

شعب الایمان، مصنفہ مولوی نصیر الدین برہان پوری۔

رقیۃ السلیم، مصنفہ مولوی محمد سلیم جون پوری بن عطا۔

ہدایۃ الغوی الی المنج السوی، یہ کتاب طب نبوی پر ہے۔

بسط الیحدین فی اکرام الابوین، زواجر الارشاد الی اہل دار الجہاد، یہ تینوں کتابیں شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین کی ہیں۔

نزل الابرار شرح منشی الاخبار، خلاصۃ نیل الاوطار، شمار التکلیت شرح ابیات التثنیت، بلوغ السؤل الی اقصیۃ الرسول، ضلالتہ الناشد الکلیب فی شرح تائیس الغریب، المحطۃ بذکر الصحاح الستۃ، الحرز المکنون من لفظ المعصوم المامون، احادیث متواترہ میں، منبر ساکن العزائم الی روضات دار السلام، الاذلتۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ، تمیمۃ الصھی فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبی، العمرۃ بما جاء فی الغز والشہادۃ والہجرۃ، معقظیۃ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار، حسن الاسوۃ لما ثبت من اللہ ورسولہ فی السنوۃ، ضوء الشمس من شرح حدیث، ”بنی الاسلام علی خمس“، کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر، زیادۃ الایمان باعمال الجہان، تقویۃ الایمان شرح حدیث حلاوۃ الایمان، کشف الکربۃ عن اہل الغریۃ، صدق اللجا الی ذکر الخوف والرجاء، مذکورہ بالا جملہ کتب حدیث نواب سید صدیق حسن بھوپالی کی تصنیفات ہیں۔

انوار المشارق، مصنفہ نواب نور الحسن بن نواب صدیق حسن بھوپالی، یہ کتاب امام صفائی کی مشارق الانوار سے انتخاب ہے، مصنف نے اس میں صرف وہی احادیث لکھی ہیں جن پر شیخین یعنی بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

ابن سنی کی ”عمل الیوم واللیلۃ“ مسمیٰ بہ سلطان الاذکار کا خلاصہ، معارف العوارف، اس کتاب میں مصنف نے شیخ سہروردی کی عوارف المعارف میں مذکور احادیث کو جمع کیا ہے۔

الرحمۃ المہدۃ تکملہ مشکوٰۃ، مشکوٰۃ کے جملہ ابواب کی فصل رابع کو اس میں جمع کیا ہے، مذکورہ بالا کتب حدیث نواب نور الحسن بن نواب صدیق حسن بھوپالی کی تصنیفات ہیں۔

”تسقیق النظام“ مسند ابی حنیفہ پر حاشیہ، صفحہ کی روایت کے ساتھ مع مقدمہ مصنفہ شیخ محمد حسن سنہجلی۔

تحصیل المرام بتویب مسند الامام، مصنفہ شیخ محمد ادریس نگرانی بن عبد العلی۔
التحفة الصدیقیہ حدیث ام ذرع کی شرح، مصنفہ مولوی فیض الحسن سہارن پوری۔
منتہی المقال شرح حدیث لا تشدوا الرحال، مصنفہ مفتی صدر الدین خاں آزرہ دہلوی۔
التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی، مصنفہ شیخ شمس الحق محدث ڈیانوی، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔

اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر، اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے۔
الاوقال الصحیحہ فی الاحکام النسکیہ، القول المحقق فی تحقیق اخصاء البہائم، یہ تینوں کتابیں شیخ شمس الحق محدث ڈیانوی کی تصنیفات ہیں۔

قصر الآمال بذکر الحال والمآل، بزبان فارسی مصنفہ شیخ رفیع الدین مراد آبادی۔
تذکرۃ الموتی والقبور، تذکرۃ المعاد، حقیقۃ الاسلام، یہ تینوں کتابیں مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تصنیفات ہیں۔

زمان الفردوس (بزبان اردو) مصنفہ مفتی عنایت احمد کاکوروی، کتاب میں ترغیب و ترہیب کی احادیث ہیں۔

الاحادیث الروایہ لناقب الصحابی معاویہ، تلاؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک۔
سبع وطاعة فی احادیث الشفاعۃ، البحث الفاص عن طرق احادیث القیام المعود وفتح المقام المحمود۔

ماقل کلفی فی ادعیۃ المصطفیٰ، یہ جملہ کتب مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی تصنیفات ہیں۔
آثار السنن، مصنفہ شیخ ظہیر الحسن شوق نیوی بن سجان علی۔

التعلیق الاحسن علی آثار السنن، تعلیق التعلیق، یہ دونوں کتابیں ابواب طہارت و ابواب صلوٰۃ سے متعلق ہیں، اس کے مصنف بھی شہر ظہیر الحسن شوق نیوی بن سجان علی ہیں۔

الحشریۃ، بزبان فارسی آثار قیامت کے بیان میں، مصنفہ شیخ رفیع الدین دہلوی
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔

تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین، بزبان عربی، مصنفہ شاہ اسماعیل شہید فاروقی دہلوی بن شاہ عبدالغنی دہلوی۔

قرۃ العینین فی اثبات رفع الیدین، رسالہ منظوم بزبان فارسی مصنفہ شیخ فاخر عباسی الہ آبادی بن تکی۔

مرآۃ الآخرة انتخاب البدور السافرة، بزبان عربی مصنفہ شیخ عبدالرحمن صدیقی شطاری گجراتی۔

عقد الجمان فی شعب الایمان، مصنفہ سید مرتضیٰ حسین بلگرامی زبیدی بن محمد۔
الغنیہ بشارۃ الجنت، بزبان عربی مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، مصنف نے یہ کتاب اپنے صاحبزادے سید نور الحسن کے نام سے لکھی ہے۔

ترجمۃ السبعیات فی مواظب البریات، بزبان فارسی مصنفہ شیخ محمد صادق کشمیری دہلوی۔
عین الوفاقاضی عیاض کی شفا کا ترجمہ، بزبان فارسی مترجمہ شیخ ابوبکر بھڑوچی گجراتی بن محمد۔

موائد العوائد فی عیون الاخبار والفوائد، بزبان فارسی مصنفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، امام نوویؒ کی ریاض الصالحین کا ترجمہ بزبان اردو مترجمہ مولوی احمد الدین بن شرف الدین۔

ملا علی قاری مکی بن سلطان کی الاربعین کا ترجمہ، مترجمہ عبدالقیوم بن مولانا عبداللہ برہانوی۔

مسند امام ابی حنیفہ کا ترجمہ بزبان اردو مترجمہ مولوی حبیب الرحمن۔
التحیر شاہ ولی اللہ دہلوی کی الاربعین کی شرح نظم میں مرتبہ مولوی ہادی علی صدیقی لکھنوی۔
تلخیص الصحاح، مصنفہ شیخ محی الدین خاں دہلوی حیدر آبادی، یہ کتاب تیسیر الاصول

کا اردو ترجمہ ہے۔

خیر الخمر فی اذان خیر البشر، مصنفہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی، عربی زبان میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ نو مولود کے کان میں آنحضور ﷺ سے اذان دینا ثابت ہے لیکن اقامت کے ثبوت میں توقف کیا ہے۔
امام الکلام فیما يتعلق بالقرآن خلف الامام، اپنے موضوع پر یہ ایک جامع کتاب ہے۔
غیث الغمام علی حواشی امام الکلام، نزہۃ الفکر فی سبۃ الذکر، عربی زبان میں ایک رسالہ ہے۔

الشمع بتسمیہ النزہۃ، زجر الشبان والشیعۃ عن ارتکاب الغیبة، بزبان اردو۔

تحفۃ الاخیار علی احیاسۃ سید الابرار، مصنف نے اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ تراویح کی بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے، مذکورہ بالا جملہ کتب مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کی تصنیفات ہیں۔

الجواز والصلوات من جمع الالسانی والصفات، عربی زبان میں یہ ایک ضخیم کتاب ہے، یہ کتاب نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے ۱۲۹۷ھ میں اپنے صاحبزادہ سید نور الحسن کے نام سے لکھی ہے۔

الفقہ الاکبر عن اہل البیت الاطہر، اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے، مصنفہ شیخ حسن الزماں ترکمانی حیدرآبادی بن قاسم بن ذوالفقار علی۔

ہدایۃ المحدثی فی قرآنہ المقتدی، مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔

تلخیص الاخبار، مصنفہ خاکسار عبدالحی حسنی رائے بریلوی لکھنوی بن حکیم فخر الدین حسنی مصنف کتاب ہذا اس کتاب میں صحاح ستہ میں سے احادیث صحیحہ بغیر اسناد کے مذکور ہیں۔

منتہی الافکار شرح تلخیص الاخبار، اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے، اس کا مصنف بھی خاکسار عبدالحی حسنی رائے بریلوی لکھنوی بن حکیم فخر الدین لکھنوی حسنی مؤلف محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب ہذا ہے۔

حظیرۃ التقدیس و ذخیرۃ التائیس، احادیث قدسیہ کے ذکر میں۔

تخریج الوصایا من خبایا الروایا، ان دونوں کتابوں کی نسبت نواب سید علی حسن بن نواب سید صدیق حسن کی طرف ہے۔

درة التاج المنظوم، بزبان فارسی مرتب قاضی نجف علی جھجھری۔

نظام الاسلام، اس میں احناف اور اہل حدیث کے درمیان جن مسائل فقہیہ پر اختلاف ہے، ان کا ذکر ہے اور احادیث سے احناف کے مسائل فقہیہ کا اثبات کیا گیا ہے، اس کے مصنف مولوی محمد وجیہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ہیں۔

زاد السبیل الی الجیمہ والسلسبیل، عربی زبان میں یہ ایک رسالہ ہے، اس میں اہل سنت و الجماعت کی کتابوں میں اہل بیت کے فضائل میں جو احادیث مذکورہ میں جمع کی گئی ہیں، یہ کتاب ۱۳۰۴ھ میں چھپی ہے، اس کے مصنف شیخ غلام محی حسینی نقوی مدراسی شیعہ بن عبدالودود ہیں۔

نور الہدیٰ، مصنفہ مولوی سید امداد العلی اکبر آبادی کتاب مسئلہ تراویح پر ہے۔

توضیح سہ الہدیٰ، مصنفہ مولوی عبدالرحمن صدرا مین، یہ کتاب مولوی سید امداد العلی کی نور الہدیٰ کی تردید میں لکھی گئی ہے۔

امداد الفتوی عن الصراط السوی، مصنفہ مولوی امداد العلی اکبر آبادی، مصنف نے یہ کتاب مولوی عبدالرحمن کی ”توضیح سہ الہدیٰ“ کی تردید میں لکھی ہے۔

امداد السنۃ، مصنفہ مولوی امداد العلی اکبر آبادی مصنف نے اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ تراویح آٹھ رکعات ہے اور تراویح سنت غیر مؤکدہ ہے، مصنف نے یہ کتاب مولوی محمد فصیح غازی پوری اور دوسرے ان علما کی تردید میں لکھی ہے جو تراویح کو بیس رکعت اور سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔

المواہب اللطیفہ شرح مسند ابی حنیفہ، مصنفہ شیخ محمد عابد سندھی۔

مجموعہ ہائے چہل حدیث

چہل حدیث کے مجموعے بہت ہیں، ان میں سے مشہور مجموعوں کی فہرست درج ذیل ہے:

چہل حدیث، مرتبہ سید علی حسینی ہمدانی بن شہاب، اس مجموعہ میں وہ احادیث مذکورہ ہیں جو سند متصل حضرت انس بن مالک کی روایات ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ محمد بن یوسف حسینی دہلوی مشہور بکسودراز، آپ نے گلبرگہ میں اقامت اختیار کر لی اور ۸۲۵ھ میں وہیں انتقال ہوا، اس مجموعہ میں ہر حدیث کے بعد صحابہ تابعین اور متقدمین مشائخ کے آثار بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ خواجگی حسینی، عریضی کڑوی بن شمس الدین، یہ مجموعہ امام صفائی کی مشارق الانوار سے لیا گیا ہے۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

چہل حدیث، مرتبہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی بن عبد الاحد مشہور بہ مجدد الف ثانی، حضرت مجدد صاحب طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے بانی ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ سلطان محی الدین اورنگ زیب عالم گیر عالم گیر نے چہل حدیث کے دو مجموعے مرتب کیے ہیں، ایک اپنی شاہزادگی کے زمانہ میں اور دوسرا اپنی شاہی کے زمانہ میں، ان دونوں مجموعوں کا عالم گیر نے ترجمہ بھی کیا ہے اور دونوں پر حواشی بھی لکھے ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد الرحیم اس مجموعہ میں احادیث ہیں جو سند متصل کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شاہ محمد اسحاق فاروقی بن افضل، آپ حضرت شاہ عبدالعزیز

دہلوی کے نواسے ہیں، اس مجموعہ میں حج و عمرہ کے فضائل کی احادیث ہیں۔

چہل حدیث، خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب میں مرتبہ سید علی کبیر حسینی الہ آبادی بن علی جعفر۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ عبدالباسط قنوجی بن رستم علی صدیقی مرتب نے اپنے اس مجموعہ کی فارسی میں شرح بھی لکھی ہے اور اس کا نام ”الحبل المتین“ رکھا ہے۔

چہل حدیث، مرتبہ سید اولاد حسن حسینی بخاری قنوجی بن اولاد علی، اس مجموعہ میں شرک و بدعت کی تردید والی احادیث ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، اس مجموعہ میں حج و عمرہ کے فضائل والی احادیث ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ صبغة اللہ شافعی مدراسی بن محمد غوث اس مجموعہ میں معجزات رسول والی احادیث مذکور ہیں۔

چہل حدیث، شیخ احمد بن صبغة اللہ شافعی مدراسی۔

چہل حدیث، موسوم احادیث الحبيب المستمر کہ، مرتبہ مفتی عنایت احمد کاکوروی۔
چہل حدیث، مرتبہ شیخ ادريس نگرانی بن عبدالحی، اس مجموعہ میں امام ابوحنیفہ سے مروی احادیث درج ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ مولوی قادر بخش سہرامی بن حسن علی۔

چہل حدیث، مرتبہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی، اس مجموعہ میں احادیث شفاعت مذکور ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ شیخ حسن محمد ہندی بن شاہ محمد بن حسن، اس مجموعہ میں وہ احادیث مذکور ہیں جو امام ابوحنیفہ سے مروی ہیں۔

چہل حدیث، مرتبہ مولانا شاہ ولایت علی عظیم آبادی بن فتح علی آپ حضرت سید احمد

شہید کے مریدین و معتقدین میں ہیں اور سید صاحب کی جماعت مجاہدین کے ایک ممتاز فرد ہیں۔

چہل حدیث، موسوم نعم المعین مرتبہ شیخ عبداللہ گورکھ پوری بن محمد۔

چہل حدیث، مرتبہ مولوی محمد شاہ بودلا صدیقی سہروردی خفی دہلوی، اس مجموعہ میں

وہ احادیث ہیں جن میں احکام فقہیہ بیان کیے گئے ہیں، اس مجموعہ کی ابتدا یوں ہے، ”الحمد

للہ حمداً کثیراً یوافی نعمہ و یکافی مزیدہ“ اس مجموعہ کی احادیث مذہب خفی کی

تائید میں ہیں، مصنف نے عربی میں اس کی شرح بھی ۱۲۸۳ھ میں لکھی ہے۔

شرح موطا امام مالکؒ

مصنفی شرح موطا، بزبان عربی، مرتبہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی لاہوری۔

المعلیٰ شرح موطا، بزبان عربی مرتبہ شیخ سلام اللہ دہلوی بن شیخ الاسلام بخاری، دہلوی۔

مسوئی شرح موطا، بزبان عربی مرتبہ شیخ الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی محدث

دہلوی بن شاہ عبدالرحیم شاہ صاحب نے اس شرح میں الفاظ غریبہ کی وضاحت فرمائی ہے اور

ائمہ مجتہدین کے مذاہب بیان فرمائے ہیں۔

مصنفی شرح موطا، بزبان فارسی مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم،

حضرت شاہ صاحب نے یہ کتاب بہت ہی محققانہ طور پر تحریر فرمائی ہے، شاہ صاحب کی

وفات کے بعد ان کے شاگرد شیخ محمد امین ولی اللہی نے اس کتاب کو ایڈٹ کیا ہے، شیخ محمد

امین کتاب کی تصحیح و تہذیب سے بارہ شوال ۱۱۷۹ھ میں فارغ ہوئے ہیں۔

بدلیۃ السالک الی موطا الامام المالکؒ، مرتبہ مفتی صبغۃ اللہ شافعی مدراسی بن محمد غوث۔

التعلیق المجد علی موطا الامام محمد، مرتبہ مولانا عبداللہ فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا

عبداللہ فرنگی محلی لکھنوی سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

موطا کے ایک حصہ کی شرح مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔
کشف الموطا شرح موطا، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی۔

شرح صحیح بخاری

شرح بخاری، مصنفہ شیخ امام حسن صفانی لاہوری بن محمد بن حیدر۔
فیض الباری شرح بخاری، مصنفہ سید عبدالاول بن علی بن العلا الحسینی۔
شرح بخاری، مصنفہ شیخ یعقوب بن حسن صرغی کشمیری متوفی ۱۰۰۳ھ۔
غایۃ التوضیح شرح بخاری، مصنفہ شیخ عثمان سندھی برہان پوری بن عیسیٰ بن ابراہیم۔
شرح بخاری، مصنفہ شیخ طاہر سندھی برہان پوری بن یوسف یہ شرح عسقلانی سے
ماخوذ ہے۔

الجیر الجاری شرح بخاری، مؤلفہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی لاہوری۔
تیسیر القاری شرح بخاری، بزبان فارسی چھ جلدوں میں مؤلفہ مفتی نور الحق دہلوی
بن شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔

فیض الباری شرح بخاری، مرتبہ شیخ محمد اعظم سرہندی بن سیف الدین۔
بخاری کی ایک جامع شرح بزبان فارسی مرتبہ شیخ الاسلام بخاری دہلوی بن محبت اللہ۔
نور القاری شرح بخاری، مؤلفہ شیخ نور الدین گجراتی بن محمد صالح۔
ضوء الدراری شرح بخاری، تا باب زکوٰۃ مرتبہ میر سید غلام علی آزاد حسینی بگلرامی یہ
کتاب قسطلانی سے ماخوذ ہے۔

ایک مفید رسالہ مؤلفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد الرحیم، اس رسالہ میں شاہ صاحب
نے ابواب بخاری کے تراجم کی توضیح و تشریح فرمائی ہے۔

عون الباری فی حل ادلۃ البخاری، چار جلدوں میں مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی، یہ کتاب شیخ حسین بن مبارک زبیدی کی التجرید الصریح کی شرح ہے۔
تسہیل القاری، مصنفہ مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔
بخاری شریف کی اردو شرح موسوم فیض الباری مرتبہ شیخ فضل احمد انصاری۔
منح الباری شرح بخاری، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد احسن پشاور بن محمد صدیق۔
الفیض الطاری شرح بخاری، بزبان عربی دو جلدوں میں مصنفہ شیخ جعفر بخاری گجراتی بن محمد حسینی۔

ثلاثیات بخاری کی شرحیں

یعنی بخاری شریف کی وہ احادیث جن میں امام بخاری اور آنحضرت ﷺ کے درمیان صرف تین راوی ہیں۔

اعلۃ القاری، عربی زبان میں ایک مبسوط شرح ہے، مرتبہ شیخ تکی الہ آبادی بن امین عباسی۔

نظم اللہ علی شرح ثلاثیات بخاری، بزبان فارسی مرتبہ شیخ عبدالباسط صدیقی قنوجی بن رستم علی۔

غنیۃ القاری شرح ثلاثیات بخاری، بزبان اردو مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

صحیح مسلم کی شرحیں

المعلم شرح صحیح مسلم، مصنفہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی لاہوری۔

المطر الشجاع شرح صحیح مسلم، مرتبہ مفتی ولی اللہ حسینی فرخ آبادی بن احمد علی۔
 شرح مسلم، بزبان فارسی مرتبہ شیخ فخر الدین بخاری، دہلوی بن محبت اللہ۔
 شرح مسلم، بزبان فارسی مرتبہ شیخ سراج احمد سرہندی۔
 شرح مسلم، مرتبہ مفتی صبغة اللہ شافعی مدراسی بن محمد غوث۔
 السراج الوہاج، شرح مسلم، بزبان عربی مؤلفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی بن
 اولاد حسن قنوجی۔
 المعلم شرح مسلم، بزبان اردو مصنفہ مولوی وحید الزماں لکھنوی، یہ کتاب چھ
 جلدوں میں ہے۔

شروح ترمذی

شرح ترمذی، بزبان عربی مرتبہ شیخ طیب سندھی بن ابو طیب متوفی ۹۹۰ھ کے کچھ بعد۔
 شرح ترمذی، بزبان فارسی مرتبہ شیخ سراج احمد سرہندی۔
 شرح ترمذی، مرتبہ مفتی صبغة اللہ بن محمد غوث شافعی مدراسی۔
 جائزہ الشعوذی شرح ترمذی، بزبان اردو مرتبہ مولوی بدیع الزماں لکھنوی۔
 شرح ترمذی، بزبان اردو مرتبہ مولوی فضل احمد انصاری۔
 شرح ترمذی، بزبان اردو مرتبہ مولوی وجیہ الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔

شروح ابوداؤد شریف

غایۃ المقصود ابوداؤد شریف کی یہ بڑی مفصل شرح ہے لیکن افسوس کہ مکمل نہیں ہوئی۔
 عون المعبود شرح ابوداؤد، چار جلدوں میں، ان دونوں کتابوں کے مرتب مولوی
 محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شمس الحق ڈیانوی ہیں۔

التعلیق المحمود شرح ابوداؤد، مرتبہ مولوی فخر الحسن گنگوہی۔

شرح ابوداؤد، مرتبہ مولوی محمود حسن دیوبندی بن ذوالفقار علی۔

الہدی المحمود شرح ابوداؤد، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی۔

فتح الودود شرح ابوداؤد، مرتبہ ابوالحسن سندھی۔

شروح نسائی شریف

حواشی نسائی شریف، مرتبہ مولوی وصی احمد خفی کان پوری۔

روض الربا شرح نسائی شریف، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی۔

شروح ابن ماجہ شریف

شرح ابن ماجہ، بزبان فارسی مرتبہ شیخ سراج احمد فاروقی سرہندی۔

انجام الحاجہ شرح ابن ماجہ، بزبان عربی مرتبہ شیخ عبدالغنی فاروقی دہلوی، مہاجر کی

بن ابوسعید۔

رفع العجاجہ شرح ابن ماجہ، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔

مفتاح الحاجہ شرح ابن ماجہ، بزبان عربی مرتبہ مولوی محمد بن عبداللہ العلوی۔

شروح شمائل ترمذی شریف

شرح شمائل ترمذی، بزبان فارسی، مرتبہ شیخ محمد عاشق خفی بن عمر متوفی ۱۰۳۳ھ۔

شرح شمائل ترمذی، مرتبہ مفتی نور الحق دہلوی بن مولانا عبدالحق محدث بن سیف

الدین بخاری۔

معین الفہائل، شرح شمائل ترمذی، مرتبہ شیخ فاضل گجراتی بن حامد۔

اشرف الوسائل شرح شمائل ترمذی، مرتبہ شیخ سیف اللہ بخاری دہلوی بن نور اللہ

کتاب کاسن تصنیف ۱۰۹۱ھ ہے۔

شرح شمائل ترمذی، مرتبہ شیخ حاجی محمد کشمیری متوفی ۱۰۰۶ھ۔

درر الفہائل شرح شمائل ترمذی، بزبان عربی، مرتبہ شیخ حکیم الدین قنوجی ابن

فصح الدین۔

شرح شمائل ترمذی، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد فیض بلگرامی بن محمد صادق۔

سراج النبوة شرح شمائل ترمذی، بزبان اردو مرتبہ سید بابا قادری حیدر آبادی بن یوسف۔

حاشیہ شمائل ترمذی، مرتبہ قاضی عبدالقادر رام پوری بن محمد اکرم۔

بہار خلد شرح شمائل ترمذی منظوم، بزبان اردو مرتبہ مولوی کفایت اللہ مراد آبادی۔

انوار محمدی ترجمہ شمائل ترمذی، مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

مشکوٰۃ شریف کی شروح

مشکوٰۃ شریف کی ایک جامع شرح، مرتبہ شیخ عبدالعزیز کاباتی سندھی۔

شرح مشکوٰۃ، مصنفہ شیخ محمد سعید فاروقی سرہندی بن احمد۔

ذریعۃ النجاة شرح مشکوٰۃ، مصنفہ شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی بن عبداللہ۔

زیۃ الزکات شرح مشکوٰۃ، مصنفہ سید محمد گجراتی بن جعفر حسینی۔

شرح مشکوٰۃ، مرتبہ شیخ طیب سندھی برہان پوری بن ابو طیب۔

شرح مشکوٰۃ، بزبان فارسی چار جلدوں میں، گجرات کے کسی عالم کی تصنیف ہے،

مصنف اس کتاب کی تالیف و ترتیب سے یوم جمعہ ۲۷ شوال ۹۹۳ھ کو فارغ ہوئے ہیں، اس شرح میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- (۱) ضمائے کے مرجعوں کی وضاحت (۲) کلمات محذوفہ کا اعادہ (۳) مبہم کی وضاحت (۴) مقدر کی وضاحت (۵) تخصص و تعم کی وضاحت (۶) شرح کا متن سے ربط (۷) ترکیب نحوی (۸) سہل فارسی زبان میں ہے (۹) ہر باب و فصل کی احادیث کی تعداد (۱۰) ہر کلمہ کے تعلقات کا بیان (۱۱) کلام غیر نام کی تکمیل۔

لمعات التفتیح شرح مشکوٰۃ، بزبان عربی مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

اشعۃ اللمعات، بزبان فارسی چار جلدوں میں، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی یہ کتاب غریب الفاظ اور مشکل کلمات کے وضاحت میں بہت مقبول و متداول ہے۔
جامع البرکات شرح مشکوٰۃ کا انتخاب، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔
نجوم المشکوٰۃ، شرح مشکوٰۃ بزبان عربی ایک جلد میں مرتبہ شیخ محمد صدیق۔
شرح مشکوٰۃ، مرتبہ شیخ محمد نعیم جون پوری بن محمد فائض۔

مظاہر حق شرح مشکوٰۃ، بزبان اردو مرتبہ مولوی قطب الدین دہلوی۔
طریقۃ النجاة مشکوٰۃ شریف کی احادیث صحیح کا ترجمہ، مصنفہ مولوی ابراہیم آروی بن عبد العلی۔

امام صغانی کی مشارق الانوار کی شرح

شرح مشارق الانوار، مرتبہ سید محمد حسینی دہلوی بن یوسف مدفون گلبرگہ یہ کتاب تصوف کے اصطلاح میں لکھی گئی ہے۔

شرح مشارق الانوار (بزبان فارسی) مصنفہ سید محمد حسینی دہلوی بن یوسف مدفون

گلبرگہ۔

شرح مشارق الانوار، مؤلفہ شیخ منور لاہوری بن عبد المجید۔

شرح مشارق الانوار (بزبان فارسی) مؤلفہ سید احمد غریبی کڑوی بن محمد حسینی،

مصنف محی الدین احمد کے نام سے مشہور ہیں۔

تحفۃ الاخیار شرح مشارق الانوار (بزبان اردو) مصنفہ مولوی خرم علی بلہوری۔

حصن حصین کی شروح

شرح حصن حصین، مرتبہ شیخ حاجی محمد کشمیری، متوفی ۱۰۰۶ھ۔

شرح حصن حصین، بزبان فارسی مرتبہ شیخ فخر الدین دہلوی بن محبت اللہ بخاری۔

شرح حصن حصین، مرتبہ شیخ منور لاہوری بن عبد المجید۔

شرح حصن حصین، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد فیض بلگرامی بن محمد صادق۔

حاشیہ حصن حصین، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا عبدالحلیم۔

الظفر الجلیل شرح حصن حصین (بزبان اردو) مرتبہ مولوی قطب الدین خاں دہلوی۔

بلوغ المرام کی شروح

مسک الختام شرح بلوغ المرام (بزبان فارسی) چار جلدوں میں۔

فتح العلوم شرح بلوغ المرام (بزبان عربی) دونوں کتابوں کے مصنف نواب سید صدیق حسن

بھوپالی ہیں، مصنف نے دوسری کتاب اپنے صاحبزادہ سید نور الحسن کے نام سے لکھی ہے۔

حاشیہ بلوغ المرام، مرتبہ مولوی احمد حسن دہلوی۔

ترجمہ بلوغ المرام (بزبان اردو) مرتبہ شیخ محی الدین تاجر لاہوری۔

ترجمہ بلوغ المرام، مرتبہ مولوی عنایت علی عظیم آبادی۔

شرح بلوغ المرام، مرتبہ شیخ محمد عابد سندھی۔

امام نووی کی الاربعین کی شرح

الدر الثمین شرح الاربعین، مرتبہ شیخ عبداللہ مدرسی بن عبدالقادر۔

شرح الاربعین، مرتبہ شیخ وجیہ اللہ ہندی بن مجیب اللہ بن محمد، کتاب کاسن تصنیف

۱۲۱۴ھ ہے۔

شرح الاربعین، مرتبہ شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی۔

الظفر المبین ترجمہ الاربعین، مترجم کا نام معلوم نہیں ہوا۔

عین العلم کی شرح

حق العلم شرح عین العلم، مرتبہ شیخ عبدالعظیم برہان پوری متوفی ۱۱۴۱ھ۔

ترجمہ عین العلم، (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی۔

بحر العلم شرح عین العلم (بزبان اردو) دو جلدوں میں، مرتبہ سید محمد شاہ بن حسن شاہ۔

غنیۃ الطالبین کی شرح

ترجمہ غنیۃ الطالبین (بزبان فارسی) مرتبہ ملا عبدالکیم سیالکوٹی بن شمس الدین۔

شرح غنیۃ الطالبین (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام محمد کی کتاب الآثار سے متعلق کتابیں

التعلیق المختار علی کتاب الآثار، یہ ایک جامع حاشیہ ہے، اس کے مرتب مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھنوی بن مولانا عبدالوہاب ہیں۔

فیض السار شرح کتاب الآثار، مرتبہ مولوی عبدالعزیز بن عبدالرشید۔
وہ کتب جو مشکل احادیث کی شرح و وضاحت میں لکھی ہیں:

مجمع بحار الانوار، مرتبہ شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی اپنے موضوع پر سب سے بہتر اور مفید کتاب ہے، جملہ غریب حدیث اور جو کچھ اس سلسلہ میں لکھا گیا ہے، سب اس کتاب میں مصنف نے جمع کر دیا ہے، اس طرح اس کتاب نے صحاح ستہ کی شرح کی حیثیت اختیار کر لی، یہ کتاب جب سے تصنیف کی گئی ہے علما کے درمیان بہت مقبول اور متفق علیہ ہے، شیخ محمد بن طاہر نے یہ کتاب لکھ کر علمائے حدیث پر بڑا احسان کیا ہے۔

الیم الزعرب فی لغات الحدیث المختب، حدیث شریف کے مشکل الفاظ کی حروف تہجی کی ترتیب سے اس کتاب میں تشریح و توضیح ہے، مصنفہ شیخ عبداللہ صدیقی الہ آبادی۔
فہر السالکات والجمل المحسن مصنفہ شیخ حسین عطاء اللہ بن صبغة اللہ شافعی مدراسی،
یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں ہے، صحیحین یعنی بخاری و مسلم شریف کے مشکل الفاظ کے سمجھنے کے لیے یہ کتاب کنجی ہے۔

وہ کتب جو احادیث موضوعہ پر لکھی گئی ہیں:

موضوع احادیث پر دور سالے شیخ حسن صفائی لاہوری بن محمد بن حیدر کی تصنیف ہیں۔
تذکرۃ الموضوعات، مرتبہ شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی، یہ کتاب اپنے موضوع محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر بڑی جامع اور بہت زیادہ معلومات پر مشتمل ہے اور امام شوکانی کی کتاب الموضوعات اور ملا علی قاری کی کتاب الموضوعات سے زیادہ بڑی اور ضخیم ہے۔

تذکرۃ الاصفیاء تصفیۃ الاحیاء، مرتبہ شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی، یہ کتاب عراقی کی کتاب کا مختصر اور اس سے ماخوذ ہے۔

تمییز الطیب من الخبیث مما تدور علی السنۃ الناس من الحدیث، مرتبہ شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی، یہ کتاب امام سخاوی کی المقاصد الحسنہ کا خلاصہ ہے۔

الآثار المرفوعة فی الاحادیث الموضوعہ، مرتبہ مولانا عبدالحق فرنگی محلی ابن مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی۔

الہدیۃ الشاہجہانیہ، بزبان عربی مرتبہ شیخ شمس عثمانی قنوجی بن قاضی بشیر الدین۔

وہ کتب جو تخریج احادیث پر لکھی گئی ہیں:

تخریج السبعین، مرتبہ شیخ فتح محمد برہان پوری محدث بن عیسیٰ سندھی۔

تخریج احادیث بیضاوی، مرتبہ شیخ عبد اللہ بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی۔

تخریج احادیث الصفوۃ، مرتبہ شیخ احمد بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی۔

تشنید المبانی فی تخریج احادیث مکتوبات الامام الربانی، مرتبہ شیخ محمد سعید بن صبغۃ اللہ مدراسی حیدرآبادی۔

تخریج احادیث الاطراف، مرتبہ شیخ محمد سعید بن صبغۃ اللہ مدراسی حیدرآبادی۔

تخریج شرح عقائد تفتازانی، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔

تخریج شرح عقائد تفتازانی، مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی۔

اشراق الابصار تخریج نور الانوار، مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی۔

تبصرۃ الابصار تخریج احادیث الآثار، مرتبہ مولوی الہی بخش فیض آبادی۔

تخریج المشکوٰۃ، تخریج مسند امام احمد بن حنبل، یہ دونوں کتابیں مولوی احمد حسن محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دہلوی کی تالیف ہیں۔

الادراک التخریج رد الاشراک، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔
النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب، الروض البهیج فی آداب التخریج، یہ
دونوں کتابیں مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی تصنیف ہیں۔

اصول حدیث کی کتابیں

شرح نخبۃ الفکر کی شرح، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
امعان النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، یہ ایک جامع شرح ہے، اس کے مرتب شیخ محمد
اکرم سندھی بن عبد الرحمن ہیں۔

شرح نخبۃ الفکر، مرتبہ شیخ عبد النبی شطاری گجراتی بن عبد اللہ۔
شرح نخبۃ الفکر، مرتبہ مفتی عبد اللہ ٹوکی بن صابر علی۔
شرح نخبۃ الفکر (بزبان فارسی) مرتبہ مولوی محمد حسین اسرائیلی ہزاروی۔
المنہج، مرتبہ شیخ نظام الدین علوی کا کوروی بن سیف الدین۔

رسالہ بزبان عربی، مرتبہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔
رسالہ، مرتبہ شیخ سلام اللہ دہلوی بن شیخ الاسلام۔

رسالہ، مرتبہ شیخ نور الاسلام رام پوری بن سلام اللہ بن شیخ الاسلام دہلوی۔
بلغة الغریب فی مصطلح آثار الحلبیب، مرتبہ سید مرتضیٰ بن محمد حسین بکرامی زبیدی۔
یمن میں ایک جگہ کا نام زبیدی ہے، مصنف نے وہاں بہت دنوں تک قیام فرمایا

ہے، اس لیے زبیدی کہے جاتے ہیں۔

الجمالۃ النافعة، بزبان فارسی مرتبہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محدث دہلوی۔

منہج الاصول الی اصطلاح احادیث الرسول، بزبان فارسی مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

عمدة الاصول فی احادیث الرسول، بزبان عربی، مرتبہ شیخ محمد شاہ دہلوی۔

ظفر الامانی شرح مختصر الجرجانی، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی۔

الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی۔

استجلاء البصر شرح نخبۃ الفکر، بزبان اردو مرتبہ شیخ عبدالعزیز عثمانی ہزاروی بن

عبدالسلام، اس کتاب کا سن تصنیف ۱۳۲۲ھ ہے۔

اسماء الرجال کی کتابیں

المغنی، مرتبہ شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی۔

الاکمال فی اسماء الرجال، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری ایک جامع کتاب ان رجال ورواۃ کے ذکر میں جو مشکوٰۃ شریف میں مذکور ہیں، ایک جامع کتاب رواۃ مسلم شریف کے ذکر میں یہ دونوں کتابیں شیخ عبداللہ شافعی مدراسی بن عبدالقادر کی تصنیفات ہیں۔

اکمل الوسائل لرجال الشماکل، مرتبہ شیخ عبدالوہاب شافعی مدراسی بن محمد غوث۔

کشف الاحوال عن نقد الرجال، کم زور حافظہ والے رواۃ کے بیان میں۔

بدر العزرة فی اسماء القرأة العشرة، یہ دونوں کتابیں شیخ عبدالوہاب شافعی مدراسی

بن محمد غوث کی تصنیفات ہیں۔

عزیز الخطاب، صحابہ کی تاریخ بزبان اردو مرتبہ ابو نعیم عبدالعظیم حیدر آبادی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

التقعیب، یہ تقریب التہذیب کا حاشیہ اور اس کا مکملہ ہے، اس کے مرتب سید امیر علی لکھنوی ہیں۔

مطلوب الطالبین فی اسماء رجال الاربعین، ترجمہ رجال الشمائل ان دونوں کتابوں کے مصنف سید علی کبیر الہ آبادی ہیں۔

اسماء الرجال شیوخ محمد بن طاہر مہدی، فہرس الاسماء المہمہ، فہرس الاسماء المتشابہہ، ان تینوں کتابوں کے مصنف شیخ احمد بن صبغۃ اللہ مدرا سی ہیں۔

القول المسد فی رواۃ موطا الامام محمد، مرتبہ شیخ ادیس نگر امی بن عبد العلی۔

ابراز الكنوز، الحصن الحصین کے رواۃ کے بیان میں، مرتبہ مولوی معین انصاری لکھنوی بن مبین۔

کتب اسانید

رسالہ، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

الارشاد فی مہمات الاسناد، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد الرحیم۔

مدارج الاسناد، مرتبہ قاضی ارتضاعلی خاں گوپاموی۔

الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی، مرتبہ شیخ محسن ترہتی بن یحییٰ۔

سلسلۃ العسجد، بزبان فارسی مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

ایک جامع رسالہ، بزبان فارسی مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد الرحیم،

اس رسالہ میں تحقیقات عجیبہ اور تدقیقات نادرہ درج ہیں۔

اتحاف الاحوال فی اسانید، مولانا فضل الرحمن، مرتبہ شیخ ابوالخیر احمد بن عثمان مکی مالوی۔

النور والہباء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء، مرتبہ سید ابوالحسن احمد نوری مارہروی۔

الاسانید، اس خاکسار کا مرتب کردہ رسالہ ہے۔

پانچویں فصل تفسیر قرآن میں

علم تفسیر وہ علم ہے جس میں نظم قرآن کے معنی سے بحد بشری بحث کی جائے، قواعد و نحو اور عربیہ کی مطابقت کے ساتھ، اس علم کے جاننے کے لیے علوم عربیہ اصول کلام، اصول فقہ اور اصول جدل و مناظرہ اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے علوم کا جاننا ضروری ہے، اس علم کا مقصد معانی نظم قرآن کو بحد بشری جاننا ہے، اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو ٹھیک طور پر احکام شرعیہ کو قرآن کریم سے جاننے کی قدرت حاصل ہوتی ہے اور قرآن کریم میں جو قصص و نصائح ہیں ان سے وہ اثر پذیر ہو، قرآن نے جن مکارم اخلاق کی دعوت دی ہے ان پر انسان عمل کرے، ان کے علاوہ بھی بہت سے مقاصد ہیں جن کا شمار ممکن نہیں، کیوں کہ قرآن ایک ایسا بحر ناپید کنار ہے جس کے عجائبات کی کوئی انتہا نہیں، برتر ہے وہ ذات جس نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب کے ذریعہ اپنے بندوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا، علم تفسیر کا موضوع کلام الہی ہے، جو حکمتوں کا منبع اور فضائل کا معدن ہے اور اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ انسان قرآن کے معانی کو سمجھے اور اس سے احکام خداوندی کا استنباط کرے تاکہ دنیاوی اور اخروی سعادتوں سے انسان ہم کنار ہو۔

کسی علم کی منزلت و مرتبت اس علم کے موضوع اور اس کی غرض و غایت کے مرتبہ

سے معلوم کی جاتی ہے، اس لیے علم تفسیر تمام علوم میں سب سے زیادہ اشرف و اعلا ہے، علم تفسیر کی تعریف و تعارف میں ہم نے یہ جو کچھ کہا ہے وہ ابوالخیر، ابن صدر الدین عرینی قنوجی کے اقوال کے مطابق ہے، مفسرین صحابہ میں چاروں خلفائے راشدین، ابن مسعود ؓ، ابن عباس ؓ، ابی ابن کعب ؓ، زید بن ثابت ؓ، ابو موسیٰ اشعری ؓ، ابن زبیر ؓ، انس بن مالک ؓ، ابو ہریرہ ؓ، جابر ؓ، عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ ہیں، حضرت علی ابن ابی طالب ؓ سے آیات کی تفسیر بقیہ تین خلفائے راشدین سے زیادہ مروی ہے اور بقیہ تینوں خلفائے راشدین سے بہت کم تفسیریں مروی ہیں، حضرت علیؑ سے زیادہ حضرت ابن مسعود سے آیات کی تفسیریں مروی ہیں اور ابن عباس کا تو کہنا ہی کیا ہے، وہ ترجمان قرآن اور فقہائے امت میں ہیں، وہ رئیس المفسرین ہیں اور حضرت ابی بن کعب کا شمار بھی قراء صحابہ اور سید القراء میں ہے، تابعین مفسرین میں حضرت ابن عباس کے تلامذہ ہیں، جو علمائے مکہ کہلاتے ہیں، مثلاً مجاہد بن جبرکی، سعید بن جبیر، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، طاؤس بن کیسان یمانی اور عطاء بن ابی رباح، مفسرین تابعین میں ابن مسعود کے تلامذہ بھی ہیں اور یہ علمائے کوفہ ہیں، مثلاً علقمہ بن قیس، اسود بن یزید، ابراہیم نخعی اور امام شعبی، تابعین مفسرین میں زید بن اسلم کے شاگرد مثلاً عبدالرحمن بن زید اور امام مالک بن انس کا بھی شمار ہے، اسی طرح حضرت حسن بصری، عطاء بن ابی سلمہ، محمد بن کعب قرطبی، رفیع بن مہران، ضحاک بن مزاحم، عطیہ بن سعید، قتادہ بن دیامہ رنج بن انس اور سدی کا شمار بھی مفسرین تابعین میں ہے، پھر اس کے بعد مفسرین کا وہ گروہ ہے جس نے تفسیر کی کتابیں لکھیں اور ان میں حضرات صحابہ اور تابعین کے اقوال آیات کے تفسیر میں جمع کیے، ان کے نام درج ذیل ہیں:

سفیان بن عیینہ، وکیع بن جراح، شعبہ بن حجاج، یزید بن ہارون، عبدالرزاق، آدم بن ابویاس، اسحاق بن راہویہ، روح بن عبادہ، عبداللہ بن حمید، ابوبکر بن ابوشیبہ، پھر اس کے بعد دوسرے طبقہ میں، عبدالرزاق، علی بن ابوظلم، ابن جریر، ابن ابو حاتم، ابن ماجہ، محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاکم، ابن مردویہ، ابوالشیخ بن حسان، ابن منذر ہیں۔

پھر اس کے بعد ایک تیسرا طبقہ ہے جس نے ایسی تفسیر کی کتابیں لکھی ہیں جو فوائد علمیہ سے بھری ہوئی ہیں اور ان کتابوں میں انہوں نے تفسیر کے بیان میں اسناد کو حذف کر دیا، مثلاً ابواسحاق زجاج ابوعلی الفارسی ابوبکر نقاش ابو جعفر نحاس، مکی بن ابوطالب، ابوعباس مہدوی، پھر متاخرین مفسرین کا گروہ ہے جس نے اسانید بالکل مختصر کر دیے اور ناقص اقوال نقل کر دیے، یہاں سے نئی باتیں فن تفسیر میں داخل ہو گئیں اور کم زور و صحیح باتیں ایک دوسرے سے مل گئیں، اب اس کے بعد لوگ جس قول کو چاہتے تھے نقل کر دیتے تھے اور جو جس کے دل میں بات آئی وہ اس پر اعتماد کر لیتا تھا اور بعد میں آنے والوں نے اپنے پہلوں کی طرف ایسی باتیں نقل کیں جو صحیح نہیں ہیں، سلف صالحین کی کتابوں کی طرف رجوع کیے بغیر اور جو لوگ اس فن میں قابل اعتماد تھے، ان کی باتوں کا خیال کیے بغیر کتابیں لکھی جانے لگیں۔

پھر اس کے بعد علما کا ایک ایسا گروہ آیا جو علم تفسیر کے علاوہ دوسرے بعض علوم میں بھی ماہر تھا، اس لیے ان میں سے ہر ایک نے فن تفسیر کی کتاب لکھنے میں اپنے ذوق علمی کی رعایت کی اور جس فن کا اس پر غلبہ تھا، اسی کی رعایت رکھتے ہوئے تفسیر کی کتابیں لکھیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اسی علم کی خاطر اتارا گیا ہے، مثلاً نحوی جس پر فن نحو کے اصول و مسائل اور وجوہ اعراب کا غلبہ تھا جب تفسیر کی کتاب لکھنے بیٹھا تو وجوہ اعراب کے بعد سے بعید احتمالات کو اس نے نقل کیا اور تفسیر کی کتاب میں قواعد نحویہ، مسائل نحویہ اور اختلافات نحویہ بیان کیے، مثلاً زجاج اور واحدی نے اپنی کتاب ”بسیط“ میں اور ابو حیان نے اپنی کتاب البحر والنہر میں ایسا ہی کیا ہے، بعض لوگوں پر اخبار اور قصے کا غلبہ ہوا تو انہوں نے اپنی تصنیف میں قرآنی قصص کو جزئیات و تفصیلات کے ساتھ مکمل بیان کیا اور اس سلسلہ سے سلف صالحین کے حوالہ سے بہت سے واقعات بیان کر دیئے، بغیر اس کا خیال کیے ہوئے کہ یہ قصے صحیح بھی ہیں یا نہیں، ثعلبی کی تفسیر اسی ضمن میں آتی ہے۔

اگر کسی شخص پر علم فقہ کا غلبہ رہا تو اس نے تفسیر قرآن میں پوری فقہ لکھ دی اور مسائل فقہیہ کے ثبوت میں ایسی آیات کو بھی بتایا جن کا ان مسائل سے کوئی تعلق نہیں اور مخالفین کے دلائل کی تردید بھی آیات قرآنیہ سے کی ہے، اس کا نمونہ علامہ قرطبی کی تفسیر ہے جن مفسرین پر عقلیت و تفلسف کا غلبہ تھا بالخصوص امام رازی انہوں نے اپنی تفسیر میں حکماء و فلاسفہ کے اقوال جمع کر دیئے اور اصل موضوع کو چھوڑ کر دوسری طرف نکل گئے، اسی وجہ سے بعض علما نے امام رازی کی تفسیر کبیر کے متعلق فرمایا ہے کہ اس میں تفسیر کے علاوہ سب کچھ ہے۔

فرق باطلہ سے تعلق رکھنے والے مفسرین نے آیات قرآنیہ کو اپنے غلط عقائد کے مطابق ڈھالا اور اگر کہیں دور سے بھی ان کو کوئی مطلب کی چیز ملی تو اس کو کتاب میں درج کر دیا اور اپنے عقیدہ کے مطابق کوئی بات لکھنے میں ان کو ذرا سی بھی گنجائش ملی تو اس سے فوراً فائدہ اٹھایا، اس کی مثال زخشری کی کشاف ہے۔

فن تفسیر میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ تین طرح کی ہیں، مختصر متوسط اور بسیط و جامع فن تفسیر پر جو کتابیں مختصر ہیں ان کے نام یہ ہیں:

علامہ ابن جوزی کی زاد المیسر واحدی کی الوجیز، رازی کی تفسیر الواضح، ابن حیان کی الشہیر اور علامہ سیوطی اور محلی کی جلالین، فن تفسیر کی متوسط کتابوں میں واحدی کی الوسیط، ماتریدی کی تفسیر القرآن، نجم الدین نسفی کی التیسیر اور زخشری کی کشاف، تفسیر طبری، تفسیر بغوی، تفسیر کواشی، تفسیر بیضاوی اور امام نسفی کی المدارک ہیں۔

جامع و بسیط کتب تفسیر میں واحدی کی البسیط، تفسیر امام راغب اصفہانی، تفسیر البحر ابو حیان، تفسیر کبیر امام رازی، تفسیر علای، التفسیر ابن عطیہ دمشقی، تفسیر خرقی، تفسیر جوتی، تفسیر قشیری، تفسیر ابن عثیم، سیوطی کی الدر المنثور، تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، شوکانی کی فتح القدر، سید محمود آلوسی زادہ کی روح المعانی اور ابوسعود کی تفسیر ہیں۔

فن تفسیر میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

فن تفسیر میں ہندوستانی مصنفین نے بے شمار کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن کا احاطہ مشکل ہے، کچھ کتابیں درج ذیل ہیں:

البحر المواج، بزبان فارسی، مرتبہ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی، یہ کتاب چند جلدوں میں ہے، مصنف نے اس تفسیر میں نحوی ترکیب اور وصل و فصل کے مواقع پر خاص طور سے زور دیا ہے۔

تبصیر الرحمان وتیسیر المنان فی تفسیر القرآن، عربی زبان میں یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں ہے، اس کے مصنف علامہ مہائگی شیخ علاء الدین علی بن احمد متوفی ۸۳۵ھ ہیں، یہ کتاب فصیح عربی زبان میں لکھی گئی ہے، اس میں لطائف علمیہ اور آیات کے باہمی ربط پر مصنف نے خاص توجہ کی ہے، یہ کتاب قاہرہ میں جمال الدین وزیر کے ایما سے چھپی ہے۔
نور النبی، مرتبہ شیخ حسین بن خالد ناگوری، کتاب چند جلدوں پر مشتمل ہے اور نحوی ترکیب اور معانی قرآن کی توضیح و تشریح پر زیادہ توجہ کی گئی ہے۔

تفسیر القرآن، مؤلفہ شیخ محمد بن یوسف حسینی دہلوی، مدفون گلبرگہ، کتاب تصوف کی اصطلاح میں لکھی گئی ہے۔

تفسیر القرآن، مؤلفہ شیخ محمد بن یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ فن تفسیر میں مصنف کی یہ دوسری کتاب زختری کی کتاب کشاف کے انداز پر ہے۔

کاشف الحقائق وقاموس الدقائق، مرتبہ شیخ احمد تھائیری گجراتی بن محمد۔

نور بخشا، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم سمنانی کچھوچھوی۔

منبع عیون المعانی، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے، مرتبہ شیخ مبارک بن خضر ناگوری۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفسیر القرآن، مرتبہ شیخ یعقوب بن حسن صر فی کشمیری کتاب نامکمل ہے۔

تفسیر القرآن، جلالین کے انداز پر کتاب کا سن تصنیف ۱۰۷۰ھ ہے۔

تفسیر جہاں گیری (بزبان فارسی) یہ کتاب مصنف نے مغل بادشاہ جہاں گیر کے

لیے ۱۰۷۲ھ میں لکھی ہے، مذکورہ بالا دونوں کتابوں کے مرتب شیخ نعمت اللہ بن عطاء اللہ

نارنولی فیروز پوری ہیں۔

البحر المواج کا عربی ترجمہ، مرتبہ منور لاہوری بن عبدالمجید۔

مجمع البحرین، مرتبہ شیخ طاہر سندھی برہان پوری بن یوسف، کتاب تصوف کی

اصطلاح میں لکھی گئی ہے۔

مختصر المدارک، مرتبہ شیخ طاہر سندھی برہان پوری بن یوسف۔

انوار الاسرار، بزبان عربی مرتبہ شیخ عیسیٰ سندھی برہان پوری بن قاسم بن یوسف،

یہ کتاب معارف و حقائق قرآنی پر مشتمل ہے۔

فتح محمدی، مرتبہ شیخ عیسیٰ سندھی برہان پوری بن قاسم بن یوسف مصنف نے یہ

کتاب اپنے لڑکے فتح محمد کے لیے لکھی ہے۔

تفسیر نظامی، مصنفہ شیخ نظام الدین تھائیری بن عبدالشکور، متوفی ۱۰۳۶ھ۔

زیب التفاسیر، کتاب امام رازی کی تفسیر کبیر کا فارسی ترجمہ ہے، صفی الدین اردبیلی

کشمیری نے زیب النساء بیگم کے ایما سے لکھی ہے۔

تفسیر مرتضوی، بزبان فارسی مرتبہ شیخ زین الدین شیرازی مصنف نے یہ کتاب

۱۰۱۶ھ میں نواب مرتضیٰ خاں سید فرید بخاری کے حکم سے لکھی ہے۔

تفسیر حسینی، مرتبہ شیخ یحییٰ بخاری گجراتی بن محمود بن محمد الحسنی۔

سواطع الالہام، مرتبہ شیخ ابوالفیض فیضی بن ملا مبارک ناگوری۔

کتاب صنعت اہمال میں ہے، یعنی پوری تفسیر میں نقطہ والا کوئی حرف استعمال

نہیں کیا گیا ہے۔

تفسیر نورانی، یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی اس مصنف نے تفسیر کی ایک مختصر کتاب اور بھی لکھی ہے۔

تفسیر قرآن حسب روایت اہل بیت، مرتبہ شیخ محمد بن جعفر حسینی گجراتی۔

تفسیر قرآن جلالین کے انداز کی، مرتبہ شیخ محمد بن جعفر حسینی گجراتی۔

تفسیر قرآن، مرتبہ شیخ محمد معظم نابھوی۔

قرآن القرآن بالبیان، مرتبہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی، اس کتاب کا سن تصنیف

۱۱۲۵ھ ہے۔

ثواب التزیل، شیخ علی اصغر بن عبدالصمد قنوجی یہ کتاب جلالین کی طرح مختصر ہے۔

تفسیر صغیر، مرتبہ شیخ رستم علی بن علی اصغر قنوجی۔

فتح الرحمن فی تفسیر القرآن، بزبان فارسی مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ

عبدالرحیم۔

تفسیر مظہری، بزبان عربی مرتبہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، اس کتاب کی سات ضخیم جلدیں

ہیں، مصنف نے اس میں فقہ، تصوف، تجدید اور نحو کے مسائل سے زیادہ بحث کی ہے۔

تفسیر قرآن، بزبان عربی، مرتبہ شاہ اہل اللہ فاروقی دہلوی بن شاہ عبدالرحیم

دہلوی، مصنف نے یہ کتاب مختصر اور جامع عبارت میں لکھی ہے، مصنف شاہ ولی اللہ محدث

دہلوی کے بھائی ہیں۔

تفسیر محمدی، مرتبہ شیخ فتح محمد حسینی، سید انوی، کتاب حقائق و معارف کی اصطلاح

میں لکھی گئی ہے۔

تفسیر مصطفوی، مرتبہ شیخ غلام مصطفیٰ تھانیسری دہلوی بن محمد اکبر، یہ کتاب فارسی

زبان میں ہے اور اس کا سن تصنیف ۱۱۹۲ھ ہے۔

محکم التذریل، بزبان عربی، تفسیر حسنی بزبان فارسی، مرتبہ سید محمد حکیم بن محمد بن شاہ
اللہ حسنی حسینی رائے بریلوی۔

تفسیر القرآن، مرتبہ شیخ ولی اللہ شاعر دہلوی۔

زبدۃ التفاسیر، مرتبہ شیخ جان محمد لاہوری۔

تفسیر مختصر، تفسیر نصیری، دونوں کتابوں کے مصنف شیخ جمال الدین گجراتی متونی
۱۱۳۳ھ ہیں۔

تفسیر القرآن، بزبان عربی مرتبہ شیخ محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی۔

نظم الجواہر، بزبان فارسی تین جلدوں میں مرتبہ مفتی ولی اللہ حسینی فرخ آبادی بن
احمد علی۔

معدن الجواہر، مرتبہ شیخ ولی اللہ انصاری لکھنوی بن حبیب اللہ۔

فتح العزیز، بزبان فارسی مرتبہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی، کتاب کا پہلا جز ابتدا سے وان تصوموا خیر لکم تک ہے اور دوسرے جز میں
سورۃ ملک سے آخر قرآن تک کی تفسیر ہے، شاہ صاحب نے یہ کتاب بصارت جانے کے بعد
زبانی بول کر لکھوائی ہے، کتاب فصیح عبارت اور عمدہ اسلوب بیان میں ہے، لطائف علمیہ اور
آیات کے ایک دوسرے سے ربط کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

تکملۃ فتح العزیز، مرتبہ شیخ حیدر علی فیض آبادی کتاب چند ضخیم جلدوں میں ہے،
مصنف نے یہ کتاب بھوپال میں سلطان سکندر جہاں بیگم والیہ بھوپال کے حکم سے لکھی ہے۔

معالم الاسرار، بزبان فارسی ایک جلد میں مرتبہ شیخ محمد حسن امرہوی، یہ بہترین
تصنیف ہے۔

فتح البیان فی مقاصد القرآن، بزبان عربی چار جلدوں میں، امام شوکانی کی فتح قدیر
کا خلاصہ کچھ بہتر اضافہ کے ساتھ۔

ترجمان القرآن، بزبان اردو، یہ سب کتابیں نواب سید صدیق حسن بھوپالی کی ہیں، البتہ کلام پاک کا اردو ترجمہ سید ذوالفقار احمد نقوی بھوپالی کا ہے، چوں کہ ترجمہ مکمل نہیں ہوا تھا، اس لیے مترجم کے انتقال کے بعد نواب سید صدیق حسن بھوپالی نے ترجمہ مکمل کیا۔

موضح القرآن تفسیر، بزبان اردو مرتبہ شیخ کبیر شاہ عبدالقادر محدث و عارف بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔

تفسیر رؤی، دو جلدوں میں بزبان اردو مرتبہ شیخ رؤوف احمد مجددی رام پوری۔
زاد الآخرة قرآن کی تفسیر منظوم ہے، اس میں اشعار کی تعداد دو لاکھ ہے، اس کے مرتب و ناظم قاضی عبدالسلام بن عبدالحق بدایونی ہیں، اس کا سن ترتیب ۱۲۴۴ھ ہے۔
منظوم تفسیر قرآن، بزبان اردو مرتبہ شیخ غلام مرتضیٰ بن تیمور الہ آبادی۔
تفسیر قرآن، مرتبہ قاضی نورالحق بن محمد منعم رام پوری متوفی ۱۲۲۳ھ، مصنف نے یہ تفسیر والی رام پور فیض اللہ خاں کے ایما سے لکھی ہے۔

تفسیر قرآن، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد سعید اسلمی مدراسی، یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔

مصنف نے اپنی آخری عمر میں یہ کتاب لکھی۔

تفسیر قرآن، بزبان فارسی مرتبہ مولوی محمد اشرف بن نعمۃ اللہ لکھنوی۔

تفسیر قرآن، بزبان فارسی مرتبہ مولوی یاد علی حسینی نصیر آبادی شیعہ۔

لوامع التزیل و سواطع التأویل، بزبان فارسی، اس کے مصنف سید ابوالقاسم

حسین کشمیری لاہوری شیعہ ہیں، مصنف نے یہ کتاب بارہ جلدوں اور کچھ حصہ میں

یوسف کی آیت یا بنی اذہبوا فتحسبوا من یوسف واخیه تک لکھا ہے

کے بعد مصنف کا انتقال ہو گیا، مصنف کے صاحبزادہ سید علی بن ابوالقاسم حائری نے

کی، کتاب اب تکمیل کے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے۔

غایۃ البرہان فی تاویل القرآن، بزبان اردو دو جلدوں میں اس کے مؤلف شیخ محمد حسن امرہوی ہیں جو معاملات الاسرار کے مصنف ہیں، جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔
تفسیر مرادی، بزبان اردو، مرتبہ شیخ مراد اللہ انصاری سنبھلی۔

احسن التفاسیر، بزبان اردو، سات جلدوں میں مرتبہ مولوی احمد حسن دہلوی۔
بیان القرآن، بزبان اردو، بارہ جلدوں میں مرتبہ مولوی اشرف علی تھانوی بن عبدالحق۔

تفسیر قادری، بزبان اردو مرتبہ مولوی فخر الدین لکھنوی، یہ تفسیر حسینی کا اردو ترجمہ ہے۔
جامع التفاسیر، مرتبہ مولانا قطب الدین حنفی دہلوی بن محی الدین۔
فتح المنان فی تفسیر القرآن، بزبان اردو آٹھ جلدوں میں مرتبہ مولوی عبدالحق بن محمد میر دہلوی۔

مواہب الرحمن، بزبان اردو تیس جلدوں میں مرتبہ سید امیر علی حسینی ملیح آبادی بن معظم علی۔

تفسیر القرآن، بزبان عربی مرتبہ مولوی ثناء اللہ امرتسری، اس کتاب پر نقد کیا گیا ہے۔
تفسیر ثنائی، بزبان اردو مرتبہ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔
اکسیر اعظم، بزبان اردو، مؤلفہ مولوی احتشام الدین مراد آبادی۔

تفسیر قرآن تا سورہ نحل، بزبان اردو، چھ جلدوں میں مرتبہ سر سید احمد خاں دہلوی بن محمد متقی، اس کتاب کا مقصد آیات قرآنی کی تحریف اور ان کو اپنے مذہب و رائے کے مطابق بنانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے، اگر دور سے بھی کوئی چیز ان کو اپنے مقصد کے مطابق ملی تو اس کو اپنی کتاب میں ٹانک دیا اور اپنے مذہب کے مطابق کہیں ان کو تھوڑی سی بھی گنجائش اور موقع ملا تو اس کو لپک کر بیان کیا ہے، ٹھیک اسی طرح جیسا کہ زختری نے کشاف میں کیا ہے، فرق یہ ہے کہ زختری علوم عربیت میں ماہر و کامل تھے اور یہ ان علام

سے ناواقف تھے، آیات قرآنی کی تفسیر قواعد و لغت و نحو اور اصول شریعت کی پابندی اور لحاظ کیے بغیر کرتے ہیں، اسی وجہ سے علما نے اپنی تصنیفات میں سرسید کی اس کتاب کی تردید کی ہے اور بعضوں نے تو تردید میں مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔

تفسیر قرآن، مرتبہ مولوی ظہور علی لکھنوی بن محمد حیدر متوفی حیدر آباد ۱۲۷۵ھ۔

تفسیر وحیدی، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔

تفسیر قرآن، بزبان اردو مرتبہ امراؤ مرزا حیرت دہلوی۔

خلاصۃ التفاسیر، بزبان اردو چار جلدوں میں، مرتبہ مولوی فتح محمد لکھنوی۔

احسن التفاسیر، بزبان اردو، چند ضخیم جلدوں میں مرتبہ سید احمد حسن دہلوی۔

کلام پاک کے ترجمے

فتح الرحمن بزبان فارسی، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم، کلام پاک کے ترجموں میں یہ سب سے بہتر ترجمہ ہے، اب تک اس سے بہتر کوئی ترجمہ نہیں ہوا ہے۔

موضح القرآن، بزبان اردو مرتبہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ مصنف کا یہ ترجمہ قرآن ادائے مطالب اور زبان کی شیرینی میں ان کے والد کے ترجمہ کے برابر ہے اور اسی وجہ سے سو سال سے براہ راست میں یہ ترجمہ مقبول و متداول ہے، ترجمہ قرآن بزبان اردو، مرتبہ شاہ رفیع الدین دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، یہ کلام پاک کا لفظی ترجمہ ہے۔

ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، اس ترجمہ میں غلطیاں بھی ہیں۔

ترجمہ قرآن، مرتبہ مرزا حیرت دہلوی، یہ ترجمہ بعض لحاظ سے ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ کے مثل ہے، مولانا اشرف علی تھانوی بن عبدالحق نے ڈپٹی نذیر احمد اور مرزا حیرت

دہلوی کے ترجموں کی غلطیوں پر ایک رسالہ لکھا ہے:

- ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ مولانا اشرف علی تھانوی بن عبدالحق۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی، حیدر آبادی بن مسیح الزماں۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ مولوی عاشق الہی میرٹھی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ مولوی عبدالحق بن محمد میر دہلوی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو تاسورہ نخل، مرتبہ سرسید احمد خاں دہلوی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان انگریزی، مرتبہ ڈاکٹر عبدالحکیم بیٹا لوی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان انگریزی، مرتبہ محمد علی لاہوری قادیانی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان انگریزی، کسی قادیانی شخص کا ترجمہ ہے۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو مرتبہ سید علی بن دلدار علی شیعہ لکھنوی۔
- ترجمہ قرآن، بزبان اردو، مرتبہ مولوی مقبول احمد شیعہ دہلوی مصنف نے یہ ترجمہ نواب حامد علی خاں والی رام پور کے ایما سے کیا ہے۔

وہ کتابیں جو کلام پاک کے بعض حصوں کی تفسیر ہیں:

- انوار الفرقان، مرتبہ شیخ غلام نقشبند لکھنوی بن عطاء اللہ یہ قرآن کے چوتھائی حصہ کی تفسیر ہے، اس میں سورہ اعراف، سورہ یوسف، سورہ طہ، سورہ مریم، سورہ محمد، سورہ رحمن، سورہ نبا، سورہ کوثر، سورہ اخلاص، آیت نور، آیت امانت، آیت افحسبتم، آیت لاتقولن لشیء انی فاعل ذالک غدا آیت استواء آیت کلوا واشربوا کی تفسیر ہے اور یہ سب مع تعلیقات و حواشی شیخ غلام نقشبند لکھنوی بن عطاء اللہ کی مرتب کردہ ہیں۔
- تفسیر الزہرا دین، (سورہ بقرہ و آل عمران) مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد الرحیم۔

تفسیر سورہ فاتحہ، مرتبہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی۔

اسرار الفاتحہ و تفسیر، بزبان فارسی مرتبہ ملا محمد خیر پشاور مصنف نے عالم گیر کے ایما سے یہ کتاب لکھی ہے۔

الازہار الفاتحہ فی تفسیر سورۃ الفاتحہ، مرتبہ شیخ محمد حسین بن خلیل اللہ بیجا پوری۔

تفسیر سورۃ فاتحہ، بزبان اردو مرتبہ مولوی اکرام الدین دہلوی۔

مظہر العجائب تفسیر سورۃ فاتحہ، بزبان اردو مرتبہ مولوی لطف اللہ لکھنوی۔

تفسیر سورۃ یوسف، مرتبہ سید محمد ترمذی کالپوی بن ابوسعید حسینی۔

احسن المداہق تفسیر سورۃ یوسف، مرتبہ مولوی صفدر علی بن حیدر علی فیض آبادی شیعہ۔

کاشف الاسرار تفسیر سورۃ یوسف، بزبان فارسی مرتبہ مولوی قطب الدین بن غلام

تکی لکھنوی بنارس۔

سورۃ یوسف کی منظوم تفسیر، بزبان اردو مرتبہ مولوی محمد اشرف کاندھلوی۔

سورۃ یوسف کی منظوم تفسیر، بزبان اردو مرتبہ شیخ غلام مرتضیٰ الہ آبادی۔

تفسیر سورۃ یوسف، بزبان عربی، بے نقطہ، مرتبہ راجہ امد علی خاں کٹوری شیعہ۔

تفسیر سورۃ یوسف، بزبان اردو مرتبہ مولوی اشرف علی تھانوی۔

تفسیر سورۃ عصر، بزبان اردو مرتبہ سید محمد شاہ بن حسن شاہ رام پوری۔

الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، مرتبہ مولوی تقی علی بن رضا علی بریلوی۔

قرآن کے آخری جز کی تفسیر، بزبان اردو مرتبہ مولوی ابراہیم آردی بن عبد العلی۔

ذریعۃ المغفرۃ، بعض آیات قرآنیہ کی تفسیر مرتبہ سید ذاکر علی شیعہ جون پوری۔

برہان الہدیٰ تفسیر الرحمن علی العرش استوی، مرتبہ مولوی نصیر الدین

برہان پوری۔

تفسیر آیات وراثت، مرتبہ شیخ محمد معین انصاری لکھنوی۔

الکلام القدسی تفسیر آیۃ الکرسی، مرتبہ مولوی عبد الحمید لکھنوی بن عبد الحلیم بن عبد الرب۔

تفسیر، آیت تطہیر مطابق مذہب شیعہ، مرتبہ مولوی ناصر حسین شیعہ جون پوری۔
تفسیر، آیت ولکم فی القصاص حیاۃ، مرتبہ مولوی امین اللہ بن سلیم اللہ نگر
نہنوی عظیم آبادی۔

تبیح اشعراء الغاوین وتحسين الفقراء من آل یسین، بزبان فارسی، ایک جلد میں، یہ
سورہ شعر کی تفسیر ہے، اس کے مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

تفسیر السموات، تفسیر الجن والجان علی مانی القرآن الترقیم فی قصہ اصحاب الکہف
والرقیم، ازالتہ الغین عن قصۃ ذی القرنین، خلق الانسان علی مانی القرآن، الدعاء والاستجابہ،
یہ جملہ کتب سرسید احمد خاں دہلوی کی تصنیفات ہیں۔

تفسیر سورہ بقرہ، زمانی مرتبہ شیخ نور الدین محمد صالح الجبراتی۔

قرآن کے جز آخر کی تفسیر، مرتبہ شیخ حمید الدین ناگوری۔

سورہ ملک کی تفسیر منظوم، مرتبہ شیخ غلام مرتضیٰ شاہ جہانپوری۔

سورہ بروج کی تفسیر منظوم، مرتبہ عبدالحق۔

وہ کتب جو احکام فقہیہ کی آیات کی تفسیر میں ہیں:

تفسیرات احمدیہ، مؤلفہ شیخ احمد بن ابی سعید صالحی ایٹھوی معروف بہ ملا جیون
مصنف نے اس میں پانچ سو آیات کی تفسیر بیان فرمائی ہے اور آیات قرآنی سے فقہ حنفی کے
مسائل کا استنباط و اثبات کیا ہے، نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام، مؤلفہ نواب سید صدیق
حسن بھوپالی مصنف نے اس میں محدثین فقہاء کے مسلک کی توضیح و تشریح کی ہے۔

تفسیر آیات احکام (بزبان اردو) مصنفہ شیخ عبدالعلی نگرانی۔

تفسیر آیات احکام مؤلفہ سید علی بن دلداری لکھنوی، شیعہ مجتہد، مصنف نے اس
میں شیعہ مذہب کے مطابق آیات احکام کی تفسیر کی ہے۔

تفسیر آیات احکام، مؤلفہ سید انور علی۔

تقریب الافہام تفسیر آیات احکام، مؤلفہ مفتی محمد قلی شیعہ کنوری۔

کتب تفسیر کی شرحیں اور حواشی

حاشیہ کشاف، مؤلفہ سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ، یہ حاشیہ کشاف کی

پانچ جلدوں پر ہے۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ عیسیٰ سندھی برہان پوری بن عثمان۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ صبغۃ اللہ بن روح اللہ حسینی گجراتی مہاجر کی، یہ حاشیہ ترکی

میں بہت مشہور اور متداول ہے۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ شمس الدین بیجا پوری۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بن شمس الدین۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ مفتی عبد السلام لاہوری۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ مفتی عبد السلام اعظمی دیوی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی لاہوری۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ نور الدین گجراتی بن محمد صالح۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ ملا حافظ امان اللہ بن نور اللہ بنارس۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ مفتی جبار اللہ آبادی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ حسن محمد گجراتی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ مفتی شرف الدین اعظمی لکھنوی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ مولوی عبدالحکیم انصاری لکھنوی بن عبدالب بن عبدالحی۔

حاشیہ بیضاوی، مؤلفہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی، متوفی ۱۱۲۴ھ۔

کمالین شرح جلالین، مؤلفہ شیخ سلام اللہ دہلوی بن شیخ الاسلام۔

زلالین شرح جلالین، مؤلفہ مولوی ریاست علی شاہ جہان پوری۔

ہلالین حاشیہ جلالین کے دوسرے حصہ پر مؤلفہ مولوی تراب علی لکھنوی۔

حاشیہ تفسیر مدارک، مرتبہ شیخ جمال الدین گجراتی۔

حاشیہ تفسیر محمدی، حاشیہ تفسیر حسینی، یہ دونوں حاشیے بھی شیخ جمال الدین گجراتی کے ہیں۔

وہ کتابیں جو علوم القرآن پر لکھی گئی ہیں:

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (بزبان فارسی) مؤلفہ شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ

عبدالرحیم دہلوی علوم القرآن پر اس کتاب سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔

فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ من التفسیر (بزبان عربی) مشکل الفاظ کے حل میں، مؤلفہ

شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبدالرحیم دہلوی۔

تاویل الاحادیث، (بزبان عربی) مؤلفہ شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبدالرحیم

دہلوی۔

المقدمة السبئية، (بزبان فارسی) مؤلفہ شاہ ولی اللہ دہلوی بن شاہ عبدالرحیم دہلوی،

اس کتاب میں شاہ صاحب نے ان اصول و قواعد کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جن کو قرآن کا

ترجمہ کرنے میں پیش نظر رکھنا چاہیے۔

الاکسیر فی اصول التفسیر، (بزبان فارسی) مؤلفہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

ترجمہ اکسیر (بزبان عربی) مؤلفہ سید نور الحسن حسینی کالپوی۔

افادۃ الشیوخ بمقدار النسخ والممنوخ (بزبان فارسی) مؤلفہ نواب سید صدیق

حسن بھوپالی۔

النسخ والمسنوخ، (بزبان اردو) مؤلفہ مولوی سخاوت علی جون پوری۔

نثر المرجان فی اسم نظم القرآن، (بزبان عربی) دو جلدوں میں، مؤلفہ شیخ محمد غوث شافعی مدراسی بن ناصر الدین۔

جلاء الاذهان فی علوم القرآن، (بزبان فارسی) مؤلفہ مولوی معین الدین کاظمی کڑوی۔

البیان فی علوم القرآن، (بزبان اردو) مرتبہ مولوی عبدالحق بن محمد میر دہلوی، مصنف نے اپنی اس کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔

اعجاز القرآن، مرتبہ مولوی عنایت رسول چہیا کوٹی بن علی اکبر۔

اعجاز القرآن، مرتبہ مولوی ابوالحسن بدایونی۔

اعجاز التنزیل، مرتبہ خلیفہ محمد حسن وزیر پٹیلوی۔

غریب القرآن، مرتبہ شیخ عبدالحی صدیقی برہانوی بن ہبت اللہ۔

اعجاز البیان فی لغات القرآن، (بزبان اردو) مرتبہ حافظ روح اللہ اثاوی۔

تاریخ القرآن، (بزبان اردو) مرتبہ مولوی اسلم بن سلامت اللہ جیراچپوری۔

ارض القرآن، (بزبان اردو) مرتبہ مولوی سید سلیمان ندوی بہاری بن ابوالحسن۔

التحریر فی اصول التبصیر (بزبان اردو) مرتبہ سرسید احمد خاں دہلوی۔

نجوم الفرقان (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ مصطفیٰ بن سعید جون پوری۔

التیسیر فی مہات التفسیر، مرتبہ مولوی نصیر الدین بن جلال الدین برہان پوری۔

تعداد الحروف والآیات والسور والسجرات، مرتبہ مولوی نصیر الدین بن جلال الدین

برہان پوری۔

معرفۃ اوقات الصلوٰۃ من القرآن، مرتبہ مولوی سخاوت علی فاروقی جون پوری۔

اقتباس الانوار (بزبان اردو) مرتبہ مولوی عبید اللہ پاٹلی۔

لباب التزیل، عربی زبان میں مشکلات قرآن کی توضیح و تشریح میں ایک رسالہ ہے، مرتبہ مولوی ریاست علی خاں شاہ جہاں پوری۔

حدائق البیان فی معارف القرآن، مرتبہ مولوی عبدالغفور محمد آبادی۔

تبویب القرآن لضبط مضامین القرآن، مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔

مواعظ القرآن، مرتبہ مولوی حفیظ اللہ گورکھ پوری۔

منتخب احکام القرآن، مرتبہ مولوی ابراہیم علی مانا پاروی بن جنگ بہادر خاں، اردو زبان میں اپنے موضوع پر ایک مفید رسالہ ہے۔

الافادات العزیزہ (بزبان عربی) والتحقیقات النفیہ (بزبان فارسی) مؤلفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ دہلوی شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی نے ان رسالوں کو ترتیب دیا ہے۔

جنت النعیم فی فضائل القرآن الکریم، مرتبہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی۔

وہ کتابیں جو فن تجوید میں لکھی گئی ہیں:

شرح الشاطبیہ (بزبان فارسی) ستر جلدوں میں مرتبہ شیخ محمد صدیقی کا کوردی بن من اللہ بن نعم اللہ متوفی ۱۰۰۲ھ۔

الدر الفرید فی القرآۃ والتجوید، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔

مقصود القاری، مرتبہ شیخ نور الدین محمد، مصنف نے یہ کتاب عہد جہاں گیری میں لکھی ہے۔

حلیۃ القاری، مرتبہ سید احمد حسینی مصنف نے یہ کتاب ابوالحسن تانا شاہ والی حیدر آباد کے زمانہ میں ۱۱۰۵ھ میں لکھی ہے۔

معدن الاسرار، (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ نظام الدین بناری،
رسالہ فی القراءة، مرتبہ شیخ شاہ نواز ملتانی۔

شرح الجزلیہ (بزبان اردو) مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

زیئۃ القاری (رسالہ بزبان اردو) مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

الفصول الحصدیہ، مرتبہ مولوی عنایت رسول چہ یاکوٹی بن علی اکبر۔

رغائب الالباب، (بزبان فارسی) مرتبہ مولوی رضا علی بناری بن سخاوت علی۔

التحفة النذریہ، (بزبان فارسی) مرتبہ قاری عبدالرحمن پانی پتی۔

تحفۃ الطلاب (بزبان اردو) مرتبہ قاری سلیمان دہلوی بن اسماعیل بن محمود۔

حرز الاصول والفروع، (بزبان اردو) مرتبہ حافظ محمد علی جلال آبادی بن بہادر علی۔

رموز القرآن، مرتبہ مولوی حسن علی ہاشمی شاہ جہاں پوری۔

سراج القراءة (بزبان اردو) مرتبہ حافظ پیر محمد لکھنوی۔

مختصر التجوید، مرتبہ حافظ قادر بخش پانی پتی۔

المختصر المفید فی ذکر التجوید، (بزبان اردو) مرتبہ حافظ محمد ابراہیم۔

رسالہ منظوم در فن تجوید، مرتبہ حافظ محمد ابراہیم۔

تحقیق المحققین فی رفع الشبهة عن المشتبهین، (رسالہ اردو مرتبہ قاری یوسف علی

دہلوی بن مظہر علی، اس رسالہ میں مصنف نے یہ بتایا ہے کہ حرف ضاد اور حرف ظا کے مخارج

الگ الگ ہیں۔

سراج القاری ترجمہ خلاصۃ النوادر، مرتبہ مفتی سعد اللہ مرحوم۔

چھٹی فصل

علم سلوک و تصوف میں

علم سلوک و تصوف ایک منفرد علم کی حیثیت سے بعد میں سامنے آیا ہے لیکن بنیادی طور پر اس کے اصول و طریقے حضرات صحابہ اور حضرات تابعین کے عہد سے برابر مروج ہیں، اس فن کی اصل بنیاد ماسوی اللہ سے بے تعلق ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جانا، دنیا اور اس کے زخارف سے کنارہ کشی اور عوام الناس جن چیزوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، مثلاً لذات دنیاوی، مال، مناصب سے بے تعلق اور مخلوقات سے علاحدہ ہو کر کسی پرسکون جگہ اللہ کی عبادت کرنا ہے، حضرات صحابہ اور سلف صالحین میں یہ اوصاف عام طور پر موجود تھے لیکن جب دوسری صدی اور اس کے بعد لوگوں کی توجہ دنیا اور امور دنیا کی طرف زیادہ بڑھ گئی اور لوگ دنیاوی کاروبار میں زیادہ مشغول رہنے لگے تو اب جو لوگ خاص طور سے ماسوی اللہ سے کٹ کر اپنا پورا وقت عبادت الہی میں صرف کرنے لگے، ان کو صوفیاء و متصوفہ کہا جانے لگا۔

جب زہد، خلوت گزینی اور عبادت کی کثرت صوفیاء کا مخصوص شعار ہو گیا تو پھر یہ لوگ ان باتوں میں ممتاز و مخصوص ہو گئے جو مذکورہ بالا اشیاء کے حصول کا ذریعہ ہیں اور یہ اس لیے کہ انسان دوسرے حیوان سے عقل اور قوت ادراک کی وجہ سے ممتاز اور متباین ہے، انسان کا ادراک دو طرح کا ہوتا ہے، ایک علوم و معارف کا ادراک جو یقین، ظن، شک اور محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، دوسرے ان کیفیات و حالات کا ادراک جو انسان سے متعلق ہوتی ہیں، مثلاً خوشی، غم، رضا، غضب اور صبر و شکر وغیرہ۔

نفس انسانی جو صاحب عقل ہے اور جسم کے جملہ افعال و حرکات اسی کا عمل ہیں، اس کی نشو و نما میں ادراکات ارادات اور احوال کو بہت دخل ہے اور یہی چیزیں انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہیں، جس طرح رنج و خوشی کا علم ان چیزوں کے علم سے پیدا ہوتا ہے، جو رنج اور خوشی کا سبب ہوتی ہیں اور جس طرح غسل سے نشاط و فرحت اور تکان سے سستی پیدا ہوتی ہے، یہی حال مرید کا ہے، اس کے مجاہدے کے نتیجے میں اس کے اندر کچھ احوال پیدا ہوتے ہیں، یہ احوال یا از قسم عبادت ہوں گے اور مرید کے اندر مجاہدے کی وجہ سے راسخ ہوں گے، ان کو مقامات کہا جاتا ہے اور یا مجاہدے کے نتیجے میں حزن و سرور اور نشاط و کسل کی کیفیات پیدا ہوں گی، مرید اور صاحب مجاہدہ برابر ایک مقام سے دوسرے اعلا مقام تک ترقی کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ توحید و معرفت کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو سعادت کے لیے غایت مطلوب ہے، ارشاد رسول ہے کہ **جولالہ الا اللہ** کی گواہی دیتے ہوئے وفات پائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، مرید کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان مقامات میں برابر ترقی کرتا رہے اور ان مقامات کے لیے طاعت و اخلاص اصل ہے اور اس کی بنیادی اور مقدم شرط ایمان ہے، پھر اس کے نتیجے میں کچھ احوال و صفات اور نتائج و ثمرات ظاہر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ مرید درجہ بدرجہ توحید اور معرفت کے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے، اگر کسی مقام و حالت میں صحیح اور مطلوب ثمرات نہ حاصل ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ پہلے والے مقام میں کوئی تقصیر رہ گئی ہے اور ٹھیک اسی طرح واردات قلبی اور کیفیات نفسی میں بھی سمجھنا چاہیے، اس لیے ضروری ہے کہ مرید اپنے جملہ افعال و اعمال کا برابر محاسبہ کرتا رہے، کیوں کہ اعمال کے نتائج و ثمرات کا ظہور ضروری ہے اور اگر نتائج و ثمرات ٹھیک طور پر نہیں ظاہر ہو رہے ہیں تو اس کا سبب عمل میں کوئی نقص یا کوتاہی ہے۔

مرید اپنے اعمال کا محاسبہ اپنے ذوق و وجدان کے ذریعہ کرتا ہے لیکن یہ صفت بہت کم لوگوں کو حاصل ہے اور عام طور پر لوگ اس معاملہ میں غفلت کا شکار ہیں۔

پس یہ بات ظاہر ہو گئی کہ صوفیا کی اصل راہ اعمال پر نفس کا محاسبہ ہے اور ان اذواق و وجدانی کیفیات سے گفتگو ہے جو مجاہدات سے حاصل ہوتی ہیں، یہ اذواق و کیفیات مرید اور طالب کو صاحب مقام بناتی ہیں اور وہ برابر ایک مقام سے دوسرے مقام پر ترقی کرتا رہتا ہے، ان تمام کیفیات و حالات کے بیان کے لیے اہل تصوف کے یہاں مخصوص اصطلاحات اور مخصوص علوم ہیں، کیوں کہ الفاظ کی لغوی وضع متعارف اور مشہور معانی کے لیے ہوتی ہے لیکن وہ معانی اور مفاہیم جو عام طور پر متعارف نہیں ہیں اور وہ کسی مخصوص حلقہ میں مخصوص طور پر بولے جاتے ہیں، ان کی تعبیر کے لیے ضروری ہے، ایسی اصطلاحات مقرر کی جائیں جن سے ان کا سمجھنا اور سمجھانا آسان ہو، اسی لیے صوفیا کا تعلق شریعت کے اس مخصوص علم کے ساتھ اس طرح ہو گیا کہ اب دوسرے حضرات اس میں گفتگو نہیں کرتے ہیں اور علوم شریعت کی دو قسمیں ہو گئیں، ایک وہ علم جو فقہاء اور اہل افتا حضرات کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسری قسم ان علوم کی ہے جن کا تعلق مجاہدوں، محاسبہ، نفس اذواق اور وجدانی کیفیات جو مجاہدہ میں پیش آتی ہیں اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی اور ان اصطلاحات کی شرح و وضاحت جو اس صنف میں رائج ہیں، ان سے ہے، پس جب علوم کی تدوین و کتابت شروع ہوئی اور اہل تصوف نے زہد و ورع اور افعال و اعمال پر محاسبہ کے طریقوں پر کتابیں لکھیں، جیسا کہ علامہ قشیری نے اپنے رسالہ میں اور شیخ سہروردی نے اپنی مشہور کتاب عوارف المعارف میں اور بعض دوسرے اکابر صوفیانے کیا تو علم تصوف ملت اسلامیہ میں ایک مرتب اور مدون علم کی حیثیت سے سامنے آیا، اس سے پہلے یہ ایک طریقہ تھا جس میں صرف عبادت پر زیادہ زور دیا جاتا تھا اور اس کے احکام و مسائل سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے تھے۔

فن تصوف کی تدوین اور مستقل علم ہونے تک وہی مرحلے پیش آئے جو عام طور پر دوسرے علوم و فنون کی تدوین میں پیش آتے ہیں۔

مجاہدات، عزلت اور ذکر کی مداومت کے نتیجہ میں عام طور پر حواس کے حجابات سیدھے ہٹ جاتے ہیں اور عالم تکوین کے بہت سے معاملات سے براہ راست واقفیت ہو جاتی ہے، جس کا ادراک عام طور پر ان لوگوں کو نہیں ہوتا جن پر حواس اور مادہ کا غلبہ ہے اور اس کشف کا سبب یہ ہے کہ روح انسانی جب حواس ظاہری سے منقطع ہو کر حواس باطنی سے متعلق ہوتی ہے تو حواس ظاہری مغلوب ہو جاتے ہیں اور روح کے احوال قوی ہو جاتے ہیں، اس کا اثر اور اس کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور دوام ذکر اور کثرت ذکر اس کیفیت کے اضافے میں معین و مددگار ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح جس طرح غذا حیات انسانی کی نشوونما کے لیے ہوتی ہے، روح اور نفس کی طاقت برابر بڑھتی رہتی ہے، یہاں تک کہ جو چیزیں اس کو بطور عقیدہ اور دلائل سے معلوم تھیں، اب اس کے لیے وہ مشاہدہ بن جاتی ہیں اور حجابات کے ہٹ جانے سے نفس و روح درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہیں اور اعین ادراک یہی ہے، اس وقت عنایات ربانی اور علوم دینیہ اور فتح الہی کا دروازہ روح کے لیے کھل جاتا ہے اور نفس ملأ اعلا سے قریب ہو جاتا ہے، یہ کشف اکثر اصحاب مجاہدہ کو پیش آتا ہے، وہ عالم وجود کے ان حقائق کو جاننے لگتے ہیں، جن کو دوسرے نہیں جانتے، واقعات پیش آنے سے پہلے ان کو معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی قوت ارادی اور قوت نفسیہ کے ذریعہ اس موجودات میں تصرف کرنے لگتے ہیں اور موجودات سفلیہ ان کے ارادے اور خواہش کے مطابق پیش آتے ہیں، کبار صوفیہ اس کشف کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور نہ وہ اپنی قوت تصرف کو استعمال فرماتے ہیں اور نہ ان اشیا کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں، جن کے متعلق گفتگو کا حکم نہیں دیا گیا ہے، بلکہ جب ان کیفیات و حالات کا ان پر غلبہ ہوتا ہے تو وہ اس کو اپنے لیے ایک آزمائش سمجھتے ہیں اور اس سے بچنا مانگتے ہیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم مجاہدہ کے اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بلند مقام پر فائز تھے اور کشف و کرامات کا وافر حصہ ان کو ملا تھا لیکن انہوں نے ان چیزوں کو کوئی اہمیت نہیں دی، خلفائے راشدین کے فضائل میں ایسے بہت سے واقعات ہیں۔

امام قشیری نے جن صوفیہ کا اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے، وہ اسی طریقہ پر عامل تھے

اور بہت سے بعد میں آنے والے لوگ بھی اسی طریقہ پر قائم رہے۔

متاخرین صوفیا میں کچھ لوگوں نے کشف اور ماوراء کے علم کی طرف زیادہ توجہ کی قوت حسیہ کو فنا کرنے اور روح عاقلہ کو قوت بذریعہ دوام ذکر پہنچانے کے طریقوں میں اختلاف کی وجہ سے ان لوگوں کو ریاضت کے طریقے ایک دوسرے سے مختلف تھے، تاکہ نفس کو مکمل نشوونما اور تغذیہ کے ذریعہ درجہ کمال تک پہنچایا جائے اور نفس اشیا کا ادراک بالذات بغیر حواس اور دوسرے ذرائع کی مدد کے کر سکے، جب نفس کمال کے اس درجہ تک پہنچ جاتا تھا تو پھر یہ صوفیہ سمجھتے تھے کہ عالم وجود ان کے ادراک کی گرفت میں آ گیا اور انہوں نے موجودات کی حقیقت جان لی اور عالم موجودات عرش سے فرش تک ان پر منکشف ہو گیا، یہ کشف ان صوفیا کے نزدیک اسی وقت صحیح اور کامل ہوتا تھا جب اس میں استقلال و استقامت ہو، جب متاخرین صوفیہ نے عالم موجودات کے کشف کی اس قسم کو اہمیت دی تو پھر انہوں نے موجودات علویہ اور سفلیہ کے حقائق اور فرشتوں، روح اور عرش و کرسی اور اسی قسم کے دوسرے موجودات کے حقائق پر گفتگو فرمائی اور ان کو ظاہر کیا وہ صوفیہ جو ان کے مرتبہ کے نہیں تھے وہ ان کے ان کیفیات و احساسات کو سمجھنے سے قاصر رہے، اہل فتویٰ حضرات کا فیصلہ ان صوفیہ کے بارے میں مختلف ہے، کچھ لوگ ان کی تردید کرتے ہیں اور کچھ لوگ ان کو قبول کرتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ کوئی دلیل اور منطق اس طریقہ کے اثبات و انکار میں نافع و فیصلہ کن نہیں ہے، کیوں کہ یہ چیزیں ذوقی اور وجدانی ہیں (انتھلی ماخوذ و خلاصہ از ابن خلدون) ابن خلدون نے اس مسئلہ پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے، اگر آپ مزید معلومات چاہتے ہوں تو

سلاسل تصوف کی ابتدا

متاخرین صوفیاء کی توجہ کشف حجاب اور ماورائے حجاب کی چیزوں کے علم کی طرف زیادہ صرف ہوئی، قوائے حسی کو کم زور کرنے اور روحانی طاقت کو غذا دینے اور اس کو قوی کرنے کے طریقہ و تعلیم میں ان لوگوں نے الگ الگ طریقے اختیار کیے، اس کے نتیجے میں تصوف میں مختلف سلسلے اور طریقے پیدا ہو گئے، مشہور سلاسل تصوف یہ ہیں:

طریقہ قادریہ، اس کے بانی سید امام عبدالقادر جیلانی ہیں۔

طریقہ سہروردیہ، اس کے بانی شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں۔

طریقہ چشتیہ، اس کے بانی شیخ معین الدین حسن بھری ہیں۔

طریقہ نقشبندیہ، اس کے بانی شیخ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری ہیں۔

طریقہ کبرویہ، اس کے بانی شیخ نجم الدین کبرئی بغدادی ہیں۔

طریقہ مداریہ، اس کے بانی شیخ بدیع الدین مدارکن پوری ہیں۔

طریقہ قلندریہ، اس کے بانی شیخ قطب الدین جون پوری ہیں۔

طریقہ شطاریہ، اس کے بانی شیخ عبداللہ شطار خراسانی ہیں۔

طریقہ عیدروسیہ، اس کے بانی شیخ عقیف الدین عبداللہ العیدروس کبیر حضرمی ہیں۔

پھر ان مرکزی سلسلوں سے بہت سے ضمنی سلسلے نکلے ہیں، مثلاً طریقہ چشتیہ کی شاخ طریقہ صابریہ و طریقہ نظامیہ ہے، طریقہ نقشبندیہ کی شاخ طریقہ مجددیہ طریقہ احسنیہ، طریقہ علانیہ ہے، یہ تمام طرق مذکورہ بالا ہندوستان میں پہنچے اور یہاں ان کی نشوونما ہوئی اور لاتعداد مخلوق ان سلسلوں سے منسلک ہوئی۔

طریقہ قادریہ

طریقہ قادریہ کے بانی سیدنا امام عبدالقادر جیلانیؒ ہیں، اس طریقہ کی خصوصیت و بنیاد نوافل کا اہتمام اور ذکر کی پابندی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا استحضار ہر وقت قائم رہے اور بندہ ہر وقت اپنے کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں محسوس کرے، اس طریقہ کی بہت سی شاخیں ہیں اور اس کے اشغال و اوراد بہت ہی متنوع ہیں، طریقہ قادریہ سے متعلق ہندوستان میں بہت سے بزرگان ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

شیخ محمد بن شاہ بن شاہ میر بن علی بن مسعود بن احمد بن صفی بن عبد الوہاب بن شیخ عبدالقادر جیلانی متوفی ۹۲۳ھ، شیخ محمد، محمد غوث کے نام سے مشہور ہیں اور جو سلسلہ نسب اوپر ذکر کیا گیا ہے، وہی سلسلہ تصوف میں ان کی شاگردی کا بھی ہے، آپ ہندوستان تشریف لائے اور اوجھ میں طرح اقامت ڈالی، شیخ بہاء الدین جنیدی متوفی ۹۲۱ھ فن تصوف میں ان کی شاگردی کا سلسلہ یہ ہے، ابوالعباس احمد بن حسن بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن محمد بن ابوالنضر بن ابوصالح بن عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی۔

شیخ قمیص متوفی ۹۹۲ھ ان کی شاگردی کا سلسلہ درج ذیل ہے:

ابن ابوالحیات بن محمود بن محمد بن احمد بن داؤد بن علی بن ابوصالح النضر بن عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی۔

شیخ کمال الدین کیتھلی متوفی ۹۷۱ھ ان کا سلسلہ شاگردی درج ذیل ہے:

ان کے استاد فضیل ان کے گدارحمان ان کے شمس الدین عارف، ان کے گدارحمان بن ابوالحسن، ان کے شمس الدین صہرائی، ان کے عقیل، ان کے بہاء الدین، ان کے عبد الوہاب، ان کے شرف الدین قتال، ان کے عبدالرزاق، ان کے ان کے باپ شیخ عبدالقادر جیلانی استاد ہیں۔

طریقہ چشتیہ

طریقہ چشتیہ کے بانی امام طریقت خواجہ معین الدین حسن بھڑی اجمیری متوفی ۶۲۷ھ ہیں، خواجہ صاحب کے شیخ مقام چشت کے باشندے تھے، اس لیے خواجہ صاحب کو اس تعلق سے چشتی اور اس طریقہ تصوف کو بھی چشتی کہا جاتا ہے، اس طریقہ کی اساس ذکر بالجہر پر حفظ انفاس کے ساتھ شیخ سے محبت و تعظیم کا تعلق رکھنے پر ہے اور چلہ کشی روزہ کی کثرت، تہجد کی پابندی، گفتگو، کھانے، سونے کو کم کرنے، وضو کی پابندی، ترک غفلت پر ہے، اس کے علاوہ بھی ان کے اشغال ہیں، سب سے پہلے ہندوستان میں اسی طریقہ کی اشاعت ہوئی ہے، اس طریقہ کی دو مشہور شاخیں ہیں، پہلی چشتیہ نظامیہ جس کی نسبت حضرت شیخ نظام الدین اولیا کی طرف ہے اور دوسرا سلسلہ چشتیہ صابریہ ہے، جس کی نسبت شیخ علاء الدین علی صابر احمد کی طرف ہے، طریقہ نظامیہ کی بھی بہت سی شاخیں ہیں، اس میں سے ایک طریقہ گیسودرازیہ ہے، اس طریقہ کے بانی سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ ہیں، انہوں نے یہ طریقہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے حاصل کیا اور ان کے خلیفہ و جانشین ہیں، طریقہ حسامیہ، اس کی نسبت شیخ حسام الدین مانک پوری کی طرف ہے، ان کا سلسلہ تصوف یہ ہے: شیخ حسام الدین، شیخ نور الحق والد نور الحق شیخ علاء الحق شیخ سراج الدین عثمان اودھی، شیخ نظام الدین اولیا دہلی۔

طریقہ صفویہ مینائیہ، اس طریقہ کی نسبت شیخ صفی الدین سائن پوری سے ہے، ان کی شاگردی کا سلسلہ درج ذیل ہے:

شیخ سعد الدین، شیخ محمد مینا، شیخ سارنگ، شیخ یوسف ایرجی، شیخ اختیار الدین عمر، شیخ محمد ساوی، شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی، شیخ نظام الدین اولیا دہلی۔

سلسلہ فخریہ: اس کی نسبت مولانا فخر الدین دہلوی کی طرف ہے، یہ سلسلہ یوں ہے: شیخ فخر الدین دہلوی، ان کے والد شیخ نظام الدین یہ سلسلہ شیخ کمال الدین پر ختم ہوتا ہے اور وہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے شاگرد ہیں۔

طریقہ صابریہ

طریقہ صابریہ کی صرف ایک ہی شاخ ہے، جس کا سلسلہ درج ذیل ہے:

شیخ عبدالقدوس گنگوہی شاگرد ہیں، شیخ محمد کے وہ شاگرد ہیں، اپنے والد احمد عارف کے، وہ شاگرد ہیں اپنے والد شیخ احمد عبدالحق ردولوی کے، وہ شاگرد ہیں اپنے باپ کے، پھر وہ شاگرد ہیں باپ دادا کے، پھر وہ شاگرد ہیں شیخ جلال الدین محمود کے، وہ شاگرد ہیں شیخ شمس الدین ترک کے، وہ شاگرد ہیں شیخ علاء الدین علی صابر کے، طریقہ صابریہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی اور ان کی اولاد کے ذریعہ ہندوستان میں بہت پھیلا، ان سے پہلے یہ طریقہ زیادہ مشہور نہیں تھا۔

طریقہ نقشبندیہ

طریقہ نقشبندیہ کے بانی شیخ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری ہیں، اس طریقہ کی بنیاد عقائد دینیہ کی تصحیح اور کثرت عبادت اور حضور مع اللہ پر ہے، ان کا کہنا ہے اللہ تک پہنچنے کے تین طریقے ہیں، ذکر مراقبہ، ربط شیخ، نفی و اثبات کا ذکر، جس نفس کے ساتھ جو متقدمین سے مروی ہے، ذکر کا دوسرا طریقہ اثبات محض ہے، متقدمین کے یہاں یہ طریقہ نہیں ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالباقی یا ان کے کسی معاصر نے ذکر کا یہ طریقہ ایجاد کیا ہے، مراقبہ یہ

ہے کہ انسان اپنے سارے ادراک و احساس کے ساتھ اس ذات مجرد کی طرف متوجہ ہو جائے، جس کو لفظ اللہ سے لوگ جانتے ہیں، لفظ سے الگ ہو کر محض ذات کا تصور کرنا بہت کم ہے، مراقب کا کام یہ ہے کہ ذات باری کی طرف توجہ الفاظ سے الگ ہو کر کرے اور اللہ کی طرف و سادس اور دوسرے خیال سے اپنے کو علاحدہ کر کے متوجہ ہو جائے۔

رابطہ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ مرید جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہو تو اپنے دل میں محبت شیخ کے علاوہ کوئی تصور قائم نہ رکھے اور شیخ کے فیضان کا امیدوار رہے اور جب شیخ کی طرف سے اس پر فیضان ہو تو پوری توجہ قلب کے ساتھ اس کا تتبع کرے اور جب وہ شیخ کی مجلس میں نہ رہے تو شیخ کی محبت و تعظیم کے ساتھ اس کی صورت کا تصور کرے جو فائدہ صحبت شیخ سے حاصل ہوتا ہے، وہی فائدہ اس کو تصور شیخ سے حاصل ہوگا۔

ہندوستان میں طریقہ نقشبندیہ کی دو مشہور شاخیں ہیں، ایک شاخ باقیہ ہے، اس کے بانی شیخ رضی الدین ابوالمؤید عبدالباقی بن عبدالسلام نقشبندی دہلوی مشہور بہ خواجہ باقی باللہ ہیں، دوسری شاخ علائیہ ہے، اس کی نسبت امیر ابو العلاء بن ابوالوفا نقشبندی اکبر آبادی کی طرف ہے، طریقہ نقشبندیہ میں طریقہ باقیہ ہندوستان میں زیادہ مشہور ہے، خود طریقہ باقیہ کی بھی دو شاخیں ہیں، ایک طریقہ مجددیہ ہے اور دوسرا طریقہ احسنیہ، طریقہ مجددیہ کی نسبت شیخ احمد سرہندی بن عبد الاحد حضرت مجدد الف ثانی کی طرف ہے، اسی طریقہ مجددیہ کو طریقہ احمدیہ بھی کہتے ہیں، حضرت مجدد صاحب سلسلہ تصوف میں شاگرد ہیں خواجہ باقی باللہ دہلوی کے، اللہ نے حضرت مجدد کو اس راہ میں ایک نئی راہ دکھائی اور حضرت مجدد نے اس نئی راہ کی تعلیم اپنے دو صاحبزادے خواجہ محمد سعید، خواجہ محمد معصوم کو دی، اس طریقہ مجددیہ کی پوری تفصیل اس مختصر رسالہ میں نہیں آسکتی ہے، مجدد صاحب کا طریقہ مشرق و مغرب میں پھیلا اور پوری امت اس کے فیوض اور اس کے نواہر سے مستفید ہوئی، مسلمان ممالک میں سے تمام ملک ہندوستان، خراسان، ماوراء النہر، چینی ترکستان، عراق عجم، عراق عرب، حجاز، شام، قسطنطنیہ اور اس کے متصل

ممالک میں یہ طریقہ پھیلا اور بڑھا، لوگوں کی زبانوں پر اس کا چرچہ ہوا اور لوگ اس سلسلہ کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور اس کو اپنے لیے باعث سعادت و برکت سمجھتے ہیں۔

طریقہ مجددیہ سے بھی بہت سے دوسرے ضمنی طریقے نکلے، مثلاً طریقہ زیریہ، اس کے بانی شیخ زیر بن ابوالعلی بن محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم ہیں، طریقہ مجددیہ کی ایک شاخ طریقہ مظہریہ ہے، اس کے بانی شیخ شمس الدین حبیب اللہ علوی عرف مرزا مظہر جانجاناں دہلوی ہیں۔

سلسلہ باقیہ کی دوسری شاخ سلسلہ احسنیہ ہے، اس سلسلہ کے بانی شیخ آدم بنوری بن اسماعیل ہیں، شیخ آدم بنوری سلسلہ تصوف میں حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے بعض خلفا مثلاً شیخ خضر وغانی اور شیخ طاہر لاہوری کے شاگرد ہیں، سلسلہ احسنیہ کی بھی بہت سی شاخیں ہیں، مثلاً طریقہ علمیہ اس کے بانی شاہ علم اللہ رائے بریلوی بن فضیل ہیں اور سلسلہ احسنیہ کی دوسری شاخ ولی اللہیہ ہے، اس کے بانی شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن عبد الرحیم ہیں، تیسری شاخ محمدیہ ہے، اس کے بانی شیخ کبیر سید احمد شہید بن عرفان رائے بریلوی ہیں۔

طریقہ نقشبندیہ کی دوسری شاخ جیسا کہ اوپر گزر چکا، طریقہ علائیہ ہے، اس کے بانی امیر ابو العلاء بن ابو الوفا حسینی نقشبندی اکبر آبادی ہیں، انہوں نے طریقہ نقشبندیہ کے اشغال و طرق کو طریقہ چشتیہ کے اشغال سے ملانے کی کوشش کی ہے اور اسی طرح بعض اور دوسری خصوصیات میں یہ طریقہ منفرد ہے، اس طریقہ کی بھی چند شاخیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

طریقہ محمدیہ اس کے بانی شیخ محمد بن ابوسعید کاپڑی ہیں۔

طریقہ منعمیہ اس کے بانی شیخ منعم بن عبد الکریم بہاری ہیں، شیخ منعم کا سلسلہ درج

ذیل ہے:

شیخ فرہاد، شیخ دوست محمد، امیر ابو العلاء اکبر آبادی۔

طریقہ انضلیہ، اس کے بانی شیخ محمد افضل بن عبد الرحمن عباسی الہ آبادی ہیں، ان

کے استاد شیخ محمد بن ابوسعید حسینی اور ان کے استاد امیر ابو العلا اکبر آبادی ہیں۔

طریقہ سہروردیہ

طریقہ سہروردیہ کے بانی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی مصنف عوارف المعارف ہیں، اس طریقہ کی بنیاد امور ذیل پر ہے:

رات و دن کے اوقات کو نظام کے ساتھ ان کاموں میں لگا دینا جو مناسب و بہتر ہیں، مثلاً روزہ تہجد ادعیہ ماثورہ کی پابندی اور اوراد و وظائف کی پابندی نفی و اثبات کے ذکر میں مشغول رہنا، اس طرح پر کہ قلب پر اثر انداز ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اشغال ہیں۔

طریقہ سہروردیہ ہندوستان میں شیخ شہاب الدین زکریا ملتانی کے ذریعہ آیا، شیخ زکریا ملتانی نے بانی طریقہ شیخ شہاب الدین سے اس کو حاصل کیا تھا، شیخ بہاء الدین سے ان کے صاحبزادہ صدر الدین نے اور پھر شیخ صدر الدین سے ان کے صاحبزادہ رکن الدین نے اور شیخ رکن الدین سے شیخ جلال الدین حسینی اوچھی نے حاصل کیا، شیخ جلال الدین نے اس سلسلہ کو بہت بڑے علاقہ میں پھیلایا، شیخ جلال الدین کے بعد ان کے بھائی شیخ صدر الدین نے سندھ میں اس طریقہ کی نشر و اشاعت کا کام سنبھالا، یہ سلسلہ سہروردیہ جون پور پہنچا، گجرات میں اس طریقہ کو شیخ قطب الدین عبد اللہ بن محمود بن حسین اوچھی نے پھیلایا اور لا تعداد مخلوق خدا کو فائدہ پہنچا۔

طریقہ کبرویہ

اس سلسلہ کے بانی شیخ نجم الدین کبریٰ ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد خوارزمی ہیں، اس طریقہ کی دو شاخیں ہیں، ایک شاخ سید علی بن شہاب حسینی ہمدانی کی ہے، جن کے سلسلہ

میں شیخ یعقوب بن حسن صرہی کشمیری ہیں، شیخ ہمدانی نے یہ طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزوقانی اور شیخ تقی الدین علی دوستی سے حاصل کیا اور ان دونوں بزرگوں نے یہ طریقہ شیخ علاء الدولہ احمد بن محمد سمنانی اور انہوں نے شیخ نور الدین بن عبد الرحمن اسفرائی سے اور انہوں نے شیخ جمال الدین جوزقانی سے اور انہوں نے شیخ رضی الدین علی لالا سے اور انہوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ سے حاصل کیا، سید علی بن شہاب بن حسینی ہمدانی سے شیخ نجم الدین کبریٰ تک کا سلسلہ اوپر گزر چکا ہے، اوپر یہ بتایا جا چکا ہے، شیخ یعقوب بن حسن صرہی کشمیری سلسلہ شاگردی میں ہیں، سید علی بن شہاب حسینی ہمدانی کے اب شیخ یعقوب بن حسن صرہی کشمیری سے شیخ علی بن شہاب حسینی ہمدانی تک پورا سلسلہ لکھا جا رہا ہے۔

شیخ یعقوب بن حسن صرہی کشمیری شاگرد ہیں، شیخ حسین خوارزمی کے وہ شاگرد ہیں، شیخ حاجی محمد بن صدیق خوشابی کے وہ شاگرد ہیں، شیخ شاہ علی بیداداری کے وہ شاگرد ہیں، شیخ رشید الدین محمد بیداداری کے وہ شاگرد ہیں، شیخ عبد اللہ رزق آبادی کے وہ شاگرد ہیں، شیخ اسحاق ختلانی کے وہ شاگرد ہیں، شیخ علی بن شہاب حسینی ہمدانی کے۔

طریقہ کبرویہ کی دوسری شاخ کو طریقہ فردوسیہ کہا جاتا ہے، اس کے بانی شیخ امام شرف الدین احمد بن تکی منیری ہیں، شیخ منیری نے شیخ نجیب الدین بن عماد الدین دہلوی سے حاصل کیا، انہوں نے اپنے چچا شیخ رکن الدین دہلوی سے، انہوں نے شیخ بدر الدین سمرقندی سے انہوں نے شیخ سیف الدین باخزری سے اور انہوں نے شیخ نجم الدین کبریٰ بانی طریقہ کبرویہ سے۔

طریقہ مداریہ

طریقہ مداریہ کے بانی شیخ معمر مدلیج الدین مدارکن پوری ہیں، اس طریقہ کی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اساس و بنیاد ظاہر شریعت کی مخالفت سے بچنا اور اسرار توحید کے اظہار میں بہت آگے نکل جانا ہے، اس طریقہ میں داخلہ اور اجازت کی شرط یہ تھی کہ آدمی ظاہری چیزوں سے بے تعلق رہے، اس سلسلہ کے خلفاء اور مریدین لباس کی وہ مقدار استعمال کرتے تھے جو ستر عورت کے لیے کافی ہو اور کھانا صرف دن رات میں ایک بار کھاتے تھے، قسم قسم کے کپڑوں اور قسم قسم کے کھانوں سے مجتنب رہتے تھے، ان کا عمل اس پر تھا کہ نیا دن اور نئی روزی اور وہ کہتے تھے کہ دنیا نیند ہے اور باقی روزہ ہے، اس سلسلہ کے متبعین نے بعد میں بہت زیادہ غلو سے کام لیا اور لباس میں صرف اس قدر قناعت کرنے لگے جو شرم گاہ کو چھپا دے اور دوسرے ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کرنے لگے اور جہالت ان میں پھیل گئی۔

طریقہ قلندریہ

اس طریقہ کے بانی شیخ قطب الدین فاروقی جون پوری عرف مینا دل ہیں، انہوں نے یہ طریقہ شیخ معمر نجم الدین سے اور انہوں نے شیخ معمر خضر رومی سے اور انہوں نے شیخ معمر عبد اللہ علم بردار سے یہ طریقہ حاصل کیا، ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبد اللہ علم بردار صحابی رسول تھے، طریقہ قلندریہ جون پور میں پیدا ہوا اور وہاں سے بہار اور دوسرے علاقہ میں پھیلا، آخر میں اس طریقہ کو پھیلانے والے شیخ مجتبیٰ بن مصطفیٰ عباسی لاہر پوری، پھر شیخ باسط علی الہ آبادی پھر شیخ کاظم علوی کا کوروی ہیں۔

طریقہ شطاریہ

طریقہ شطاریہ کے بانی شیخ عبد اللہ شطار خراسانی ہیں، یہ آٹھویں صدی ہجری کے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں، خراسان سے ہندوستان تشریف لائے اور خلق کثیر نے آپ سے فائدہ اٹھایا، اس طریقہ کی دو شاخیں ہیں، ایک شاخ کا تعلق شیخ محمد غوث گوالیاری سے ہے جو جواہر خسمہ کے مصنف ہیں، شیخ محمد غوث گوالیاری نے شیخ حمید سے انہوں نے شیخ ہدایت اللہ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علامہ میری سے اور انہوں نے شیخ عبد اللہ شطاری خراسانی سے یہ طریقہ حاصل کیا۔

شیخ محمد غوث گوالیاری سے بہت سے لوگوں نے یہ طریقہ حاصل کیا ہے، ان میں ایک شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی بھی ہیں، شیخ وجیہ الدین سے یہ طریقہ شیخ صفۃ اللہ بن روح اللہ حسینی بھڑوچی مہاجر مدنی نے حاصل کیا اور ان کے ذریعہ سے یہ طریقہ ممالک عرب میں بھی پہنچا، شیخ محمد غوث گوالیاری کے شاگردوں میں شیخ لشکر محمد عارف ہیں، شیخ لشکر سے شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی نے یہ طریقہ حاصل کیا اور بہت بڑے علاقہ میں اس سلسلہ کو پھیلا دیا۔

طریقہ شطاریہ کی دوسری شاخ کے بانی شیخ علی بن قوام جون پوری ہیں، انہوں نے شیخ عبد القدوس نظام آبادی سے انہوں نے شیخ حافظ واسطہ کار سے اور انہوں نے شیخ عبد اللہ شطاری خراسانی سے حاصل کیا۔

طریقہ عیدروسیہ

طریقہ عیدروسیہ کے بانی سید عقیف الدین عبد اللہ عیدروس کبیر ہیں، اس سلسلہ کی بنیاد امام غزالی کی ”احیاء العلوم“ ہے، ہندوستان میں اس سلسلہ کی صرف ایک شاخ ہے جو سید شیخ بن عبد اللہ عیدروس مدفون باحمد آباد سے پھیلی ہے، اس طریقہ کا سلسلہ درج ذیل ہے:

سید شیخ عیدروس ان کے والد عبد اللہ عیدروس عبد اللہ عیدروس کے چچا ابو بکر عیدروس، ابو بکر عیدروس کے والد سید عقیف الدین عبد اللہ عیدروس، سید شیخ کا جب احمد آباد

میں انتقال ہو گیا تو اس سلسلہ کے مطابق ارشاد و تلقین کا کام احمد آباد میں ان کے صاحبزادہ عبدالقادر بن سید شیخ نے سنبھالا اور سورت میں اس سلسلہ کو سید شیخ کے پوتے شیخ محمد بن عبداللہ بن شیخ اور پھر شیخ جعفر بن علی بن عبداللہ بن شیخ نے اس کو سنبھالا، یہاں تک کہ یہ سلسلہ گجرات و دکن کے اکثر علاقوں میں پھیل گیا۔

فن سلوک و تصوف میں ہندوستانی مصتفین کی کتابیں

ہندوستانی مصتفین نے اس فن پر جو کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض متقدمین کی کتابوں کی شرحیں اور حاشیے ہیں، بعض تصوف کے حقائق و معارف کے بیان میں ہیں اور بعض کتابیں راہ تصوف کے اصول و طرق پر ہیں اور بعض کتابیں مکتوبات و ملفوظات کی شکل میں ہیں اور بعض ادعیہ و اذکار میں ہیں۔

متقدمین کی کتابوں پر شرح و حواشی

فصوص الحکم، مرتبہ شیخ محی الدین ابن عربی۔
 شرح فصوص الحکم، بزبان فارسی مصنفہ سید علی بن شہاب ہمدانی۔
 شرح فصوص الحکم، مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز مدفون گلبرگہ۔
 شرح الفصوص شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ علاء الدین علی بن احمد شافعی مہانگی۔
 عین الفصوص شرح فصوص الحکم، بزبان عربی مرتبہ شیخ ابوالحسن شرف الدین دہلوی متوفی ۷۹۵ھ۔

نقش الفصوص، مرتبہ شیخ شمس الدین بن شرف دہلوی، متوفی ۷۹۷ھ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرح فصوص، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم حسینی سمنانی کچھوچھوی متوفی ۸۰۸ھ۔
 شرح فصوص، شرح ترجمہ فصوص، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی۔
 شرح فصوص، بزبان عربی مرتبہ شیخ محبت اللہ فاروقی الہ آبادی۔
 شرح فصوص، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محبت اللہ فاروقی الہ آبادی
 شرح الفصوص، مرتبہ شیخ عبدالکریم بن عبداللہ سلطان پوری۔
 شرح الفصوص، مرتبہ شیخ عبدالنبی نقشبندی سیام جوراسی۔
 شخوص الحکم شرح فصوص الحکم، بزبان فارسی مرتبہ شیخ غلام مصطفیٰ بن محمد اکبر تھانیسری
 دہلوی۔

شرح الفصوص علی وفق النصوص، مرتبہ شیخ محمد افضل بن عبدالرحمن عباسی الہ آبادی۔
 الطريق الام شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔
 شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ علی اصغر صدیقی قنوجی۔
 شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ طاہر بن یحییٰ عباسی الہ آبادی۔
 التاویل للحکم شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ محمد حسن امرودہوی۔
 شرح فصوص الحکم، مرتبہ شیخ جمال الدین گجراتی متوفی ۱۱۲۳ھ۔
 تائید الہم، فصوص الحکم کے چار کلمات کی شرح مرتبہ شیخ محمد افضل عباسی الہ آبادی۔

عوارف المعارف کی شرحیں

الزوارف شرح عوارف المعارف، شیخ علاء الدین علی بن محمد شافعی مہانگی۔
 معارف شرح عوارف، بزبان عربی مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز
 مدفون گلبرگہ۔

شرح العوارف، بزبان فارسی مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز مدفون

گلبرگہ۔

شرح العوارف، مرتبہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی۔

شرح العوارف، مرتبہ شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی۔

شرح العوارف، مرتبہ شیخ جمال الدین گجراتی۔

شرح العوارف، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم سنمانی کچھوچھوی متوفی ۸۰۸ھ۔

حاشیہ عوارف، مرتبہ شیخ فرید الدین مسعود فاروقی اجودھنی شکر گنج جیسا کہ گلزار ابرار

میں ہے۔

رسالہ مکیہ کی شرحیں

شیخ قطب الدین دمشقی رسالہ مکیہ کے مصنف ہیں، اس رسالہ کی شرحیں درج ذیل

ہیں:

شرح رسالہ مکیہ مرتبہ شیخ کبیر شرف الدین احمد بن تحکی منیری۔

مجمع السلوک شرح رسالہ مکیہ، مرتبہ شیخ سعد الدین قدوائی خیر آبادی

شرح رسالہ مکیہ، مرتبہ شیخ تحکی بن امین عباسی الہ آبادی۔

شرح آداب المریدین

آداب المریدین شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی کی تصنیف ہے، اس کی شرحیں

درج ذیل ہیں:

شرح آداب المریدین، مرتبہ سید محمد بن یوسف دہلوی گیسو دراز مدفون گلبرگہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرح آداب المریدین، بزبان فارسی متعدد جلدوں میں، مرتبہ شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری۔

شرح آداب المریدین، مرتبہ شیخ جمال الدین گجراتی۔

رسالہ قشیریہ

رسالہ قشیریہ امام قشیری عبدالکریم بن حوازم کی تصنیف ہے، اس کی شرح سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی کیسودراز مدفون گلبرگہ نے تحریر فرمائی ہے

اللمعات

لمعات شیخ فرید الدین عراقی کی تصنیف ہے، اس پر شروح کی تفصیل درج ذیل ہے:

شرح لمعات، مرتبہ شیخ سماع الدین ملتانی دہلوی، یہ ایک جامع شرح ہے۔

شوارق اللمعات شرح لمعات، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی۔

شرح لمعات، مرتبہ شیخ نظام الدین بن عبدالشکور تھامیری متوفی ۱۰۳۶ھ۔

تعریب اللمعات، بزبان عربی مرتبہ شیخ علاء الدین علی بن احمد شافعی مہاشمی۔

نزہۃ الارواح

نزہۃ الارواح، میر حسین حسینی غزنوی کی تصنیف ہے، اس کی شرحیں درج ذیل ہیں:

شرح نزہۃ الارواح، مرتبہ شیخ تاج الدین بن زکریا دہلوی۔

شرح نزہۃ الارواح، مرتبہ شیخ عبدالواحد بن ابراہیم بلگرامی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرح نزہۃ الارواح، مرتبہ شیخ حسن محمد چشتی گجراتی۔
شرح نزہۃ الارواح، مرتبہ شیخ علی شیر احمد آبادی۔

لوائح

لوائح مولانا عبدالرحمن جامی کی فن تصوف میں مشہور کتاب ہے، اس کی شرح درج ذیل ہیں:

شرح لوائح، مرتبہ عبدالملک بن عبدالغفور پانی پتی۔
شرح لوائح، مرتبہ شیخ تاج الدین بن زکریا دہلوی۔
شرح لوائح، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
الفوائح شرح لوائح، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی۔
الروائح شرح لوائح، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی، یہ الفوائح کا خلاصہ ہے۔

جام جہاں نما

شرح جام جہاں نما، مرتبہ شیخ وجیہ الدین بن نصر اللہ علوی گجراتی۔
شرح جام جہاں نما، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی۔
شرح جام جہاں نما، مرتبہ شیخ خوب محمد چشتی گجراتی۔
شرح جام جہاں نما، مرتبہ شیخ علی شیر احمد آبادی۔
شرح جام جہاں نما، مرتبہ شیخ جمال الدین گجراتی۔

مرآة الحقائق

مرآة الحقائق جام جہاں نما کا عربی ترجمہ ہے، اس کے مرتب علاء الدین علی بن احمد شافعی مہائمی ہیں اور شیخ مہائمی نے اس کی شرح بھی لکھی ہے اور اس کا نام اراءۃ الدقائق رکھا ہے، مرآة الحقائق کی دوسری شرح شیخ صبغة اللہ بن روح حسینی بھڑوچی مہاجر مدنی نے کی ہے۔

التسویہ

التسویہ شیخ محبت اللہ الہ آبادی کی تصنیف ہے، شیخ محبت اللہ الہ آبادی نے اس کی ایک شرح بھی لکھی ہے، تسویہ کی اور دوسری شرحیں درج ذیل ہیں:

شرح تسویہ، مصنفہ محمد فیاض زنبی ہرگامی یہ شیخ محبت اللہ الہ آبادی کے شاگرد ہیں۔

شرح تسویہ، مؤلفہ شیخ عبد اللہ بن عبد الباقی نقشبندی دہلوی۔

شرح تسویہ، مؤلفہ شیخ امان اللہ بن نور اللہ بناری۔

شرح تسویہ، مؤلفہ شیخ محمد افضل بن عبد الرحمن عباسی الہ آبادی۔

تخلیہ شرح تسویہ، بزبان عربی مصنفہ مولوی عبد الحلیم انصاری لکھنوی بن امین اللہ۔

تسویہ التسویہ، مصنفہ سید علی اکبر دہلوی فیض آبادی

مثنوی معنوی کی شرحیں

مثنوی معنوی مولانا جلال الدین رومی کی تصنیف ہے، اس کی شرحیں درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرح مثنوی، مؤلفہ سید عبدالفتاح عسکری احمد آبادی۔

شرح مثنوی، مؤلفہ شیخ ولی محمد نارنولی۔

شرح مثنوی، مصنفہ شیخ محمد افضل عباسی الہ آبادی بن عبدالرحمن۔

شرح مثنوی، مصنفہ شیخ عبداللطیف عباسی بن عبداللہ۔

اطائف المعنویہ مثنوی کے مشکل الفاظ کی توضیح میں مؤلفہ شیخ عبداللطیف عباسی بن

عبداللہ۔

مکاشفات رضوی شرح مثنوی، مؤلفہ شیخ محمد رضا شطاری لاہوری۔

شرح مثنوی مؤلفہ شیخ محمد ایوب قرشی لاہوری، اس شرح کا سن تصنیف ۱۱۲۰ھ ہے۔

شرح مثنوی، مؤلفہ شیخ محمد معظم صدیقی نا بھوی۔

شرح مثنوی، مؤلفہ شیخ عبدالقادر بن شریف الدین کنٹوری مدراسی۔

شرح مثنوی، مؤلفہ علامہ عبدالعلی بحر العلوم فرنگی محلی۔

کلید مثنوی شرح مثنوی، بزبان اردو مؤلفہ مولوی اشرف علی تھانوی بن عبدالحق۔

بوستان معرفت شرح مثنوی، بزبان اردو مؤلفہ مولوی عبدالجید پیلی بھتی۔

شرح مثنوی، بزبان اردو مؤلفہ مولوی عبدالرحمن بن محمد حسین دہلوی۔

پیراہن یوسفی منظوم، ترجمہ بزبان اردو، اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مثنوی کے

ہر شعر کا ترجمہ اردو میں ایک ہی شعر سے کیا گیا ہے، مؤلفہ مولوی یوسف علی جلال الدین چشتی

نظامی زنبیل شاہی جاوری۔

ترجمہ مثنوی، بزبان اردو مؤلفہ مولوی ابوالحسن بن الہی بخش کاندھلوی، اس ترجمہ کی بھی

یہی خصوصیت ہے کہ مثنوی کے ایک شعر کا ترجمہ اردو کے ایک ہی شعر میں کیا گیا ہے۔

تکملہ مثنوی، مؤلفہ مفتی الہی بخش بن شیخ الاسلام کاندھلوی۔

فتح الجہاں شرح مثنوی، مؤلفہ شیخ جمال الدین گجراتی بن رکن الدین۔

فن تصوف کی کتابوں پر شروح و حواشی

سنائی کی حدیقۃ الحقائق کی شرح، مؤلفہ شیخ عبداللطیف بن عبداللہ عباسی۔

شرح حدیقہ، مؤلفہ شیخ محمد افضل بن عبدالرحمن عباسی آبادی۔

مفتاح الفیض شرح فتوح الغیب، بزبان فارسی مؤلفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن

سیف الدین بخاری۔

مقالات الاحسان فی مقامات العرفان، ترجمہ فتوح الغیب، بزبان اردو مؤلفہ

نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

شیخ بن عربی کی اسرار المخلوقات کی شرح، مؤلفہ شیخ محمد رشید جون پوری۔

غزالی کی ”السوانح“ کی شرح مؤلفہ شیخ نظام الدین بن عبدالشکور تھانیسری۔

شرح رسالہ غوثیہ، مؤلفہ شیخ عبداللہ بن بہلول شطاری سندیلوی۔

شرح حذرات الخمس، مؤلفہ مفتی الہی بخش بن شیخ الاسلام کاندھلوی۔

شرح اربعین کاف، مؤلفہ شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔

المکاشفات، نفحات الانس، پردو جلدوں میں ایک جامع حاشیہ ہے، مؤلفہ سید علی

اکبر حسینی دہلوی فیض آبادی اس حاشیہ کا سن ۱۱۹۸ھ ہے۔

شیخ کبیر کی ”اوراد“ کی شرح، مؤلفہ شیخ علی بن احمد غوری۔

سیدی احمد زورق کی ”اصول الطریقہ“ کی شرح مؤلفہ شیخ علی بن حسام الدین متقی

مہاجر بنی۔

شرح سوانح، مؤلفہ شیخ علی شیر شطاری احمد آبادی۔

شرح التہمیدات، مؤلفہ عین القضاۃ ہمدانی۔

ابن عربی کی ”الرسالہ“ کی شرح ”شرح تعارف“ مکی کی ”قوت القلوب کا حاشیہ، یہ تینوں کتابیں سید محمد بن یوسف حسینی گیسو دراز مدفون گلبرگہ کی ہیں۔

شرح بحر الاسرار، شرح اشراق المخلوۃ، شرح سوانح الجامی، شرح تعارف، شرح التقسیم، یہ سب شرحیں شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی متوفی ۱۱۲۳ھ کی ہیں۔

شرح الملتقط، شرح السوانح، یہ دونوں شرحیں شیخ حسین بن محمد بن یوسف دہلوی متوفی گلبرگہ کی ہیں۔

شیخ محمد بن ابوسعید حسینی ترمذی کے رسالہ ”در بحث فنا“ کا حاشیہ، مرتبہ شیخ محمد افضل بن عبدالرحمن عباسی الہ آبادی۔

شرح حدیقة الحقائق، شرح مخزن الاسرار، شرح دیوان حافظ، یہ تینوں شرحیں شیخ محمد افضل بن عبدالرحمن عباسی الہ آبادی کی ہیں۔

تصوف کے حقائق و معارف پر لکھی ہوئی کتابیں

طوابع الشمس، العشقیہ، یہ دونوں کتابیں قاضی حمید الدین محمد بن عطاناکوری کی ہیں۔

السلہات، مرتبہ شیخ جمال الدین احمد ہانسوی۔

المحجوب فی عشق المطلوب، مرتبہ شیخ محمد بن نظام الدین بہراچی متوفی ۷۷۲ھ۔

خلاصۃ اللطائف، مرتبہ شیخ علی جان دارد دہلوی۔

اسماء الاسرار، حقائق الانس، رسالہ فی بیان المعرفہ، رسالہ فی شرح تعبیر الوجود

بالازمۃ الثلاثہ، رسالہ فی اشارات اہل الحجبہ رسالہ فی تفسیر رأیت ربی فی احسن صورۃ یہ

سارے رسالے سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ کے ہیں۔

کتاب المشاہدہ، مرتبہ شیخ ابوالفتح بن علا کا لپوی متوفی ۸۶۲ھ۔

مرآة الحقائق، کنز الدقائق، یہ دونوں سید اشرف بن ابراہیم کچھوچھوی متونی ۸۰۸ھ کی ہیں۔

الحذرات الخمس، بزبان عربی، مؤلفہ شیخ حسین بن معز بلخی بہاری۔
کاشف الاسرار شرح حذرات الخمس، بزبان فارسی مؤلفہ حسن بن حسین بن معز بلخی بہاری۔

لطايف المعاني في الحقائق، مرتبہ شیخ حسن بن حسین بن معز بلخی بہاری۔
النور الاظہر فی کشف سر القضا والقدر، الضوء الازہر، شرح نور الاظہر، اجلة التائیدی
شرح ادلة التوحید، یہ کتابیں شیخ علاء الدین علی بن احمد شافعی مہامی کی تصنیف ہیں۔
بحر المعانی، دقائق المعانی، حقائق المعانی، پنج نکات، یہ چاروں کتابیں فارسی زبان
میں شیخ محمد بن جعفر حسینی مکی کی تصنیف ہیں۔

التمہیدات، مرآة العارفین، یہ دونوں کتابیں شیخ مسعود بیگ دہلوی متونی ۸۳۶ھ
کی ہیں۔

ارشاد اللطائف، مؤلفہ شیخ جلال الدین تھانی سری۔
مفتاح الفیض، مؤلفہ شیخ حسن بن طاہر جون پوری۔
مفتاح الاسرار، مؤلفہ شیخ سماء الدین ملتانی دہلوی۔
القدسیہ، مؤلفہ شیخ عبد القدوس گنگوہی۔
معرفة النفس، مصنفہ سید عبد الاول بن علی حسینی دہلوی۔
کنز الوحید، کلید مخازن، الضمائر والبصائر، المعراجیہ، بحر الحیاء، یہ جملہ کتب شیخ محمد
غوث گوالیاری کی ہیں۔

الحواس الخمس، اس رسالہ میں حواس خمسہ کی تطبیق دی گئی ہے، حذرات خمس پر۔
الروضۃ الحشی فی شرح اسماء اللہ الحشی، عین المعانی فی شرح اسماء اللہ الحشی، قبلتہ

المذہب الاربعہ مع الاشارات من اہل التصوف، شرح رباعیتن، حاشیہ غریبہ علی الانسان الکامل، ترجمہ اسرار الوحی، یہ سب کتابیں شیخ عیسیٰ بن قاسم سندھی برہان پوری کی تصنیف ہیں۔
الحقۃ المرسلۃ الی النبی، الہدیۃ المرسلۃ الی النبی، یہ دونوں کتابیں شیخ محمد فضل اللہ برہان پوری متوفی ۱۰۶۹ھ کی تصنیف ہیں۔

المکاشفات الغیبیہ، المعارف اللدنیہ، یہ دونوں کتابیں حضرت مجدد الف ثانی بانی طریقہ مجددیہ شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تصنیفات ہیں۔

خلاصۃ المعارف، بزبان فارسی دو جلدوں میں۔

نکات الاسرار، ایک جلد میں، یہ دونوں کتابیں شیخ اعظم بنوری بن اسماعیل حسینی کی تصنیف ہیں۔

انفاس الخواص، مناظر اخص الخواص، رسالہ فی بحث الوجود المطلق ہفت احکام سر رکنی، یہ سب کتابیں شیخ محبت اللہ آبادی کی تصنیف ہیں۔

رسالہ فی وحدۃ الوجود، رسالہ فی الحقائق، الروائح، بزبان عربی الواردات، بزبان عربی۔

رسالہ فی تحقیق الروح، رسالہ فی بحث الفناء، رسالہ فی حقائق الوجود، رسالہ فی

عقائد الصوفیہ، یہ آٹھوں رسالے شیخ محمد بن ابوسعید حسینی ترمذی کالپوی کی تصنیف ہیں۔

مشاہدات الصوفیہ، مرتبہ شیخ احمد بن محمد حسینی کالپوی۔

مذاق الصوفیہ، مرتبہ شیخ حبیب اللہ قنوجی۔

الاسرار یہ، مرتبہ شیخ عبد الجلیل بن عمر بیانوی لکھنوی، متوفی ۱۰۱۶ھ۔

الاضافات الاحمدیہ فی شرح حقیقۃ الحمد یہ، مرتبہ سید دائم بن کریم اللہ حسینی مائٹوی۔

اثبات الاحدیۃ، بزبان فارسی مرتبہ شیخ عبد الملک بن عبد الغفور پانی پتی۔

اللامعۃ العرشیہ فی بحث الوجود، مرتبہ شیخ غلام نقشبند لکھنوی بن عطاء اللہ۔

تنقیح المرام فی بحث الوجود، بزبان عربی مؤلفہ شیخ عنایت اللہ لاہوری سن

تصنیف ۱۱۱۰ھ۔

مجمع الاسرار حل المشکلات، مرتبہ شیخ محمد صیدانوی۔

حسنات العارفین معروف بہ شطیحات، حق نما، مجمع البحرین، یہ تینوں کتابیں داراشکوہ ولد شاہ جہاں کی ہیں۔

الالہامات المنعمیہ، مرتبہ منعم خاں خانخاناں دہلوی۔

ملہمات منعمی، مرتبہ شیخ منعم بن امان بن عبدالکریم نقشبندی بہاری۔

العشرۃ الکاملۃ، مؤلفہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی۔

مظہر النور فی بحث الوجود، بزبان عربی مرتبہ شیخ قمر الدین بن منیب اللہ اورنگ آبادی۔

المظاہر شرح مظہر النور، مرتبہ سید نور الہدیٰ بن قمر الدین بن منیب اللہ اورنگ آبادی۔

الفرع النابت من الاصل الثابت، مسئلہ وحدت شہود کی تحقیق میں، مرتبہ شیخ یوسف

بن محمد حسینی بلگرامی متوفی ۱۱۷۲ھ۔

علم الکتاب، ایک ضخیم جلد میں مرتبہ خواجہ میر بن ناصر حسینی دہلوی۔

نالہ عند لیب، دو جلدوں میں بزبان فارسی مرتبہ سید ناصر حسینی دہلوی۔

الہمعات، السطعات، البوامع، الخیر الکثیر، شفاء القلوب، الطاف القدس فی لطائف

النفس، فیوض الحرین، التفہیمات الالہیہ، المکتوبات المدنی، رسالہ بزبان عربی شیخ عبداللہ بن

عبدالباقی دہلوی کے مسائل کی تحقیق میں، یہ جملہ کتب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبد

الرحیم کی ہیں۔

کلمۃ الحق، مؤلفہ شیخ غلام یحییٰ بن نجم الدین بہاری۔

دع الباطل، مؤلفہ شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی۔

القول الفصل فی ارجاء الفرع الی الاصل، مؤلفہ سید شرف الدین حسینی دہلوی۔

کلمۃ الحق، کاسرۃ الاسنان، جہد المقل، مفتاح التوحید، یہ سب کتابیں شیخ عبدالرحمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صوفی لکھنوی کی ہیں۔

النور المطلق شرح کلمۃ الحق، مؤلفہ شیخ نور اللہ بن محمد مقیم پچھرانوی۔

التزلات الستہ، مؤلفہ ملا عبد العلی بحر العلوم فرنگی محلی۔

اصل الاصول فی تطبیق المنقول بالمعقول، مصباح المعارف، یہ دونوں کتابیں شیخ

عبد القادر بن شریف الدین حسینی کنوری مدراسی کی ہیں۔

جواہر الحقائق، بزبان فارسی مؤلفہ سید عبد اللطیف بن ابوالحسن حسینی ویلوری۔

الروض المحجود فی حقیقۃ الوجود، بزبان عربی مؤلفہ مولوی فضل حق خیر آبادی۔

مرصد الکمال کمند و حدت، مشہد الجمال، یہ تینوں کتابیں شیخ جمال الدین بن رکن الدین

گجراتی کی ہیں۔

المذاکرہ، بزبان فارسی مؤلفہ شیخ جمال بن محمود چشتی احمد آبادی متوفی ۹۴۰ھ

طریقۃ العون فی حقیقۃ الکون، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد معین بن محمد امین سندھی۔

مولانا جامی کی المراتب الست کی شرح موسوم ابجد عشق مرتبہ شیخ محمد لاہوری۔

پردہ بر انداخت، حقائق توحید میں، بزبان فارسی، مرتبہ شیخ عبد اللہ بن عبد الباقی

نقشبندی دہلوی۔

حقائق احمدی، مرتبہ مولوی سلامت اللہ کان پوری۔

بحر التوحید، مرتبہ مولوی سلامت اللہ کان پوری۔

الہینات فی اسرار الذات والصفات، مرتبہ حکیم حافظ محمد علی بن علی اکبر فتح پوری۔

چہار عنصر، مرتبہ شیخ عبد القادر بیدل عظیم آبادی دہلوی بن عبد الخالق۔

مراتب العوالم الخمسہ، کشف الحقیقہ، یہ دونوں کتابیں شیخ فتح محمد بن عیسیٰ برہان پوری کی

تصنیفات ہیں۔

فن سلوک کی کتابیں

اصول الطریقہ، مصنفہ شیخ حمید الدین صوفی سواہی ناگوری۔

طریقہ چشتیہ کے سلوک پر، سلاک السلوک، چہل ناموس، یہ دونوں کتابیں شیخ ضیاء الدین بخشی بدایونی کی تصانیف ہیں۔

شمس المعارف، مرتبہ شیخ شمس الدین محمد بن یحییٰ اودھی متوفی ۷۷۷ھ

ثناء الاتقیاء، مصنفہ شیخ رکن الدین بن عماد الدین چشتی کاشانی۔

ارشاد المریدین، معیار التصوف، اساس الطریقہ، یہ تینوں کتابیں شیخ قوام الدین

محمد بن ظہیر الدین عباسی دہلوی متوفی ۸۴۰ھ مدفون لکھنؤ کی تصنیفات ہیں۔

کتاب فی آداب السلوک، رسالہ فی بیان الذکر، رسالہ فی الاستقامۃ علی الشریعہ، یہ

تینوں کتابیں شیخ کبیر بن یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز مدفون گلبرگہ کی ہیں۔

مونس الفقراء انیس الغرباء، مرتبہ شیخ نور الدین احمد بن عمر چشتی پنڈوی، متوفی ۸۱۸ھ۔

بحر اذکار، فوائد الاشراف، اشرف الفوائد، بشارۃ الذاکرین، تنبیہ الاخوان، ارشاد الاخوان،

بشارۃ المریدین، حجتہ الذاکرین، یہ جملہ کتب سید اشرف بن ابراہیم کچھوچھوی متوفی ۸۰۸ھ کی

ہیں۔

مراد مرید، بزبان فارسی مرتبہ سید خواجگی بن احمد عریضی ملتانی کڑوی متوفی ۸۹۸ھ۔

ترجمہ منہاج العابدین، بزبان فارسی مرتبہ شیخ یوسف بن احمد ایرجی متوفی ۸۳۳ھ۔

آداب السالکین، مرتبہ شیخ محمد قاسم اودھی متوفی ۸۹۶ھ۔

انیس العاشقین، مرتبہ شیخ حسام الدین چشتی مانک پوری۔

رسالہ طریقہ شطاریہ کے اذکار و اشغال میں، مرتبہ شیخ عبداللہ شطار خراسانی۔

سراج القلوب و علاج الذنوب، عربی زبان میں ایک جامع کتاب ہے، مصنفہ شیخ ابوعلی زین الدین علی معبری، مصنف نے اس میں احادیث نبوی، آثار صحابہ، مواعظ اولیا تحریر فرمائے ہیں۔

ہدایۃ الاذکیا، قصیدہ بزبان عربی مرتبہ شیخ زین الدین معبری۔

مسلك الاتقیاء، شرح ہدایۃ الاذکیا، بزبان عربی، مرتبہ شیخ احمد معبری۔

جواہر خمسہ، مرتبہ شیخ محمد غوث گوالیاری۔

کنز الاسرار فی اشغال الشطار، مرتبہ شیخ عبداللہ بن بہلول شطاری سندیلوی۔

سراج السالکین، مرتبہ شیخ عبداللہ بن بہلول شطاری سندیلوی۔

مالایع للمرید ترکہ کل یوم من سنن القوم، مرتبہ شیخ صبغۃ اللہ بن روح اللہ حسینی

بھڑوچی۔

فتح الطریقہ، فتوح الاوراد، یہ دونوں کتابیں طریقہ شطاریہ کے سلسلہ پر شیخ فتح محمد

بن عیسیٰ شطاری برہان پوری کی تصنیف ہیں۔

تبیین الطریق، البرہان الجلی، فی معرفۃ الولی، مجموع الحکم، یہ تینوں کتابیں شیخ علی

بن حسام الدین متقی گجراتی مہاجر کی ہیں۔

الجمعیات الشاہیہ فی الاذکار والاشغال، مرتبہ شیخ محمد بن جلال حسینی گجراتی متونی

۱۰۲۵ھ۔

الاسرار الحمیمہ، مرتبہ شیخ عبدالکریم بن عبداللہ سلطان پوری۔

زاد السالکین و مقصود الطالبین، مرتبہ شیخ محمد رشید جون پوری۔

آداب الصالحین، توصیل المرید الی المراد، مرج البحرین، یہ تینوں کتابیں شیخ

عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری کی ہیں۔

مختصر قوت القلوب، ریاض الصالحین، دونوں کتابیں شیخ طاہر بن یوسف سندھی

برہان پوری کی تصنیف ہیں۔

کتاب سلسلہ کبرویہ کے اذکار و اشغال پر، مرتبہ شیخ یعقوب بن حسن صرانی کاشمیری۔
کتاب اذکار و اشغال پر، مرتبہ شیخ بہاء الدین بن عطاء اللہ قادری شطاری جنیدی۔
الرحیق المحمدی، بزبان عربی، طریقہ صوفیہ، مرتبہ شیخ نور الدین محمد بن علی شافعی
عیدروسی گجراتی متوفی ۱۰۶۸ھ۔

العمل والمعمول، ارشاد السالکین، جام خدا نما، رسالہ فی بحث الفناء، رسالہ فی
مراتب الفناء والوصول، یہ جملہ کتب سید محمد بن ابوسعید حسینی ترمذی کالپوی کی تصنیف ہیں۔
رسالہ بزبان عربی نقشبندی طریقے کے اذکار و اشغال پر مرتبہ شیخ تاج الدین
سنبھلی۔

منازل اربعہ، بزبان فارسی مرتبہ شیخ پیر محمد بن اولیا جون پوری لکھنوی۔
مصباح الطالبین، رسالہ بزبان فارسی مرتبہ شیخ عبدالرسول کچھوی۔
ہدایۃ السالکین الی صراط رب العالمین، مرتبہ شیخ محمد بن عبدالرحمن قنوجی۔
تبصرۃ المدارج، مرتبہ شیخ علی اصغر قنوجی۔

زاد المشاہد، مرتبہ شیخ عبدالجلیل بن صدر الدین الہ آبادی۔

زاد الزاد، مرتبہ شیخ عبدالجلیل بن صدر الدین الہ آبادی۔

سبعہ سنابل، بزبان فارسی مرتبہ سید عبدالواحد بن ابراہیم حسینی بلگرامی۔

خلاصۃ الالکتاب، مرتبہ شیخ حبیب اللہ قنوجی۔

ایک جامع کتاب فن سلوک پر، مرتبہ شیخ امام الدین بن تاج الدین راہگیری بہاری۔

الرضوانی، سلسلہ نقشبندیہ کے اشغال میں، مرتبہ شیخ معین الدین بن خاوند محمود کشمیری۔

ارشاد رحیمی، بزبان فارسی، سلسلہ نقشبندیہ کے طریقہ کے ذکر میں مرتبہ شیخ

عبدالرحیم بن وجیہ الدین اویسی دہلوی۔

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل، بزبان عربی مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بن شاہ عبدالرحیم۔

سبیل الرشاد، بزبان فارسی، یہ ایک جامع کتاب ہے، مرتبہ شیخ محمد عاشق بن عبید اللہ بارہوی۔

اخراج النجایانی شرح الوصایا، اس میں شیخ عبدالخالق غزوانی کے وصایا ہیں، اس کے مرتبہ شیخ یحییٰ بن امین عباسی الہ آبادی ہیں۔

الکلام المفید فیما یتعلق بالشیخ والمرید، مصنفہ شیخ یحییٰ بن امین عباسی الہ آبادی۔
شرح مصطلحات النقشبندیہ، بزبان فارسی ایک جامع کتاب ہے، مرتبہ سید محمد بن شاہ علم اللہ نقشبندی رائے بریلوی۔

ارشاد الطالبین، بزبان فارسی، مجمع السلوکیں، بزبان عربی یہ دونوں کتابیں شیخ خیر الدین بن محمد زاہد سورتی گجراتی متوفی ۱۲۰۶ھ کی ہیں۔

ارشاد الطالبین سلسلہ چشتیہ کے سلوک میں مرتبہ شیخ جلال الدین محمود فاروقی تھانیسری۔

ارشاد الطالبین، مرتبہ قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی۔
الجواہر الزواہر، مرتبہ شیخ محمد علیم بن موسیٰ الہ آبادی۔
نجم الہدایہ، منظوم بزبان فارسی، مرتبہ سید نجم الہدیٰ بن محمد ثابت حسنی حسینی نقشبندی نصیر آبادی۔

انفاس الکاہرہ و انوار الضمائر، مرتبہ شیخ نعیم اللہ نقشبندی بہراپٹی۔

ایضاح الطریقہ، مرتبہ شیخ علام علی علوی دہلوی۔

ہدایۃ الطالبین، مرتبہ شیخ ابوسعید بن صفی القدر فاروقی دہلوی۔

الانہار الاربعہ، مرتبہ شیخ احمد سعید بن ابوسعید دہلوی۔

صراط مستقیم، مشترک تصنیف شاہ اسماعیل شہید دہلوی اور شیخ عبدالحی برہانوی۔
ملہمات احمدیہ، مرتبہ مفتی الہی بخش بن شیخ الاسلام کاندھلوی۔
خیر المسالک، مرتبہ مولانا سید محمد ظاہر بن غلام جیلانی حسنی حسینی رائے بریلوی۔
صراط التکمیل، بزبان عربی مرتبہ شیخ محمد کامل ولید پوری۔
رسالہ بزبان اردو نقشبندیہ احسنیہ سلسلہ کے سلوک کے بیان میں، مرتبہ شیخ مختار احمد جاسی۔

سلسلہ احسنیہ کے سلوک میں اردو زبان میں ایک رسالہ۔
سلسلہ قادریہ کے سلوک میں ایک رسالہ، دونوں رسالے شیخ رفیع الدین قندھاری بن شمس الدین کی تصنیف ہیں۔

جواہر السلوک، مرتبہ سید عبداللطیف قادری ویلوری۔
عمدۃ الوسائل لکشف الفحائل، بزبان عربی۔
احسن الحاصل شرح عمدۃ الوسائل، بزبان فارسی، یہ دونوں کتابیں شیخ عبدالرزاق بن جمال الدین فرنگی محلی لکھنوی کی ہیں۔

مقالات الصوفیہ، مطالب رشیدی، الاصول المفسرۃ، تعلیم الاسماء، شرائط الوسائل، یہ جملہ کتب شیخ تراب علی قلندر کا کوروی کی ہیں۔

شرقات السلوک، قرۃ العین، نور الاولیاء، رکن الطریقہ، آثار السلوۃ، یہ جملہ کتب شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی، متوفی ۱۱۲۳ھ کی تصنیفات ہیں۔

شجرۃ باثمرہ، رسالہ بزبان اردو، سلسلہ محمدیہ کے طریقہ میں، مرتبہ مولوی ولایت علی بن فتح علی عظیم آبادی۔

نزہۃ السالکین، مرتبہ سید علیم اللہ بن عتیق اللہ حسینی جالندھری۔

انہار الاسرار، مرتبہ سید علیم اللہ بن عتیق اللہ حسینی جالندھری۔

ضیاء القلوب، بزبان فارسی ارشاد مرشد، بزبان اردو، سلسلہ چشتیہ کے سلوک میں، یہ دونوں رسالے شیخ کبیر حاجی امداد اللہ مہاجر کی تصنیف ہیں۔

ارشاد محمدی، طریقہ چشتیہ صابریہ کے سلوک میں مرتبہ شیخ محمد فاروقی تھانوی بن احمد اللہ۔

امداد السلوک، طریقہ چشتیہ صابریہ کے سلوک میں مرتبہ مولانا رشید احمد خفی محدث گنگوہی۔

نظام القلوب، مرتبہ شیخ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی۔
اتحاف السادة المتقين شرح احياء العلوم، بیس جلدوں میں مرتبہ سید مرتضیٰ بکرامی زبیدی بن محمد حسینی۔

مذاق العارفين احياء العلوم کا اردو ترجمہ مرتبہ شیخ محمد احسن نانوتوی۔
سراج السالکین منہاج العابدین کا اردو ترجمہ مرتبہ شیخ محمد منیر نانوتوی۔
اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت، مرتبہ مولوی فخر الدین لکھنوی۔
المخ المذنیہ فی مختارات صوفیہ، بزبان عربی مرتبہ شیخ عبدالباقی بن علی محمد انصاری لکھنوی، یہ ایک جامع رسالہ ہے، مدینہ منورہ میں چھپا ہے۔

امام غزالی کی الاربعین کا ترجمہ موسوم عین الیقین، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی مصنف نے یہ ترجمہ ۱۲۷۳ھ میں اپنے زمانہ قیام دہلی میں کیا ہے۔

مکاتیب

تصوف کے حقائق و معارف اور سلوک پر مشائخ کے مکاتیب کے بے شمار مجموعے ہیں کچھ درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- مکتوبات، شیخ حمید الدین صوفی سواہی۔
- مکتوبات شیخ ابوعلی شرف الدین قلندر پانی پتی۔
- صحائف شیخ حکیم صدر الدین دہلوی۔
- مکتوبات شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری تین جلدوں میں۔
- مکتوبات شیخ حسین بن معز بلخی بہاری۔
- مکتوبات شیخ نور الدین بن علاء الدین چشتی پٹنوی۔
- مکتوبات سید اشرف جہاں گیر سمنانی اس کے جامع سید عبدالرزاق ہیں۔
- مکتوبات شیخ حسام الدین مامک پوری۔
- مکتوبات شیخ فتح اللہ بن نظام الدین اودھی متوفی ۸۲۱ھ۔
- مکتوبات شیخ محمد بن حسن جون پوری۔
- مکتوبات شیخ عبدالقدوس خفی گنگوہی بن اسماعیل۔
- مکتوبات شیخ عبدالرزاق جھنجھانوی۔
- مکتوبات شیخ جلال الدین محمود چشتی تھانیسری۔
- مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری۔
- مکتوبات شیخ مجتبیٰ بن مصطفیٰ لاہر پوری قلندر۔
- مکتوبات شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی بانی طریقہ مجددیہ تین ضخیم جلدوں

میں۔

- مکتوبات شیخ خواجہ معصوم بن مجدد الف ثانی چند جلدوں میں۔
- مکتوبات شیخ کلیم اللہ جہان آبادی۔
- مکتوبات شیخ یحییٰ بن امین عباسی الہ آبادی تین جلدوں میں۔
- مکتوبات المعارف ایک مختصر مجموعہ ہے، سید ابوالقاسم بن عبدالعزیز حسینی واسطی فتح

پوری نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مکتوبات جمع کیے ہیں۔

کلمات طیبات شیخ محمد احمد پتھراوی نے مرزا مظہر جان جاناں دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور شاہ غلام علی دہلوی کے مکتوبات جمع کیے ہیں۔
شمس المعارف، دو جلدوں میں بزبان اردو مجموعہ مکاتیب شاہ سلیمان بن داؤد چشتی قادری پھلواری۔

ملفوظات

انیس الارواح، ملفوظات شیخ عثمان ہرونی مرتبہ خواجہ معین الدین حسن اجمیری۔
دلیل العارفین، ملفوظات خواجہ معین الدین اجمیری مرتبہ شیخ قطب الدین بختیار کھکی۔
سر الصدور، ملفوظات شیخ حمید الدین سوائی ناگوری، مرتبہ شیخ فرید بن عبدالعزیز سوائی۔
اسرار الاولیاء، ملفوظات شیخ فرید الدین مسعود شکر گنج اجودھنی، مرتبہ شیخ بدر الدین اسحاق دہلوی۔

کنوز الفوائد، ملفوظات شیخ صدر الدین محمد بن زکریا ملتانی مرتبہ خواجہ ضیاء الدین۔
فوائد الفوائد، ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاء دہلوی مرتبہ شیخ حسن بن علاء ہجری۔
افضل الفوائد، ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاء مرتبہ امیر خسرو دہلوی۔

تحفۃ الابرار و کریمۃ الاخیار، ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاء مرتبہ شیخ عزیز الدین دہلوی۔

ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاء مرتبہ شمس الدین دھاری۔

مجموع الفوائد، ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاء مرتبہ شیخ عبدالعزیز بن ابوبکر دہلوی۔

انوار المجالس، ملفوظات شیخ نظام الدین اولیاء مرتبہ سید محمد بن اسحاق بن علی حسینی دہلوی۔

نفائس الانفاس، ملفوظات شیخ برہان الدین غریب مرتبہ شیخ رکن الدین کاشانی۔
 احسن الاقوال، ملفوظات شیخ برہان الدین غریب، مرتبہ شیخ حماد بن عماد کاشانی، ۷۷۳ھ
 میں مرتب کیا گیا۔

غریب الکرامات ملفوظات شیخ برہان الدین غریب مرتبہ شیخ محمد بن عماد۔
 بقیۃ الغرائب، ملفوظات شیخ برہان الدین غریب، مرتبہ شیخ مجد الدین۔
 اخبار الاخیار ملفوظات شیخ برہان الدین غریب مرتبہ شیخ حمید الدین قلندر دہلوی۔
 خیر المجالس ملفوظات شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی، مرتبہ شیخ حمید الدین قلندر دہلوی
 ۷۷۰ھ میں مرتب کیا گیا۔

جوامع الکلم ملفوظات سید محمد بن یوسف حسینی دہلوی گیسو دراز مدفون گلبرگ، خود ان کا
 ترتیب دیا ہوا۔

فوائد رکنی، معدن المعانی، لطائف المعانی، مخ المعانی، خوان پر نعمت، زاد الفقیر یہ سب
 شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری کے ملفوظات ہیں، ان میں سے اکثر کے جامع شیخ زین الدین
 بدر عربی ہیں۔

خزینۃ الفوائد الجلالیہ، شیخ جلال الدین حسین بن احمد حسینی بخاری اوچھی کے ملفوظات
 ہیں، اس کے جامع شیخ احمد بن یعقوب بنی ہیں۔

جامع العلوم شیخ جلال الدین حسین ابن احمد بخاری اوچھی کے ملفوظات ہیں، اس کے
 جامع سید علاء الدین دہلوی ہیں۔

تحفۃ المجالس ملفوظات شیخ احمد بن عبد اللہ مغربی لکھنوی مرتبہ شیخ محمود بن سعید اریجی۔

لطائف اشرفی ملفوظات شیخ اشرف جہاں گیری سمنانی مرتبہ شیخ نظام الدین یحییٰ۔

کنز لا سئل ملفوظات شیخ ملا حسین بن معز الدین بلخی بہاری۔

رفیق العارفين ملفوظات، حسام الدین مانک پوری مرتبہ شیخ فرید بن سالار عراقی۔

مناہج الشطار ملفوظات شیخ محمد بن علامہ میری عرف قاضن۔

مقامات خضروییہ ملفوظات شیخ دانیال بن حسن خضری مرتبہ احمد بن عبد اللہ جون پوری۔
جامع الکلم ملفوظات شیخ عبد اللہ بن بہلول سندیلوی اس کے مرتب ان کے
صاحبزادہ عبد النبی ہیں۔

ثمرۃ الحیات ملفوظات شیخ برہان الدین شطاری برہان پوری مرتبہ میر عسکری بن
قاسم خوانی عرف عاقل خاں رازی۔

روائح الانفاس، ملفوظات شیخ برہان الدین غریب مرتبہ بعض مریدین۔

ملفوظات شیخ ہاشم بن برہان الدین علوی گجراتی مرتبہ شیخ مراد بن جلال بیجا پوری۔

مونس الطالبین ملفوظات شیخ پیر محمد پٹنی مرتبہ شیخ فتح اللہ بن محمود کشمیری۔

ملفوظات شاہ محمد مینا لکھنوی مرتبہ سید محی الدین بن حسین رضوی۔

الفوائد السعدیہ ملفوظات شاہ محمد مینا لکھنوی مرتبہ قاضی ارتضیٰ علی خاں گوپا مسوی، یہ

ملفوظات ماخوذ ہیں شیخ سعد الدین خیر آبادی کی ”مجمع السلوک“ سے۔

ملفوظات رزاقی ملفوظات شیخ عبدالرزاق حسینی قادری بانسہ شریف مرتبہ نواب محمد

خاں شاہ جہاں پوری۔

ملفوظات شاہ فخر الدین دہلوی بن نظام الدین مرتبہ شیخ کلیم اللہ بن صبغۃ اللہ۔

ملفوظات شاہ فخر الدین دہلوی مرتبہ شیخ بدیع الدین، اس ملفوظات کا نام فوائد

فخریہ ہے۔

ملفوظات شیخ عبد اللہ بن عبد الباقی نقشبندی دہلوی مرتبہ شیخ سلام اللہ۔

دار المعارف ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی مرتبہ شیخ رؤف احمد رام پوری۔

نافع السالکین ملفوظات شاہ سلیمان تونسوی بن زکریا مرتبہ مولوی امام الدین۔

صراط مستقیم ملفوظات حضرت احمد شہید رائے بریلوی، مرتبہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی۔

ملفوظات شیخ حبیب اللہ شطاری بیجاپوری بن احمد بن خلیل مرتبہ ابوالفتاح۔
ہدایۃ القلوب ملفوظات شیخ زین الدین داؤد بن حسین شیرازی دولت آبادی مرتبہ
امیر حسین۔

دلیل السالکین ملفوظات شیخ زین الدین داؤد اس کو کسی اور صاحب نے جمع کیا ہے۔
جنۃ القلوب ملفوظات شیخ زین الدین داؤد۔
جنۃ المحبوب ملفوظات شیخ زین الدین داؤد شیرازی دولت آبادی، ان تینوں
ملفوظات کا تذکرہ میر سید غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنی کتاب روضۃ الاولیاء میں کیا ہے، ان
ملفوظات کے مرتبین کے اسما مجھے نہیں معلوم ہوئے۔
جواہر اعلا ملفوظات شیخ عبدالسلام پانی پتی مرتبہ شیخ الہدیہ بن عبدالرحیم مصنف
سیر الاقطاب۔

ادعیہ واذکار کی کتابیں

الاوراد الفتحیہ، مرتبہ سید علی بن شہاب ہمدانی۔
الاوراد الاشرافیہ، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم سمنانی کچھوچھوی۔
جواہر خمسہ، مرتبہ شیخ محمد غوث گوالیاری۔
اوراد صوفیہ، اسرار الدعویہ، یہ دونوں کتابیں شیخ عبداللہ بہلول، شطاری سندیلوی کی
تالیف ہیں۔

فتوح الاوراد، ایک ضخیم جلد میں مرتبہ شیخ فتح محمد بن عیسیٰ سندھی برہان پوری۔
اوراد الشیخ بہاء الدین زکریا ملتانی، اوراد الشیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

انتخاب فتوح الاوراد، مرتبہ شیخ شہاب الدین برہان پوری بن فتح محمد۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- اوراد القادر یہ، خلاصۃ الاولاد، یہ دونوں شیخ فتح محمد برہان پوری کی ترتیب دی ہوئی ہیں۔
 اولاد الیومیہ، مرتبہ شیخ برہان الدین شطاری برہان پوری۔
 مخزن الدعوات، بزبان فارسی مرتبہ شیخ اسماعیل بن محمد شطاری سندھی مصنف نے
 یہ کتاب ۱۰۳۷ھ میں تصنیف کی ہے۔
 الحرز الثمین ماخوذ از حصن حصین، مرتبہ شیخ عبدالمومن بن محمد بن طاہر لاہوری، سن
 تصنیف ۱۰۱۲ھ۔
 ترغیب اہل السعادات فی تکثیر الصلوات، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف
 الدین بخاری۔
 مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات، مرتبہ شیخ محمد فاضل دہلوی۔
 کنز العباد فی شرح الاولاد، مرتبہ شیخ علی بن احمد غوری۔
 شرح ورد التقریب، مرتبہ مفتی ولی اللہ بن احمد علی حسینی فرخ آبادی۔
 حزب التوسل الی سید الانبیاء والرسل، مرتبہ مفتی ولی اللہ بن احمد علی حسینی فرخ آبادی۔
 کتاب الاذکار، مرتبہ شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی متوفی ۱۲۲۳ھ۔
 البوامع شرح حزب البحر، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔
 شرح حزب البحر، مرتبہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔
 شرح حزب البحر، مرتبہ مولوی عبدالحجید ٹوکی، بن نور النبی۔
 الوطائف الحیدریہ، مرتبہ مولوی حیدر بن ملا مبین لکھنوی۔
 تلخیص حصن حصین، مرتبہ شیخ معصوم بن عبد الرشید دہلوی، مہاجر کی۔
 الحزب المقبول، مرتبہ شیخ ابوسعید محمد بن فیض انصاری۔
 الداء والدواء، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔
 سلطان الاذکار، مرتبہ نواب سید نور الحسن بن نواب سید صدیق حسن بھوپالی، یہ

کتاب ابن الستی کی عمل الیوم واللیلہ سے ماخوذ ہے۔

الوظیفہ الکرمیہ، مرتبہ مفتی عنایت احمد کاکوروی۔

لطائف الاسرار فی الرقی والعزائم، مرتبہ شیخ محمد سالم بن سلام اللہ دہلوی۔

الدعوات المسنونہ، مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

صلوۃ الحبیبین فی صیغ الصلوٰۃ، مرتبہ شیخ علی حبیب بن ابوالحسن پھلواری۔

وسائل البرکات شرح دلائل الخیرات، البیواقیت المنشورہ فی الاذکار الماثورہ۔

بسانم الازہار فی الصلوٰۃ الی سید الابرار، یہ تینوں کتابیں شیخ محمد غوث شافعی مدرسی

بن ناصر الدین کی ہیں، الورد المقبول من احادیث الرسول، مرتبہ شیخ عبدالجبار ناگپوری سن

تصنیف ۱۲۹۳ھ۔

سبیل الرشاد والتجاۃ یوم المعاد، بزبان عربی، کتاب الحجرات فی الرقی والعزائم، یہ

دونوں کتابیں میرے والد محترم حکیم سید فخر الدین بن عبدالعلی رائے بریلوی کی تصنیف ہیں۔

شفاء الاسقام فی صیغ الصلوٰۃ، دو جلدوں میں، مرتبہ قاضی عبداللطیف جون پوری۔

اوراد احسانی، مرتبہ حکیم احسان اللہ بن شیر علی ناروی الہ آبادی۔

احسن البیان فی خواص القرآن، بزبان اردو مرتبہ مولوی محمد احسن استھانوی عظیم آبادی۔

ترجمہ مجربات دیری، مرتبہ مولوی بشارت علی خاں لکھنوی۔

زاد العقبی شرح اسماء اللہ الحسنى۔

مرآۃ الروایا فی تاویل الاحلام، مفتاح الحاجات فی الادعیۃ والاذکار، یہ دونوں

کتابیں شیخ جلال بن محمد حسنی گجراتی متوفی ۱۱۱۳ھ کی ہیں۔

عنایۃ الواصلین فی الادعیۃ والاذکار، مرتبہ شیخ عنایت اللہ بن محمد بن الہ داد حسنی

بالاپوری۔

ساتویں فصل

علم کلام کی تعریف اور اس کی تاریخ ابتدائے عہد اسلامی سے

علم کلام وہ علم ہے جس میں عقائد دینیہ کا اثبات دلائل عقلیہ و نقلیہ سے کیا جائے اور اس سلسلہ سے جو شبہات وارد ہوں، ان کو دفع کیا جائے، اس علم کا موضوع وہ معلومات ہیں جن کا تعلق قریب یا بعید عقائد دینیہ کے اثبات سے ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس علم کا موضوع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور بعضوں نے اس کا موضوع نفس موجود کو بتلایا ہے، اس علم کے مسائل وہ تمام احکام ہیں جو ان معلومات سے متعلق ہوں جن کا تعلق عقائد دینیہ اور ان کے اثبات سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آں حضور ﷺ کو انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے کلام پاک میں جو اوصاف بیان فرمائے، ان کو حضرات صحابہ نے سمجھا اور ان پر ایمان لائے اور حضرات صحابہ کی اس کثیر تعداد میں سے کسی نے بھی ان صفات کے معانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں دریافت کیے، صفات باری میں تحقیق و تدقیق اور سوال و جواب سے وہ بالکل بے تعلق رہے، ان کے یہاں صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ کی کوئی تفریق نہیں تھی، ان کا عقیدہ تھا، علم، قدرت، حیات، ارادہ، محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سمع، بصر، کلام اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے وجہ، دید، اور اس طرح کے جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں، ان کے بارہ میں بھی وہ کسی تاویل اور توجیہ میں نہیں مبتلا ہوئے، ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وجہ، وید وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح مخلوقات کے لیے وجہ، وید، بلکہ اس طرح ہیں جس طرح اللہ کی ذات اور اس کی شان کے مناسب ہو۔

اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبوت محمدی ﷺ کے اثبات میں مروج کلامی دلائل میں سے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی، ان کے پاس کلام پاک تھا جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبوت محمدی کے اثبات کے لیے حجت قاطع ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے اسما و صفات کے بارہ میں اہل صحابہ کی یہی رائے اور یہی روش تھی، یہاں تک کہ آخر عہد صحابہ میں مسئلہ قدر کی بحث شروع ہو گئی، سب سے پہلے جس شخص نے مسئلہ قدر کی بحث چھیڑی اس کا نام معبد جہنی ہے، یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مجلس میں بھی آتا جاتا تھا، اس شخص نے بصرہ میں عقیدہ قدر کا اعلان کیا اور بصرہ کے بہت سے لوگ اس کے متبع ہو گئے، عقیدہ قدر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کوئی چیز پہلے سے مقرر و معین نہیں فرمائی ہے اور انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اپنے ارادہ اختیار سے کرتا ہے، درحقیقت اس عقیدہ کا مطلب قضا و قدر اور تقدیر کا انکار ہے، معبد جہنی کے اس نئے عقیدہ کی وجہ سے جب فتنہ کا خطرہ ہوا تو ۸۰ھ میں عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج نے اس کو سولی دے دی، مشہور صحابہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب معبد جہنی کی اس نئی رائے کی اطلاع ہوئی ہے تو انہوں نے اپنی برأت ظاہر فرمائی۔

صحابہ ہی کے زمانہ میں خوارج کا گروہ بھی پیدا ہوا، ان کے نزدیک گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، اسی طرح امام کے خلاف خروج قتال بھی انسان کو دائرہ کفر میں داخل کر دیتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس نے گفتگو سے اس گروہ کو قائل کرنا چاہا لیکن یہ لوگ راہ حق پر نہیں آئے، حضرت علی نے پھر ان سے جنگ کی اور ان کی بڑی جماعت قتل ہو گئی، جیسا

کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے۔

خوارج کی گروہ میں بہت بڑی تعداد شریک ہو گئی تھی۔

عہد صحابہ ہی میں شیعان علی کی جماعت پیدا ہوئی، یہ جماعت حضرت علی ؓ کے بارہ میں بہت ہی غلو اور افراط کی رائے رکھتی تھی، حضرت علی ؓ کو جب اس جماعت کے عقیدہ اور رائے کا علم ہوا تو حضرت علی ؓ نے سخت نکیر فرمائی اور جو لوگ حضرت علی ؓ کے متعلق بہت زیادہ غلو سے کام لے رہے تھے ان کو آگ میں جلوادیا۔

حضرت علی ؓ کے زمانہ میں عبداللہ بن وہب بن سبا (جو ابن السدا سبائی کے لقب سے مشہور ہے) نے اس رائے کو پھیلا یا کہ حضرت علی ؓ کے متعلق آنحضور ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد مسلمانوں کے امام علی ہوں گے، اس لیے حضرت علی ؓ بنص رسول امت کے امام اور رسول کے جانشین ہیں، اس نے اس عقیدہ کا بھی اعلان کیا کہ حضرت علی ؓ اور آنحضور ﷺ دونوں دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور حضرت علی ؓ کی ذات میں کچھ ناسوتی اجزا تھے اور کچھ الہی اجزا ہیں، بادل کی کڑک ان کی آواز ہے اور بجلی ان کا کوڑا ہے اور ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے اور پھر اس دنیا کو جو ظلم سے بھری ہوگی، عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

ابن سبا کے اس رائے و عقیدہ سے اور بہت سی رائیں اور عقیدے نکلے، ان میں سے ایک گروہ کا کہنا یہ ہے کہ امت کی امامت بارہ ائمہ میں منحصر ہے، اس گروہ کو امامیہ کہا جاتا ہے، شیعوں کا ایک اور گروہ ہے، جس کا عقیدہ ہے کہ امامت صرف اسماعیل بن جعفر صادق کی اولاد کے ساتھ خاص ہے، اسماعیلیہ فرقہ میں کچھ لوگ امام کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کے قائل ہیں، جس طرح فرقہ امامیہ اپنے بارہویں امام مہدی موعود کی آمد کا قائل ہے۔

عہد صحابہ کے بعد ایران میں جہم بن صفوان کی رائے و عقیدہ کی نشر و اشاعت ہوئی اور یہ فتنہ بڑھا، جہم بن صفوان نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کیا اور اس نے ایسے شکوک و

شبہات کی اشاعت کی جس کا اثر امت اسلامیہ پر اچھا نہیں پڑا اور بڑی مصیبتیں پیش آئیں، جہم بن صفوان پہلی صدی ہجری کے اختتام سے کچھ پہلے ہوا ہے، اس کے متبعین کی تعداد بہت بڑھ گئی اور اس کی رائے افکار صفت کا چرچہ ہوا، مسلمانوں نے اس بدعت کو بہت فکر و تشویش کی نظر سے دیکھا اور اس کی تردید و تھلیل پر متوجہ ہوئے اور انہوں نے عامۃ المسلمین کو جہم بن صفوان اور اس کی جماعت جہمیہ سے لوگوں کو باز رکھنے کی کوشش کی اور ان کی تردید میں کتابیں لکھی، جیسا کہ مشہور و معلوم ہے، اسی زمانہ میں حضرت حسن بصری کے عہد میں پہلی صدی ہجری کے اختتام کے بعد مذہب اعتزال پیدا ہوا، جماعت معتزلہ نے توحید باری، عدل باری، بندوں کے صاحب اختیار ہونے، اللہ تعالیٰ کے خالق شر نہ ہونے، اللہ تعالیٰ کے آخرت میں نہ دیکھے جانے اور قبر کے عذاب بدنی کے انکار پر کتابیں لکھیں، انہوں نے اس عقیدہ کا اعلان کیا کہ قرآن مخلوق و حادث ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے نئے مسائل و عقائد کا انہوں نے اعلان کیا، معتزلہ کے ان مبتدعانہ خیالات کی بہت سے لوگوں نے اتباع کی اور بعضوں نے فرقہ معتزلہ کے عقائد کی تائید میں مناظرانہ انداز کی کتابیں لکھیں، علمائے اسلام نے لوگوں کو ان کے فاسد عقائد سے روکا اور ان کے عقائد کلامیہ کی تردید کی اور جو لوگ معتزلہ کے عقائد کے قائل ہوئے ان سے ترک تعلق کر لیا۔

فرقہ معتزلہ کے بالکل مقابل ایک دوسرا گروہ کرامیہ کے نام سے دوسری صدی ہجری کے بعد پیدا ہوا، اس گروہ کے امام محمد بن کرام بھستانی ہیں۔

اس فرقہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے اثبات میں اس قدر غلو اور سختی سے کام لیا کہ اللہ تعالیٰ کی تجسیم تک بات پہنچ گئی، اس گروہ کے ماننے والوں کی تعداد بے شمار ہے، ۲۶۴ھ میں قرامطہ کا گروہ پیدا ہوا، اس گروہ کا بانی حمدان اشعث عرف قرمط ہے اور اسی نسبت سے اس گروہ کو قرامطہ کہا گیا ہے، اس کا پروپیگنڈہ بہت دور تک پھیلا اور ایک بہت بڑی تعداد اس کے عقیدہ کی قائل ہوئی، یہ گروہ اسلامی عقائد و احکام کے معانی اپنی طرف سے گڑھ کر

نئے نئے بتلایا کرتا تھا اور جو معانی زبان و لغت اور اب تک علما کی طرف سے بتائے گئے تھے، ان کو ظاہری اور سطحی کہہ کر نظر انداز کر دیتا تھا۔

خلیفہ عباسی مامون بن ہارون کو جب بغداد میں علوم عقلیہ فلسفہ سے انہماک و شغب بڑھا تو اس نے رومی حکومت کے علاقہ میں اپنے آدمی بھیج کر یونانی فلاسفہ اور بالخصوص ارسطو کی کتابیں منگوائیں اور ان کتابوں کا ۲۱۰ھ کے بعد عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا، اس طرح حکما و فلاسفہ کے خیالات و افکار علم لوگوں میں پھیلنا شروع ہوئے اور ان کی کتابیں تمام شہروں میں پڑھی جانے لگیں۔

معتزلہ قرامطہ اور جہمیہ نے خاص طور سے ان کتابوں کی طرف توجہ دی اور ان کو بڑی توجہ و محنت سے پڑھا، ان علوم فلسفہ کے مسلمانوں میں اشاعت وجہ سے اسلام اور اہل اسلام کو جن دینی آزمائش اور ابتلا و مصائب سے گزرنا پڑا ہے وہ بیان سے باہر ہے، وہ فرقتے جو مبتدعانہ خیالات رکھتے تھے، ان کو فلسفہ سے بڑی مدد ملی اور وہ اپنی گمراہیوں میں اور اپنے ان عقائد و خیالات میں جو کفر و ضلال کے قریب تھے اور زیادہ بڑھ گئے۔

امام ابوالحسن اشعری متوفی ۳۳۳ھ شاگرد ہیں ابوعلی جبائی کے، امام اشعری عرصہ دراز تک اپنے استاد کی خدمت میں رہے اور اپنے استاذ کی طرح مذہب اعتزال پر قائم اور اس کے داعی رہے، مگر پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے راہ حق کی توفیق نصیب فرمائی اور انہوں نے مسلک اعتزال چھوڑ دیا، مسئلہ صفات اور مسئلہ قدر میں ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن کلاب کی رائے اختیار فرمائی، اللہ تعالیٰ کو فاعل مختار تسلیم کیا اور حسن و قبح کے عقلی ہونے کی رائے کو چھوڑ کر اس کے شرعی ہونے کے قائل ہوئے اور اس عقیدہ اور رائے کا اعلان کیا کہ عقل عقائد کے اثبات کے لیے کافی نہیں ہے اور بندہ پر وہی چیز واجب ہے جو شریعت یعنی کتاب و سنت سے ثابت ہوں اور انہیں علوم و مسائل سے تعرض کرنا چاہیے جو

احادیث و سنت سے ثابت ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ تعالیٰ اپنے جملہ افعال میں باختیار ہے، وہ جو چاہے کرے، اس کے لیے کوئی چیز ضروری نہیں ہے، نبوت عقلی طور پر جائز ہے اور شرعی روح سے نبوت اور نبی پر ایمان لانا ضروری ہے، امام ابوالحسن اشعری کی رائیں اور عقائد فرقہ معتزلہ اور فرقہ کرامیہ کے درمیان اعتدال کی راہ رہے، امام ابوالحسن اشعری کی رائے کے بہت سے لوگ قائل ہوئے، ان میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں:

قاضی ابوبکر باقلانی مالکی، علامہ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک، علامہ ابواسحاق اسفرائینی، علامہ ابواسحاق شیرازی، امام غزالی، علامہ عبدالکریم شہرستانی اور امام رازی، ان لوگوں نے اشعری مسلک کی پر جوش و کالت کی اور لاتعداد کتابیں اس مسلک کی صحت اور اس کے حق ہونے پر تصنیف فرمائیں۔

امام ابوالحسن اشعری کا مسلک عراق اور پھر وہاں سے شام و مصر اور مراکش تک پہنچا اور مشرق میں ہندوستان میں اشاعت پذیر ہوا، پورے عالم اسلام میں یہ مذہب اس طرح سے پھیلا کہ دوسرے تمام مذاہب نسیا منسیا ہو گئے، صرف مسلک محدثین باقی رہا۔

عقائد و کلام کی اصطلاح میں مسلک حنابلہ اور مسلک محدثین دونوں ہم معنی ہیں، اس مسلک کے بانی امام احمد بن حنبلؒ ہیں، ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارہ میں ہمیں وہ روش اختیار کرنی چاہیے جو اسلاف کرام اور بالخصوص صحابہؓ کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے اسما و صفات جو قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، ان کو ہم بغیر تاویل و توجیہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے اس طرح ثابت کریں جو اس کی ذات کی شایان شان ہو، اس مسلک کے ماننے والوں میں آٹھویں صدی کی مشہور شخصیت علامہ ابن تیمیہ کی ذات ہے، جنہوں نے مسلک اہل حدیث کی پر جوش و کالت کی ہے اور اشاعرہ کی سخت تردید کی اور ان کی نکیر کی ہے۔

اشاعرہ اور محدثین کا شمار اہل سنت والجماعت میں ہے، اسی طرح ایک گروہ اور

بھی ہے جو ماترید یہ کہا جاتا ہے، اس کا بھی شمار اہل سنت والجماعت میں ہے۔

ماترید یہ جماعت کی نسبت امام ابو منصور ماتریدی کی طرف ہے اور اس میں زیادہ تر فقہا حنفیہ ہیں، اشاعرہ اور ماترید یہ کے درمیان گیارہ بارہ مسائل مختلف ہیں، ابتدا میں ان دونوں فرقوں کے درمیان اختلافات اور کشیدگی رہی ہے اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی تردید کرتا تھا، لیکن بعد میں ہر فرقہ نے اپنا رویہ دوسرے فرقہ کی طرف سے نرم کر لیا، اس طرح فضا پر سکون ہو گئی۔

علم کلام پر علما نے جس قدر کتابیں لکھی ہیں ان کا احاطہ و شمار ممکن نہیں ہے، چند مشہور اور اہم کتابیں درج ذیل ہیں:

تجرید، مرتبہ نصیر الدین محقق طوسی۔

شرح تجرید، مصنفہ اصفہانی۔

حاشیہ شرح تجرید، مرتبہ ابن مطہر علی وسید سعید جرجانی۔

شرح تجرید، مصنفہ علی محمد بن قوشچی۔

حاشیہ شرح تجرید، مرتبہ محقق دوانی و قطب الدین شیرازی۔

الطوالح، مرتبہ علامہ بیضاوی۔

شرح طوالح، مرتبہ علامہ اصفہانی۔

ابکار الافکار، مرتبہ علامہ آمدی، علامہ آمدی نے اپنی اس کتاب کی ایک شرح بھی

لکھی ہے۔

مواقف، جواہر الکلام، العقائد العہدیہ، یہ تینوں کتابیں قاضی عضد الدین ایبکی کی

تصنیف ہیں۔

مواقف کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور شرح

مواقف، مصنفہ میر سید شریف جرجانی ہے، عضد یہ کی بھی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں، ان محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں سب سے زیادہ مشہور شرح محقق جلال الدین دوانی کی ترتیب دی ہوئی ہے۔
القاصد و شرح مقاصد، یہ دونوں کتابیں علامہ سعد الدین تفتازانی کی تصنیف
ہیں۔

تہافت الفلاسفہ، قواعد العقائد، الاقتصادی الاعتقاد، یہ تینوں کتابیں امام غزالی کی
تصنیف ہیں۔

عقیدہ حافظیہ، مرتبہ امام نسفی۔

شرح عقیدہ حافظیہ، مرتبہ علامہ سعد الدین تفتازانی۔

حاشیہ عقیدہ حافظیہ، مرتبہ فاضل خیالی۔

تکملہ عقیدہ حافظیہ، مرتبہ یوسف کونج۔

بدء الامانی قصیدہ علم کلام میں، الفقہ الاکبر منسوب بہ امام ابوحنیفہ۔

شرح فقہ اکبر، مرتبہ ملا علی قاری۔

التمہید، مرتبہ ابو شکور سالمی۔

شرح الصحائف اور اس کے علاوہ بے شمار کتابیں ہیں۔

ہندوستان میں مختلف مذاہب کی نشر و اشاعت

محمد بن قاسم ثقفی نے ولید بن عبد الملک اموی کے زمانے میں ہندوستان کے علاقہ
سندھ کو فتح کیا، یہ واقعہ ۹۳ھ کا ہے اور جیسا کہ معلوم ہے، یہ عہد صحابہ کرام کے عہد سے بالکل
متصل ہے، اہل ہند قرآن و حدیث کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں جانتے تھے، ایک عرصہ دراز تک
یہ لوگ صرف انہیں باتوں کو جانتے اور مانتے تھے، جو حضرات صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے
ثابت ہیں، عباسی سلطنت کا اثر و اقتدار جب اس کے دور دراز علاقوں سے ختم ہو گیا اور مصر پر
اسامعیلی مذہب کی حکومت کا قبضہ ہوا تو اس حکومت و مذہب کے مبلغین سندھ پہنچے، ملتان کے
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امرا و ملوک نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور اس علاقہ کے باشندے شیعہ اسماعیلی ہو گئے، یہ واقعہ غالباً مستنصر عبیدی حاکم مصر کے زمانے کا ہے، پھر اس علاقہ میں فتنوں اور ہنگاموں کا ایک طویل سلسلہ رہا، مصر سے برابر مبلغین اور داعیوں کے وفد آتے رہے، قرامطہ بھی سندھ میں پہنچے اور ان کی دعوت بھی لوگوں نے قبول کرنا شروع کی، اب اس علاقہ کے لوگ مذہبی حیثیت سے دو گروہوں میں بٹ گئے، کچھ اسماعیلی مذہب کو مانتے تھے اور کچھ قرامطہ کے گروہ میں شامل ہو گئے، یہ انتشار سلطان محمود غزنوی کے زمانے تک رہا، جب وہ غزنی کی سلطنت کا مالک ہوا ہے اور ہندوستان کے بعض علاقوں کو فتح کیا ہے تو اس نے ملتان کا بھی قصد کیا، اہل ملتان سے سلطان محمود غزنوی نے جنگ کی اور بالآخر وہ لوگ اس کے حلقہ بگوش ہو گئے، پھر اس کے بعد سلطان شہاب الدین غوری نے اس علاقہ کے ملاحہ سے جنگ کی اور ان کو گجرات کی طرف ڈھکیل دیا، اب ملتان و سندھ میں اشعری مذہب کا رواج ہوا اور اسلامی غلبہ واقعہ اور اہل سنت والجماعت کا اثر و نفوذ اس قدر قوی ہوا کہ کوئی شخص اشاعرہ کے مسلک کے خلاف زبان نہیں کھول سکتا تھا، پھر کچھ مدت کے بعد جب سلطنت میں ضعف و اضمحلال پیدا ہوا اور انتشار و بد امنی ہوئی اور فارس سے جماعت کی جماعت اس علاقہ میں آئی ہے تو پھر بہت سے نئے نئے مذاہب و عقائد پیدا ہو گئے۔

قرامطہ اور حشیشین

قرامطہ اور باطنیین (حشیشین) ہندوستان میں یہ لوگ پہلے علاقہ سندھ میں آئے اور اس علاقہ کے لوگوں کو انہوں نے اپنے عقیدہ و مذہب کی جو سراسر الحاد و زندہ تھا، دعوت دی، ان مبلغین میں ایک شیخ صدر الدین سندھی ہیں، سندھ میں آنے کے بعد انہوں نے اپنا ایک ہندوانہ نام بھی رکھا اور ایک کتاب ”دسا اوتار“ کے نام سے لکھی، اس کتاب میں انہوں نے لکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ حضرت علی ؓ اللہ تعالیٰ کے مظاہر الوہیت میں سے دسویں مظہر ہیں، سندھ کے ہندوؤں نے ان کے مذہب کی پیروی کی پھر وہ گجرات پہنچے اور گجرات کے ہندوؤں کو بھی اپنے مذہب کی دعوت دی، بہت بڑی تعداد نے ان کا مذہب قبول کیا اور انہوں نے ایک دوسری کتاب بھی لکھی، جس کا نام ”گنارہ“ ہے، اس مذہب کے مبلغین میں امام الدین حسینی اسماعیلی بھی ہیں، یہ گجرات آئے اور اس علاقہ کے ہندوؤں کو چھپ کر اپنے مذہب کی دعوت دی، سنسکرت سیکھی اور ہندو مذہب کے پنڈتوں کے ساتھ رہے، اپنے عقیدت مند ہندوؤں کو انہوں نے یہ تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، محمد ﷺ کی رسالت کے عقیدہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی عقیدہ رکھیں کہ حضرت علی ؓ مظہر الوہیت ہیں اور کرشن حضرت علی ؓ کے بھیس میں نمودار ہوئے تھے اور امام وقت حضرت علی کا نائب ہوتا ہے، ہندوؤں کو انہوں نے اس بات کی اجازت دی کہ وہ اپنے مذہبی شعار والے لباس کو پہن سکتے ہیں اور اپنی پرانی رسوم و رواج پر قائم رہیں، گوشت ان کے لیے ناجائز کر دیا، اسلام کے فرائض سے ان کو سبکدوشی دے دی اور ان کے لیے صرف یہ بات ضروری کر دی کہ وہ نماز کے اوقات میں بجائے نماز کے لا الہ الا اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، قل ھو اللہ احد، سر ا کہہ لیا کریں، وضو کے بجائے ان کے لیے غسل ضروری قرار دیا اور ان کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ ان کو عشر دیا کریں، انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”ست دینی“ ہے، یہ کتاب گجراتی زبان میں نظم کا مجموعہ ہے، انہوں نے اپنے ماننے والوں کے لیے ہر گاؤں اور شہر میں عبادت گھر بنوائے اور اس کا نام ”علی جی کا مندر“ رکھا، عالم گیر کے زمانہ تک امام الدین اسماعیلی کی نسل میں دینی امامت و پیشوائی قائم رہی، عالم گیر کے زمانہ میں سید شاہ جی گجراتی امام اور اسماعیلی دعوت کے داعی و مبلغ تھے، وہ اپنے متبعین کے سامنے نہیں آتے تھے اور جب متبعین کی طرف سے ان کو دیکھنے کا اصرار بڑھتا تھا تو وہ پردہ کے اندر سے اپنا پیر بابر نکال دیتے تھے، مریدین ان کا پیر چومتے تھے اور ہدایا و نذر پیر پر ڈالتے تھے، عالم گیر کو ان کی یہ سب باتیں معلوم ہوئیں تو انہوں نے اس علاقہ کے اپنے ایک افسر کو فرمان بھیجا کہ سید

شاہ جی کو دربار میں حاضر کریں، ابتدا میں سید شاہ جی نے حاضری سے انکار کیا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ شاہی افسران کو جبراً بیٹھے گا تو وہ اپنے مکان سے نکلے اور زہر کھالیا، دربار عالم گیری میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا، ان کے مریدین و متبعین بادشاہ کے خلاف جمع ہوئے اور جنگ ہوئی، جس میں وہ لوگ مارے گئے، اخیر زمانہ میں ہندوستان میں اسماعیلی مذہب کے پیشوا حسن علی بن خلیل اللہ بن ابوالحسن قتی اسماعیلی ۱۲۵۷ھ میں ہندوستان آئے اور بمبئی میں اقامت اختیار کی، انہوں نے اہل سندھ اور اہل افغانستان سے لڑائی میں انگریزوں کی مدد کی، اسماعیلی مذہب کے امام و پیشوا ہونے کا انہوں نے دعویٰ کیا اور ملاحدہ کی ایک بہت بڑی جماعت ان کے مذہب میں داخل ہو گئی، فارسی میں ان کا لقب آغا خاں تھا، ہندوستان میں بھی یہ اسی لقب سے مشہور ہوئے، ہندوستان میں ان کے بعد ان کے لڑکے آغا علی پھر آغا علی کے لڑکے محمد شاہ امام و پیشوا ہوئے، ان کے عقیدہ میں محمد شاہ اڑیسویں امام ہیں اور ان کو امام حاضر کہتے ہیں، بمبئی کی عدالت میں اپنے مذہب کے عقائد کی جو تفصیل انہوں نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم میں دنیا میں ظاہر ہوا اور محمد علی کے رسول ہیں، نماز ان کے یہاں بالکل نہیں ہے، مکہ، مدینہ، سامرہ، کاظمین کا سفر حج و زیارت کے لیے جیسا کہ سنی اور شیعہ کرتے ہیں، ان کے یہاں نہیں ہے، قرآن کے کلام الہی ہونے کا ان کا عقیدہ نہیں ہے اور اسی طرح کے دوسرے نامعقول اور گندے عقائد ان کے ہیں، ان کے متبعین اپنے امام کو مظہر خدا سمجھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور عشر و زکوٰۃ ان کے پاس بھیجتے ہیں، ہندوستان میں اس فرقہ کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں ہیں، اللہ ان کو سوا کرے۔

اسماعیلی بوہرے

اسماعیلی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت جعفر کے بعد ان کے بڑے لڑکے اسماعیل

امام ہیں لیکن چوں کہ اسماعیل کا انتقال اپنے باپ کی زندگی ہی میں ہو گیا، اس لیے ایک گروہ کے نزدیک اس اظہار امامت کا مقصد صرف یہ تھا کہ آئندہ امامت اسماعیل کی اولاد میں رہے گی، کیوں کہ امامت منصوصہ نیچے سے اوپر کی طرف نہیں لوٹ سکتی، ایک دوسرے گروہ نے یہ کہا اسماعیل کا واقعی انتقال اپنے باپ کی زندگی میں نہیں ہوا، انہوں نے اعدا کے خوف سے اپنی موت کا اعلان کر دیا تھا، بہر حال اسماعیل کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد سابع تام کو امام مانتے ہیں، محمد سابع تام کے بعد ان سات اماموں کا دور پورا ہو گیا، جن کی امامت اور دعوت علانیہ تھی، اب اس کے بعد ان اماموں کا زمانہ آتا ہے جن کی امامت کا اعلان نہیں ہوتا تھا اور جو مالک و بلاد میں سفر فرماتے رہتے تھے اور اپنے مذہب کی علانیہ دعوت دیتے تھے، لیکن اپنی امامت کا اظہار نہیں کرتے تھے، خدا کی زمین کبھی امام سے خالی نہیں رہے گی، جو اپنے دین کی طرف برابر دعوت دیتا رہے گا، یہ امام یا تو اپنی امامت کا اعلان کرے گا اور یا اپنی امامت کا اعلان نہیں کرے گا، اگر امام مستور ہے تو یہ ضروری ہے کہ اس کے مبلغین اور اس کی نشانیاں ظاہر ہوں اور جوائمہ مستور ہیں، ان کی ترتیب یہ ہے:

محمد بن اسماعیل، عبداللہ بن محمد، احمد بن عبداللہ، حسین بن احمد، پھر اس کے بعد قائم بامر اللہ امام مہدی ظاہر ہوئے، اب قائم بامر اللہ کی اولاد میں امامت منحصر ہو گئی، ائمہ کی ترتیب میں ان میں بڑا اختلاف ہے، ہندوستان میں ان کا مذہب مضری حاکم مستنصر اللہ عبیدی کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔

سیف الدین عبدالعلی گجراتی نے اپنی کتاب المجالس السیفیہ میں لکھا ہے کہ عبیدی خلیفہ مصر مستنصر باللہ نے عبید اللہ و احمد کو یمن میں اپنے مذہب کے مبلغین کے پاس بھیجا اور یمن کے مبلغین کو اس بات کی ہدایت کی کہ وہ لوگ عبید اللہ اور احمد کو ہندوستان بھیج دیں، چنانچہ عبداللہ گجرات کے علاقہ، کھمبایت میں آکر مقیم ہوئے، کھمبایت میں اس وقت راجہ جے سنگھ کی حکومت تھی، جس کا لقب ”سدھ راج“ تھا جس کے معنی ہیں، اہل کرامت کا

بادشاہ، راجہ جے سنگھ عرف سدھ راج مسلمانوں کے خلاف بہت متعصب تھا، چنانچہ عبداللہ اسماعیلی کھمبایت میں لوگوں کو اپنے مذہب کی دعوت خفیہ طور پر دینے لگے، کچھ لوگ ان کے مذہب میں داخل ہو گئے، اس ملک کا وزیر بہار مل بھی ان کے ہاتھ پر اسلام لایا، پھر جے سنگھ بھی اور جے سنگھ کے ساتھ بہت سے ہندو مسلمان ہوئے، پھر عبداللہ اسماعیلی پٹن آئے اور وہاں مقیم ہو گئے، عبداللہ اسماعیلی نے بہار مل وزیر کے لڑکے یعقول کو علم تفسیر و تاویل کی تعلیم دی اور اس کو اپنا جانشین و ولی عہد بنایا، عبداللہ اسماعیلی کے بعد یعقوب ولد بہار مل وزیر نے اسماعیلی دعوت کا کام سنبھالا اور یمن کے مبلغین کی ہدایت کے ماتحت لوگوں کو اسماعیلی مذہب کی دعوت دینا شروع کی، یعقوب نے اپنے چچا زاد بھائی فخر الدین تار مل کو ڈونگر پور کے علاقہ باگر میں بھیجا، فخر الدین کی دعوت پر بہت سے لوگ اس کے مذہب میں داخل ہوئے، بالآخر فخر الدین اسی علاقہ میں قتل کر دیے گئے، یعقوب نے اپنا جانشین اپنے لڑکے اسحاق کو بنایا، اسحاق نے اپنے لڑکے علی کو علی نے حسین کو، حسین نے آدم کو، آدم نے اپنے لڑکے حسن بن آدم کو، انہوں نے اپنے لڑکے ملاراج بن حسن کو اور انہوں نے اپنے لڑکے جعفر کو اس علاقہ میں اسماعیلی دعوت کا جو کچھ بھی کام ہوتا تھا وہ یمن کے مبلغین کی ہدایت و ایما کے مطابق ہوتا۔

پھر دعوت کا مرکز یمن سے ہندوستان منتقل ہو گیا، اب اسماعیلی دعوت کی امامت و قیادت یوسف بن سلیمان سدھ پوری کے ذمہ ہوئی، اس کا واقعہ یہ ہوا کہ یوسف بن سلیمان سدھ پوری نے یمن جا کر علم تفسیر و تعویذ یمنی امام عماد الدین ادریس بن حسن یمنی سے حاصل کیا، ادریس بن حسن نے اپنے شاگرد یوسف بن سلیمان سدھ پوری کو اپنے بعد جانشین اور اسماعیلی دعوت کا امام بنایا، اب جب اسماعیلی دعوت کا مرکز یمن سے ہندوستان منتقل ہوا تو امامت یوسف بن سلیمان سدھ پوری کے ہاتھ میں آئی، اس اسماعیلی بوہرہ دعوت کے اماموں کی فہرست ملاطاہر سیف الدین تک بالترتیب درج ذیل ہے:

یوسف بن سلیمان سدھ پوری، جلال بن حسن، داؤد بن عجب شاہ، داؤد بن قطب
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شاہ، صفی الدین آدم بن طیب شاہ، ذکی الدین عبدالطیب بن داؤد بن قطب شاہ، علی بن حسن قاسم پیر خاں، قطب الدین داؤد بن قطب شاہ شجاع الدین بن احمد، اسماعیل بن ملاراج ذکی الدین بن بدر الدین، موسیٰ بن کلیم الدین، نور الدین بن موسیٰ، بدر الدین بن آدم، وجیہ الدین بن حکیم الدین، مؤید الدین بن وجیہ الدین، ذکی الدین بن بدر الدین، سیف الدین عبدالعلی بن ذکی الدین، عز الدین محمد بن جیون جی زین الدین جیون جی، بدر الدین محمد بن سیف الدین، نجم الدین عبدالقادر، حسام الدین عبدالحسین، برہان الدین محمد، بدر الدین عبید اللہ طاہر سیف الدین، ملا طاہر سیف الدین دعاۃ کی ترتیب میں چوٹوں داعی ہیں اور ان کا قیام سورت میں رہتا ہے۔

اسماعیلی بوہرہ مذہب میں ائمہ کی ترتیب درج ذیل ہے:

- ۱- علی بن ابی طالب ۲- امام حسن بن علی ۳- امام حسین بن علی ۴- امام علی بن حسین بن علی، ۵- امام محمد بن علی بن حسین، ۶- امام جعفر بن محمد بن علی، ۷- اسماعیل بن جعفر بن محمد، ۸- محمد بن اسماعیل بن جعفر، ۹- عبداللہ، ۱۰- احمد، ۱۱- حسین، ۱۲- مہدی، ۱۳- القائم، ۱۴- منصور، ۱۵- المعز، ۱۶- عزیز، ۱۷- حاکم، ۱۸- طاہر، ۱۹- مستنصر، ۲۰- مستعلی، ۲۱- آمر، ۲۲- طیب۔

ان میں سے چار مستور ہیں، عبداللہ، احمد، حسین، طیب، اسماعیلی مذہب کی دعوت کے اصول و قواعد ان کے یہاں چار کتابوں میں محفوظ ہیں، رسائل اخوان الصفا، کتاب راحۃ العقل، کتاب تاویل الدعائم، کتاب المجالس المؤیدہ۔

رسائل اخوان کے متعلق یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے مصنف احمد بن عبداللہ اسماعیلی ہیں اور کبھی یہ لوگ امام جعفر صادق کو اس کا مصنف بتاتے ہیں، غالباً اس کی وجہ محض یہ ہوگی کہ رسائل اخوان الصفا کی اشاعت زیادہ ہو۔

رسائل اخوان الصفا تعداد میں اکیاون رسالے ہیں، تیسری صدی ہجری کے بعد

بنی بویہ کی سلطنت و اقتدار کے زمانہ میں یہ ترتیب دیے گئے ہیں، اس کے مضامین کا جن لوگوں نے املا کرایا ہے، وہ ابوسلیمان محمد بن نصر بستی مقدسی، ابوالحسن علی بن ہارون زنجانی، ابو احمد نہر جوری اور ورنی، زید بن رفاعہ ہیں، یہ اپنے وقت کے حکما و فلاسفہ کی ایک جماعت تھی، جنہوں نے آپس میں جمع ہو کر ان رسائل کو تصنیف کیا ہے، یہ رسالے خالص فلسفیانہ اصول پر لکھے گئے ہیں، شریعت مطہرہ سے ان کا دور کا تعلق بھی نہیں ہے، شیخ ابن حجر کے فتاویٰ میں ان رسائل کے بارے میں یہ رائے ہے:

”بہت سے لوگوں نے ان رسائل کو امام جعفر صادق کی تصنیف بتایا ہے لیکن یہ بات غلط اور باطل ہے، صحیح بات یہ ہے کہ ان رسائل کے مؤلف مسلمہ بن قاسم اندلسی ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔“

مذہب امامیہ اثنا عشری (شیعہ)

اثنا عشری امامی شیعہ دوسرے شیعوں سے اس رائے میں مختلف ہیں کہ ان کے نزدیک خانوادہ نبوت کے بارہ حضرات امام ہیں، ابتدائی چھ ائمہ کے بارہ میں امامیہ اور اسماعیلیہ متفقہ رائے ہیں اور ساتویں امام سے اسماعیلی اور اثنا عشری شیعوں میں اختلاف ہے، امامیہ شیعوں کے نزدیک امامت امام جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم بن جعفر کی طرف منتقل ہوئی، پھر ان کے صاحبزادہ علی رضا امام ہوئے، پھر ان کے صاحبزادہ محمد تقی، پھر ان کے صاحبزادہ علی اتقی، پھر ان کے صاحبزادہ حسن عسکری، پھر ان کے صاحبزادہ محمد بن حسن مہدی منتظر، جو اپنے وقت سے لے کر اب تک اور آئندہ امام رہیں گے، امام مہدی جب چھ برس کے تھے تو ان کے والد حسن عسکری کا انتقال ہو گیا، یہ سامرہ میں ایک کھوہ میں داخل ہوئے، ان کی ماں دیر تک ان کا انتظار کرتی رہیں لیکن وہ وہاں سے نکلے نہیں اور روپوش ہو گئے، امامیہ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ آخر زمانہ میں جب دنیا میں ظلم و زیادتی اور نا انصافی بہت پھیل جائے گی تو یہ امام مہدی نمودار ہوں گے اور دنیا میں عدل و انصاف پھیلا دیں گے۔

آٹھویں صدی ہجری میں مذہب امامیہ ہندوستان میں پہنچا ہے، سب سے پہلے ہندوستان میں اس مذہب کو لانے والے شیخ علی حیدری ہیں، جنہوں نے گجرات میں کھمبایت کے علاقہ میں سکونت اختیار فرمائی، قاضی نور اللہ تستری کی کتاب مجالس المؤمنین سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ علی حیدری کے ہاتھ پر گجرات کے بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور شیعہ مذہب اختیار کیا، مشہور سیاح ابن بطوطہ طنجی نے اپنے سفر نامہ میں شیخ علی حیدری کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے:

”محمد تخلق کو اس بات کی اطلاع ملی کہ شیخ حیدری نے قاضی جلال الدین کو جنہوں نے کھمبایت میں محمد تخلق کی مخالفت کی تھی، دعا دی ہے اور محمد تخلق کو یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی جلال الدین نے شیخ حیدری کے ہاتھ پر بیعت بھی کر لی ہے، محمد تخلق کو جب یہ باتیں معلوم ہوئیں تو اس نے شیخ حیدری کے قتل کیے جانے کا حکم جاری کیا، چنانچہ شیخ حیدری قتل کر دیے گئے، ۸۹۲ھ میں شمس الدین عراقی کشمیر وارد ہوئے، ان کی تبلیغ و دعوت سے بابا علی الجار نے شیعہ مذہب اختیار کیا، شمس الدین عراقی آٹھ سال کشمیر میں رہنے کے بعد عراق واپس گئے اور پھر کشمیر واپس آئے، بعض امراء نے ان کے اثر سے مذہب تشیع اختیار کیا، موسیٰ زینا نے شمس الدین عراقی کے لیے دار السلطنت میں ایک بہت بڑی خانقاہ تعمیر کرائی، دعوت و تبلیغ کے کام میں موسیٰ زینا نے اپنی پوری محنت و توجہ صرف کی اور اس راہ میں لوگوں کو قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کیا اور بعضوں کو جلا وطن کر دیا، ہندوؤں کو بھی مذہب تشیع قبول کرنے پر مجبور کیا گیا، کہا جاتا ہے کہ چونتیس ہزار صرف ہندو شیعہ ہوئے، مسلمانوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔“

یوسف عادل شاہ جب بیجا پور دکن میں بادشاہ ہوا ہے تو چوں کہ یہ شیعہ تھا، اس لیے اس نے ۹۰۸ھ میں بارہ اماموں کے ناموں کا خطبہ میں اضافہ کیا، اس نے لوگوں کو شیعہ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مذہب کی دعوت دی، یوسف عادل شاہ پہلا بادشاہ ہے، جس نے ہندوستان میں بارہ اماموں کا خطبہ پڑھا اور اس مذہب کو رواج عام دیا، ۹۱۸ھ میں جب تلنگانہ میں سلطان قلی ہمدانی معروف قطب شاہ بادشاہ ہوا ہے تو لوگوں کو امامیہ مذہب کی دعوت دی اور اپنے ممالک محروسہ میں بارہ اماموں کا خطبہ پڑھا۔

شیخ طاہر بن رضی ہمدانی اس مذہب کو لے کر ہندوستان آئے اور برہان نظام شاہ احمد نگری کے دربار میں تقرب حاصل کیا اور ان کو حب اہل بیت اور تبرئ عن الصحابہ کی تلقین کی، برہان نظام شاہ نے ۹۴۴ھ میں مذہب تشیع اختیار کیا اور اس کے ساتھ اس کے تین ہزار آدمیوں نے بھی اس مذہب کو قبول کیا، خلفائے راشدین میں سے پہلے تین خلفا کے اسمائے گرامی کو اس نے خطبہ سے خارج کیا اور جو لوگ ان تینوں خلفا پر زبان طعن و لعن دراز کرتے تھے، ان کے وظائف مقرر کیے، اس نے لوگوں کو اس بات کی تاکید کی کہ ان تینوں خلفا پر علانیہ لعن طعن کی جائے، اس طرح سے مذہب تشیع دکن کے پورے علاقے میں بہت تیزی سے پھیل گیا۔

اکبر بادشاہ کے زمانہ میں قاضی نور اللہ تستری ہندوستان آئے اور لاہور کا منصب قضا ان کے سپرد کیا گیا، ابتدا میں تقیہ اپنے اصل مذہب کو چھپائے ہوئے تھے اور تدریس و تصنیف اور اہل سنت والجماعت کے چاروں ائمہ فقہ کے مذاہب کے مطابق فتویٰ دینے کا کام کرتے تھے لیکن جہاں گیر کے زمانے میں ان کی اصل حقیقت ظاہر ہوئی اور مذہب شیعیت میں ان کا تعصب اور سختی علم میں آئی، بادشاہ جہاں گیر کو ان پر بڑا غصہ آیا اور اس نے کوڑوں سے ان کو پٹوایا، اس کے نتیجے میں یہ مر گئے، مذہب امامیہ پر ان کی بہت سی تصنیفات ہیں۔

امامیہ شیعہ اب تک ہندوستان میں منتشر و متفرق تھے، ان کا کوئی باقاعدہ نظام اور دعوت و تبلیغ کا کوئی اجتماعی ادارہ نہیں تھا، نواب اودھ آصف الدولہ کے زمانہ میں شیخ محمد علی شیعہ فیض آبادی نے شیعہ امرا اور حکام کو اس بات پر آمادہ کیا کہ نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا، شیعہ وزیر حسن رضا خاں کو شیخ علی اکبر حسینی صوفی

فیض آبادی نے نماز باجماعت قائم کرنے پر آمادہ اور تیار کیا، آصف الدولہ نواب اودھ نے اس پر اپنی رضامندی ظاہر کی اور سید دلداری علی بن محمد معین حسینی نصیر آبادی نے نماز جماعت پڑھائی، یہ واقعہ ۱۳/رجب ۱۲۰۰ھ کو لکھنؤ میں پیش آیا، سید دلداری علی نے اس کے بعد امامی شیعہ مذہب کی صداقت اور اس کے حق ہونے پر اور دوسرے جملہ مذاہب بالخصوص حنفی صوفی اور محدثین کی تردید و ابطال میں کتابیں لکھیں، ان کی اس موضوع پر سب سے مشہور کتاب ”عماد الاسلام“ ہے جو چند ضخیم جلدوں میں ہے، اس زمانہ میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شیعہ مذہب پورے ہندوستان میں پھیل جائے گا اور سب لوگ شیعہ مذہب اختیار کر لیں گے۔

نواب آصف الدولہ اور ان کے جانشینوں نے شیعہ مذہب اختیار کرنے پر بڑے بڑے انعامات جاگیر اور معافیاں دی ہیں، اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ طوعاً اور کرہاً اس مذہب کے معتقد ہو گئے اور یہ ایک زبردست فتنہ اور مصیبت بن گیا، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے شیعہ مذہب کی تردید میں اپنی شہرہ آفاق کتاب تحفۃ اثنا عشری لکھی ہے، شیعوں کی طرف سے اس کتاب کے جواب و تردید میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔

سید دلداری علی نصیر آبادی نے تحفۃ اثنا عشری کی تردید میں کتب ذیل لکھیں:

صوارم الالہیات من التحفہ، حسام الاسلام، تحفہ کے باب نبوت کی تردید میں، احیاء السنۃ، تحفہ کے باب المعاد کی تردید میں، ذوالفقار، تحفہ کے باب الولاء والبراء کی تردید میں اور ایک رسالہ امام مہدی کے غیبت کے اثبات میں تحفہ کی تردید میں۔

سید دلداری علی کے صاحبزادہ محمد بن دلداری اہل سنت والجماعت کی تردید میں اپنے والد سے بھی سبقت لے گئے اور انہوں نے بھی تحفہ کی تردید میں کتب ذیل تالیف کیں:

کتاب البوارق، تحفۃ اثنا عشریہ کی بحث امامت کی تردید میں، کتاب طعن الرماح بحث فدک و قرطاس، تحفہ کے جواب میں، الصمصام القاطع اہل سنت والجماعت کے مذہب کی تردید اور اہل بیت سے اہل سنت کی عداوت کے اثبات میں، ثمرۃ الخلافۃ مصنف

نے اس کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ انتخاب و خلافت کا نتیجہ قتل و شہادت ہے، البرق الخاطف تحفہ کے اس باب کی تردید میں جو حضرت عائشہؓ سے متعلق ہے، الضربۃ الحیدریۃ فی الرد علی الشوکتۃ العمریۃ، سم الفار اہل سنت والجماعت کی تردید میں اور ان کتب کے علاوہ بھی ان کی بہت سی کتابیں ہیں، تحفہ کی تردید میں مرزا محمد بن عنایت احمد شیعہ دہلوی کا نام بھی ہے، انہوں نے تحفہ کی تردید میں کتاب النزمۃ لکھی، کتاب النزمۃ پر علمائے شیعہ کو بڑا ناز ہے، مرزا محمد دہلوی نے ایک اور کتاب لکھی جس کا نام ہے ”تنبیہ اہل الکمال والانصاف واختلال رجال اہل الخلاف“، تحفہ کی تردید میں مفتی محمد قلی خاں کنھوی نے بھی کتابیں لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

السیف الناصری تحفہ کے باب اول کی تردید میں تعلیب الکائد تحفہ کے باب دوم کی تردید میں، برہان العادہ تحفہ کے باب ہفتم کی تردید میں، تشدید المطاعن تحفہ کے باب دہم کی تردید میں، مصارع الافہام تحفہ کے گیارہویں باب کی تردید میں، السیف الناصری کی تردید میں، رشید الدین دہلوی نے ایک کتاب لکھی، مفتی محمد قلی نے اس کتاب کا جواب الاجوبۃ الفاخرہ لکھا، اشعلہ الظفر یہ ”شوکت عمریہ“ کی تردید میں الفتوحات الحیدریہ مولانا عبدالحی برہانوی کی صراط مستقیم کی تردید میں اور ان کے علاوہ بھی ان کی بہت سی کتابیں ہیں، سبحان علی قلی خاں کنھوی نے شیخ حیدر علی فیض آبادی مصنف منتہی الکلام کو کلام و عقائد پر کچھ خطوط لکھے ہیں۔

جن لوگوں نے تحفہ کی تردید میں کتابیں لکھی ہیں ان میں شیخ حسین قاسمی اخباری بریلوی بھی ہیں، ان کی کتاب معتمد الکلام میں تردید ہے، شیخ رشید الدین دہلوی کی ایفاح لطافۃ المقال پر، سید حامد حسین کنھوی بن مفتی محمد قلی خاں نے تحفہ کے جواب میں اپنی پوری عمر ضائع کر دی اور عبققات الانوار کے نام سے ایک کتاب بارہ ائمہ کی امامت کے اثبات میں لکھی، یہ کتاب چند ضخیم جلدوں میں ہے، ان کی دوسری کتاب استقصاء الافہام چند جلدوں میں ہے جو منتہی الکلام کی تردید میں لکھی گئی ہے، سید حامد حسین کنھوی کے صاحبزادہ سید ناصر حسین نے

اپنے باپ کی تصنیف عبقات الانوار کی تکمیل میں سعی کی، سید ناصر حسین نے ائمہ اطہار کے فضائل و مناقب میں نجات الازہار کے نام سے سولہ جلدوں میں ایک کتاب لکھی۔

سید علی اطہر شیعہ سارنی نے اہل سنت والجماعت کی تردید میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک کتاب الکفر المکتوم فی عقد ام کلثوم ہے۔

ہندوستان میں متکلمین اہل سنت والجماعت حضرات جنہوں نے شیعہ مذہب کی تردید میں کتابیں لکھی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ان کی تصنیفات کے ساتھ درج ذیل ہیں:

شیخ رشید الدین دہلوی، ان کی تصنیف، شوکت عمریہ، صولت غفریہ ہیں، یہ دونوں کتابیں فن علم کلام میں اپنے موضوع پر بہت عمدہ سمجھی جاتی ہیں۔

شیخ باقر بن مرتضیٰ ناطی مدراسی، ان کی کتاب الرسائل مسئلہ امامت سے متعلق ہے، دفاع و سواں الحناں فی حدیث المیراث والفدک والقرطاس، تبیین الانصاف توہین الاعتراف فیما ثبت من اخبار الشیعہ من الاختلاف، رسالۃ القول البدیعیہ فی امام الشیعہ، دلائل الاثناعشریہ فی رد بعض ہفوات الامامیہ، الحجۃ المذبیعہ فی الزام الشیعہ، ایک اور رسالہ شیعہوں کے بعض حالات میں اس کے علاوہ بھی ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

شیخ حیدر علی فیض آبادی، منہجی الکلام ایک ضخیم جلد میں، ازالۃ الغین عن بصارۃ العین، تین جلدوں میں، نظارۃ العینین عن شہادۃ الحسنین، کاشف الماثم عن تدلیس المجتہد القمقام، الداہیۃ الحاطمۃ علی من اخرج من اہل البیت فاطمہ، رویۃ اشعالب والغرائب فی انشاء المکاتیب، نقض الرماح فی کبد النباح، یہ کتاب سید محمد بن ولد ارعلی مجتہد کی کتاب طعن الرماح کی تردید میں ہے، ان کتب کے علاوہ بھی ان کی تصنیفات ہیں۔

شیخ سلامت اللہ صدیقی بدایونی معرکہ الآرا ایک ضخیم جلد میں البرق الجاٹف، یہ کتاب ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ ہے، جس میں شیعہ مجتہد کوئی جواب نہیں دے سکا۔

شیخ لطف اللہ لکھنوی، مظہر العجائب، طعن السنان، القبقاب اور ان کے علاوہ بھی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کی اور دوسری کتابیں ہیں۔

نواب محسن الملک مہدی علی بن ضامن علی حسینی اثاوی، ان کی شہرہ آفاق کتاب ”آیات بینات“ ہے جس سے ان کی بحث و مناظرہ میں مہارت تام کا ثبوت ملتا ہے۔
شیخ خلیل احمد سہارن پوری، مطرۃ الکرمۃ، شیعوں کی تردید میں ایک جامع کتاب ہے، ہدایات الرشید فی افہام العید۔

مولانا عبدالشکور کاکوری لکھنوی، دارالمبلغین پاننانالہ لکھنؤ شیعہ مذہب کی تردید میں ان کی بے شمار کتابیں ہیں۔

شیعہ مذہب کی تردید میں کتب مذکور بالا کے علاوہ بھی کتابیں لکھی گئی ہیں، جن کے نام مع مصنفین درج ذیل ہیں:

تذکرہ الاثناعشریہ، تفسیح الشیعہ، یہ دونوں کتابیں سید عبدالسلام بن ابوالقاسم حسینی واسطی کی تصنیف ہیں۔

السیف المسلول، مؤلفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔

رسالہ فی الرد علی الشیعہ، مرتبہ مولوی اشرف علی سلطان پوری بن عبدالغفور۔

ہدیۃ الشیعہ، مرتبہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بن اسد علی۔

کشف الالتباس عما دسوس بہ الخناس، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

الترجمۃ العبقریۃ والصلوۃ الحیدریۃ، تحفۃ اثناعشریہ کا عربی ترجمہ، مرتبہ شیخ محمد سعید

اسلمی مدراسی۔

استجلاء البصر، بزبان عربی، مرتبہ شیخ علاء الدین علی بن احمد مہانگی، یہ کتاب ابن

مطہر حلی کی استقصاء النظر کی تردید میں ہے۔

استیعاب الکلام، بزبان فارسی، مرتبہ مولوی اسحاق بن حیدر علی فیض آبادی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ اسلامیہ

فخر الدین جہری۔

مرافض الروافض، بزبان فارسی مرتبہ شیخ حسام الدین بن بایزید انصاری سہارن

پوری۔

ارغام الشیاطین، بزبان اردو، شیعوں کے جواز متعہ کی تردید میں، مرتبہ مولوی

عبدالصمد حسینی سہوانی۔

المقدمة السنیة فی انتصار الفرقۃ السنیة، بزبان عربی۔

قرة العینین فی تفصیل الشیخین، بزبان فارسی، یہ دونوں کتابیں شیخ ولی اللہ

محدث دہلوی کی ہیں۔

السر الجلیل فی مسئلہ التفضیل رسالہ، بزبان فارسی مرتبہ شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی۔

رسالہ فی اثبات الخلافۃ لمعاویہ، مرتبہ شیخ جان محمد لاہوری۔

رسالہ فی تحریم المعصہ، مرتبہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔

المذیہ فی تحریم المعصہ، مرتبہ مولوی محمد معین بن محمد مبین لکھنوی۔

رجوم الشیاطین، مرتبہ مولوی افراد علی کالپوی، یہ کتاب کشمیری کی النزہہ کی

تردید میں ہے۔

تنبیہ السفیہ، مرتبہ مولانا سیف الدین اسد اللہ ملتانی، صوارم الالہیات کی

تردید میں ہے۔

نصیحة الشیعة، مرتبہ قاضی احتشام الدین مراد آبادی۔

تحفۃ المؤمنین، مرتبہ مولوی محمد زماں بن مدح خواں الہ آبادی، یہ فضائل صحابہ

اور شیعہ مذہب کی تردید میں ایک جامع کتاب ہے۔

تنقیح المسائل متعہ اور دوسری بحثوں میں بزبان اردو، دو جلدوں میں، مرتبہ

مولوی علی بخش خاں بدایونی، ہذا الکتاب متعہ کی تردید میں مرتبہ سید اطہر علی پھونڈوی۔

مہدوی مذہب

مہدوی مذہب کے بانی محمد بن یوسف مہدی جون پوری ہیں، یہ نویں صدی ہجری کے آخر میں جون پور میں پیدا ہوئے، انہوں نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، یہ زاہد اور متقی انسان تھے، اس لیے لوگ ان کی طرف بہت رجوع ہوئے لیکن کچھ لوگوں نے ان کی مخالفت و تردید کی، حکام و ولایت نے ان کو مالوہ جلاوطن کر دیا، چنانچہ یہ مالوہ کے دار السلطنت مانڈو تشریف لائے، پھر وہاں سے گجرات تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے حجاز، حج سے فارغ ہونے کے بعد ہندوستان واپس تشریف لائے لیکن پھر ان کو حکام نے جلاوطن کر دیا اور وہ سندھ چلے گئے، سندھ سے خراسان تشریف لے گئے اور یہیں ان کا انتقال ہو گیا، ان کے متعلق لوگوں کی رائیں بہت مختلف ہیں، کچھ لوگ ان کو متقی صاحب مقامات اور صاحب کشف و کرامات سمجھتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ متقی اور صالح ضرور تھے لیکن اپنے دعوائے مہدیت میں وہ غلطی پر تھے اور انہوں نے کشف کے ذریعہ ایک غلط دعویٰ کیا، ایک تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ وہ زاہد و متقی ہرگز نہیں تھے، بلکہ ایک نئے مذہب کے بانی تھے، شیخ گلاب بن عبد اللہ مہدوی نے اپنی کتاب تاریخ پالن پور میں لکھا ہے کہ مہدوی فرقہ کے کچھ بنیادی عقائد اور کچھ ان کے احکام فقہیہ ہیں، اصول و عقائد میں ان کے یہاں حسب ذیل چیزیں ہیں:

حسن نیت و اخلاص کے ساتھ بغیر شائبہ ریا تو بہ کرنا۔

عمل صالح جو اللہ سے قربت کا سبب ہو۔

ذکر کی پابندی پاس انفاس کے ساتھ۔

ان کے یہاں احکام اہل سنت و الجماعت کے احکام فقہیہ سے مختلف نہیں ہیں، یہ

کہتے ہیں کہ جو طریقہ مہدیہ میں داخل ہونا چاہیے، اس کے لیے چند باتیں فرض ہیں:

(۱) دنیا اور علاقے دنیا سے ترک تعلق، (۲) گوشہ گیری (۳) ترک وطن، (۴) صدیقین کی صحبت، (۵) ذکر کی پابندی۔

محمد زماں شاہ جہاں پوری نے ہدیۃ المہدویہ میں لکھا ہے:

”فرقہ مہدویہ کے عقائد و اصول اہل سنت والجماعت سے بالکل مختلف ہیں،

فرقہ مہدویہ کا کہنا ہے کہ سید محمد جون پوری مہدی منتظر و موعود ہیں اور وہ خلفائے

راشدین سے افضل ہیں، بلکہ وہ تمام انبیائے کرام سے افضل ہیں، آنحضرت ﷺ کے

مساوی درجہ ہیں، اگرچہ احکام میں دین محمدی کے پیرو ہیں۔“

فرقہ مہدویہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ سید محمد جون پوری اور حضرت محمد ﷺ مومن کامل ہیں

اور بقیہ تمام انبیاء کا اسلام ناقص ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ سید محمد مہدی منصب رسالت و نبوت

پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات میں بھی شریک تھے اور اسی طرح کی

ان لوگوں کی خرافات ہیں۔

مہدوی فرقے کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

سراج الالبصار، مرتبہ شیخ عبدالملک سجاوندی۔

ایجاز الدلائل، مرتبہ شیخ عبدالغفور سجاوندی۔

کنز الدلائل، مرتبہ شیخ شہاب الدین گجراتی و شیخ خوند میر خلیفہ ثانی متوفی ۹۳۰ھ کی

بحر الفوائد، ام العقائد، مہدوی مذہب پر ایک جامع کتاب ہے۔

انصاف نامہ، مرتبہ شیخ محمود بن خوند میر لقب حسین۔

الولایہ شاہد الولایہ، مرتبہ شیخ برہان الدین بن اللہ بخش گجراتی سن تصنیف ۱۰۵۲ھ۔

مطلع الاولایہ، مرتبہ شیخ قاسم بن یوسف گجراتی، سن تصنیف ۱۰۱۶ھ۔

زبدۃ البراہین، مرتبہ سید عبدالرحیم بن اسحاق مہدوی۔

کتاب عقائد مہدویہ میں، مرتبہ میران بن سلام اللہ۔

پنج فضائل، مرتبہ سید وئی۔

اثبات المہدویہ، مرتبہ سید مصطفیٰ بن تصنیف ۱۲۳۳ھ۔

شہاب الفتاویٰ، مرتبہ شیخ عیسیٰ حیدر آبادی، یہ شیخ ابن حجر مکی کے فتویٰ کی تردید میں

ہے، سن تالیف ۱۲۸۲ھ۔

معارضۃ الروایات، سن تصنیف ۱۲۸۳ھ، الثلاثیہ، الدلیل المتین، کشف الجرم،

الاعتقاد والعملیات، یہ جملہ کتب شیخ عیسیٰ حیدر آبادی کی تصنیف ہیں۔

علماء اہل سنت والجماعت نے بھی فرقہ مہدویہ کی تردید و تنقید میں کتابیں لکھی ہیں جو

درج ذیل ہیں:

الشہب المحرق، مرتبہ شیخ محمد العدکی، یہ کتاب سجاوندی کی سراج الابصار کی تردید میں ہے۔

کتاب رد مہدویہ، مرتبہ شیخ علی بن حسام الدین متقی مہاجر مکی۔

رسالہ، مرتبہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی۔

الشہاب المحرق فی الرد علی المہدویہ، مرتبہ شیخ حبیب اللہ رانچوری۔

ہدیۃ المہدویہ، مرتبہ شیخ محمد زماں بن محمد اکبر شاہ جہاں پوری، مہدویت کی تردید

میں یہ کتاب بہت عمدہ اور جامع ہے۔

فرقہ مہدویہ کی تعداد گجرات کے علاقے رادھن پور اور پالن پور اور دکن کے علاقہ

میں لاکھوں سے متجاوز ہے اور اہل سنت والجماعت اور فرقہ مہدویہ کے درمیان اختلاف و

نزاع برابر جاری ہے۔

دین الہی

دسویں صدی ہجری کے آخر میں بادشاہ اکبر بن ہمایوں ہندوستان کا بادشاہ تھا،

اس نے فتح پور سیکری میں عبادت خانہ کے نام سے ایک عالیشان عمارت بنوائی، وہ متعین اوقات میں اس عمارت میں آکر بیٹھتا تھا اور یہودی و عیسائی، مجوسی، ہندو، شیعہ اور اہل سنت والجماعت کے علما اس کی اس مجلس میں بیٹھتے اور یہ سب لوگ مسائل دیدیہ پر گفتگو کرتے تھے، خاص طور سے ابو الفضل بن ملا مبارک ناگوری حکیم ابوالفتح گیلانی، شیخ محمد یزدی، راجہ بیربل ان مذاہب کے علما سے گفتگو کرتے تھے، رفتہ رفتہ یہ گفتگو اور مباحثے مسائل فرعیہ سے ہٹ کر عقائد و اصول کے بارہ میں ہونے لگی، اکبر قرآن کے مخلوق ہونے، وحی کے محال ہونے اور رسالت نبوت میں شک و انکار کے عقیدہ کا قائل ہو گیا، دین کے وہ عقائد جن کا غیب سے تعلق ہے، مثلاً جن فرشتے، حشر و نشر، عذاب قبر وغیرہ کا اکبر نے انکار کر دیا، معجزات کا بھی اس نے انکار کیا، بتناخ کا قائل ہوا، ذبح بقرہ کو حرام قرار دیا اور غیر مسلموں سے جزیہ ختم کر دیا، شراب، جوا اور اسی طرح سے دوسرے محرمات شرعیہ کو حلال کر دیا، مجوسیوں کی نقل میں اپنے محل میں ہر وقت آگ جلنے کا حکم دیا، ہندوؤں کے طریقہ پر سورج نکلنے کے وقت کی تعظیم کا حکم دیا اور کلمہ طیبہ کو بدل کر لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کے پڑھنے کا حکم دیا، اکبر نے جب دیکھا کہ اس نئے کلمہ کی اشاعت و اعلان سے فتنہ اور ہنگامہ کا خطرہ ہے، تو پھر اس نے اس کلمہ کو صرف اپنے محل میں زبان سے ادا کرنے کا حکم دیا، جو لوگ اس کے مذہب میں داخل ہوتے، ان سے وہ عہد لیتا کہ رسمی اور تقلیدی دین کو چھوڑ دیں گے، اکبر نے اس نئے مذہب کا نام دین الہی رکھا، اکبر نے یہ کہا کہ تمام مذاہب میں سچائیاں موجود ہیں، اس لیے ہر مذہب سے سچائیاں لے کر ایک نیا مذہب تیار کیا جائے، اکبر کی چالپوسی میں بہت سے لوگ اس دین میں شریک ہو گئے لیکن بہت سے لوگ برابر اس کے مخالف رہے، مخالفین میں سب سے زیادہ قابل ذکر شخصیت مرزا عزیز الدین کو کہہ کی ہے جو اکبر کا رضاعی بھائی تھا اور دربار اکبری کا ایک اہم اور موثر رکن تھا، اکبر کا یہ دین ہندوستان میں ایک بہت بڑا فتنہ ثابت ہوا، دربار اکبری کے خاص بزرگ عبدالقادر بدایونی نے اپنی کتاب ”منتخب التواریخ“ میں دین الہی کی تفصیلات کا آنکھوں

دیکھا حال بیان کیا ہے اور اس کے فضائج و قبائح کی نقاب کشائی کی ۱۰۱۴ھ میں اکبر کی موت سے لوگوں کو اس فتنہ سے نجات ملی۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مذہبی

مباحثے اور مناظرے

ہندوستان پر انگریزوں کا جب اچھی طرح قبضہ واقع ہوا اور اندرونی ہند میں امن و امان کی کیفیت پیدا ہو گئی، ۴۳ سال تک انگریزوں نے دین عیسوی کی دعوت اپنے پادریوں کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش نہیں کی لیکن اس کے بعد تبلیغ دعوت کا کام شروع کیا اور اس کو برابر بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ مذہب اسلام کی تردید و مخالفت میں کتابیں اور رسالے لکھ کر شہروں میں تقسیم کرنا شروع کیا، عیسائی پادری سرگرمیوں پر اور جمعوں میں وعظ و تقریر کرنے لگے، ابتدا میں عام مسلمان پادریوں کے وعظ کو بالکل نہیں سنتے تھے اور نہ ان کی کتابوں کو دیکھتے تھے، اس لیے علما نے پادریوں کی تردید کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی، عام مسلمانوں کو ابتدا میں عیسائی مذہب سے جو نفرت و کراہیت تھی کچھ دنوں کے بعد وہ کیفیت قائم نہیں رہی اور اس بات کا خطرہ ہوا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں اور کچھ لوگ مبتلا بھی ہو گئے، اس صورت حال کو دیکھ کر کچھ علما نے ان کی تردید و مخالفت کی خدمت شروع کی، مثلاً سید آل حسن رضوی مہانی مصنف الاستبصار اور شیخ رحمت اللہ عثمانی کیرانوی مصنف اظہار الحق وغیرہ، ان علما کرام نے عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں اور رسالے تصنیف کیے، شیخ رحمت اللہ کیرانوی نے پادری فنڈر کو جو اس وقت عیسائی مذہب کا ایک ممتاز عالم اور میزبان الحق نامی کتاب کا مصنف تھا، مناظرہ کی دعوت دی، اس دعوت

مناظرہ سے ان کا مقصد یہ تھا کہ عام لوگوں کے سامنے حق بات واضح ہو جائے اور لوگ یہ جان جائیں گے کہ اب تک علمائے اسلام نے جو توجہ نہیں کی تھی، وہ ان کی مجبوری اور نااہلی کی وجہ سے نہیں تھی، جیسا کہ بعض عیسائی مبلغین اعلان کیا کرتے تھے، چنانچہ دونوں فریق مناظرہ کے لیے تیار ہو گئے اور یہ طے ہوا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جو پانچ بنیادی اختلافی مسائل ہیں، ان پر مناظرہ ہوگا، وہ پانچ بنیادی مسائل یہ ہیں:

تحریف انجیل، نسخ انجیل، عقیدہ تثلیث، حقیقت قرآن، نبوت محمدی۔

رجب ۱۲۷۰ھ میں آگرہ میں یہ مجلس مناظرہ قائم ہوئی، مولانا کیرانوی کے معاون اس مجلس مناظرہ میں ڈاکٹر محمد وزیر خاں تھے اور پادری فنڈر مصنف میزان الحق کی مدد کچھ اور پادری کر رہے تھے، مولانا کیرانوی کو اس مناظرہ میں نسخ انجیل اور تحریف انجیل کے مسئلہ میں کھلی ہوئی فتح حاصل ہوئی، پادری فنڈر نے جب یہ دیکھا کہ وہ مناظرہ میں شکست کھا گیا تو پھر آئندہ سے اس نے مناظرہ کرنا چھوڑ دیا اور مولانا کیرانوی کی عزت و آبرو اور جان کے درپے ہو گیا، چنانچہ مولانا کیرانوی یہ دیکھ کر ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا، مولانا کیرانوی کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

اظہار الحق، بزبان عربی، مسئلہ تحریف نسخ تثلیث حقیقت قرآن اور نبوت محمدی پر، مصنف نے یہ کتاب زینی و حلان شافعی مکی کے ایما سے تصنیف کی، اس کتاب کا ترجمہ فرانسیسی جرمن انگریزی ترکی اور اردو زبان میں ہوا ہے، مصنف کی دوسری کتاب ازالۃ الاوہام بزبان فارسی ازالۃ الشکوک بزبان ہندی، اعجاز عیسوی مسئلہ تحریف انجیل میں، اصح الاحادیث ابطال عقیدہ تثلیث میں سید آل حسن رضوی مہانی نے دین مسیحی کے تردید و ابطال میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے الاستبصار اور الاستبشار، یہ دو کتابیں بہت اہم ہیں۔

عیسائی مذہب کی تردید کرنے والوں میں سید ناصر الدین بن محمد علی ابو منصور دہلوی بھی ہیں، آپ نے انگریزی زبان حاصل کی اور تورات و انجیل پادریوں سے پڑھی، دین محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلام کے مدافعت میں آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

نوید جاوید، دولت فاروقی، عقوبۃ الضالین، عماد الدین عیسائی کی کتاب، ہدایۃ المسلمین کی تردید میں، الاستیصال رام چندر عیسائی کی کتاب، المسیح الدجال کی تردید میں، رقیمۃ الوداد صفدر علی عیسائی کی کتاب نیاز نامہ کی تردید میں اور لحن داؤدی عماد الدین عیسائی کی کتاب، نغمہ طنہودی کی تردید میں۔

الانعام العام، رجب علی عیسائی کی کتاب آئینہ اسلام کی تردید میں، افہام الخصام، راجس عیسائی کی کتاب تفتیش الاسلام کی تردید میں، تصحیح التاویل، عماد الدین عیسائی کی کتاب، تفسیر المکاشفات کی تردید میں، اعزاز القرآن، رام چندر عیسائی کی کتاب، اعجاز القرآن کی تردید میں، میزان المیزان پادری فنڈر کی کتاب، میزان الحق کی تردید میں، سید ناصر الدین دہلوی نے رد عیسائیت میں مذکورہ بالا کتب و رسائل کے علاوہ اور بہت سے رسالے اور کتابیں تصنیف کی ہیں۔

رد عیسائیت میں سرسید احمد دہلوی بن محمد متقی کا بھی نام ہے، سرسید نے خطبات احمدیہ کے نام سے بارہ خطبوں پر مشتمل فصیح اردو زبان میں یہ کتاب لکھی ہے، سرولیم میور نے سیرت محمدی پر اپنی کتاب میں اسلام پر جو اعتراضات کیے تھے، سرسید نے خطبات احمدیہ میں ان کے جوابات دیے ہیں، اس کتاب کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہوا ہے، ۱۸۷۰ء میں لندن میں چھپی ہے۔

سرسید کی دوسری کتاب ازواج مطہرات ہے، اس میں کتاب امہات المومنین کی تردید ہے، سید امیر علی کلکٹوی نے رد عیسائیت میں انگریزی زبان میں ایک کتاب لکھی، عیسائیوں نے اسلام اور حضرت محمد ﷺ پر جو اعتراضات اور شبہات بیان کیے ہیں، اس کتاب میں ان کی بھی تردید ہے، یہ کتاب موضوع پر بہت عمدہ اور مفید ہے، اصل

کتاب انگریزی زبان میں ہے اور اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

عیسائیوں سے مقابلہ و مباحثہ میں مولوی چراغ علی حیدر آبادی کا نام نامی بھی ہے، آپ نے اسلام کی مدافعت میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

عماد الدین عیسائی کی تاریخ محمدی پر حواشی، الحجۃ الزاہرہ فی حرۃ الہاجرہ، برکات الاسلام الدنیویہ، رد عیسائیت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ نامی کتاب لکھی ہے، اس کی چار جلدیں چھپ چکی ہیں، اپنے موضوع پر یہ ایک وسیع کتاب ہے، مصنف نے دین اسلام کی حقانیت پر تین سو عقلی دلیلیں پیش کی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ خاص اور ان کے دست راست حکیم نور الدین بھیروی نے فصل الخطاب فی مقدمۃ اہل الکتاب کے نام سے ایک وسیع اور مفید کتاب لکھی ہے، مولانا سید محمد علی مونگیری کان پوری نے تکمیل الادیان باحکام القرآن، رفع التلبیات عماد الدین عیسائی کی تعلیقات کی تردید میں پیغام محمدی صغیر علی عیسائی کی کتاب نیاز نامہ کی تردید میں لکھی ہیں۔

عیسائیت کی تردید میں کتب مذکورہ بالا کے علاوہ اور کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

تنقیح الاقول، مؤلفہ حافظ ابوالمعین حنفی دہلوی۔

کشف الاوہام، مرتبہ مولوی عبدالباقی محبوب مسیح عیسائی کی کتاب تحفۃ الاعم کی تردید میں مصنف نے یہ کتاب لکھی ہے۔

مجموعہ رسائل اربعہ مناظرہ میں پہلا رسالہ مولوی امین الدین بن فرید الدین کا ترتیب دیا ہوا ہے، اس رسالہ میں وہ خط و کتابت درج ہے جو شیخ رحمت اللہ کیرانوی اور پادری فنڈر کے درمیان ہوئی، دوسرا رسالہ محمود جان نے ترتیب دیا ہے، اس میں شیخ رحمت اللہ کیرانوی اور پادری فنڈر کے درمیان جو مناظرہ ہوا تھا اس پر محاکمہ ہے، تیسرا رسالہ اکبر آباد

کے مناظرہ میں نسخ و تحریف پر جو کچھ بحثیں ہوئی تھیں، اس پر شامل ہے، چوتھا رسالہ مولوی عبداللہ اکبر آبادی کا ترتیب دیا ہوا ہے، اس میں مناظرہ اکبر آباد کے واقعات و تفصیلات ہیں جو ڈاکٹر وزیر خان اور پادری فنڈر کے درمیان ہوا تھا۔

تشخیص المقال، مرتبہ معین خفی دہلوی۔

صولۃ الضمیم علی اعداء ابن مریم، مرتبہ عباس علی جاموی۔

مصباح الابرار، پادرفنڈر کی مفتاح الاسرار کی تردید میں۔

سبیل النجاة، حرز جان، تشویش القسیس لخطیۃ المحاکمہ، یہ سب کتابیں ابو منصور

دہلوی کی ہیں۔

صیانة الانسان عن وساوس الشيطان، مرتبہ حافظ ولی اللہ لاہوری۔

الابحاث الضروریہ، حجتہ الاسلام، یہ دونوں کتابیں مولوی محمد قاسم نانوتوی بن اسد

علی کی ہیں۔

فضائل الاسلام، مرتبہ فیروز الدین ڈسکوی۔

تذریۃ الفرقان، مرتبہ سید محمد یحییٰ بن سید محمد بن عیسیٰ کی کتاب ہدایۃ المسلمین کی

تردید میں یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے۔

مخرج عقائد نوری، مرتبہ مولوی غلام دستگیر قصوری۔

صداقت قرآنی از کتب ربانی، الانصاف لدفع الاختلاف، اظہار الاسلام۔

یہ تینوں کتابیں مولوی سلیم اللہ کی تصنیف ہیں۔

تائید الفرقان، کشف الاوہام، شہادۃ النبیین برسالۃ سید المرسلین، یہ تینوں کتابیں

مولوی محمد علی مراد آبادی کی تصنیف ہیں۔

تعریف القرآن، مرتبہ شیخ عبدالحق بن محمد میر دہلوی متوفی ۱۳۳۴ھ۔

السیف الہندی علی معذرات الکندی، مرتبہ مولوی عبداللہ کلکوٹی۔

اعلام الاحبار والاعلام ان الدین عبداللہ الاسلام، مرتبہ سید عبدالباری سہوانی۔

کشف الاستار، بزبان فارسی، تشخیص الحق، یہ دونوں کتابیں سید ہادی بن مہدی بن دلداری شیعہ نصیر آبادی کی ہیں۔

زبدۃ الاقادیل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل، مرتبہ شیخ فقیر محمد جہلمی۔

کتاب البشرى، مرتبہ قاضی عنایت رسول چریاکوٹی، بحث نبوت پر دو جلدوں میں یہ بڑی نافع اور قابل قدر کتاب ہے، اپنے موضوع پر اس سے اچھی کتاب نہیں لکھی گئی۔

انصار الاسلام، مرتبہ سید غلام حسین شیعہ کنوری۔

تصدیق المسیح ردع کلمۃ الیقح المصدق المسیح، مصنف کا نام معلوم نہیں۔

ایک عمدہ رسالہ بزبان فارسی، کتاب الحق، بزبان اردو یہ دونوں کتابیں مولوی سید احمد نقوی مجتہد لکھنوی کی ہیں۔

الحق المبین، کتاب امہات المومنین کی تردید میں، مرتبہ سید علی غضنفر حسینی لکھنوی۔

المراسلات المذہبیہ، مرتبہ مولا بخش کان پوری۔

بشارات محمدی، مرتبہ مولوی رحم علی منگلوری، اس کے علاوہ اور بھی کتابیں ہیں جن کو ہم طوالت کے خیال سے نہیں لکھ رہے ہیں۔

آریہ مذہب والوں اور مسلمانوں کے درمیان

مباحثہ و مناظرہ

آریہ مذہب کے لوگ وید کو اپنی کتاب مقدس مانتے ہیں، بتوں کی پوجا کے قائل نہیں ہیں، عالم کو قدیم کہتے ہیں، نبوت کے منکر ہیں اور تناخ کے قائل ہیں۔

یہ مسلمانوں کے بت پرستوں سے بھی زیادہ مخالف و معاند ہیں، ہندوستان میں اس مذہب کا سردار دیانند سرسوتی تھا، اس نے سیتا رتھ پرکاش کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انبیا کرام کے خلاف زبان طعن دراز کی ہے اور افترا پردازیاں کی ہیں، خاص طور پر حضرت محمد ﷺ پر قرآن پاک پر بھی بہت رکیک اعتراضات کیے ہیں، یہ کتاب اور اس کا مصنف مسلمانوں کے لیے ایک فتنہ بن گئے، علمائے کرام اس جماعت سے مقابلہ و مناظرہ کے لیے تیار ہوئے، خاص طور سے مرزا غلام احمد قادیانی حکیم نور الدین بھیروی، خلیفہ خاص مرزا قادیان، مولانا قاسم نانوتوی، حسن میرٹھی، مولوی ثناء اللہ امرتسری اور بہت سے حضرات، آریہ مذہب کی تردید میں مسلمانوں کی طرف سے جو کتابیں لکھی گئی ہیں، وہ یہ ہیں:

سرمد چشم آریہ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

نور الدین، مصنفہ حکیم نور الدین۔

ذوالفقار حیدری، غلام حیدر شیعہ لکھنوی۔

حدید الاسلام والعین الجاریہ فی الرد علی الودید والآریہ، مرتبہ عبدالعزیز نو مسلم۔

قادیانی مذہب

قادیان پنجاب ضلع گورداس پور کے ایک قصبہ کا نام ہے، قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن عطا محمد قادیانی ہیں، مرزا غلام احمد کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور وفات بھی ۱۳۲۶ھ میں قادیان ہی میں ہوئی، اس تعلق سے مرزا غلام احمد کو قادیانی اور ان کے مذہب کو قادیانی مذہب کہا جاتا ہے، انہوں نے اپنے عہد کے استادوں سے علم نحو اور علم منطق کے کچھ حصے پڑھے ہیں، ایک مدت تک انگریزی حکومت میں ملازمت کرنے کے بعد پھر چھوڑ دی اور عقائد و کلام کی بحثوں میں مشغول ہو گئے، آریہ مذہب اور عیسائی مذہب والوں

سے یہ مناظرے اور مباحثے کرتے تھے اور ان کو خاموش اور عاجز کر دیتے تھے، دین اسلام کی مدافعت میں اور اس کی حقانیت کے اثبات میں یہ اپنا وقت گزارتے تھے اور اس موضوع پر وہ کتابیں بھی لکھتے تھے، ان کی یہ سب کوششیں مسلمانوں کی نظروں میں بہت قابل قدر تھیں۔

تیرہویں صدی ہجری کے اختتام پر پہلے انہوں نے اپنے کو چودہویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آیات قرآنی کا الہام ہوا، الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباءہم لتبین سبیل المجرمین قل انی امرت وانا اول المومنین، پھر کچھ دنوں کے بعد انہوں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر کچھ دنوں کے بعد مسیح موعود ہونے کا اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں یہ الہام ہوا، ”جعلناک المسیح ابن مریم“ میں نے تم کو مسیح ابن مریم بنایا ”الحمد لله الذی جعلک المسیح ابن مریم انت شیخ المسیح الذی لا یضاع وقته کمثلک در لا یضاع“ سب حمد و نعت اس اللہ کے لیے ہے جس نے تم کو مسیح ابن مریم بنایا، آپ شیخ مسیح ہیں آپ کا وقت بیکار نہ ہونا چاہیے اور آپ جیسے موتی کو ضائع نہ ہونا چاہیے، پھر کچھ دنوں کے بعد دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے بہمہ وجوہ افضل ہیں، مرزائے قادیان نے اپنے ایک قصیدہ میں یہ شعر لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

افضلیت عیسیٰ کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی انہوں نے اعلان کیا اور کہا کہ میری نبوت نبوت محمدی کے تابع ہے اور میری نبوت کا منکر مردود خارج از اسلام ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، پنجاب کے کچھ لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کا دین و مذہب ہندوستان کے مختلف علاقوں میں پھیلا، علمائے حق نے مرزا غلام احمد کی تکفیر کا اعلان کیا اور ان کی تردید کا کام اپنے ذمہ لیا، مرزا غلام احمد نے اپنے مذہب کے اثبات میں ”تریاق القلوب“ ”ہقیقۃ الوحی“ توضیح المرام، القصیدۃ الاعجازیہ، دافع البلاء، چشمہ معرفت، کتاب الوصیۃ، تجلیات محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الہیہ، دین الحق، مواہب الرحمن، ازالۃ الاوہام، فتح الاسلام، آئینہ کمالات اسلام اور ان کے علاوہ بہت سے رسالے اور کتابیں لکھی ہیں، ان کے صاحبزادہ مرزا محمود احمد نے اپنے باپ کی نبوت کے اثبات میں ”حقیقۃ النبوة“ اور ”القول الفصل“ نامی دو کتابیں لکھی ہیں۔

علمائے حق نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کی تردید کی ہے، بعضوں کے نزدیک وہ کافر ہیں اور بعضوں کے نزدیک مبتدع ہیں، قادیانی مذہب کی تردید میں کتب درج ذیل ہیں:

الفتح الربانی، مرتبہ شیخ حسین بن محسن سمعی یمانی۔

افادۃ الافہام ازالۃ الاوہام کی تردید میں، مفاتیح الاعلام، یہ دونوں کتابیں مولانا انوار اللہ حیدر آبادی کی ہیں۔

صحیفہ رحمانیہ، نو جلدوں میں، فیصلہ آسمانی، تین جلدوں میں، شہادت آسمانی، حقیقت مسیح، معیار مسیح، تنزیہ ربانی، معیار صداقت، تائید ربانی، المسح الکاذب یہ جملہ کتابیں قادیانیت کی تردید میں مولانا محمد علی رحمانی مونگیری کی تصنیف ہیں۔

ابطال اعجاز مرزا، مرتبہ شیخ غنیمت حسین اشرفی مونگیری۔

تنبیہ المغرور، قادیانی مذہب کی تردید میں، مرتبہ مولوی اشرف علی سلطان پوری بن عبد الغفور۔

معراج جسمانی، مرتبہ مولوی مشتاق احمد میٹھوی۔

الحق الصریح فی حیات المسیح، مرتبہ مولوی محمد بشیر سہوانی۔

نیچری مذہب

نیچری جماعت سے مراد سرسید احمد دہلوی بن محمد متقی متوفی ۱۳۱۵ھ کے ماننے والے ہیں، نیچر انگریزی لفظ ہے جس کے معنی فطرت کے ہیں، ان کا نام نیچری اس لیے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رکھا گیا کہ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت اسلام ہے، سرسید جو اس فرقہ کے پیشوا ہیں انہوں نے سورہ نحل تک کلام پاک کی تفسیر لکھی ہے اور نیچری مذہب کے اثبات میں ان کے بہت سے رسالے بھی ہیں:

سرسید کے عقائد یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات کی علت اول ہے، ان کے نزدیک تقدیر کا صرف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ماضی حال اور مستقبل کی تمام باتوں کو جاننے والا ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ جو قوانین فطرت مقرر فرمادیے ہیں ان میں تبدیلی ناممکن ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات جاننے کے لیے انسانی عقل کافی ہے اور اسی طرح کفر و اسلام کے درمیان امتیاز و تفریق کرنے میں عقل کو کسی دوسرے سہارے کی ضرورت نہیں، چیزوں کی اچھائی و برائی کا فیصلہ عقل کرتی ہے، ان کے عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علاوہ نبی کی اتباع و تقلید کے کسی اور کی اتباع و تقلید ضروری نہیں، ان کے نزدیک ایمان نام ہے صرف دل سے تصدیق کرنے کا اگر کوئی شخص دل سے توحید و رسالت کا قائل ہے تو وہ مومن ہے، چاہے وہ اپنے ظاہری معاملات میں غیر مسلموں کی مخصوص چیزوں کو اختیار کرے، مثلاً زنا و رصیب کے استعمال سے آدمی کافر نہیں ہوگا، ان کے نزدیک نبوت نام ہے تہذیب اخلاق میں اس قدر راسخ ہو جانا کہ انسان کو اس کا ملکہ پیدا ہو جائے، ملکہ نبوت نام ناموس اکبر کا ہے، ان کے نزدیک معجزہ دلیل نبوت نہیں، ان کے نزدیک معجزات خلاف فطرت نہیں ہیں، عام طور پر لوگوں کی نظروں سے معجزات کے اسباب اوجھل ہوتے ہیں، اس لیے لوگ ان کو معجزہ اور خلافت فطرت سمجھتے ہیں، ملائکہ اور شیاطین متعین ذات نہیں ہے، ملائکہ سے مراد انسان کی قوت ملکیہ ہے اور شیاطین سے مراد انسان کی قوت بیمیہ ہے اور یہ دونوں قوتیں خود انسان کے اندر موجود ہیں، الگ سے کوئی چیز نہیں۔

ان لوگوں کے نزدیک آنحضور ﷺ پر قرآن کا مضمون اور معنی اترا، الفاظ نہیں،

اس لیے قرآن ان لوگوں کے نزدیک فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے معجزہ نہیں ہے، کیوں کہ اس کے الفاظ انسان کے مرتب کیے ہوئے ہیں، قرآن نے مشرکین کو فاتو بسورۃ من مثله سے جو چیلنج دیا ہے، اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ قرآن جیسا فصیح و بلیغ کلام لاؤ بلکہ مراد ہے کہ قرآن میں جو معانی اور تعلیمات ہیں ویسے معانی اور تعلیمات تم بیان کرو تو جانیں، جنت و جہنم سے مراد صرف آرام اور تکلیف کا انسانی فہم کے مطابق تصور ہے، جنت و نار کوئی الگ سے موجود چیزیں نہیں ہیں۔

آسمان اجرام فلکیہ کا نام نہیں ہے، بلکہ ایک لامحدود پھیلاؤ ہے جو ہم کو اوپر نظر آ رہا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی، طوفان نوح ساری دنیا میں نہیں آیا تھا، اللہ کا دیدار انسانی عقل کے لیے ناقابل قبول ہے اور کسی جگہ اور کسی حالت میں بھی ممکن نہیں، اس گروہ کے ان عقائد کے علاوہ بھی بہت سے نئے نئے خیالات ہیں، سرسید احمد نے تفسیر قرآن کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں اپنے مذہب و عقائد کے مطابق تحریر کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

التحریر فی اصول التفسیر، رسالہ فی طعام اہل الکتاب، النظر فی بعض مسائل الامام الغزالی، ومنزہ الاسلام عن شین الامۃ والغلام، الدعاء والاستجابۃ، تفسیر السعوط، تفسیر الجن والجان، خلق الانسان، الرقیم فی اصحاب الکہف والرقیم، ازالۃ الغین فی فقہ ذی القرنین، ہفتہ وار رسالہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ میں بے شمار مقالات و مضامین سرسید کے عقائد کی تردید میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

الشہاب الثاقب فی وجود الجن والشیاطین وغیرہا، مرتبہ مولوی علی بخش بدایونی۔
امداد الاحساب علی المداہنین فی احکام طعام اہل الکتاب، بزبان اردو، مرتبہ سید امداد العلی بن غلام مصطفیٰ اکبر آبادی۔

امداد الآفاق، رسالہ تہذیب الاخلاق کی تردید میں، مظاہر الحق اہل کتاب کے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ کھانے کی ممانعت میں، یہ دونوں کتابیں سید امداد اعلیٰ اکبر آبادی کی ہیں۔

الاشقاق فی الرد علی تہذیب الاخلاق، تنقیح البیان فی الرد علی تفسیر القرآن، یہ دونوں کتابیں سید ناصر الدین دہلوی کی تصنیف ہیں۔

البرہان علی تجہیل من قال بغیر علم القرآن، تین ضخیم جلدوں میں۔

رد الشقاق فی جواز الاسترقاق، یہ دونوں کتابیں مولوی سید محمد علی پچھراوی کی مراد آبادی کی تصنیف ہیں۔

تصفیۃ العقائد، مرتبہ مولوی محمد قاسم نانوتوی۔

کتب مذکورہ کے علاوہ علم کلام پر ہندوستانی مصنفین کی دوسری کتابیں

اس مختصر رسالہ میں علم کلام پر ہندوستانی تصنیفات کا بالکل احاطہ ممکن نہیں، علم کلام کی کچھ کتابیں متقدمین کی کتابوں پر شرح یا حاشیے ہیں اور بعض مستقل کتابیں ہیں اور کچھ رسالے ہیں، جو مختلف فیہ مسائل پر لکھے گئے ہیں۔

شرح و حواشی

شرح عقائد نسفی، مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی گیسو دراز دہلوی مدفون گلبرگہ۔

شرح عقائد نسفی، مرتبہ شیخ احمد حسینی ترمذی کالپوی۔

الفوائد القادر یہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ مولوی عبدالقادر بن ادیس سلہٹی۔

بغیہ الراشد شرح عقائد، بزبان فارسی، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

توضیح العقائد عقائد نسفی کی مختصر شرح، مرتبہ شیخ محمد حنیف دھموری۔

بدء الامالی

شرح بدء الامالی، مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی گیسودر از دہلوی مدفون گلبرگہ۔

شرح بدء الامالی، مرتبہ مولوی جان محمد خفی لاہوری۔

شرح بدء الامالی، مرتبہ قاضی نجف علی بن عظیم الدین جھجھری۔

الفقه الاکبر

شرح فقہ اکبر، مرتبہ سید محمد بن یوسف حسینی گیسودر از دہلوی مدفون گلبرگہ۔

الیا قوت الاحمر شرح فقہ اکبر، مہر انور ترجمہ فقہ اکبر، بزبان اردو، یہ دونوں کتابیں

مولوی وکیل احمد سکندر پوری کی ہیں۔

الدرر الازہر، شرح فقہ اکبر، بزبان عربی، مرتبہ مولوی عبدالقادر بن ادریس سلہٹی۔

تہذیب الکلام

سواطع الالہام شرح تہذیب الکلام، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ شطاری گجراتی۔

شرح تہذیب الکلام، مرتبہ شیخ یعقوب ابو یوسف بیانی لاہوری۔

شرح تہذیب الکلام، مرتبہ شیخ محمد صالح خیر آبادی۔

تنقیح الکلام شرح تہذیب الکلام، مرتبہ شیخ برہان الدین لاہوری حسینی پٹنی۔

القدیمہ والجدیدہ

شرح تجرید پردوانی کے القدیمہ پر حاشیہ، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
 حاشیہ علی القدیمہ والجدیدہ، مرتبہ سید سعد اللہ بن عبدالشکور سلونی۔
 حاشیہ علی القدیمہ، مرتبہ ملا حافظ امان اللہ بناری بن نور اللہ۔
 حاشیہ علی القدیمہ، مرتبہ شیخ محمد اسعد بن قطب الدین سہالوی۔
 حاشیہ القدیمہ مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔

اصفہانی کی شرح تجرید

حاشیہ شرح تجرید، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
 حاشیہ شرح تجرید، مرتبہ سید محمد زاہد بن محمد اسلم ہروی اکبر آبادی۔

دوانی وغیرہ کی عقائد عضدیہ کی شرح

سید شریف کی شرح عضدیہ پر حاشیہ موسوم فیض الخبیر، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ
 شطاری گجراتی۔

عضدیہ کی شرح دوانی پر حاشیہ، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
 المواہب العلیہ حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ شیخ محمد محسن کشمیری۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ شیخ نظام الدین قطب الدین سہالوی فرنگی محلی۔

- حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ سید باقر بن غلام مصطفیٰ اشرفی جانی۔
 العروۃ الوثقیٰ حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ شیخ کمال الدین فتح پوری۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ شیخ برکت بن عبدالرحمن الہ آبادی۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ ملا عبدالکیم سیالکوٹی۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ ملا امان اللہ بناری۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ ابوالخیر بن ثناء اللہ جون پوری۔
 حاشیہ شرح عضدیہ، مرتبہ سید محمد قائم حسینی الہ آبادی۔
 حل المعائد حاشیہ شرح عقائد، مرتبہ مولوی عبدالحلیم بن امین اللہ فرنگی محلی لکھنوی۔

العروۃ الوثقیٰ

- حاشیہ العروۃ الوثقیٰ، مرتبہ مولوی عبدالحکیم بن عبدالباقی لکھنوی۔
 حاشیہ العروۃ الوثقیٰ، مرتبہ مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

تفتازانی کی شرح عقائد نسفی

- حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ ملا عبدالحلیم سیالکوٹی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ مفتی عبدالسلام دیوی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ شیخ ابوالخیر بن ثناء اللہ جون پوری۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ قاضی عبدالنبی احمد نگر۔

- نظم الفرائد حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ مولوی محمد حسن سنبھلی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ مولوی عبدالاحد الہ آبادی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ مولوی افہام اللہ لکھنوی۔
 حاشیہ شرح عقائد نسفی، مرتبہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی۔

شرح عقائد کا حاشیہ خیالی

- حاشیہ بر حاشیہ خیالی، مرتبہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی۔
 حاشیہ بر حاشیہ خیالی، مرتبہ مفتی عبدالسلام اعظمی دیوی۔
 حاشیہ بر حاشیہ خیالی، مرتبہ شیخ فرید الدین گجراتی۔
 حاشیہ بر حاشیہ خیالی، مرتبہ مولوی افہام اللہ لکھنوی۔
 حاشیہ بر حاشیہ خیالی، مرتبہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی۔

علامہ تفتازانی کی شرح المقاصد

- حاشیہ شرح مقاصد، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
 حاشیہ شرح مقاصد، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔

شرح الصحائف

- حاشیہ شرح صحائف، مرتبہ شیخ عبدالقدوس خفی گنگوہی۔
 حاشیہ شرح صحائف، مرتبہ مفتی عبدالسلام اعظمی دیوی۔

شرح مواقف

- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی۔
- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔
- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ ملا امان اللہ بناری۔
- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ شیخ قطب الدین بن عبدالحلیم سہالوی
- حاشیہ شرح مواقف، مرتبہ سید محمد زاہد بن محمد اسلم اکبر آبادی۔

شرح مواقف پر سید میر محمد زاہد ہروی کا حاشیہ

- حاشیہ، مرتبہ مفتی محمد اکبر دہلوی۔
- حاشیہ، مرتبہ قاضی احمد سندیلوی۔
- حاشیہ مرتبہ سید محمد قائم الہ آبادی۔
- حاشیہ مرتبہ مولوی محمد عظیم ملانوی۔
- حاشیہ مرتبہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔
- حاشیہ، مرتبہ مولوی امین اللہ بن سلیم اللہ عظیم آبادی۔
- حاشیہ، مرتبہ مولوی احمد پھلواری بن وحید الحق۔
- حاشیہ، مرتبہ قاضی ارتضیٰ علی خاں گویا موی۔
- حاشیہ، مرتبہ شیخ احمد عبدالحق بن محمد سعید انصاری لکھنوی۔
- حاشیہ، مرتبہ شرف الدین اعظمی لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ مولوی حسن بن غلام مصطفیٰ لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ مولوی محمد ولی بن غلام مصطفیٰ لکھنوی

حاشیہ، مرتبہ مولوی مبین بن محبت اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ مفتی ظہور اللہ بن محمد ولی لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔

حاشیہ، مرتبہ مولوی عبدالحق بن فضل حق خیر آبادی۔

تین حاشیہ، القدیمہ، الجدیدہ، الاجد، مرتبہ ملا عبد العلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین فرنگی بکلی لکھنوی۔

حاشیہ، مرتبہ قاضی مبارک بن ادہم فاروقی گویا موی۔

یہ جملہ حواشی مذکورہ بالا سید میر محمد زاہد ہروی کے حاشیہ پر حاشیہ ہیں، سید میر زاہد ہروی کا حاشیہ شرح مواقف پر ہے، قاضی کے حاشیہ پر حاشیہ، مرتبہ قاضی عبدالحق بن محمد اعظم کابلی مالوی۔

وہ کتابیں جو مستقل طور پر علم کلام میں ہیں

العقائد الشریفہ، مرتبہ شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری۔

قواعد العقائد، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم سمنانی کچھوچھو۔

العقائد مرتبہ شیخ حسین بن محمد بن یوسف حسینی دہلوی مدفون گلبرگہ۔

العقائد السنیہ، مرتبہ شیخ عثمان صدیقی سندھی۔

بحر المذاہب، مرتبہ شیخ عبد الوہاب عرف منعم خاں راجکیری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فیوض القدس، مرتبہ شیخ احمد بن سلیمان حنفی گجراتی۔

مفتاح فتوح العقائد، مرتبہ شیخ فتح محمد سندھی برہان پوری سن تصنیف ۱۰۶۰ھ ہے۔

الدرۃ الثمینیۃ فی اثبات علم الواجب، مرتبہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی۔

تلخیص شرح المقاصد، تلخیص شرح المواقف، تلخیص شرح العصدیہ، علم کلام میں

ایک مستقل کتاب، یہ چاروں کتابیں شیخ محمد حسین بن خلیل اللہ بیجاپوری کی ہیں۔

تلخیص المرام فی علم الکلام، مرتبہ شیخ محمد باقر بن محمد علی بیجاپوری۔

مدار الاسلام فی الکلام، مرتبہ شیخ محمد صدیق لاہوری۔

منہج الرشاد لہجۃ المعاد، بزبان فارسی مرتبہ شیخ محمد شجاع بن معز الدین حسینی ہتھکامی فتح پوری۔

الاعتقادیہ، مرتبہ شیخ محمد شاہ کر فاروقی لکھنوی۔

عقائد الصوفیہ، مرتبہ سید محمد حسینی ترمذی کالپوری۔

ملاک الاعتقاد، ماخذ الاعتقاد فی الصحابہ و اہل البیت، یہ دونوں کتابیں شیخ یحییٰ بن

امین عباسی الہ آبادی کی ہیں۔

کتاب النحسین فی مشکلات الکلام، مرتبہ شیخ فخر الدین ضرادی متوفی ۷۳۸ھ۔

درر الأفراد فی غرر العقائد، مرتبہ شیخ عبد القادر بن خیر الدین عمادی جون پوری۔

زبدۃ العقائد، مرتبہ شیخ محمد غوث بن ناصر الدین شافعی مدراسی۔

العقائد الشمسیہ، مرتبہ شمس الدین حسینی لاہر پوری متوفی ۱۲۸۴ھ۔

کشف الغطاء، فارسی زبان میں ایک عمدہ رسالہ ہے، مرتبہ شیخ عبد العزیز بن

عبد الرشید اکبر آبادی۔

البدور البازغہ، علم کلام میں بڑی جلیل القدر کتاب ہے، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

حسن العقیدۃ، ایک عمدہ رسالہ علم کلام میں، مرتبہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

میزان الکلام، علم کلام میں ایک جامع و مانع متن، مرتبہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔

الکمل، مرتبہ شاہ رفیع الدین دہلوی۔

النجاتیہ منظوم، بزبان فارسی، مرتبہ شیخ فاخر بن یحییٰ عباسی الہ آبادی۔

امتحاب العقیدہ، مرتبہ سید علی کبیر بن علی جعفر الہ آبادی۔

المعتقد المعتقد، بزبان عربی مرتبہ مولوی فضل رسول بن عبد المجید بدایونی۔

احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام، مرتبہ مولوی عبدالقادر بن فضل رسول بدایونی۔

الجوامع القادریہ، مرتبہ مولوی عبدالقادر بن ادیس سلہٹی۔

احسن العقائد، بزبان اردو، مرتبہ مولوی عبدالرحمن ادیس سلہٹی۔

عقائد الاسلام، بزبان اردو، مرتبہ مولوی عبدالحق بن محمد میر دہلوی۔

الکلام، اردو زبان میں علم کلام پر ایک جامع کتاب، مرتبہ مولوی شبلی نعمانی۔

فطرۃ الاسلام، بزبان اردو مرتبہ نواب سید علی حسن بن نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

القول الاظہر ترجمہ الفوز الاصح، مرتبہ مولوی محمد بخش فاروقی اندوری۔

کتاب در اثبات واجب الوجود، بزبان اردو، مرتبہ مولوی انوار الحق بن عبداللہ ٹونکی۔

دعوت الحق، مرتبہ حافظ محبت الحق عظیم آبادی۔

عقیدۃ المسلمین، ایک مختصر رسالہ، مرتبہ سید اشرف علی نواز آبادی، متوفی ۱۲۷۳ھ۔

تحفۃ الہند، مرتبہ شیخ عبید اللہ پاپلی، مصنف ۱۲۶۲ھ میں ایمان لائے، جب یہ ہندو

تھے تو ان کا نام انت رام بن کوئی مل تھا۔

المعتقد المعتقد، بزبان اردو، علم کلام پر ایک جامع کتاب، مرتبہ نواب سید صدیق حسن

بھوپالی۔

مصنف نے اس میں وہ تمام مسائل جمع کر دیئے ہیں جو علم کلام کی بڑی کتابوں میں

مذکور ہیں، سن تصنیف ۱۳۰۶ھ ہے۔

اساس التوحید رسالہ بزبان فارسی، مرتبہ مولوی عبد العظیم بن باب اللہ مبارکپوری

سن تصنیف ۱۳۰۴ھ ہے۔

براہین عزیزہ، بزبان اردو، واجب الوجود کے اثبات میں مرتبہ مولوی عبدالعزیز دیوبندی یہ مولانا قاسم نانوتوی کے شاگرد تھے، کتاب کی تصنیف کے زمانہ میں ۱۳۰۸ھ سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا، ممتاز علی نے اس کو ۱۳۰۸ھ میں شائع کیا۔

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر، رسالہ بزبان اردو مرتبہ مولوی شوکت علی بن امیر علی شاہ جہاں پوری، مصنف نے یہ رسالہ ۱۲۸۵ھ میں تصنیف کیا ہے، مصنف شاگرد ہیں مولوی وزیر علی بجنوری اور مولوی محمد نظام شاہ جہاں پوری کے۔

الفاروق بین الحق والباطل، بزبان عربی، سن تصنیف ۱۲۶۸ھ۔
خليفة الرحمن، بزبان عربی، یہ دونوں کتابیں شیخ نور الدین خنی رام پوری کی تصنیف ہیں۔
شہاب ثاقب، ایک جامع کتاب چند ضخیم جلدوں میں، اردو زبان میں مرتبہ مولوی مہدی علی بن حمایت علی شیعہ میرٹھی، اس کتاب میں مصنف نے کلامی مباحث کو اپنے زمانہ کے انداز سے لکھا ہے۔

ہدیۃ الاضنام و ہدایۃ الاسلام، فارسی زبان میں ایک جامع کتاب ہے، اندر من مراد آبادی ہندو مصنف کے تحفۃ الاسلام کی تردید میں یہ کتاب ہے۔
الظفر المبین، ایک ضخیم جلد میں، اندر من ہندو کی کتاب صولۃ الہند کی تردید میں، یہ دونوں کتابیں مولوی سید محمد علی پچھراونی مراد آبادی کی تصنیف ہیں۔
صولۃ الہند، تحفۃ الہند کی تردید میں ہے۔

سوط اللہ الجبار علی متن الکفار، بزبان فارسی چار جلدوں میں، مرتبہ مولوی سید محمد علی پچھراونی، مراد آبادی، اس کتاب میں ہندوؤں کے مذہب کی بھرپور تردید ہے۔
الحق الیقین شرح کشف الغطاء، بزبان فارسی مرتبہ مولوی ایزد بخش اکبر آبادی۔
شرح معرفۃ المذہب، بزبان عربی مرتبہ شیخ محمد عقیق برہان پوری۔
درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق، مرتبہ شیخ فاخر بن یحییٰ عباسی الہ آبادی۔

زبدۃ التحقیق فی فضل ابی بکر الصدیق، بزبان اردو، مرتبہ مولوی ریاست علی شاہ
جہاں پوری۔

معیار المذہب، بزبان فارسی، فضائل صحابہ پر، مرتبہ سید علی اعظم حسینی بخاری پھلواری۔
اصول الایمان فی حب النبی وآلہ من اہل السعادة والایقان، شیخ ابوالخیر محمد سالم بن
سلام اللہ دہلوی کی تصنیف ہے۔

خلاصۃ البیان شرح عقیدۃ عبدالرحمن، مرتبہ قاضی محمد غوث بن ناصر الدین شافعی مدراسی۔
شرح میزان الکلام، ترجمہ حسن العقیدہ، دونوں کتابیں شیخ عبدالقادر بن محمد اکرم
رام پوری کی ہیں۔

رسالہ فی العقائد، مرتبہ شیخ جان محمد خفی لاہوری۔
رسالہ فی اثبات الخرق والالتیام لافلاک، مرتبہ شیخ محمد بن احمد اللہ فاروقی تھانوی۔
ازلۃ الشبهات، نیچریوں کی تردید میں، مرتبہ سید ابوالحسن بن تقی شاہ شیعہ کشمیری لکھنوی۔
الجنب الشرقي فی کفر فرعون الغرقی، بزبان فارسی، مرتبہ سید قطب الہدیٰ بن محمد
واضح حسینی رائے بریلوی۔

نظم الدرر فی سلک شق القمر، بزبان عربی مرتبہ مولوی عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی۔
جنۃ الفردوس رسالہ بزبان عربی مصنف نے اس میں دلائل عقلی و نقلی سے جنت کا
اثبات کیا ہے، مرتبہ شیخ غلام حسین بن نور علی صدنی۔

البراہین الساطعۃ فی اثبات مذہب اہل السنۃ اللامعہ۔
ہل من مزید فی جواز اللعن علی یزید، دونوں کتابیں مولوی نصیر الدین برہان پوری
کی ہیں۔

کف الالسنۃ عن تکفیر الرففۃ، مرتبہ مولوی فخر الدین حسینی الہ آبادی۔

رسالہ، مرتبہ قاضی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی، مصنف نے اس رسالہ میں ثابت

کیا ہے کہ معراج جسمانی اور نزول عیسیٰ کا انکار کفر ہے۔

تنزیہ الفوائد عن سوء الاعتقاد، مرتبہ شیخ محمد عادل ناروی کان پوری۔

رسالہ فی جواز اللعن علی یزید بن معاویہ، مرتبہ سید اشرف بن ابراہیم سمنانی کچھوچھوی۔

الانصاف فی امر فرعون، رسالہ فی ایمان فرعون، یہ دونوں رسالے شیخ محمد افضل بن

عبدالرحمن عباسی الہ آبادی کی تصنیف ہیں۔

الکلام علی فلسفۃ الاسلام، بزبان اردو، مرتبہ مولوی رضا حسین شیعہ لکھنوی۔

حمایت الاسلام، بزبان اردو، جدید علم کلام میں مرتبہ سید احمد بن ابراہیم نقوی شیعہ

لکھنوی، یہ علامہ ہندی کے لقب سے مشہور ہیں۔

تحقیق المملۃ علی ان الاسلام لیس دون الفطرہ، بزبان اردو، مرتبہ مولوی غلام مصطفیٰ

بن امین الدین منوی الہ آبادی۔

حقیقۃ الازدواج، بزبان اردو، مرتبہ مولوی مظہر الحق منوی الہ آبادی۔

انتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح، بزبان عربی۔

قطب الثمر من عقائد اہل الاثر، بزبان عربی۔

اخلاذ الفواد الی توحید رب العباد، بزبان اردو۔

اخلاص التوحید للمحمد المجید، بزبان اردو۔

التفیک عن انحاء التشکیک، بزبان اردو۔

سائق العباد الی صحۃ الاعتقاد، بزبان اردو۔

فتح الباب بعقائد اولی الالباب، بزبان اردو۔

اللواء المعقود لتوحید الرب المعبود، بزبان اردو۔

دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن، بزبان اردو۔

دعوة الداعی الی اثار الاتباع علی الابتداع، بزبان اردو۔

مذکورہ بالا جملہ کتب نواب سید صدیق حسن بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

تعلیم الدین، تکمیل الیقین، الانتباہات المفیدہ فی الاشتباہات الجدیدہ، یہ کتابیں مولانا اشرف علی تھانوی کی ہیں۔

کتاب عصمۃ الانبیاء، بزبان عربی، مرتبہ قاضی دوست محمد کابلی ٹوکی۔

رسالہ، مرتبہ قاضی نجم الدین علی خاں کاکوروی، مصنف نے اس میں ابن کمونہ بغدادی کے شبہات کا جواب دیا ہے۔

رسالہ در بحث برہان تمناع، بزبان عربی مرتبہ شاہ رفیع الدین دہلوی۔

رسالہ فی اثبات شق القمر، بزبان فارسی، مرتبہ شاہ رفیع الدین دہلوی، اس رسالہ میں شاہ صاحب نے معجزہ شق القمر کو دلیل عقلی سے ثابت کیا ہے اور فلاسفہ کے دلائل کو انہیں کے اصول سے باطل کیا ہے۔

عمدۃ الکلام فی اثبات الخرق والالتزام، مرتبہ مولوی مجیب اللہ لکھنوی۔

قصد السبیل الی ذم الکلام والتاویل، عقیدۃ السنی، یہ دونوں رسالے نواب سید صدیق حسن بھوپالی کی تصنیف ہیں۔

التحقیق المقبول فی اثبات ایمان آباء الرسول، مرتبہ مولوی وکیل احمد سکندر پوری۔
التحقیق المزید فی لعن یزید، رفع الشقاق عن اعجاز الانشقاق، یہ دونوں کتابیں بھی مولوی وکیل احمد سکندر پوری کی ہیں۔

التنبیہ علی التزییہ، مرتبہ مفتی محمد سعید بن صبغۃ اللہ مدراسی۔

التشہید بالادلۃ المعقولۃ والمنقولۃ بمالامزید علیہ، یہ کتاب قاضی فضل الرحمن قریشی بردوانی کی کتاب کلمۃ الحق کی تردید میں ہے۔

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین، اقامۃ القیامۃ علی طاعن بنی تہامہ، سلطۃ المصطفیٰ علی کل الوری، نانی الغی عن نبورہ انار کل شیء، ہدی الحیر ان عن نفی الغی عن شمس الاکوان، محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الدلائل القاطعه في تحقيق الفرقۃ الناجیہ، مرتبہ مولوی عبد السبحان بن محسن ناروی الہ
آبادی۔

امداد السنین بانقصار، ہم من المبتدعین، مرتبہ مولوی سید امداد العلی اکبر آبادی۔

تبشیر الاصفیاء، باثبات حیاة الانبیاء، مرتبہ مولوی مشتاق احمد خفی انبیٹھوی۔

مصائب الفلام، مرتبہ مولوی نجم الدین حسین قادری، مصنف نے اس کتاب میں

ان لوگوں کی تردید کی ہے جو تینوں پہلے خلفا کو حضرت علی سے بہمہ وجوہ افضل مانتے ہیں۔

وہ رسالے جن میں یہ بحث ہے کہ زمین کے ہر طبقہ میں انبیاء کرام کا وجود ہے

دفع الوسواس فی اثر ابن عباس، مرتبہ مولوی عبدالحی فرنگی محلی لکھنؤی۔

زجر الناس على انكار اثر ابن عباس، الآيات المبينات على وجود الانبياء في الطبقات،

یہ دونوں کتابیں بھی مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی تصنیف ہیں۔

فتاویٰ بے نظیر، مرتبہ مولوی عبدالغفار کان پوری، اس فتویٰ میں حضرت ابن عباس

کے اثر کی تردید ہے۔

استواء علی العرش کی بحث پر کتابیں

الانتہاء فی مسئلۃ الاستواء، مرتبہ مولوی وحید الزماں لکھنوی بن مسیح الزماں۔

بشارۃ اہل الایمان، القول الفاصل بین الحق والباطل، یہ دونوں کتابیں مولوی عبدالقادر ارکائی کی ہیں۔

وہ کتابیں جو مسائل امکان کذب باری اور امتناع کذب باری میں لکھی گئی ہیں
عجلۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب، بزبان عربی، مرتبہ مفتی عبداللہ بن صابر علی
ٹونکی، مصنف نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہیں ہے۔

تحفۃ العلماء، بزبان عربی، مرتبہ مولوی سکندر علی خاں خالص پوری۔

دو صد تازیانہ برسر جہود زمانہ، مرتبہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی۔

حفظ الایمان، مرتبہ مولوی محمد حسین تمنا، یہ کتاب مولانا اسماعیل شہید دہلوی اور اس
مسئلہ میں ہم خیال علما کی تردید میں لکھی گئی ہے۔

دافع البہتان، بزبان اردو، ایک عالم کی کتاب ہے، حفظ الایمان کی تردید میں۔

جہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل، مرتبہ مولانا محمود حسن محدث دیوبندی متوفی

۱۳۳۹ھ۔

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ہندوستان میں امکان کذب اور امتناع کذب کا مسئلہ ایک زمانہ میں علما کے درمیان نزاع و
جدال کا باعث رہا ہے، بعض علما کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ
بولنے پر قادر نہیں ہے، اس کے برخلاف کچھ علما کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے پر قدرت

ہے، لیکن وہ جھوٹ بولتا نہیں، اس گروہ کے سرخیل مولانا اسماعیل شہید دہلوی ہیں۔ (مترجم)
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امکان نظیر اور امتناع نظیر کے مسئلہ پر کتابیں

یک روزی، مرتبہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر و مثل عقلاً ممکن ہے، لیکن پایا نہیں جائے گا۔

رسالہ فی امتناع النظیر، مرتبہ مولانا فضل حق بن فضل امام خیر آبادی، مصنف نے اس رسالہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مثل و نظیر کا وجود محال ہے اور مصنف نے اس رسالہ میں شاہ اسماعیل شہید دہلوی کی رائے کی سخت تردید کی ہے۔

رسالہ در تردید مولانا فضل حق و تائید شاہ اسماعیل شہید دہلوی، مرتبہ مولوی سراج الدین بجنوری۔

آنحضور ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت پر کتابیں

منتہی المقال شرح حدیث لا تشدوا الرحال، بزبان عربی، مرتبہ مفتی صدر الدین خاں آزر دہلوی۔

احسن المقال شرح حدیث لا تشدوا الرحال، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔

القول المحقق المحکم فی زیارة قبر الحبيب المکرم، مرتبہ مولوی بشیر بدر الدین سہوانی۔

الکلام البہر، القول المحکم کی تردید میں، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی،

بعضوں نے مولانا عبدالحی کے شاگرد عبد الجبار کو اس کتاب کا مصنف بتلایا ہے۔

القول المنصوف فی زیارة سید القبور، مرتبہ مولوی بشیر الدین بدر الدین سہنوانی، یہ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب الکلام المبرم کی تردید میں ہے۔

الکلام المبرور، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی، یہ کتاب القول المنصور کی تردید میں ہے، بعضوں نے اس کتاب کا مصنف مولانا عبدالحی کے شاگرد عبدالعزیز کو بتلایا ہے۔

اتمام الحجۃ علی من اوجب الزیارة کالحجۃ، اس کتاب کا دوسرا نام، المذہب الماثور فی زیارة سید القبور ہے، مرتبہ مولوی بشیر بن بدرالدین سہوانی۔

السعی المشکور، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی سن تصنیف ۱۲۹۴ھ ہے، یہ کتاب المذہب الماثور کی تردید میں ہے۔

تقریب المرام الی زیارة سید الانام، مرتبہ مولوی عبداللہ قدھاری مدرس درآگرہ یہ کتاب القول المحقق المحکم کی تردید میں ہے۔

وہ کتابیں جو شرک و بدعت کے مسائل و مباحث میں ہیں

رد الاشراک، رسالہ بزبان عربی، تقویۃ الایمان شرح رد الاشراک باب اول،

بزبان اردو، دونوں کتابیں شاہ اسماعیل شہید دہلوی کی ہیں۔

تذکیر الاحوال رد الاشراک کے باب ثانی کی شرح مرتبہ مولوی محمد سلطان بریلوی۔

نصیۃ المسلمین، بزبان اردو مرتبہ مولوی خرم علی بلہوری۔

راہ سنت رسالہ منظوم، بزبان اردو مرتبہ مولوی اولاد حسن حسینی بخاری قنوجی۔

الشوارق المکیہ لدفع الکلمات البدعیہ، بزبان عربی مرتبہ مولوی انوار اللہ بن محمد سلیم

حنفی چانگامی۔

نسیم الحرمین، بزبان عربی، مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

قوة الایمان، بزبان عربی، مرتبہ مولوی کرامت علی جون پوری۔

رسالہ، مرتبہ مولوی عبد الجبار بن جمال اللہ کما سوی، یہ رسالہ قوت الایمان کی تردید میں ہے۔

البوارق الحمدیہ، ترجمہ رحم الشیاطین النجدیہ، تصحیح المسائل فی الرد علی ماء مسائل۔
سیف الجبار، فوز المؤمنین، تلخیص الحق، احقاق الحق، یہ جملہ کتابیں شیخ فضل بن رسول بن عبد المجید بدایونی کی ہیں اور یہ سب کتابیں سید احمد شہید اور ان کے شیوخ اور ان کے مریدین کی تردید میں لکھی گئی ہیں۔

تحقیق الحق الحسین فی اجوبہ مسائل الاربعین، مرتبہ شیخ احمد سعید بن ابوسعید مجددی دہلوی۔

صیانت الاناس عن وسوسۃ الخناس، مرتبہ علامہ حیدر علی حسینی ٹونکی۔
السوائق الالہیہ فی الرد علی الہابیہ، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی، فضل بن رسول کی البوارق الحمدیہ کی تردید میں یہ کتاب ہے۔

الطوارق الاحمدیہ، بزبان فارسی، مرتبہ مولوی محبت احمد بدایونی سن تصنیف ۱۲۸۸ھ ہے، یہ کتاب السوائق الالہیہ کی تردید میں لکھی گئی ہے، اس میں وہابیت کی تردید کی گئی ہے۔
تفہیم المسائل، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔

سراج الایمان، تقویۃ الایمان کی تردید میں جو کتاب لکھی گئی ہے اس کا یہ جواب ہے، مرتبہ مولوی سراج احمد حسینی سہوانی۔

تزکیۃ الایقان، تقویۃ الایمان کی تردید میں، مرتبہ مولوی نفی علی بن رضا علی بریلوی۔
ازالۃ الشکوک والاوامام، تقویۃ الایمان کی تردید میں، مرتبہ مولوی فخر الدین حسینی الہ آبادی۔

العجالہ فی ازالۃ الازالہ، ازالۃ الشکوک والاوامام کی تردید میں، مرتبہ مولوی شکر اللہ اعظم گڑھی۔

خیر المقالہ فی ازالۃ العجالہ، مرتبہ مولوی عبدالسبحان بن محسن ناروی۔
منجی المؤمنین، مرتبہ قاضی محمد حسین۔

الدین الخالص، بزبان عربی، دو جلدوں میں، مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا، مطبع
احمدی میں نواب سید صدیق حسن خاں بھوپالی کے مصارف سے یہ کتاب چھپی ہے اور عام
طور پر ان کی تصنیفات کی فہرست میں سمجھی جاتی ہے۔

ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضرع، بزبان فارسی مرتبہ مولانا اسماعیل
شہید دہلوی۔

اصباح الحق الصریح فی احکام المحدث والقیح، الوسیلة الجلیلہ، یہ دونوں کتابیں
مولوی وکیل احمد سکندر پوری کی ہیں۔

احقاق الحق، وہابیوں کی تردید میں، مرتبہ سید بدرالدین متونی ۱۲۵۷ھ۔
سیف المبتدعین، مرتبہ قاضی عبدالنبی احمد گری۔

الصاعقة الربیة علی الفرقة الوہابیة الکذابیة، مرتبہ مولوی نصیر الدین برہان پوری۔
صیلة المؤمنین عن شرا المبتدعین، مرتبہ مولوی عبدالعزیز بن احمد اللہ رحیم آبادی بہاری۔
سفیة النجاة، بزبان فارسی ایک ضخیم جلد میں، مرتبہ شیخ محمد سعید اسلمی مدراسی۔
فصل الخطاب فی المحاکمہ، مرتبہ شیخ عبداللطیف قادری ویلوری۔

تفرقة السنة والبدعة، بزبان فارسی، مرتبہ مولوی فخر الدین حسینی الہ آبادی۔
رد الشک رسالہ، بزبان فارسی، مرتبہ شیخ مجاہد ولایت علی بن فتح علی عظیم آبادی۔
تبیان الشک والبدعة، مرتبہ شیخ مجاہد ولایت علی بن فتح علی عظیم آبادی۔
بت شکن رسالہ فی ابطال بدعة الصراخ، مرتبہ مولوی عنایت علی عظیم آبادی۔
الدعوة الی سید الامام، مرتبہ مولوی ولایت علی بن فتح علی عظیم آبادی۔

تحقیق الحقیقہ، رسالہ بزبان اردو، مرتبہ ظہور علی، یہ کتاب بھرت پور میں شائع

ہوئی، مآۃ مسائل اور تقویۃ الایمان کی تردید میں لکھی گئی ہے، اس کتاب میں تصریح ہے کہ شاہ اسماعیل شہید اور شاہ اسحاق محدث دہلوی، نجدیہ و ہابیہ مذہب پر تھے اور تقویۃ الایمان در حقیقت شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کی شرح ہے۔

طریقۃ المسلمین، بزبان اردو رسالہ کے مصنف کا نام نہیں معلوم ہوا، یہ ایک بڑا مفید اور عمدہ رسالہ ہے، بدعت سے اجتناب کی تحریض اور سنت کی اتباع پر بڑے عمدہ انداز سے لکھا گیا ہے، ۱۲۷۱ھ میں دہلی میں یہ رسالہ چھپا ہے۔

عجائب نافعہ، رسالہ بزبان فارسی اس میں بدعت کے مفہوم کی وضاحت و تحقیق کی گئی ہے، اس کے مصنف مولوی سید ابوالحسن نقشبندی ہیں، غالباً یہ سید ابوالحسن نصیر آبادی ہیں۔

میلا دو قیام کے مسائل و مباحث پر کتابیں

اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام، مرتبہ مولوی سلامت اللہ بن برکت اللہ بدایونی کان پوری۔

اذقۃ الآثام لمنہی المولد والقیام، مرتبہ مولوی نقی علی بن رضا علی حنفی بریلوی۔
مظاہر الحق رسالہ اثبات میلا دو قیام میں، مرتبہ مولوی رضا علی بن سخاوت علی بنارس۔
سیف الاسلام المسلول علی المناع العمل المولد والقیام، مرتبہ مولوی عبدالقادر بن فضل اللہ رسول عثمانی بدایونی۔

الطریقۃ الحسنہ فی اثبات المولد والقیام، مرتبہ مولوی رحمان علی بن شیر علی ناروی۔
الانوار السلطعہ فی اثبات المولد والفتاح، مرتبہ مولوی عبدالسمیع رام پوری سہارن پوری۔
دافع الاوہام فی المولد والقیام، مرتبہ مولوی عبدالسمیع رام پوری سہارن پوری۔

بدلت العبادالی آداب محفل المیلا، مرتبہ مولوی عبدالغفار بن عالم علی لکھنوی کان پوری۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسالہ فی تحقیق المولود والقیام، بزبان عربی، مرتبہ مولوی عبدالعلی نگرانی۔

غنیۃ الکلام فی البطل علی المولود والقیام، بزبان فارسی مرتبہ مولوی بشیر الدین عثمانی قنوجی۔

کلمۃ الحق، بزبان فارسی مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

اعلاء کلمۃ الحق، مرتبہ سید سبط احمد سہوانی۔

قانع البدع، مرتبہ سید محمد طاہر بن غلام جیلانی حسینی رائے بریلوی۔

البرایین القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ، مرتبہ مولوی خلیل احمد انیسٹھوی۔

ارشاد العتودالی ادب المولود، مرتبہ مولوی وکیل احمد سکندر پوری۔

نہلیۃ الارشادالی محفل المیلاد، عربی زبان میں ایک جامع کتاب، سن تصنیف ۱۳۳۷ھ،

ان دونوں کتابوں کے مصنف مولوی عین القضاۃ حیدر آبادی لکھنوی بن محمد وزیر ہیں۔

ہادی المہملین، مرتبہ مولوی ناصر الدین قادری دہلوی، یہ کتاب میلاد قیام کے

اثبات میں اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی شاہ اسحاق دہلوی مہاجر مکی کی تردید میں ہے۔

سماع موتی، نذر و ذبیحہ، استعانت، شفاعت، تبرکات، تعزیہ، اذان کے وقت

انگوٹھوں کو بوسہ دینے پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں

بصارۃ العینین، مرتبہ قاضی بشیر الدین عثمانی قنوجی، اس کتاب میں ثابت کیا گیا

ہے کہ اذان کے وقت انگوٹھوں کو بوسہ دینا منع ہے۔

رسالہ، مرتبہ مولوی سلامت اللہ کان پوری۔

رسالہ، مرتبہ مولوی تراب علی لکھنوی۔

ان دونوں رسالوں میں عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانفہ کو جائز ثابت کیا گیا ہے۔

تحقیق الامور فی حدود الفاتحہ والنذر، مرتبہ مولوی عبدالعلی نگرانی۔

رسالہ، مرتبہ سید اعظم حسینی پھلواروی سن تصنیف ۱۲۸۲ھ ہے، اس رسالہ میں تعزیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو باطل کہا گیا ہے۔

زبدۃ الصالح فی احکام الذبائح، مجموع الرسائل فیما اہل بہ لغیر اللہ، اس مجموعہ کا ایک رسالہ اور اس سے اوپر مذکورہ کتاب مولوی تراب علی لکھنوی کی تصنیف ہے۔
تحریم الحرام فیما اہل بہ لغیر اللہ، مرتبہ سید محمد زاہد حسنی حسینی رائے بریلوی۔
کتاب، مرتبہ مولوی عنایت علی بن کرامت علی اسرائیلی حیدر آبادی، مصنف نے اس کتاب میں سماع موتی، مذور، ذبیحہ، استعانت، شفاعت اور تبرکات کے مسائل پر بحث کی ہے۔

رسالہ فی تقبیل الالبہامین عند الاذان، مرتبہ مولوی عنایت علی بن کرامت علی اسرائیلی حیدر آبادی۔

کتاب، مرتبہ مولوی غلام رسول محدث قلعوی، مصنف نے اس کتاب میں جمعۃ الوداع میں قضاء عمری کے نام سے چار رکعت نماز پڑھنے کو باطل کہا ہے۔
الفائحہ فی جواز الفاتحہ، مرتبہ مولوی فخر الدین حسینی الہ آبادی۔
رسالہ فی ابطال الضرائح، مرتبہ شیخ شمس الحق امیر علی محدث ڈیانوی عظیم آبادی، مصنف نے اس میں تعزیہ کو حرام بتلایا ہے۔

شفاعۃ السائل تحقیق المسائل، حقیقۃ الشفاعۃ، یہ دونوں کتابیں مولوی عبدالقادر بن فضل رسول بدایونی کی ہیں۔

الاستشفاع والتوسل بآثار الصالحین وسید الرسل، مرتبہ شیخ عمر بن فرید حنفی دہلوی۔
النتیجۃ فی جواز التیجۃ، مرتبہ مولوی وکیل احمد سکندر پوری۔

لباب النقاخ فی احکام الذبائح، مرتبہ مولوی نصیر الدین برہان پوری۔

رسالہ مرتبہ مولوی عبدالحکیم پنجابی، اس رسالہ میں مصنف نے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی کی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کی تردید کی ہے۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

السيف المسلول على من انكر قد الرسول، مرتبہ شیخ فرید الدین شہید دہلوی۔

رسالہ مرتبہ مولوی بشیر بن بدر الدین فاروقی سہوانی، اس رسالہ میں مصنف نے صوفیہ کے یہاں مروجہ بیعت کو واجب بتلایا ہے۔

الاہلال لفیض الاولیاء بعد الوصال، انہار الانوار من یم صلوة الاسرار، از ہار الانوار من ضیاء صلوات الاسرار، طوابع النور فی حکم السرج علی القبور، حیاۃ الموات فی سماع الاموات، منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین، نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوباء، السعی المشکور فی ابداء الحق المحجور، البارقۃ الشارقة علی مارقة المشارقة، یہ جملہ کتب مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی ہیں۔

ہفت مسئلہ، مرتبہ شیخ الکل حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب اصلاً مولانا اشرف علی تھانوی کی تصنیف ہے، حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اپنی طرف منسوب کیے جانے کو قبول فرمالیا تھا۔

اصلاح الخیال، مرتبہ مولانا اشرف علی تھانوی۔

بنیان الایمان، وحدۃ الوجود کی تردید میں بزبان اردو، مرتبہ محمد شاہ مرزا مہدی شیعہ۔

۱۔ مرنے والے کے انتقال کے تیسرے دن قرآن پڑھا جاتا ہے اور کھانا پکتا ہے جس میں میت کے اعزہ و

احباب اور فقراء و مساکین مدعو ہوتے ہیں، ہندوستان میں اس رسم کے جواز و عدم جواز میں اختلاف ہے۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تیسرا باب

علوم عقلیہ اور فنون نظریہ میں

اس میں چھ فصلیں ہیں

۱۔ علم مباحثہ و مناظرہ میں

۲۔ علم منطق میں

۳۔ طبعیات والہیات میں

۴۔ علم ریاضی میں

۵۔ فن حکمت عملی میں

۶۔ فن طب میں

پہلی فصل

فن مباحثہ و مناظرہ میں

فن مناظرہ وہ علم ہے جس میں بحث کرنے والوں کے درمیان گفتگو اور بحث کا طریقہ بتلایا جائے، اس علم کا موضوع وہ دلائل ہیں جن سے مخالف کے سامنے اپنا دعویٰ ثابت کیا جائے۔

اس علم کے اصول و مبادی وہ معلومات ہیں جو ظاہر اور بدیہی ہوتے ہیں اور اس علم کی غرض طریقہ مناظرہ میں مہارت حاصل کرنا تاکہ حق بات ثابت ہو جائے، اور خلط مبحث نہ ہو۔

علم منطق کی طرح یہ علم بھی تمام علوم کا خادم اور آلہ ہے، کیوں کہ اس علم میں فریقین کسی چیز کے بارے میں حق بات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس علم کا مقصد مخالف پر محض الزام رکھنا نہیں ہے۔

مسائل علمیہ کی تعداد دن بدن بڑھتی رہتی ہے اور نئے نئے سوالات سامنے آتے رہتے ہیں، چوں کہ لوگ ذہن و مزاج کے اعتبار سے ایک معیار پر نہیں ہوتے ہیں، اس لیے مسائل و مباحث میں اختلاف رائے ناگزیر ہے اور ہر فریق اپنے دعوے کے اثبات اور فریق ثانی کے خیال کی تردید کی فکر کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسی گفتگو ان اصول و شرائط محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ساتھ ہو جو فریقین کے نزدیک تسلیم شدہ ہوں، ورنہ ضد اور ہٹ دھرمی کی بات ہوگی، اس لیے ضروری ہے کہ کچھ ایسے اصول و قواعد ہوں جن کی رعایت دونوں فریق کے لیے ضروری ہوتا کہ غلط اور صحیح کے درمیان امتیاز ہو سکے، اس فن پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے کچھ متن ہیں اور کچھ متاخرین کی شرحیں ہیں، ان میں سے شمس الدین سمرقندی کی آداب، عضد الدین ایبکی کی آداب، سید شریف جرجانی کی شریفیہ اور طاشکبری زادہ کی آداب ہیں۔

فن بحث و مناظرہ میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

رشیدیہ، مرتبہ شیخ دیوان محمد رشید بن مصطفیٰ عثمانی جون پوری متوفی ۱۰۸۳ھ یہ کتاب میر سید شریف جرجانی کی شریفیہ کی شرح ہے، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں یہ کتاب بہت زیادہ متداول ہے۔

الآداب الباقیہ، مرتبہ شیخ عبدالباقی بن غوث الاسلام صدیقی جون پوری یہ بھی شریفیہ کی شرح ہے، اس کا سن تصنیف ۱۰۶۰ھ ہے۔

الابحاث الباقیہ، شیخ عبدالباقی صدیقی جون پوری نے اپنے استاد ملا محمد بن محمد جون پوری کے حسب حکم و ایما شریفیہ کی دوسری شرح بھی لکھی ہے، اس کتاب میں مصنف نے رشیدیہ کے بعض مندرجات پر بڑی فاضلانہ بحث کی ہے۔

نور الانوار، مرتبہ شیخ نور الدین جعفر بن عزیز اللہ مداری جون پوری متوفی ۱۰۹۳ھ یہ کتاب ”الابحاث الباقیہ“ کی تردید میں ہے۔

الآداب الرسولیہ، مرتبہ شیخ عبدالرسول۔

حاشیہ رشیدیہ، مرتبہ ملا امان اللہ بناری بن نور اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الہدیۃ المختاریہ، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی یہ العصد یہ کی شرح ہے، سن تصنیف

۱۲۸۲ھ ہے۔

الآداب المعینیہ مرتبہ شیخ معین الدین حسینی کاظمی کڑوی فارسی زبان میں فن مناظرہ

پر یہ ایک رسالہ ہے۔

الآداب الصادقیہ، مرتبہ شیخ محمد صادق بن ابوالبقا حسینی جون پوری۔

حاشیہ عضدیہ، مرتبہ شیخ محمد صادق بن ابوالبقا حسینی جون پوری۔

مبادی المناظرہ، اصول المناظرہ، فن مناظرہ پر اردو زبان میں دو رسالے ہیں، دونوں

کے مرتب مولوی تراب علی بن غلام علی بن نور الدین صدیقی خان پوری بلند شہری ہیں۔

دوسری فصل

علم منطق میں

منطق نام ہے ان قواعد کلیہ کا جن کی پابندی سے ذہن نظر و فکر میں غلطی سے بچتا ہے، اس علم کا موضوع وہ معلوم تصورات و تصدیقات ہیں جن سے مجہول تصورات و تصدیقات حاصل ہوں، اس علم کی غرض جیسا کہ تعریف سے ظاہر ہے، ذہن انسانی کا فکر و نظر کی غلطی سے بچنا اور اس علم کا نفع علوم عقلیہ کو صحیح طور سے حاصل کرنا ہے، فارابی نے اس علم کو رئیس العلوم اور ابن سینا نے خادم العلوم کہا ہے۔

منطق کے بنیادی اصول نو ہیں، کلیات، تعریفات، تصدیقات، قیاس، برہان، خطابت، جدل، مغالطہ، شعر۔

تاریخ سے یہ بات معلوم ہے کہ اس علم کا موسس اور مدون ارسطو ہے اور اسی وجہ سے ارسطو کو معلم اول کہا جاتا ہے، اس علم کی ترقی پر اس عہد کے بادشاہ نے پانچ سو دینار اور سالانہ ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا، ارسطو کی جملہ کتب مشرقی رومن امپائر کے علاقہ مورہ میں محفوظ تھیں، عباسی خلیفہ مامون رشید کو علوم عقلیہ اور متقدمین کے علوم سے دلچسپی ہوئی ہے تو اس نے رومی شہنشاہ کے پاس قاصد بھیج کر یہ کتابیں اس سے طلب کیں، ابتدا میں رومی شہنشاہ نے کتابیں بھیجنے سے انکار کیا، مامون کو غصہ آیا اور اس نے رومی مملکت

پرفوج کی چڑھائی کا حکم دے دیا، جب رومی شہنشاہ کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے پادریوں اور عیسائی مذہب کے دوسرے پیشواؤں کو بلا کر مشورہ کیا اور ان لوگوں نے اپنے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ مسلمان بادشاہ کے پاس کتابیں بھیج دیں، کیوں کہ یہ کتابیں مسلمانوں کے عقائد میں کم زوری پیدا کر دیں گی اور دین پر سے ان کا عقیدہ متزلزل ہو جائے گا، رومی بادشاہ نے اس رائے کو پسند کیا اور مامون کے پاس کتابیں بھیجوا دیں، مامون نے لائق مترجمین کے ذریعہ ان کتابوں کا ترجمہ کرایا، ان مترجمین میں حنین بن اسحاق ثابت بن قرہ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

ان مترجمین نے ان کتابوں کے ترجمہ کیے لیکن ہر ایک کا ترجمہ ایک دوسرے سے بہت مختلف تھا اور یہ باقاعدہ مہذب و مرتب نہیں تھے، منصور بن نوح سامانی نے ابونصر فارابی کو ان تراجم کی تلخیص و تہذیب کا حکم دیا، فارابی نے ان کو مہذب و تلخیص کیا، اسی وجہ سے فارابی کو معلم ثانی کہا جاتا ہے لیکن اب بھی یہ ترجمے مبعضہ کی شکل میں نہیں آئے تھے اور یہ سارا ذخیرہ اصفہان کے کتب خانہ میں سلطان مسعود کے زمانہ تک محفوظ رہا، اصفہان کے کتب خانہ کا نام صوان الحکمت تھا، فارابی نے ان ترجموں کو باقاعدہ مہذب و مرتب اور کتابی شکل میں اس لیے نہیں کیا کہ اس کے مزاج میں سیر و سیاحت کا غلبہ تھا۔

سلطان مسعود کے شاہی طبیب کی حیثیت سے ابن سینا نے دربار میں رسوخ حاصل کیا اور درجہ وزارت تک پہنچا اور اس کتب خانہ سے استفادہ کیا، چنانچہ اس نے اس کتب خانہ کی کتابوں کا خلاصہ لکھا اور کتاب الشفا کے نام سے ایک کتاب فن معقولات میں لکھی۔

بوعلی سینا سلطان مسعود کے دربار ہی میں تھا کہ کتب خانہ میں آگ لگ گئی، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خود بوعلی سینا نے ان کتابوں کو اس لیے ضائع کر دیا کہ اب وہ جو کچھ لکھے گا اپنی طرف منسوب کرے گا، لیکن یہ بوعلی سینا کے دشمنوں کی رائے ہے، اس کی کوئی اصلیت نہیں جیسا کہ مدیۃ العلوم میں مذکور ہے، فن منطق میں جو مبسوط اور جامع کتابیں لکھی گئی ہیں وہ یہ ہیں: البحر الخضم و منطق الشفا، مرتبہ بوعلی سینا، شیخ بوعلی سینا نے یہ کتاب بغیر کسی کتاب کی

مراجعت کے لکھی ہے۔

بیان الحق، مطالع الانوار، المناجیح، کشف الاسرار، ان سب کتابوں کے مصنف خوشنچی ہیں۔

جامع الدقائق، مرتبہ کاتبی۔

تعدیل المیزان، مرتبہ صدر الشریعہ۔

معیار الافکار، محک النظر، یہ کتاب امام غزالی کی تصنیف ہے۔

شمسیہ، تہذیب، یہ دونوں ملا سعد الدین تفتازانی کی تصنیف ہیں۔

میزان المنطق، ایسا غوجی، صغریٰ، کبریٰ، یہ چاروں کتابیں میر سید شریف میر جرجانی

کی تصنیف ہیں۔

فن منطق میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

سلم العلوم، مصنفہ قاضی محبت اللہ بہاری، ہندوستان میں اس کتاب کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نصاب درس میں یہ کتاب بڑی اہمیت رکھتی ہے، اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئی ہیں۔

غایۃ العلوم و معارج الفہوم، مصنفہ شیخ حسن بن غلام مصطفیٰ انصاری لکھنوی، یہ کتاب بھی وقت و متانت میں سلم کے مثل ہے۔

مرقاۃ فن منطق میں ایک بہترین رسالہ ہے، مصنفہ مولانا فضل امام فاروقی خیر آبادی

بن محمد ارشد۔

اسلم فن منطق میں ایک جامع متن ہے، مرتبہ مولانا سخاوت علی جون پوری۔

فن منطق میں ایک بہترین متن، مرتبہ شاہ رفیع الدین دہلوی۔

رسالۃ العرفان، مرتبہ مولانا عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی۔

معیار المنطق، اردو زبان میں فن منطق میں ایک جامع کتاب ہے اور شاید اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں منطق پر یہ پہلی کتاب ہے، مصنف نے بہت عمدہ طریقہ سے اس کتاب میں منطق کے مسائل بیان کیے ہیں۔

البناء المرفوع، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

الدرة البہیة مختصر شمسیہ، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

مبادی الحکمت، مرتبہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔

رسالہ فن منطق میں، مرتبہ شیخ حبیب اللہ قنوجی۔

الدرر المنظور فن منطق میں، مرتبہ مولوی تراب علی خیر آبادی، متوفی ۱۲۴۲ھ نواب

مدرس نے اس رسالہ کی تصنیف پر مصنف کو بطور انعام سات ہزار روپے دیے تھے۔

الانوار المشرقیہ فی الاسرار المنطقیہ، التالیفات التمثیلیہ، یہ دونوں کتابیں عبدالرحیم بن

مصاحب علی گورکھ پوری ساکن کلکتہ کی ہیں۔

رسالہ در منطق، مرتبہ مولوی حیدر بن ملا حسین لکھنوی۔

ہدایۃ المسلمین، فن منطق میں، فارسی زبان میں ایک منظوم رسالہ ہے، مرتبہ مولوی

عبدالاعلا بن کریم اللہ بناری متوفی ۱۲۷۴ھ۔

مطالع خورشید، مرتبہ مولوی غلام امام بن مشہور خاں حیدر آبادی۔

رسالہ در منطق، مرتبہ شیخ نظام الدین بن مہدی علی دہلوی۔

معین الغائبین فی رد المغالطین، مرتبہ مولانا عبدالحمید بن امین اللہ لکھنوی۔

نبراس الفطانہ، مصنفہ مولوی علی عباس چریا کوٹی۔

تصدیق الصدوق، مصنفہ مولوی علی محمد بن سید محمد شیعہ لکھنوی۔

المنطق، رسالہ بزبان اردو، مصنفہ حافظ عبداللہ غازی پوری۔

اصول المنطق، مصنفہ ابوصالح کان پوری۔

التحقیق الانیق فی التصور والتصدیق، مصنفہ قاضی عبدالرحمن۔

مرقات الاذہان فی علم المیزان، مرتبہ سید معین الدین کاظمی کڑوی۔

دوۃ المیزان، مصنفہ مولوی یوسف علی گویا منوی۔

حل المغلق فی بحث المحجول المطلق، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی۔

الکلام الوہبی، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی، یہ کتاب قطبی کی بعض عبارتوں

کی توضیح و تفسیر میں ہے۔

شرح و حواشی

شرح مطالع، مرتبہ شاہی بیک صاحب سندھ۔

شرح مطالع، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔

شرح شمس، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

حاشیہ شرح شمس، مرتبہ سید محمد بن علی بن شہاب ہمدانی۔

حاشیہ شرح شمس، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

حاشیہ شرح شمس، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔

حاشیہ شرح شمس، مرتبہ شیخ جمال الدین بن رکن الدین گجراتی۔

حاشیہ شرح شمس، مرتبہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

شمس کی بحث غلطیات کی شرح مصنفہ شیخ محمد قائم بن شاہ میر الہ آبادی، التضاہات،

شرح غلطیات، مرتبہ شیخ عبدالحلیم بن امین اللہ۔

حاشیہ شرح غلطیات، مرتبہ مولوی افہام الدین بن انعام اللہ لکھنوی۔

بدیع المیزان شرح میزان المنطق، مصنفہ شیخ عبداللہ داد تلپنی۔

سراج المیزان شرح میزان المنطق، مرتبہ مفتی شرف الدین رام پوری۔

الکلام الفائق شرح میزان المنطق، بزبان فارسی مرتبہ مولوی احمد حسن بن عظیم الدین ارکائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- شرح میزان المنطق، مرتبہ شیخ سراج الحق بن فیض احمد بدایونی۔
 شرح میزان المنطق، مرتبہ مولوی محمد سعید بن واعظ علی عظیم آبادی۔
 شرح تہذیب المنطق، مرتبہ مفتی عبدالسلام دیوی۔
 شرح تہذیب المنطق، مرتبہ شیخ نور الدین بن محمد صالح گجراتی۔
 شرح تہذیب المنطق، مرتبہ شیخ عبدالباسط بن رستم علی قنوجی۔
 شرح تہذیب المنطق، مرتبہ شیخ شرف الدین پھلواروی۔
 شرح تہذیب المنطق، بزبان اردو، مرتبہ شیخ عبدالرحمن غازی پوری۔
 شرح تہذیب المنطق، مرتبہ مولوی عبدالغفور رمضان پوری۔
 شرح ضابطۃ التہذیب، مرتبہ علامہ بحر العلوم بن ملا نظام الدین فرنگی محلی لکھنوی۔
 شرح ضابطۃ التہذیب موسوم، غایۃ التقریب، مرتبہ مفتی سلطان حسن بریلوی۔
 البیان العجیب شرح ضابطۃ التہذیب، مرتبہ مولانا عبدالحکیم امین اللہ لکھنوی۔
 شرح ضابطۃ التہذیب، مرتبہ شیخ محمد قائم بن شاہ میرالہ آبادی۔
 شرح ضابطۃ التہذیب، مرتبہ مولوی عالم علی بن کفایت علی مراد آبادی۔
 شرح البہاری المحری، التعليقات الیومیہ، شرح ایسا غوجی، یہ دونوں کتابیں مولوی محمد حسن سنہلی کی ہیں۔

- حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ شیخ عماد الدین لکنی۔
 حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ شیخ عبدالنبی احمد گوری۔
 حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ شیخ عبدالنبی بن عبداللہ گجراتی۔
 حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ مفتی اسماعیل بن وجیہ الدین مراد آبادی۔
 حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ شیخ برہان الدین دیوی۔
 تحفہ شاہ جہانی حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ شیخ الہی بخش فیض آبادی، یہ ایک جامع حاشیہ ہے۔

نوٹ: تہذیب کی دو شرحیں ہیں، ایک ملا یزدی کی اور ایک ملا دوانی کی، اب تک جس شرح تہذیب کے حاشیوں کا تذکرہ تھا وہ ملا یزدی کی شرح تہذیب ہے جو عام طور سے مدارس عربیہ میں شرح تہذیب کے نام سے قطبی سے پہلے پڑھائی جاتی ہے، تہذیب کی دوسری شرح ملا جلال الدین دوانی کی لکھی ہوئی ہے، اس کو عام طور سے شرح ملا جلال کہا جاتا ہے اور یہ ملا حسن اور ملا احمد اللہ کے بعد فن منطق کے منتہی طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے، ذیل میں ملا جلال دوانی کی شرح تہذیب کے حواشی کا تذکرہ ہے۔

حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ سید اسماعیل بن قطب حسینی بلگرامی۔

حاشیہ شرح تہذیب، مرتبہ سید محمد زاہد بن محمد اسلم ہروی۔

ان دونوں حواشی پر علمائے ہند نے تعلیقات و حواشی لکھے ہیں، مثلاً:

حاشیہ، شیخ احمد عبدالحق لکھنوی۔

حاشیہ، قاضی احمد علی سندیلوی۔

حاشیہ، شیخ فتح علی قنوجی۔

حاشیہ، شیخ محمد وارث بناری۔

حاشیہ، مولوی محمد قائم الہ آبادی۔

حاشیہ، ملا حسن غلام بن مصطفیٰ لکھنوی۔

حاشیہ، ملا مبین بن محبت اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، قاضی عبدالنبی احمد نگری۔

حاشیہ، ملا محمد عظیم ملانوی۔

حاشیہ، شیخ احمد پھلواری۔

حاشیہ، قاضی ارتضیٰ علی خان گوپاموی۔

یہ سب حاشیہ پر حواشی تھے۔

حاشیہ، شرح تہذیب، مرتبہ مولوی محمد حسین بن قاضی محمد اکبر بن محمد غوث مجددی معصومی زبیری ضیاء الالہی۔

حاشیہ، مولوی حیدر علی بن حمد اللہ سندیلوی۔

حاشیہ، مفتی ظہور اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، ملا بحر العلوم بن ملا نظام الدین فرنگی محلی لکھنوی۔

حاشیہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔

حاشیہ، شیخ عبدالحکیم بن عبد الرب لکھنوی۔

حاشیہ، مولوی نجف علی شیعہ نونہروی۔

حاشیہ، مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، مولوی فضل امام خیر آبادی۔

التعلیق الجیب حاشیہ تہذیب، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی۔

حاشیہ میرزا ہد بر قطبی بحث علم پر علم کی بحث اصلاً فن فلسفہ سے متعلق ہے لیکن عام طور سے مصنفین نے منطق کی کتابوں میں علم کی بحث کا ذکر کیا ہے، اس لیے ہم بھی میرزا ہد کے حاشیہ کو اور اس سے متعلق تعلیقات کو فن منطق میں ذکر کر رہے ہیں۔

میرزا ہد کے حاشیہ پر علمائے ہند نے بہت سے حواشی لکھے ہیں جو درج ذیل ہیں:

حاشیہ، شیخ احمد عبدالحق۔

حاشیہ، قاضی احمد علی۔

حاشیہ، ملا مبین۔

حاشیہ، مولوی برکت بن عبد الرحمن الہ آبادی۔

حاشیہ، مولوی محمد عظیم۔

حاشیہ، مولوی امان اللہ نگر نہنوی۔

حاشیہ، قاضی ارتضیٰ علی خاں۔

حاشیہ، مولوی حیدر علی۔

حاشیہ، شاہ رفیع الدین دہلوی۔

حاشیہ، شاہ عبدالعزیز دہلوی۔

حاشیہ، مولوی رستم علی رام پوری۔

حاشیہ، قاضی محمد ولی بن غلام مصطفیٰ لکھنوی۔

حاشیہ، مفتی ظہور اللہ۔

حاشیہ، مولوی غلام بنی شاہ جہاں پوری۔

حاشیہ، مولوی نور الاسلام بن سلام اللہ رام پوری۔

حاشیہ، ملا بحر العلوم عبد العلی۔

التعلیقات المرضیہ شرح حاشیہ سید زاہد، مرتبہ مولوی عبد الحلیم بن امین اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، مولوی فضل امام خیر آبادی۔

حاشیہ، شیخ غلام یحییٰ بہاری، اس حاشیہ کا نام ”لواء الہدیٰ فی اللیل والدجی“ ہے۔

حاشیہ، حسین علی قاضی اخباری بریلوی۔

حاشیہ مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

حاشیہ، مولوی عبد الوہاب بن احسان علی بہاری، اس حاشیہ کا نام ”الصحیفۃ المملوکیہ“ ہے۔

حاشیہ مولوی سعادت حسین بن رحمت اللہ بہاری۔

شرح حاشیہ سعادت حسین بزبان فارسی، مرتبہ مولوی علاء الدین بن انوار الحق لکھنوی۔

حاشیہ لواء الہدیٰ، مرتبہ شیخ تراب علی لکھنوی۔

حاشیہ لواء الہدیٰ، مرتبہ مولانا عبد الحق خیر آبادی۔

حاشیہ لواء الہدیٰ، مرتبہ شیخ علی اصغر فیض آبادی۔

حاشیہ لواء الہدیٰ مرتبہ مولوی محمد سعید بن واعظ علی عظیم آبادی۔

ہدایۃ الوریٰ حاشیہ لواء الہدیٰ، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی سن تصنیف

۱۲۸۰ھ ہے۔

مصباح الدجی، مولانا عبدالحی فرنگی محلی کا دوسرا حاشیہ لواء الہدیٰ کا سن تصنیف

۱۲۸۶ھ ہے۔

نور الہدیٰ، لواء الہدیٰ کا تیسرا حاشیہ، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی، سن

تصنیف ۱۲۸۷ھ ہے۔

علم الہدیٰ، لواء الہدیٰ کا چوتھا حاشیہ، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی، سن

تصنیف ۱۳۰۲ھ ہے۔

میرزا ہد کے حاشیہ پر ملا بحر العلوم نے جو حاشیہ لکھا ہے، اس حاشیہ پر حاشیہ، اس کے

مرتب شیخ عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی ہیں اور اس کا نام ”کشف المکتوم“ ہے۔

حاشیہ لواء الہدیٰ، مرتبہ مولوی محمد احسن گیلانی۔

غایۃ العلوم و معارج الفہوم پر حاشیہ، مرتبہ شیخ ولی اللہ لکھنوی۔

شرح مرقاۃ، مرتبہ شیخ مولانا عبدالحق خیر آبادی۔

شرح مرقاۃ (بزبان فارسی) مرتبہ شیخ الہی بخش فیض آبادی، عام طور پر یہ کتاب

نواب علی حسن بھوپالی کی تصنیف سمجھی جاتی ہے۔

حد العرفان، مرتبہ مولوی دکیل احمد سکندر پوری، یہ کتاب ”العرفان“ کی شرح ہے،

کتاب العرفان شیخ عبدالحلیم کی تصنیف ہے۔

شرح سراج المیزان، مرتبہ مولوی عبدالحق بن عبدالحق علی رام پوری۔

حاشیہ برتتمہ اخوند یوسف، مرتبہ حافظ محمد احسن پشوری۔

سلم العلوم کی شروح و حواشی

شرح سلم، مرتبہ قاضی مبارک پوری بن دائم گوپا مٹوی۔

شرح سلم، مرتبہ مولوی حمد اللہ سندیلوی۔

شرح سلم، مؤلفہ ملا حسن لکھنوی۔

مرآۃ الشروح شرح سلم، مؤلفہ ملا مبین لکھنوی۔

شرح سلم، مؤلفہ ملا بحر العلوم، سلم کی یہ شرحیں جامع اور مقبول و متداول ہیں، ہندوستان

کے نصاب درس میں یہ ساری شرحیں داخل ہیں اور عرصہ دراز سے پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔

شرح سلم، مؤلفہ شیخ احمد عبدالحق۔

شرح سلم، مؤلفہ قاضی احمد علی سندیلوی۔

شرح سلم، مؤلفہ قاضی محمد ولی لکھنوی۔

تنویر السلم شرح سلم، مرتبہ مولوی محمد حنیف دھموری، یہ کتاب ۱۲۷۰ھ میں دہلی

میں چھپی ہے۔

شرح سلم، مؤلفہ مفتی شرف الدین رام پوری۔

شرح سلم، بحث تصدیقات، مؤلفہ نعیم الدین بن فصیح الدین قنوجی۔

ملاحسن کی شرح سلم کا تکملہ، مؤلفہ شیخ ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

احمد عبدالحق کی شرح سلم کا تکملہ، مؤلفہ شیخ ولی اللہ بن حبیب اللہ لکھنوی۔

شرح سلم قاضی کا حاشیہ، مرتبہ مولوی نور الاسلام بن سلام اللہ رام پوری۔

حاشیہ قاضی، مؤلفہ مفتی یوسف بن اصغر لکھنوی۔

حاشیہ قاضی، مؤلفہ حافظ محمد احسن پشاوری۔

حاشیہ قاضی، مؤلفہ مولوی فضل امام خیر آبادی۔

- شرح قاضی، مرتبہ مولوی تراب علی لکھنوی۔
- حاشیہ قاضی موسوم التعلیق المرصی، مرتبہ مولوی تراب علی۔
- القول الملم حاشیہ سلم، مرتبہ استاذ محترم عبدالحق کابلی۔
- حاشیہ سلم، مرتبہ شیخ عبدالحق بن فضل حق خیر آبادی۔
- حاشیہ شرح سلم حمد اللہ، مؤلفہ شیخ محمد قائم الہ آبادی۔
- حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ شیخ ابوالحسن بن نعمت اللہ پھلواری۔
- حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ شیخ تراب علی لکھنوی۔
- حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ مولوی جعفر علی کسمندوی۔
- حاشیہ شرح سلم، مرتبہ حیدر علی بن حمد اللہ سندیلوی۔
- حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ حکیم شریف خاں دہلوی۔
- حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ شیخ عبدالحکیم بن عبدالب رب لکھنوی۔
- کشف الانتخابہ حاشیہ شرح سلم، مؤلفہ مولانا عبدالحق خیر آبادی۔
- حاشیہ شرح سلم، مرتبہ مولوی عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی۔
- حاشیہ شرح سلم مرتبہ مولوی الہی بخش فیض آبادی۔
- حاشیہ شرح سلم، مرتبہ مولوی عبد اللہ ٹونکی۔
- حاشیہ شرح سلم، مرتبہ مولوی احمد حسن کان پوری۔
- حاشیہ شرح سلم ملا حسن، مرتبہ مفتی یوسف بن اصغر لکھنوی۔
- حاشیہ شرح سلم ملا حسن موسوم بالقول الاسلامی، مؤلفہ مولانا عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی۔
- حاشیہ شرح سلم ملا حسن، مرتبہ مولوی تراب علی لکھنوی۔
- سوانح الزمن حاشیہ شرح سلم ملا حسن، مرتبہ مولوی محمد حسن سنبھلی۔

تیسری فصل

علم طبعیات والہیات میں

حکمت (فلسفہ) اس علم کا نام ہے جس میں موجودات کے صحیح احوال سے بعد بشری بحث کی جائے، اس علم کا موضوع موجودات حقیقیہ ہیں، خواہ وہ ذہنی ہوں یا خارجی اور اس علم کی غرض و غایت دنیا میں انسان کا اخلاق و فضائل سے آراستہ ہونا اور آخرت میں فوز و سعادت حاصل کرنا ہے۔

موجودات خارجی یا ایسے افعال و اعمال ہوں گے جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں ہے یا ایسے اعمال و افعال ہوں گے جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں نہیں ہے۔ پہلی قسم کی موجودات یا ان موجودات کے احوال کا جاننا جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں ہے تاکہ انسان دنیا و آخرت کی اچھائیوں سے ہم کنار ہو، حکمت عملی کہلاتا ہے اور دوسری قسم کے افعال و اعمال یعنی جن افعال و اعمال کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں نہیں ہے، ان کے احوال کا جاننا حکمت نظری کہلاتا ہے۔

حکمت عملی کی تین قسمیں ہیں: تہذیب الاخلاق، تدبیر منزل، سیاست مدن۔ تہذیب الاخلاق: وہ حکمت عملی ہے جس میں اشخاص کی اچھائیوں اور برائیوں سے بحث کی جائے۔

تدبیر منزل: وہ حکمت عملی ہے جس میں خاندان کے افراد کے مابین باہمی تعلق اور محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خاندان کے مصالح و منافع سے بحث کی جائے۔

سیاست مدن: وہ حکمت عملی ہے جس میں ایک شہر یا ایک ملک اور علاقہ میں بسنے والے افراد کے مابین تعلق اور ان کے مصالح و مفاد سے بحث کی جائے، حکمت عملی کی طرح حکمت نظری کی بھی تین قسمیں ہیں:

حکمت الہی، حکمت ریاضی، حکمت طبعی۔

حکمت الہی وہ حکمت نظری ہے جس میں ان موجودات کے احوال سے بحث ہو جو اپنے وجود خارجی اور ذہنی دونوں میں مادہ کی محتاج نہ ہوں، جیسے ذات واجب الوجود، عقول مجردہ وغیرہ، حکمت ریاضی وہ حکمت نظری ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال سے بحث ہو جو صرف وجود خارجی میں مادہ کے محتاج ہوں، جیسے کمرہ مثلث و مربع وغیرہ اس کو فن تعلیمی بھی کہتے ہیں۔

حکمت طبعی وہ حکمت نظری ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال سے بحث ہو جو اپنے وجود خارجی و ذہنی دونوں میں مادہ کے محتاج ہوں، اس کو علم ادنیٰ بھی کہتے ہیں، جیسے انسان جمادات، نباتات وغیرہ۔

دو ڈھائی ہزار سال پہلے یونان میں علوم فلسفہ کا بڑا چرچہ وزور تھا اور مختلف مکاتب فکر کے فلاسفہ موجود تھے، ان میں زیادہ تر شہرت فلاسفہ مشائین اور اشراقین کو ہوئی، کہا جاتا ہے کہ فلسفیانہ علوم کی ابتدا القمان حکیم سے ہوئی، یہاں تک کہ یہ علم سقراط تک پہنچا، سقراط کا شاگرد افلاطون ہے، افلاطون کا شاگرد ارسطو ہے اور ارسطو کا شاگرد اسکندر افردوسی ہے، علوم فلسفہ میں سب سے زیادہ مہارت ارسطو کو حاصل تھی اور اسی نے سب سے پہلے فن منطق کو مرتب و مدون کیا اور اسی وجہ سے ارسطو کا لقب معلم اول ہے۔

یونانیوں کو جب زوال ہوا اور یونان رومی حکومت کے قبضہ میں آیا اور رومی شہنشاہ اور رومی باشندوں نے جب عیسائی مذہب اختیار کر لیا تو یہ فلسفیانہ علوم بھی متروک اور مہجور ہو گئے،

اس علم کی کتابیں اور مخطوطات کتب خانوں میں محفوظ کر دی گئیں، پھر جب مسلمانوں کا عہد آیا اور مسلمانوں کو اس علم سے واقفیت ہوئی اور مسلمانوں کو عیسائیوں پر غلبہ حاصل ہوا تو پھر خالد بن یزید بن معاویہ نے (جو خاندان مروان کا حکیم و فلسفی کہا جاتا تھا اور جس کو فلسفیانہ علوم سے بہت محبت و شیفٹگی تھی اور اس کو کیمیا سازی کی دھن تھی) فن کیمیا سے متعلق کتابوں کو یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل کرایا، اصطفیٰ قدیم نے کیمیا کی کتابوں کو خالد اموی کے لیے عربی زبان میں منتقل کیا اور یہ اسلامی تاریخ میں یونانی زبان سے عربی زبان میں پہلا ترجمہ ہے۔

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے رومی شہنشاہ کے پاس قاصد بھیج کر فلسفہ کی کتابیں منگوائیں، کتاب اقلیدس اور طبیعیات کی بعض کتابیں رومی شہنشاہ نے منصور کے پاس بھیج دیں، عیسائی مترجمین نے ان کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ کر دیا، مسلمانوں نے ان کتابوں کو پڑھا اور مباحث فلسفہ سے آگاہ و واقف ہوئے تو ان کا شوق اور رغبت اس علم کی طرف اور زیادہ بڑھ گئی اور ماقہی کتب کے بھی وہ طالب ہوئے۔

عباسی خلیفہ مامون الرشید کو فلسفیانہ علوم سے بہت زیادہ دلچسپی تھی، اس نے رومی شہنشاہ کے پاس اس مقصد سے قاصد بھیج کر تمام فلسفیانہ علوم کی کتابیں طلب کیں، رومی شہنشاہ نے تھوڑے سے تذبذب و انکار کے بعد یونانی فلاسفہ کی کتابیں مامون کے پاس بھیجنا منظور کر لیا، مامون نے روم سے کتابیں لانے کا کام ایک جماعت کے سپرد کیا، جن میں حجاج بن مطر ابن البطریق اور سلما مہتمم بیت الحکمت خاص طور سے قابل ذکر ہیں، اس جماعت نے روم جا کر جو کتابیں پسند کیں وہ لے آئے اور مامون نے اس جماعت کو حکم دیا کہ ان کتابوں کا عربی میں ترجمہ کریں، اصحاب ذیل نے فلسفہ کی کتابوں کا یونانی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا، ابن یحییٰ، حجاج بن مطر، ابن ناعمہ، عبدالمسیح حمصی، سلام بن ابرش، حسین بن بہرلیق، ہلال بن ابو ہلال حمصی، ابن آوی، ابونوح بن صلت، ابن بطوطہ بن نوح، قط بن لوقا بلعکی، حسنین بن اسحاق، ثابت بن قرہ، ابراہیم بن صلت، یحییٰ بن عدی،

ابن المقفع نے فارسی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا، کنکا ہندی نے سنسکرت زبان سے عربی میں ترجمہ کیا اور ابن وحشیہ نے نبطی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا۔

لیکن یہ سب ترجمے ایک دوسرے سے گڈمڈ اور صاف و واضح نہیں تھے اور ہر ایک کا ترجمہ دوسرے سے مختلف اور متضاد تھا، یہ سب ترجمے اسی طرح غیر واضح شکل میں محفوظ تھے اور امتداد زمانہ کی وجہ سے قریب تھا کہ ضائع ہو جائیں، منصور بن نوح سامانی نے ابونصر فارابی سے ان ترجموں کی تلخیص و تہذیب کی درخواست کی، چنانچہ فارابی نے اس کام کو انجام دیا اور اسی وجہ سے فارابی کو معلم ثانی کہا جاتا ہے۔

لیکن فارابی کے ترجمے بھی ابھی تہذیب و تلخیص کے آخری شکل میں نہیں آئے تھے اور کتابی شکل نہیں اختیار کی تھی، کیوں کہ فارابی کے مزاج پر سیر و سیاحت کا غلبہ تھا اور ایک جگہ جم کر بیٹھ کر کام کرنے کا عادی نہیں تھا، یہ سب کتابیں اصفہان کے کتب خانہ میں جس کا نام صوان الحکمت تھا، سلطان مسعود کے زمانہ تک اسی طرح محفوظ رہیں، بوعلی سینا سلطان مسعود کے دربار میں شاہی طبیب کی حیثیت سے آیا اور کچھ دنوں بعد وزیر بھی ہو گیا، اس کتب خانہ پر اس کا عمل و دخل ہوا اور اس نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا اور کتاب الشفا اور اپنی دوسری کتابیں اسی کتب خانہ کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد لکھیں، کچھ دنوں کے بعد یہ کتب خانہ آگ سے جل گیا، کچھ لوگوں نے بوعلی سینا پر الزام لگایا کہ اسی نے یہ کتب خانہ جلایا ہے تاکہ آئندہ یہ جو کچھ لکھے وہ اس کے ذاتی فکر کا نتیجہ سمجھا جائے لیکن یہ بات صحیح نہیں۔

مسلمانوں میں مشہور فلاسفہ ابونصر فارابی ابوعلی بن سینا مشرق میں اور قاضی بن رشد اور ابوبکر صافع اندلس میں گزرے ہیں، ان لوگوں کے ہمسر علوم فلسفہ میں شہاب الدین مقتول فخر الدین رازی، نصیر الدین طوسی، قطب الدین شیرازی، جلال الدین دوانی، فاضل مرزا جان میرزا ہد ہروی اور بہت سے دوسرے علما بھی ہیں۔

ہندوستان میں منطق و فلسفہ

نویں صدی ہجری تک ہندوستان میں عام طور پر فلسفہ و منطق کی طرف اعتنا و توجہ کم رہی ہے، نصاب درس میں صرف شرح شمسہ داخل تھی، سب سے پہلے نصاب درس میں کتب معقولات کا اضافہ شیخ عبداللہ تلبنی ملتان اور ان کے بھائی شیخ عزیز اللہ نے کیا، یہ دونوں بھائی ملتان سے روانہ ہو کر اول الذکر دہلی اور ثانی الذکر نے سنبھل کو اپنی اقامت گاہ بنایا، یہ لودھیوں کی سلطنت کا زمانہ ہے، اس عہد میں مطالع و مواقف نصاب درس میں داخل کی گئیں، جب کتب معقولات کی طرف لوگوں کی توجہ اور زیادہ بڑھی تو پھر شرح مطالع و شرح مواقف کا بھی نصاب درس میں اضافہ کیا گیا، اس کے بعد خطیب اور طارمی گجرات اور فضل اللہ شیرازی دکن اور فتح اللہ شیرازی بیجاپور آئے، یہ لوگ اپنے ساتھ دوانی شیرازی فاضل مرزا جان وغیرہ کی تصنیفات اپنے ہندوستان لائے اور یہاں کے نصاب درس میں ان کتابوں کو رائج کیا۔

ملاح اللہ شیرازی دربار بیجاپور سے آگرہ دربار اکبری میں آگئے، معقولات کے عمومی رواج اور درس میں اس کی اہمیت کا زمانہ یہی ہے اور ملاح اللہ شیرازی کو اس حیثیت سے بڑی اہمیت حاصل ہے، اب ہندوستان میں فلسفہ و معقولات کے فضلاء پیدا ہونے شروع ہوئے، جنہوں نے اس فن کی تدریس اور اس کی اشاعت میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے، سب سے زیادہ مشہور شخصیتیں یہ ہیں:

گجرات میں شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی، لاہور میں مفتی عبدالسلام لاہوری، سیالکوٹ میں کمال الدین کشمیری اور ان کے شاگرد ملا عبدالکیم سیالکوٹی، جونپور میں ملا افضل عثمانی، مفتی عبدالسلام دیوی، قاضی ضیاء الدین نیوتی، شیخ جمال کوڑوی، شیخ محبت اللہ آبادی، شیخ قطب الدین سہالوی، شیخ لطف اللہ کوڑوی، شیخ قطب الدین شمس آبادی، حافظ امان اللہ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنارس، قاضی محبت اللہ بہاری اور ایک بڑی تعداد ایسے فضلا کی بھی ہے جو تمام علوم درسیہ میں مرجع و سند کی حیثیت رکھتے تھے۔

ہندوستان میں فلسفہ و معقولات کے جو فضلا اوپر ذکر کیے گئے ہیں، ان کے حلقہ درس میں اور ان کے شاگردوں میں سے ایسے باکمال فضلا پیدا ہوئے جو اپنے عہد کے ابن سینا اور فارابی تھے، مثلاً ملا محمود جون پوری، قاضی محبت اللہ بہاری، شاہ ولی اللہ دہلوی، ملا نظام الدین سہالوی، ملا حسن لکھنوی، شیخ کمال الدین فتح پوری، ملک العلماء ملا بحر العلوم لکھنوی، قاضی مبارک گوپاموی، ملا حمد اللہ سندیلوی، شیخ برکت بن عبدالرحمن الہ آبادی، شیخ فضل حق خیر آبادی، یہ لوگ اپنے وقت میں اپنی اپنی جگہ پر معقولات کے امام تھے اور اس فن میں بلند مقام پر فائز تھے۔

ہندوستانی مصنفین کی فلسفہ میں کتابیں

سب سے زیادہ مشہور کتاب ملا محمود جون پوری کی شمس بازغہ ہے۔

الدوحة المیادہ فی الصورة والمادہ، مؤلفہ ملا محمود جون پوری۔

الجوہر الفرد، جزلات تجزی کی بحث میں مصنفہ قاضی محبت اللہ بہاری۔

غایۃ العلوم، فن طبیعیات میں مؤلفہ ملا حسن لکھنوی۔

العجالة النافعة، فن الہیات میں، مؤلفہ ملا بحر العلوم فرنگی محلی لکھنوی۔

تکمیل الصناعة، رسالہ فی الامور العامة، رسالہ اسرار الحجبہ، مقدمۃ فی العلم، یہ جملہ

کتب شاہ رفیع الدین دہلوی کی تصنیف ہیں۔

تلخیص الشفا، مؤلفہ مولانا فضل امام خیر آبادی۔

حاشیہ تلخیص الشفا، ہدیہ سعیدیہ، یہ فن طبیعیات میں، الحبس الغالی فی الجوہر العالی فی

الہیات میں، الروض المجود فی حقیقۃ الوجود، رسالہ فی تحقیق العلم والمعلوم، رسالہ فی تحقیق

الاجسام، رسالہ فی تحقیق الکلی الطبعی، رسالہ فی التشکیک، رسالہ فی الماہیات، یہ جملہ کتب

مولانا فضل حق بن مولانا فضل امام خیر آبادی کی ہیں۔

العقدۃ الوثیقہ فی بعض المسائل الحکمیۃ، رسالہ فی تحقیق العلم، رسالہ فی المقولات العشرہ یہ تینوں کتابیں شیخ عماد الدین لکھنوی کی ہیں۔

الاصول الرائعہ، الدوحۃ الشامحہ شرح الاصول الرائعہ، یہ دونوں کتابیں شیخ محمد اشرف بن نعمت اللہ لکھنوی کی ہیں۔

مسئلہ حدوث دہری میں میر باقر داماد صاحب الافق المبین اور ملا محمود جون پوری صاحب شمس بازغہ کے درمیان اختلاف پر محاکمہ، مؤلفہ حافظ امان اللہ بناری۔

فارابی کی نصوص کی شرح کشف المفصوص، مؤلفہ شیخ رفیع الدین بن نیک مراد ہلوی۔
ہرمس الہرامہ کی ینبوع الحیاۃ کی شرح، مؤلفہ شیخ رفیع الدین بن نیک مراد ہلوی۔
دیوان محمد رشید جون پوری کی ہدایۃ الحکمہ کی شرح، مرتبہ مولانا عبدالحق خیر آبادی۔
دیوان محمد رشید جون پوری کی ہدایۃ الحکمہ کی شرح، مرتبہ مولوی عبد الوہاب بن احسان علی بہاری۔

رسالہ در بحث قوس و قزح، مؤلفہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی۔

رسالہ در بحث قوس و قزح، مؤلفہ مرزا حسن علی محدث لکھنوی۔

الکتاب المبین فن الہیات میں، مؤلفہ شیخ محبت اللہ آبادی۔

علوم مشرقیہ اور مغربیہ کے درمیان محاکمہ، مؤلفہ شیخ عبدالقادر بن خیر الدین جون پوری۔
ماکول المغزلی کی تردید میں ایک کتاب، کتاب فی الکیمیاء الحدیث، کتاب العالم والمعلم، یہ تینوں کتابیں شیخ خیر الدین جون پوری کی ہیں۔

تبصرۃ الحکمت، فن طبعیات والہیات میں، مؤلفہ شیخ حسن علی ماہولی متوفی ۱۲۵۸ھ۔
رسالہ جعل مرکب اور جعل بسیط کی تحقیق میں، مؤلفہ سید غلام حسین دکنی۔

خورشید دانش فن طبعیات میں، مؤلفہ مولوی غلام امام بن مہر خان حیدر آبادی۔
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المؤلف والبسیط، کاشف الظلمہ فی بیان اقسام الحکمہ، یہ دونوں کتابیں مولانا عبدالحلیم بن امین اللہ لکھنوی کی ہیں۔

برہان الحکمت، بزبان فارسی، مؤلفہ شیخ محمد غوث مدراسی۔

رسالہ فن طبعیات میں، مرتبہ شیخ نظام الدین بن مہدی علی دہلوی سن تصنیف

۱۲۰۸ھ ہے۔

ایشارالحق رسالہ در بحث زمان، رسالہ در بحث مکان، یہ دونوں رسالے شیخ نور الاسلام

بن سلام اللہ رام پوری کے ہیں۔

رسالہ در بحث مثالیات بالتکریر، مؤلفہ شیخ نور الاسلام بن سلام اللہ رام پوری۔

رسالہ در بحث مثالیات بالتکریر، مؤلفہ مولوی نجف علی نیواری۔

سراج الحکمت، مرتبہ شیخ سراج الحق بن فیض احمد بدایونی۔

مرآۃ الاذہان بحث علم باری میں، مرتبہ سید معین الدین حسینی کاظمی کڑوی۔

رسالہ در بحث مثالیات بالتکریر، مرتبہ سید معین الدین حسینی کاظمی کڑوی۔

رسالہ در بحث وجود ربطی، مرتبہ مولوی محمد احسن گیلانی۔

میسر العسیر در بحث مثالیات بالتکریر، الکلام المبین، غیر متناہی کے وجود کے ابطال

پر یہ دونوں رسالے مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کے ہیں۔

البوارق، بزبان عربی، مرتبہ میر نور اللہ احراری اکبر آبادی۔

الحقائق، مرتبہ سید علی بلگرامی، عمدۃ الحکمت، مؤلفہ سید شاہ علی حیدر آبادی سن تصنیف

۱۲۵۱ھ۔

معراج العقول شرح دواء المسلول، بزبان عربی فن الہیات میں، ایک ضخیم جلد

میں، مؤلفہ سید مرتضیٰ حسینی نونہروی۔

الحکمة الیمانیہ فی المعارف الایمانیہ، علم اور وجود کی بحث میں مؤلفہ مولوی

عبدالعزیز امر و ہوی۔

رسالہ الامور العامہ، مرتبہ مولوی کرامت حسن کٹوری۔

فلسفہ و منطق کے شروح و حواشی

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ حمد اللہ بن شکر اللہ سندیلوی۔

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ ملا حسن لکھنوی۔

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ شیخ نظام الدین سہالوی۔

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ شیخ احمدی بن وحید پھلواروی۔

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ مفتی ظہور اللہ لکھنوی۔

حاشیہ شمس بازغہ، مرتبہ مفتی یوسف بن اصغر لکھنوی۔

ملاحسن کے حاشیہ شمس بازغہ کا تکملہ، مرتبہ مفتی یوسف بن اصغر لکھنوی۔

حاشیہ الدوحۃ المیادہ، مرتبہ مفتی ظہور اللہ لکھنوی۔

حاشیہ صدرا، مرتبہ شیخ پیر محمد لکھنوی، متوفی ۱۰۸۵ھ اس حاشیہ کا نام سراج الحکمت ہے۔

حاشیہ صدرا، مؤلفہ شیخ نظام الدین سہالوی۔

حاشیہ صدرا، مؤلفہ ملا حمد اللہ سندیلوی۔

حاشیہ صدرا، مرتبہ ملا حسن لکھنوی۔

حاشیہ صدرا، مرتبہ شیخ احمدی پھلواروی۔

حاشیہ صدرا مرتبہ شیخ امجد قنوجی۔

حاشیہ صدرا، مرتبہ شیخ سعد اللہ سلونی۔

حاشیہ صدرا، مرتبہ شیخ محمد شاہ سندیلوی۔

- حاشیہ صدر، مرتبہ مولانا بحر العلوم لکھنوی۔
- حاشیہ صدر، مؤلفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی۔
- حاشیہ صدر، مؤلفہ شیخ تراب علی لکھنوی۔
- حاشیہ صدر، مؤلفہ ملا مبین لکھنوی، یہ حاشیہ صدر کے بحث مثنات بالکریہ پر ہے۔
- حاشیہ صدر، مرتبہ شیخ ولی اللہ لکھنوی۔
- حاشیہ صدر، مرتبہ شیخ نعیم الدین قنوجی۔
- حاشیہ در بحث مثنات بالکریہ، مرتبہ شیخ عبدالحق بن محمد اعظم کابلی بھوپالی۔
- حاشیہ صدر، مؤلفہ شیخ فیض احمد بن غلام احمد بدایونی۔
- حاشیہ صدر، مؤلفہ سید حسین بن دلدار علی شیعہ لکھنوی۔
- حاشیہ میڈی، مرتبہ مولانا عبدالکیم سیالکوٹی۔
- حاشیہ میڈی، مرتبہ مفتی اسماعیل مراد آبادی۔
- حاشیہ میڈی، مرتبہ شیخ تصدق حسین نگر ہنسوی۔
- حاشیہ میڈی، مرتبہ مولانا عین القضاۃ حیدر آبادی، لکھنوی، یہ ایک جامع حاشیہ ہے،
- حاشیہ شرح حکمت العین، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔
- حاشیہ شرح حکمت العین، مرتبہ شیخ ملا عبدالکیم سیالکوٹی۔
- حاشیہ شرح حکمت العین، مرتبہ شیخ قطب الدین سہالوی۔
- حاشیہ ہدیہ سعید یہ موسوم التختۃ العلویہ، مرتبہ شیخ عبداللہ بن آل احمد بلگرامی۔
- حاشیہ کتاب الشفا بحث طبیعیات، پر مرتبہ سید امیر حسن حسینی سہوانی۔
- حاشیہ کتاب الشفا بحث طبیعیات پر، مرتبہ مفتی یوسف بن محمد اصغر لکھنوی۔
- حاشیہ فصوص، مرتبہ شیخ فیض احمد بدایونی۔
- حاشیہ الافق المبین، مؤلفہ مولانا فضل حق خیر آبادی۔

چوتھی فصل

فن ریاضی میں

فن ریاضیات حکمت نظری کی ایک قسم ہے، ریاضیات وہ علم ہے جس میں ایسے مادی امور سے بحث کی جائے جن کو مادہ سے بحث و گفتگو میں علاحدہ کیا جاسکے، اس علم کو علم ریاضی اس لیے کہتے ہیں کہ یونانی فلاسفہ اپنے بچوں کو ابتدائی تعلیم کی مشق اس فن ریاضی سے کراتے تھے اور اس کو اسی لیے علم تعلیمی بھی کہا جاتا ہے اور علم اوسط بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ یہ علم طبعی اور علم الہی کے بین بین ہے، اس لیے کہ طبعیات وہ امور ہوتے ہیں جو ذہن اور خارجاً مادہ کے محتاج ہوتے ہیں اور الہیات وہ امور ہیں جو ذہن اور خارجاً مادہ کے محتاج نہیں ہوتے ہیں لیکن ریاضیات جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے وہ امور ہیں جو ذہن اور خارجاً مادہ کے محتاج نہیں اور خارجاً مادہ کے محتاج ہیں، پس یہ علم الہیات اور طبعیات کے بین بین ہے، فن ریاضیات کی چار قسمیں ہیں، فن ہندسہ، فن ہیئت، فن حساب، فن موسیقی، کیوں کہ فن ریاضی کا موضوع مقدار ہے، مقدار متصل ہوتی ہے یا منفصل، مقدار متصل اگر متحرک ہے تو اس کا نام علم ہیئت ہے اور اگر مقدار متصل ساکن ہے تو اس کا نام علم ہندسہ ہے، مقدار منفصل کے اجزاء کے درمیان اگر تناسب ملحوظ ہے تو وہ موسیقی ہے، ورنہ حساب ہے، پھر علم ریاضی کی بہت سی فروعات ہیں اور وہ عام طور پر چھ بتائی جاتی ہیں، علم جمع و تفریق، علم جبر و مقابلہ، علم مساحت، علم جراثقال، علم زیچات و تقاویم، علم ارغونہ یعنی آلات عجیبہ بنانے کا علم۔

فن ہندسہ

علم الہندسہ وہ علم ہے جس میں مقدار متصل کی احوال و کیفیات اور آپس میں بعض کا بعض سے تعلق اور مقدار کی اشکال کے خواص اور ان پر براہین یقینیہ سے دلیل کے حالات بیان کیے جائیں، اس علم کا موضوع خط سطح جس میں تعلیمی نقطے اور اشکال وغیرہ ہیں۔

اس علم کی غرض اعداد و مقادیر کے احوال سے واقفیت اور ذہن میں جلا پیدا کرنا ہے تاکہ اس سے انسانی فکر کو دقیق مسائل پر سوچنے کی عادت ہو، ہندسہ فارسی کے لفظ اندازہ کا معرب ہے، یونانی زبان سے عربی زبان میں اس فن کی سب سے پہلی کتاب اقلیدس کا ترجمہ عباسی خلیفہ منصور کے زمانہ میں ہوا، کتاب اقلیدس کا ترجمہ چند مترجمین نے کیا، اس لیے اس کتاب کے عربی نسخہ میں بہت اختلاف ہے، ایک ترجمہ حنین بن اسحاق کا ہے، ایک ثابت بن قراہ کا ہے اور ایک یوسف بن حجاج کا ہے، کتاب میں پندرہ مقالے ہیں، چار سطح پر ایک مقادیر متناسبہ پر، ایک سطحوں کے باہمی تعلق پر، تین مقالے اعداد پر دسواں مقالہ منطقات و قوی علی المنطقات پر پانچ مقالہ مجسمات پر، علما نے اس کتاب کے بہت سے خلاصے مرتب کیے ہیں، ابن سینا نے اپنی کتاب شفا میں ایسا ہی کیا ہے، ایسے ہی ابن صلت نے اپنی کتاب الاختصار اور بہت سے لوگوں نے اس کتاب کی بہت شرحیں لکھی ہیں، اس فن کی ایک شاخ کروی اور مخروطی اشکال ہیں، اشکال کرویہ پر یونانی مصنفین کی دو کتابیں ہیں، ایک کے مصنف کا نام ٹاوڈوسیوس اور دوسری کتاب کے مصنف میلاؤس ہیں، یہ دونوں کتابیں کرہ کی سطح اور اس کے تقطیعات پر ہیں، علم ہیئت کے شوقین کے لیے ان دونوں کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے کیوں کہ علم ہیئت کے دلائل و براہین کا بڑا حصہ انہیں دو کتابوں سے ماخوذ ہے۔

تاؤ و ذیوس کی کتاب پہلے پڑھائی جاتی ہے اور میلاؤس کی کتاب بعد میں۔

اشکال مخروطی کا فائدہ فن دستکاری اور صنعت کاری میں ظاہر ہوتا ہے، مثلاً بڑھئی اور تعمیر کے کام میں اس میں بتایا جاتا ہے کہ نادر تصویریں اور مجسمے کیسے بنائے جاتے ہیں اور شاندازا اسٹپو کیسے گڑھے جاتے ہیں اور اس فن میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ زیادہ بوجھ والی چیزیں کس طرح سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاتی ہیں۔

اس فن کے بعض مصنفین نے مخصوص طور پر اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں کہ کن عملی تدابیر کے ذریعہ اعلام کی چیزیں بنائی جاتی ہیں، یہ کتاب موجود ہے، عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بنی شا کر اس کے مصنف ہیں، علم ہندسہ میں مسلمان مصنفین نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں، سب سے زیادہ مشہور اور مستند کتاب نصیر الدین طوسی کی تحریر اقلیدس ہے اور سب سے زیادہ مختصر کتاب ابہری کی شرح اشکال التامیس ہے اور قاضی زادہ رومی کی شرح کتاب ابہری ہے۔

ہندوستانی علمائے ہندسہ نے اس فن میں بڑی دلچسپی لی اور عجیب و غریب معلومات اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

متقدمین علمائے ہندسہ کے متعلق معلومات کم ملتی ہیں، لیکن متقدمین علمائے ہندسہ نے ہندوستان میں دہلی آگرہ، بیجاپور، احمد آباد اور دوسرے شہروں میں اپنے کمال فن کا مظاہرہ جن عمارات و محلات کے ذریعہ کیا ہے، انہیں ہم کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے، ہندوستان کے متاخرین علمائے ہندسہ کے متعلق بھی ہماری معلومات بہت مختصر ہیں، ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

میرک عبدالباقی ٹھٹھوی، بہت ماہر انجینئر تھے، بہترین نقشے بنائے ہیں، اشکال اقلیدس پر بھی اضافہ کیا ہے، لطف اللہ مہندس لاہوری، امام الدین لاہوری، مرزا خیر اللہ معمار رصد گاہ دہلی، محمد علی بن خیر اللہ، خواجہ احمد دہلوی، شاگرد محمد علی، علامہ تفضل حسین خاں، انہوں نے اقلیدس کی پانچ جدید شکلیں ایجاد کی ہیں، غلام حسین بن فتح محمد جون پوری انہوں محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے چوبیس نئی شکلیں ایجاد کی ہیں، جس کی تفصیل اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں۔

خواجه فرید الدین کشمیری دہلوی۔

علامہ تفضل حسین خاں نے ایلو نیوس دیونال، سمن کی مخروحات پر شرحیں بھی لکھی ہیں اور ان کی اس فن پر اور بھی تصنیفات ہیں۔

شمس الہندہ فن انجینئری میں ایک جامع کتاب ہے، اس کے مصنف نواب فخر الدین خان حیدر آبادی ہیں، ہن تصنیف ۱۲۴۱ھ ہے۔

منتخب التخریر فن ہندسہ میں، مؤلفہ مولانا حسن علی ماہلی جون پوری۔

حاشیہ تحریر اقلیدس، مرتبہ شیخ برکت بن عبدالرحمن الہ آبادی۔

حاشیہ تحریر اقلیدس، مؤلفہ سید حسن بن دلدار علی نصیر آبادی۔

حاشیہ تحریر اقلیدس، مؤلفہ مرزا فخر الدین لکھنوی۔

حاشیہ تحریر اقلیدس، مؤلفہ مولوی غلام حسین جون پوری۔

المخروطات الہندسیہ، مؤلفہ مفتی علی کبیر جون پوری۔

المقولات المعصیہ، مؤلفہ قاضی رسول بن علی اکبر چڑیا کوٹی، یہ تین جلدوں میں ہے

اور ہر جلد میں چھ مقالے ہیں، مصنف نے اس میں تحریر اقلیدس پر بہت زیادہ اضافہ کیا ہے۔

ٹاؤڈوسیوس کی کتاب الاکر پر حاشیہ، مرتبہ مولوی غلام احمد نعمانی کوٹی بن شیخ احمد۔

کتاب الاقلیدس، بزبان اردو چند جلدوں میں، مرتبہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

رائض الخفوس، ٹاؤڈوسیوس کی کتاب الاکر کا فارسی میں ترجمہ مرتبہ مولوی غلام حسین۔

علم المناظر

یہ علم فن ہندسہ کی ایک شاخ ہے، یہ وہ علم ہے جس میں دیکھنے والے کے قرب اور بعد کی وجہ سے کمیت، کیفیت اور شکل وضع کے فرق کی وضاحت کی جائے، اس علم کا فائدہ

دیکھی جانی والی چیز کا مختلف زاویوں سے دیکھنے کے درمیان فرق معلوم کرنا ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ فاصلہ کی اشیا کی مقدار اور حجم اور فاصلہ کی مقدار معلوم ہوتی ہے، اس موضوع پر سب سے مختصر کتاب اقلیدس کی ہے اور متوسط درجہ کی کتاب وزیر علی بن عیسیٰ کی ہے اور اس فن پر مبسوط اور جامع کتاب ابن ہشتم کی ہے، جیسا کہ مدینۃ العلوم میں ہے، کتاب اقلیدس میں سترہ شکلیں ماہانی کے رسالہ میں سات شکلیں اور ابوالمصوّر کے رسالہ میں سات شکلیں ابو ریحان بیرونی کی کتاب میں چار شکلیں اور طوسی کی کتاب میں نو شکلیں ابو جعفر خازن کی کتاب میں چار شکلیں اور بنو موسیٰ بغدادی کی کتاب میں تین شکلیں درج ہیں۔

ہندوستانی علمائے اس فن میں بڑی دلچسپی لی اور نئی اشکال کا اضافہ کیا، خاص طور سے غلام حسین جون پوری نے آٹھ نئی شکلیں ایجاد کی ہیں جو ان کی کتاب میں درج ہیں۔

فن ہندسہ میں اہل ہند کے کمالات و عجائبات اگر کوئی پچشم خود دیکھنا چاہے تو اس کو دہلی اور آگرہ جانا چاہیے اور مساجد و مقابر کے کتبات پڑھنا اور قبروں و مناروں کو دیکھنا چاہیے، آگرہ کا تاج محل فن ہندسہ کا غیر معمولی کارنامہ ہے، اس کو دیکھ کر عقل و ذہن دنگ و حیران رہ جاتے ہیں، علم مناظر پر ایک رسالہ شمس الامراء نواب فخر الدین حیدر آبادی کا ہے۔

رفیع البصر، بزبان فارسی ایک ضخیم جلد میں مصنفہ عمدة الملک نواب رفیع الدین بن فخر الدین حیدر آبادی سن تصنیف ۱۲۵۰ھ ہے، کتاب میں چھ مقالات ہیں، پہلا مقالہ ہندسہ تقطیع مخروط میں، دوسرا تیسرا اور چوتھا علم انظار میں، پانچواں مقالہ چیزوں کے سایوں میں جو سورج اور چراغ کی روشنی کی وجہ سے ہوتے ہیں، چھٹا مقالہ پانی اور آئینہ میں عکس کے بیان میں، کتاب کا خاتمہ مجسموں پر مجسم تصویروں کے بیان میں۔

نور النواظر فی علم المناظر، مؤلفہ شیخ احمد علی عباسی چریا کوٹی۔

نور الانظار فی علم الابصار، مؤلفہ قاضی عنایت رسول چریا کوٹی۔

اقلیدس کی کتاب المناظر پر حاشیہ، مرتبہ مولوی غلام احمد کوٹی لاہوری۔

فن جراثیق

علم ہندسہ کی ایک شاخ فن جراثیق ہے، اس علم میں ان تدابیر اور آلات سے بحث کی جاتی ہے جن کے ذریعہ ثقیل اور وزن دار چیزوں کو آسانی سے منتقل کیا جاسکے، اس علم کا نفع واضح ہے، ہندوستان کے علما نے اس فن پر بھی کتابیں لکھی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

معیار العقول فی جراثیق، مؤلفہ مولوی ابوعلی حیدر آبادی، یہ کتاب ۱۲۵۰ھ میں حیدرآباد سے چھپی ہے۔

اصول جراثیق، مؤلفہ نواب خاں جہاں بہادر مدرا سی۔
تحفہ گردوں، بزبان اردو، مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔
النتہیل فی جراثیق، مؤلفہ سرسید احمد خان دہلوی۔

علم الحساب

وہ علم ہے جس میں ایسے قواعد درج ہوں جن کے ذریعہ نامعلوم عدد جمع و تفریق ضرب و تقسیم جوڑ اور گھٹاؤ کے ذریعہ معلوم کی جائے، علم الحساب کی بہت سی شاخیں ہیں:

- ۱- حساب التخت والمیل، ۲- حساب الخطائین، ۳- حساب الدود والوصایا، ۴- حساب الدرہم والدینار، ۵- حساب الہوا، ۶- حساب العقود، ۷- علم اعداد الوفاق، ۸- علم خواص الاعداد المتحاب والممتباغضہ، ۹- علم التعالی العددیہ، ۱۰- علم حساب نجوم۔

اس فن میں ہندوستانی علما نے بہت سی نئی دریافتوں کا اضافہ کیا ہے، مثلاً غلام حسین جون پوری نے ارقام ستینی کے حساب میں تجنیس اور رفع کے لیے کچھ نقشے بنائے ہیں، جس سے لکھنے کی زحمت دور ہو جاتی ہے، ارقام ستینی کے حساب کی ضرورت زنج اور تقویم والوں کو پیش آتی ہے، قاضی نجم الدین کا کوروی نے مکعب بنانے کا نیا طریقہ دریافت محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا ہے، قدما کا طریقہ بہت ہی کٹھن اور دشوار تھا۔

فن حساب میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

ضابط القواعد، مرتبہ شیخ عصمت اللہ سہارن پوری۔

ترجمہ لیلادتی، مرتبہ شیخ فیضی ناگوری، یہ سنسکرت سے فارسی زبان میں ترجمہ ہے۔

علم الحساب پر فارسی زبان میں ایک منظوم رسالہ مرتبہ شیخ محمد ہاشم انبالوی۔

نقود الحساب، مؤلفہ قاضی ارتضیٰ علی خاں گوپا متوی۔

اعظم الحساب، زبدۃ الحساب، یہ دونوں کتابیں قاضی احمد بن محمد مالکی مدراسی کی ہیں۔

حساب السیراء، عربی زبان میں فن حساب پر ایک عمدہ رسالہ مرتبہ سید احمد بن مسعود ہرگامی۔

رسالہ در علم حساب، مرتبہ شیخ نیاز احمد بریلوی۔

شرح خلاصۃ الحساب، مرتبہ شیخ عصمت اللہ سہارن پوری۔

شرح خلاصۃ الحساب، بزبان فارسی مرتبہ شیخ روشن علی جون پوری۔

شرح خلاصۃ الحساب، بزبان فارسی، مرتبہ سید گلشن علی جون پوری۔

شرح خلاصۃ الحساب، مرتبہ شیخ رحمت اللہ بن نور اللہ لکھنوی۔

حاشیہ خلاصۃ الحساب، مرتبہ شیخ برکت بن عبدالرحمن الہ آبادی۔

حاشیہ خلاصۃ الحساب، مرتبہ سید احمد بن مسعود ہرگامی۔

حاشیہ خلاصۃ الحساب، مرتبہ شیخ نظام الدین بن عبداللہ مدراسی۔

دستور المحاسبین، مرتبہ مولوی رفیع الدین بن تصنیف ۱۱۶۳ھ۔

الخلاصہ، مرتبہ امیر کبیر فخر الدین حیدر آبادی۔

کنز الحساب، مرتبہ شیخ رفیع الدین مراد آبادی۔

ملخصات الحساب، مرتبہ مفتی عنایت احمد کاکوروی۔

خورشید حساب، مرتبہ مولوی غلام امام بن مہو رخاں حیدر آبادی۔

مجموعہ رسائل در علم حساب، مرتبہ خواجہ محمد نصیر بن میر کلود ہلوی۔

کتاب در علم حساب، مرتبہ قاضی عنایت رسول چہر یا کوٹی۔

رسالہ در علم حساب، مرتبہ مولوی فتح محمد لکھنوی۔

کتاب در علم حساب، چار جلدوں میں، مرتبہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

بدیع الحساب، بزبان فارسی، مرتبہ مرزا رجب علی بن فاضل بیگ۔

دستور الحساب، مرتبہ حکیم سراج الدین حسن سن تصنیف ۱۲۰۵ھ۔

نور الحساب، مرتبہ سید نور الاصفیاء حسینی حیدر آبادی۔

عمدۃ الحساب، مرتبہ مولوی کریم حسن بخش۔

میزان الحساب، مرتبہ قادر علی خاں حیدر آبادی۔

تسهيل الحساب، مرتبہ مولوی ذوالفقار علی۔

الحسابات الضیائیہ، مرتبہ منشی ضیاء اللہ حیدر آبادی۔

الحسابات العباسی، مرتبہ مرزا عباس بیگ۔

حساب الکلیات، مرتبہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

سیاق الدکن، مرتبہ احمد عبدالعزیز جنگ ناٹلی حیدر آبادی۔

عظمتہ الحساب، مرتبہ عظمت جنگ بن جسارۃ الدولہ حیدر آبادی۔

الکسور الاثنا عشریہ، مرتبہ شمس الامراء فخر الدین خاں حیدر آبادی۔

رفیع الحساب بن تصنیف ۱۲۵۲ھ تکملہ رفیع الحساب، دو جلدوں میں سن تصنیف ۱۲۵۲ھ۔

یہ دونوں کتابیں عمدۃ الملک رفیع الدین بن فخر الدین حیدر آبادی کی ہیں، یہ دونوں کتابیں فن لا کر تم میں ہیں، یہ حساب کے اس قسم سے متعلق ہے جس کی ضرورت علم ہیئت ہندسہ اور جراثقال میں پیش آتی ہے۔

فن جبر و مقابلہ

فن جبر و مقابلہ فن حساب کی ایک شاخ ہے، اس فن میں مجہول اعداد کو معلومات مخصوصہ کے ذریعہ معلوم کرنے کا طریقہ بتلایا جاتا ہے، جبر کے معنی ہیں کسی عدد کے مجموعہ میں اس قدر عدد کا اضافہ کہ یہ عدد کے دوسرے مجموعہ کے برابر ہو جائے اور مقابلہ کا مطلب ہے عدد کے دو مجموعوں میں سے جس میں زائد عدد ہو اس سے اس قدر حصہ کو کم کر دیا جائے تاکہ دونوں مجموعے برابر ہو جائیں۔

اس علم کی غرض مجہول اعداد کا جاننا اور ذہن کی مشق ہے، اس فن کی مشہور کتابوں میں ابو قلوں مار دینی کی نصاب الجبر اور ابن الحکلی کی المفید طوسی کی کتاب الظفر ابن الحکلی کی جامع الاصول ابو شجاع بن اسلم کی الکامل ہیں جیسا کہ مدینۃ العلوم میں درج ہے۔
ہندوستانی مصنفین کی اس میں کتابیں درج ذیل ہیں:

کفایۃ الجبر، مرتبہ مرزا اصلاح الدین دہلوی۔

جبر و مقابلہ میں دور سالے، مرتبہ علامہ تفضل حسین خان لکھنوی۔

رسالہ جبر و مقابلہ، مرتبہ شیخ روشن علی جون پوری۔

رسالہ در جبر و مقابلہ، مرتبہ قاضی محمد سلیم بن محمد عطا جون پوری۔

الستۃ الجبریہ منظوم، رسالہ، مرتبہ مولوی قاضی نجم الدین علی خاں کاکوروی۔

شرح الستۃ الجبریہ، بزبان فارسی، مرتبہ قاضی نجم الدین علی خاں کاکوروی۔

کتاب در جبر و مقابلہ، مرتبہ قاضی عنایت رسول چہر یا کوٹی۔

کتاب در جبر و مقابلہ، مرتبہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

المخروطات الجبریہ، مرتبہ مفتی علی کبیر جون پوری۔

اصول الہندسہ در فن جبر، مرتبہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی۔

کتاب در جبر و مقابلہ، مرتبہ مولوی کریم بخش دہلوی، یہ کتاب ۱۸۶۱ء میں دہلی میں

چھپی ہے۔

کتاب در جبر و مقابلہ، مرتبہ مولوی محمد علی حیدر آبادی۔

علم المساحت

زمین کی پیمائش میں اس علم کی ضرورت ہوتی ہے، اس علم کا مقصد گز اور بالشت کے حساب سے زمین کی مقدار معلوم کرنا ہے یا دوزمینوں کے درمیان مقدار کا تناسب معلوم کرنا ہے، اس علم کی ضرورت زمین پر مال گزاری کی تشخیص میں پیش آتی ہے، باغات کھیت اور زمین کو شرکا اور ورثہ کے درمیان ان کے حق واجب کی تعیین میں بھی اس علم کی ضرورت پیش آتی ہے، اس فن پر مختصر کتاب ابن محلی موصلی کی ہے اور متوسط کتاب ابن مختار کی ہے، ہندوستان میں اس فن پر سب سے زیادہ مشہور عالمی کی ”خلاصۃ الحساب“ کا باب مساحت ہے، اس علم میں ہندوستان کے لوگوں کو بڑا دخل رہا ہے اور اس فن سے انہوں نے عملی فائدہ ہر زمانہ اور ہر عہد میں بہت اٹھایا، خاص طور سے التمش بلبن علاء الدین خلجی فیروز شاہ تغلق شیر شاہ سوری اور اکبر و عالم گیر کے زمانہ میں فن مساحت میں ہندوستان والوں کے مخصوص طریقے ہیں، جن کو ہم نے اپنی کتاب جنت المشرق میں وضاحت سے ذکر کیا ہے۔

ہندوستانی مصنفین کی کتابیں اس فن میں لیلیاوتی کا ترجمہ خلاصۃ الحساب کی بہت سی شرحیں اور حواشی اور شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ دہلوی کی کتاب المساحت ہے۔

علم الہدیت

علم ہدیت وہ علم ہے جس میں اجرام بسیطہ علویہ و سفلیہ کے حالات ان کی شکلیں ان کا محل وقوع اور ان کی تعداد اور ان کے حجم وغیرہ بتلائے جائیں۔
بطلموس کی کتاب المجسطی ابوریحان بیرونی کی القانون المسعودی، نصیر الدین طوسی کی التذکرہ، قطب الدین شیرازی کی التختہ اور نہایت الادراک محمود رومی کی المخلص اور قوشجیہ اور التشریح اس فن کی مشہور کتابیں ہیں۔

ہندوستانی مصنفین نے اس فن پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض درج

ذیل ہیں:

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی۔

شرح چغمنی، مؤلفہ علامہ محمد زماں دہلوی۔

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ امام الدین بن لطف اللہ دہلوی۔

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ سید محمد قائم الہ آبادی۔

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ مفتی سعد اللہ مراد آبادی۔

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی۔

حاشیہ شرح چغمنی، مرتبہ محمد سلیم بن محمد عطا جون پوری۔

شرح رسالہ قوشجی، مرتبہ مولانا وجیہ الدین علوی گجراتی۔

باب تشریح الافلاک، عالمی کی تشریح کی ایک جامع شرح ہے، مرتبہ شیخ عصمت اللہ

سہارن پوری۔

تصریح شرح تشریح، مرتبہ امام الدین بن لطف اللہ دہلوی سن تصنیف ۱۱۰۳ھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شرح تشریح، مرتبہ مولوی عبدالغنی رام پوری۔

حاشیہ تشریح، مرتبہ مفتی اسماعیل بن وجیہ الدین مراد آبادی۔

حاشیہ التصریح، مرتبہ شیخ حفیظ اللہ بندوی اعظم گڑھی۔

حاشیہ تصریح، مرتبہ شیخ ایوب اسرائیلی علی گڑھی۔

حاشیہ مجسطی، مرزا خیر اللہ مہندس دہلوی۔

حاشیہ مجسطی، مرتبہ مرزا فخر الدین لکھنوی۔

حاشیہ کتاب التہیلات، یہ حاشیہ ملا چاند نے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مرتب کیا ہے۔

حاشیہ مجسطی، مرتبہ مولوی غلام حسین جون پوری۔

جامع بہادر خانی، ایک جامع کتاب ضخیم جلد میں، مرتبہ غلام حسین جون پوری۔

حدائق النجوم، مرتبہ راجہ رتن سنگھ باشندہ قصبہ محمدی لکھنوی۔

رسالہ در علم ہیئت، مرتبہ قاضی احمد بن محمد مالکی مدراسی۔

القویم، علم ہیئت و تقدیم پر فارسی زبان میں بطور مقدمہ ایک رسالہ مرتبہ مرزا محمد علی

بن خیر اللہ مہندس مصنف نے یہ رسالہ اپنے لڑکے زین العابدین کے لیے لکھا ہے۔

رسالہ در علم ہیئت، مرتبہ مولانا سخاوت علی جون پوری۔

مرآة الاقالیم، رسالہ بزبان فارسی طول بلد عرض بلد معلوم کرنے میں۔

عنایۃ النہار رسالہ در ابطال ظل مثلث، یہ دونوں کتابیں مفتی خلیل الدین کاکوروی

کی ہیں۔

رسالہ در تحقیق دائرہ ہندیہ، مرتبہ مولوی خادم احمد لکھنوی۔

نقشے دن اور رات کی تحقیق میں، مرتبہ مولوی شمس الدین حیدر آبادی متوفی ۱۲۸۳ھ۔

رسالہ فی اثبات سکون الشمس وسط العالم، مرتبہ شیخ عبدالرحیم گورکھ پوری ساکن کلکتہ

بن مصاحب علی۔

مواقع النجوم، مرتبہ مفتی عنایت احمد کاکوروی۔

رسالہ فن ہیئت میں اس میں دم دارستاروں سے بحث ہے، مرتبہ مولوی غلام احمد

بن متھور خاں حیدر آبادی۔

رسالہ فی تحقیق الشہور، مرتبہ شیخ محمد سلیم جون پوری۔

نقشہ طلوع وغروب شمس، مرتبہ مولوی مسیح الدین کاکوروی۔

علم ہیئت کی ایک شاخ علم رصد اور علم اصطرلاب ہے۔

علم رصد

مسلمانوں میں سب سے پہلی رصد گاہ ۲۱۴ھ میں خلیفہ مامون کے زمانہ میں دمشق میں قائم کی گئی اس رصد گاہ کا انتظام و اہتمام یحییٰ بن ابومنصور، خالد بن عبد الملک، سند بن علی اور عباس بن سفیہ کے ہاتھ میں رہا، ان میں سے ہر ایک نے زینج بھی بنائی اس کے بعد رصد گاہوں کے قائم کرنے کا ایک سلسلہ قائم ہو گیا، سب سے مشہور رصد گاہ مراغہ کے مقام پر ۶۲۳ھ میں ہلاکوں کے زمانہ میں قائم کی گئی، اس رصد گاہ کا انتظام و اہتمام خوجہ نصیر الدین محقق طوسی کے ہاتھ میں تھا، مشہور رصد گاہوں میں سمرقند کی رصد گاہ بھی ہے، جو ۸۲۳ھ میں تیمور لنگ کے پوتے الغ بیگ کے زمانہ میں قائم کی گئی، غیاث الدین جمشید کے سیر و تعمیر کا انتظام ہوا لیکن مکمل ہونے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد قاضی زادہ رومی کے سپرد یہ کام ہوا، لیکن رصد گاہ کی تکمیل سے پہلے ہی ان کا بھی انتقال ہو گیا، اس کے بعد علی بن محمد قوشچی نے اس رصد گاہ کو مکمل کیا۔

ہندوستان کے علما ان رصد گاہوں سے بڑا استفادہ کرتے تھے، فیروز شاہ بہمنی نے دولت آباد کن کے قریب بالا گھاٹ میں ایک رصد گاہ بنانے کا حکم دیا اور سید محمد قازرونی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور حکیم حسن بن علی گیلانی اور بعض دوسرے لوگوں کو اس کی تعمیر پر مامور کیا، چنانچہ ان لوگوں نے رصد گاہ کی تعمیر کا کام شروع کیا لیکن حکیم حسن گیلانی کا رصد گاہ کی تکمیل سے پہلے انتقال ہو گیا اور اس کے علاوہ بھی کچھ ایسے واقعات پیش آئے جس کی وجہ سے رصد گاہ کی تکمیل نہیں ہو سکی، شاہ جہاں کے زمانہ میں ملا محمود جون پوری نے اس رصد گاہ کی تکمیل کا ارادہ کیا اور وہ اس سلسلہ سے اکبر آباد تشریف لے گئے اور شاہ جہاں کے وزیر آصف جاہ سے مل کر ان سے اس کام کی تکمیل میں امداد و تعاون کے خواہش مند ہوئے، شاہ جہاں بادشاہ کو اس زمانہ میں بلخ اور بدخشاں کے معاملات کی بہت فکر تھی اور وہاں ایک فوج بھیجنے کے انتظامات کر رہا تھا، اس لیے شاہ جہاں نے اس وقت کوئی مالی مدد دینے سے معذرت کر دی۔

جب محمد شاہ بادشاہ ہوا ہے تو اس نے ملک کے علمائے ہیئت کو جمع کیا اور ان کو ہدایت کی کہ آلات رصدیہ تیار کریں اور ان کے ذریعہ ستاروں کے حالات کا اندازہ لگائیں، چنانچہ ان علمائے اس کام کو انجام دیا، دہلی کی رصد گاہ کی تعمیر و تکمیل کا انتظام مرزا خیر اللہ دہلوی مولانا محمد عابد دہلوی اور سید نعمت اللہ جزائری کے ہاتھ میں تھا، مرزا خیر اللہ دہلوی اس جماعت کے افسر اعلا تھے، یہ واقعہ ۱۱۳۱ھ کا ہے، محمد شاہ نے اس رصد گاہ کی تعمیر اور اس کے انتظام پر تیس لاکھ روپیہ صرف کیا، اس رصد گاہ سے دہلی کے علمائے ہیئت نے وہ معلومات حاصل کیں جو پچھلے لوگوں کو نہیں حاصل ہوئی تھیں، مثلاً قدیم علمائے ہیئت کا خیال تھا کہ وہ مدار جو مرکز سے خارج ہے، وہ دائرہ کی شکل میں ہے لیکن مرزا خیر اللہ مذکور نے اس کی تردید کی اور کہا کہ خارج عن المركز مدار بیضوی شکل کے ہیں، زیچ محمد شاہی میں مرزا خیر اللہ نے اپنے اس دعوے پر دلائل دیے ہیں۔

محققین علمائے ہیئت کا خیال تھا کہ خمہ متحیرہ کے اوجات و جوارات کی حرکتیں ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں، اس معاملہ میں یہ لوگ اپنے متقدمین کی رائے پر تھے کہ ان کی حرکتیں فلک البروج کی حرکت کی طرح ہٹتی ہیں، محمد شاہی رصد گاہ کے ذریعہ علمائے

ہند اس نتیجہ پر پہنچے کہ خمسہ متحیرہ کے اوجات و جوارات کی حرکتیں باہم مختلف ہیں۔

محمد شاہی عہد کے علمائے ہیئت نے قمری مہینوں کی مدت اسیس درجہ انتالیس دقیقہ پچاس ثانیہ چار ثالثہ چوبیس رابعہ اور چونتیس خامسہ مقرر کی، متقدمین علمائے ہیئت کا خیال تھا کہ فلک زحل دوسرے افلاک کی طرح کروی شکل کا ہے، لیکن محمد شاہی رصد گاہ کے ذریعہ علمائے ہیئت نے یہ انکشاف کیا کہ فلک زحل کروی نہیں ہے، بلکہ ایللیپسی شکل کا ہے۔

ان لوگوں نے یہ بھی تحقیق کی کہ مشتری سیارہ کے ارد گرد چار چاند چکر کاٹتے ہیں، انہوں نے یہ بھی تحقیق کی کہ ثوابت ستارے جو آلات رصدیہ کی زد میں ہیں، ان میں سے اکثر متحرک ستاروں کی طرح حرکت کرتے ہیں، ان کی یہ بھی تحقیق ہوئی کہ جرم شمس کی مختلف جہتیں ہیں اور ہر ایک کی حرکت وضعیہ ہے، وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچے کہ زہرہ اور عطارد چاند کے مانند ہیں، جس طرح چاند ہلال، بدر اور محاق میں تبدیل ہوتا رہتا ہے، اسی طرح، زہرہ اور عطارد بھی مختلف شکل و ہیئت بدلتے رہتے ہیں، ان علمائے علم ہیئت و نجوم میں ایسے انکشافات کیے جو متقدمین کو نہیں معلوم تھے۔

نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے زمانہ میں لکھنؤ میں ایک رصد گاہ قائم کی گئی، اس رصد گاہ کو قائم کرنے والے وزیر حکیم مہدی علی خاں ہیں، جنہوں نے ۱۲۳۷ھ میں اس کو مکمل کرایا، اس رصد گاہ کی تعمیر کا انتظام ہرورث نامی ایک انگریز انجینئر کے سپرد ہوا اور اس کے لیے سترہ سو روپے ماہانہ تنخواہ مقرر کی گئی۔

اس رصد گاہ کی تعمیر خورشید منزل کے قریب اس کوٹھی میں شروع ہوئی جس کو جزل مکلوڈ انجینئر نے سعادت علی خاں کے زمانہ میں تعمیر کیا تھا، رصد گاہ کی تکمیل سے پہلے ہرورڈ مر گیا اور حکام سلطنت اس رصد گاہ کی طرف سے ایک طویل مدت کے لیے بے تعلق ہو گئے، شاہ اودھ محمد شاہ لکھنوی نے پھر دوبارہ اس کی طرف توجہ کی اور چار لاکھ روپے اس رصد گاہ پر صرف کیے، آلات رصدیہ کی تنصیب و تعمیر کے لیے مرزا پور سے پچاس ہزار روپے کے صرفہ

سے پتھر منگائے گئے اور رصد گاہ کے آلات و مشین ایک لاکھ روپے کے صرفہ سے لندن سے منگائے گئے، لندن کی گرین وچ کی رصد گاہ میں جس طرز کے آلات اور مشین لگی تھیں، ویسے ہی آلات و مشین اس رصد گاہ کے لیے منگائے گئے تھے، اس کام کے لیے ولکا کس انگریز کو مقرر کیا گیا تھا جس نے دس سال کی مدت میں اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا، بہت سے انگریزوں اور ہندوستانیوں کی خدمات اس کام میں حاصل کی گئیں، ہندوستانیوں میں خاص طور پر مولوی عبدالرب، کمال الدین حیدر اور مفتی اسماعیل بن وجیہ مراد آبادی قابل ذکر ہیں، کمال الدین حیدر نے فن ریاضی کے انیس رسالوں کا ترجمہ بھی کیا، انگریز مہتمم رصد گاہ ولکا کس کا ۱۸۴۸ھ میں واجد علی شاہ کے زمانہ میں انتقال ہو گیا، چودہ سال تک اس رصد گاہ پر محنت و صلاحیت اور انیس لاکھ روپے کی گراں قدر رقم کے صرفہ کے بعد پھر اس رصد گاہ کا نظام بگڑ گیا، واجد علی شاہ کو ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، انہوں نے اپنے وزیر مجد الدولہ کو حکم دیا کہ رصد گاہ سے کتب خانہ ہٹا لیا جائے اور کوٹھی وزیر قلی علی خاں کو دے دی جیسا کہ قصیر التواریخ میں ہے۔

علم رصد پر ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

زیچ شاہ جہانی اس کو شیخ فرید الدین ابراہیم دہلوی نے ۱۰۳۸ھ میں تصنیف کیا ہے، مصنف نے اس میں نقوشوں کی تصحیح اور نقوش کی تسہیل اور پرانے نقوش کی اصلاح پر کوشش صرف کی ہے۔

زیچ محمد شاہی، مصنفہ مرزا خیر اللہ بن لطف اللہ مہندس دہلوی۔

زیچ بہادر خانی، مرتبہ غلام حسین جون پوری۔

زیچ سلیمان جاہی، مرتبہ شیخ رستم علی بن طفیل علی سنبھلی مصنف نے یہ کتاب شاہ

اودھ نصیر الدین حیدر کے زمانہ میں لکھی ہے، چون کہ ان کا لقب سلیمان جاہ تھا، اس لیے محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب کا نام زینج سلیمان جاہی رکھا ہے، مصنف کا کتاب کی تمییز سے پہلے انتقال ہو گیا، اس لیے اس کی ترتیب و تہذیب اور تمییز کا کام امام الدین حجتہ اللہی نے انجام دیا، یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں ہے اور امام الدین کے ہاتھ کا لکھا اور صاف کیا ہوا نسخہ میں نے مرزا ہمایوں قدرتیوری کے پاس دیکھا ہے۔

تسہیل زینج محمد شاہی، بزبان فارسی مرتبہ مہارت خاں دہلوی۔

زینج میر عالمی، مرتبہ مولوی صفدر شیرازی۔

زینج نظامی، مرتبہ خواجہ بہادر حسین خاں۔

فن اصطرلاب

اصطرلاب فن ہیئت سے متعلق ایک مخصوص آلہ کا نام ہے، فن اصطرلاب اس فن کا نام ہے جس میں آلہ اصطرلاب کے طریقہ استعمال کو بتایا جائے، اس آلہ کے ذریعہ ستاروں کے وہ حالات زیادہ آسان طریقہ سے معلوم ہو جاتے ہیں جو کتب ہیئت میں مذکور ہیں، مثلاً ارتفاع شمس، طالع کی معرفت، سمت قبلہ کی معرفت، ارض البلد کی معرفت وغیرہ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے اس فن کا عالم ابراہیم بن حبیب فزاری ہوا ہے۔

فن اصطرلاب میں تحفۃ الناظر، ہجۃ الافکار، ضیاء الاعمین اور طوسی کی بست ابواب وغیرہ کتابیں ہیں، علمائے ہند میں اس فن کے بڑے ماہرین گزرے ہیں، شہنشاہ ہمایوں اصطرلاب کے استعمال اور اس کے بنانے میں بڑی مہارت رکھتا تھا، فرید بن ابراہیم دہلوی مصنف زینج شاہجہانی اصطرلاب کے فن کے بڑے مشہور عالم گزرے ہیں، اسی طرح ان کے بھائی طیب بن ابراہیم کو بھی اصطرلاب کے استعمال اور اس کے بنانے میں مہارت حاصل تھی، طیب بن ابراہیم نے عبدالرحیم خانخاناں کے لیے ایک عجیب و غریب اصطرلاب محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بنایا تھا، عبدالرحیم خانخاناں نے اس اصطرلاب کے ہم وزن چاندی طیب بن ابراہیم کو اس کام پر بطور انعام دی، ضیاء الدین بن محمد بن قائم بن عیسیٰ بن الہ داد اصطرلابی ہمایونی بھی فن اصطرلاب کے مشاہیر علما میں ہیں، ان کا اصطرلاب جو شاہ جہاں کے زمانہ میں بنایا تھا، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانے میں موجود ہے۔

فن اصطرلاب میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں درج ذیل ہیں: کتاب بزبان فارسی مؤلفہ مولوی خان محمد بن عبدالغنی قرشی گجراتی، یہ کتاب بہت ادق اور تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔

کتاب در فن اصطرلاب، مرتبہ شمس الامرانواب فخر الدین خاں حیدر آبادی۔
جوہر فرید، مرتبہ عزیز الدین بن محمد اشرف کشمیری دہلوی۔
رفع الصنعة، بزبان فارسی، مرتبہ عمدة الملک رفیع الدین خاں سن تصنیف ۱۲۶۹ھ ہے۔

کتاب در فن اصطرلاب، مرتبہ استاد مکرم عبدالحق بن محمد اعظم کابلی مالوی۔

علم موسیقی

فن موسیقی وہ علم ہے جس میں نغمے اور ان کو سنانے اور ادا کرنے کے حالات اور مختلف راگوں کے امتزاج و ترکیب اور آلات موسیقی سے بحث کی جائے، اس علم کا موضوع آواز ہے، آواز انسان کے جذبات کو مبداء سے حرکت دیتی ہے، اس کے نتیجہ میں بسط اور سرور و انبساط پیدا ہوتا ہے یا آواز نفس انسانی کو مبداء کی طرف لے جاتی ہے، اس کے نتیجہ میں قبض، انجام کی فکر اور اس طرح کے دوسرے جذبات پیدا ہوتے ہیں، اس فن میں مسلمان مصنفین کی مشہور کتابوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور بہتر فارابی کی کتاب ہے،

ابن سینا کی کتاب الشفا کے وہ ابواب جو فن موسیقی سے متعلق ہیں اور اسی طرح صفی الدین عبدالمومن ثابت بن قراء ابوالوفا اور جوزجانی کی کتابیں اس فن کی اہم کتابوں میں ہیں، ہندوستان میں اس فن کے ماہرین میں اور متقدمین سے سبقت لے جانے والوں میں حضرت امیر خسرو دہلوی کا نام بہت مشہور ہے، وہ اس فن میں بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں، ان کے زمانہ میں اس فن میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا، انہوں نے پرانے راگوں میں نئے نئے تصرفات کیے ہیں اور اس فن میں نئی نئی ایجادات و اختراعات کی ہیں، اس فن میں جن نئی چیزوں کا انہوں نے اضافہ کیا ہے، وہ قول، ترانہ، خیال، نقش و نگار، بسیط، تلانہ، سویلہ راگوں کی ایجاد ہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اس فن پر کتنا اقتدار حاصل تھا، جون پور کی مشرقی سلطنت کا بادشاہ سلطان حسین بھی اس فن کے بڑے باکمالوں میں گزرا ہے، ہندوستانی راگ ”دھرپد“ جو چار اجزا یا چار ٹکڑوں پر مشتمل تھا اس کو مختصر کر کے دو ٹکڑوں میں کر دیا، اس طرح ”آہنگ“ میں بہترین تصرف و ایجاد کی اور اس کا نام خیال و چٹکلہ رکھا اور مجاز کو زیادہ صریح اور واضح کیا، سلطان حسین شرقی نے فن موسیقی پر تحفۃ الہند نامی ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

سوری بادشاہ محمد شاہ عدلی بھی فن موسیقی کے ماہرین میں گزرا ہے، اس فن میں اس کی مہارت و تفوق پر سب کا اتفاق ہے اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑا اس فن کا عالم و ماہر تھا، جس کی اس کے عہد میں کوئی نظیر نہیں تھی۔

حاکم مالوہ باز بہادر شاہ کے زمانہ میں جیسا کہ آصفی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے، منجھو گجراتی اس فن کا استاد تھا، آصفی نے لکھا ہے کہ آج تک اس کا مثل و نظیر کوئی نہیں ہوا اور نہ آئندہ توقع ہے، جب مغلوں نے ماٹو مالوہ کو فتح کیا ہے اور منجھو گجراتی کو گرفتار کر کے ہمایوں کے دربار میں لایا گیا ہے تو اس وقت ہمایوں سرخ پوشاک پہنے ہوئے تھا جو اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ اس وقت قتل عام شروع ہونے والا ہے، منجھو جب ہمایوں کے

دربار میں سامنے لایا گیا تو منجھو کے بعض جاننے والوں نے ہمایوں سے اس کی مہارت و صاحب فن ہونے کا تذکرہ کیا، ہمایوں نے منجھو کو حکم دیا کہ وہ کوئی عمدہ چیز سنائے، منجھو نے اپنے کو تیار کر کے گانا شروع کیا، منجھو نے جب گانے میں اپنے فن کے کمال کا مظاہرہ کیا تو ہمایوں پر بہت سخت اثر ہوا اور جب منجھو گا کر خاموش ہوا تو ہمایوں پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ اس نے سرخ پوشاک بدل کر سبز پوشاک پہن لی جو رضا اور خوشی کی علامت تھی اور منجھو کو خلعت خاص سے نوازا اور منجھو کی وجہ سے باز بہاد کے بڑے بڑے عہدہ داران اور افسران جو گرفتار ہو کر لائے گئے تھے چھوڑ دیے گئے۔

تان سین گوالیاری فن موسیقی کا اپنے عہد میں بہت زبردست ماہر شخص گزرا ہے، متقدمین و متاخرین میں اس کی کوئی نظیر نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ فن موسیقی میں تان سین فارابی سے بہت فائق تھا۔

شیخ معمر بہاء الدین زیادتی متوفی ۱۰۳۴ھ کا شمار بھی ماہرین علم موسیقی میں ہے، علم ”مارگ“ میں پورے دکن میں اس کا کوئی مد مقابل نہیں تھا، فن موسیقی میں اس نے بہت سی نئی چیزوں کا اضافہ کیا، کست، دھرپد، خیال اور ترانہ پران کی تصنیفات ہیں، رباب اور بین اور امرتی کے بجانے میں اس کو مہارت تامہ حاصل تھی، سیف الدین محمود نے راگ درپن میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

شیخ پیر محمد علم موسیقی کے بڑے ماہر گزرے ہیں، سلطان حسین شرقی کے چٹکلہ اور خیال کو انہوں نے از سر نو زندہ کیا اور اس میں وہ اس مرتبہ تک پہنچ گئے جس پر دوسرے کا پہنچنا مشکل ہے، جیسا کہ راگ درپن میں مذکور ہے۔

محمود ناسک بھی فن موسیقی کے ماہرین میں گزرے ہیں، یہ راجہ مان سنگھ گوالیاری کے زمانہ میں تھے اور اپنے زمانہ میں فن موسیقی میں سب سے فائق تھے، ابراہیم عادل شاہ بیجاپوری بھی فن موسیقی میں بہت فائق تھے اور اپنے زمانہ میں ان کو اس فن میں سیادت و

امامت کا درجہ حاصل تھا، فن موسیقی پر ان کی ایک کتاب نورس نامی ہے۔

باز بہادر خاں حاکم مالوہ بھی فن موسیقی میں کامل و ماہر تھا، اس فن میں اس کے کمال کی شہرت اس قدر ہے کہ اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہندوستان میں فن موسیقی کے ماہرین اور باکمالوں کے کچھ نام اوپر ذکر کیے گئے، ان کے علاوہ بھی اور کچھ لوگ ہیں جن کو اس فن میں خصوصیت و امتیاز حاصل ہے، جن کے نام درج ذیل ہیں:

سبحان خاں، نور ہاسرکیان خاں، چاند خاں فتح پوری، ان کے بھائی سورج خاں فتح پوری، میاں چندا شاگرد تان سین، تان برنگ خان، بلاس خاں، صورت سین، یہ تینوں تان سین کے لڑکے ہیں، داؤد خاں محمد خاں ملا اسحاق ان کے بھائی خضر، بنات خاں، حسن خاں، عاقل خاں بن باقر خاں، یہ سب عہد اکبری کے نامور ماہرین موسیقی ہیں۔

میاں دالو، دھرپد میں ان کا جواب نہیں تھا، لعل خان، ان کا لقب گن سمندر خاں تھا، یہ تان سین کے لڑکے ہلاس خاں کے شاگرد اور ان کے داماد بھی ہیں، سوہل سین تان سین کے پوتے، سدھین سین ولد سوہل سین مصری خاں شاگرد ہلاس خاں حسن خاں توہار، میر صالح دہلوی، خواجہ محمد صلاح یہ فن موسیقی کے بڑے ماہر تھے، انہوں نے اس فن پر راگ پرکاش نامی ایک کتاب بھی لکھی ہے، جیسا کہ راگ درپن میں مذکور ہے۔

افضل خاں نانک ان کا لقب گن سین تھا، یہ فن موسیقی کی شاخ فن مارگ میں بھی بڑے ماہر تھے۔

شیخ کمال شاگرد میاں دالو یہ ۱۰۷۶ھ عہد عالمگیری میں زندہ تھے، نجف خاں گجراتی شاگرد تان سین رنگ خاں کلاونت، خوشحال خاں بن لعل خاں ان کے زمانہ میں کوئی ان کا ثانی نہیں تھا، یہ ۱۰۷۶ھ میں زندہ تھے، غلام محی الدین یہ علاقہ چندی کے طبقہ اشراف میں تھے، سواد خاں فتح پوری، کسن خاں کلاونت فن مارگ کے زبردست ماہر ہیں، دلی وہاری، شیخ

موسیقی پر اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔

راگ درپن، بزبان فارسی مرتبہ سیف الدین محمود سرہندی۔

راگ پرکاش، مرتبہ خواجہ محمد صلاح دہلوی، یہ مصنف سیف الدین محمود سرہندی کے

معاصر ہیں۔

اصول الغنمات الآصفیہ، فارسی زبان میں ایک جامع کتاب ہے، مرتبہ غلام رضا

بن صابر علی۔

مرآة الخیال میں فن موسیقی پر مقالہ ہے، مرتبہ بشیر خاں بن امجد خاں۔

مہر جہاں تاب میں فن موسیقی پر مقالہ مرتبہ والد محترم حکیم سید فخر الدین بن عبدالعلی

حسنی رائے بریلوی۔

غنجہ راگ، مرتبہ نواب مروان علی خاں۔

اسرار کرامت، بزبان اردو کرامت اللہ اور ان کے والد نعمت اللہ کی مشترک

تصنیف، معارف الغنمات بزبان اردو فن موسیقی پر ایک جامع کتاب ہے، مرتبہ نواب علی

خاں لکھنوی۔

رسالہ در فن موسیقی، مرتبہ خواجہ محمد نصیر الدین بن میر کلو حسینی دہلوی۔

صوت الناقوس، بزبان فارسی مرتبہ محمد عثمان قیس۔

ناکابھید، بزبان فارسی مرتبہ امیر الدولہ لائق۔

پانچویں فصل حکمت عملی میں

حکمت عملی جیسا کہ اوپر گزر چکا، فلسفہ کی ایک قسم ہے، یہ اس علم کا نام ہے جس میں ان موجودات کے احوال سے بحث کی جائے جن کا وجود انسان کی قدرت و اختیار میں ہے اور جن سے انسان کے معاش و معاد کی اصلاح وابستہ ہے، اس علم کی تین قسمیں ہیں:

تہذیب الاخلاق: وہ حکمت عملی ہے جس میں ان حالات اور افعال و اعمال سے بحث کی جائے جن کا تعلق اشخاص کی اصلاح اور ان کے اچھے اور برے ہونے سے ہے، اس کو حکمت خلقیہ بھی کہتے ہیں۔

مدیر منزل: وہ حکمت علمی ہے جس میں ایسے افعال و اعمال سے بحث کی جائے جو خاندان اور کنبہ میں شریک لوگوں کے مصالح و منافع سے متعلق ہے، اسی کو الحکمة المنزلیہ بھی کہتے ہیں۔

سیاست مدنیہ، وہ حکمت عملی ہے جس میں ایک شہر اور ایک ملک کے باشندوں کے امور و احوال سے بحث کی جائے، جس کا تعلق ان کے مصالح سے ہے۔

تہذیب الاخلاق

تہذیب الاخلاق وہ علم ہے جس میں انسانی فضائل اور کمالات کی قسمیں اور ان کو حاصل کرنے کے طریقے اور رذائل، برائیاں اور ان سے بچنے کے طریقے بتلائے جائیں، تاکہ انسان اچھائیوں سے آراستہ ہو اور برائیوں سے محفوظ رہے، اس علم کا موضوع اخلاق و ملکات اور نفس انسانی جو اخلاق سے متصف ہو، تہذیب الاخلاق کی ضرورت کو شریعت محمدی نے مکمل طور پر پورا کر دیا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”میری بعثت مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے ہوئی ہے“ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک مرتبہ اخلاق نبوی کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے جواب دیا، آنحضورؐ کا اخلاق قرآن ہے، یعنی قرآن انسان کے اندر جن صفات اور مکارم اخلاق کا تقاضا کرتا ہے، آنحضورؐ اس کے مکمل نمونہ تھے۔

اس فن پر علمائے اخلاق نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے ابن سینا کی کتاب البر والاثم، ابن مسکویہ کی کتاب الفوز، امام رازی کی الاخلاق، ایبکی کی الاخلاق، طوسی کی الاخلاق اور دوانی کی الاخلاق بہت مشہور ہیں۔

فن اخلاق میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

طوسی نامہ، بزبان فارسی ایک ضخیم کتاب مرتبہ شیخ ضیاء الدین بخشی بدایونی، کتاب بہت شستہ عبارت اور لطیف استعارات کی زبان میں ۳۰۷ھ میں تصنیف کی گئی ہے۔
موارد الکلم، بزبان عربی مرتبہ شیخ فیضی ناگوری یہ کتاب صنعت اہمال میں ہے، یعنی پوری کتاب میں کہیں نقطے والے حروف نہیں استعمال کیے گئے ہیں۔

اخلاق حمیدی، مرتبہ مولوی حمید الدین کا کوروی بن غازی الدین۔

الاخلاق، مرتبہ مولوی معشوق علی جون پوری۔

تحسین الاخلاق، مرتبہ مولوی مہدی مدراسی۔

الوصایا بزبان فارسی، بزبان فارسی ایک ضخیم جلد میں مصنفہ نواب وزیر الدولہ محمد وزیر خاں ٹونکی۔

الاخلاق الانسانیہ، مرتبہ سید عبدالغنی استھانوی بہاری۔

الحقوق والفرایض، بزبان اردو مرتبہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔

اخلاق ضیائی، مرتبہ سید محمد شاہ بن احمد شاہ، سن تصنیف ۱۳۱۰ھ۔

تہذیب اخلاق، مرتبہ مولوی نجم الحق۔

بستان التہذیب، مرتبہ مولوی عمر دراز علی خاں۔

اخلاق محمدی، مرتبہ سعید احمد فاروقی۔

اساس الاخلاق، مرتبہ سید محبت الحق عظیم آبادی۔

اخلاق احمدی، مرتبہ مرزا سلطان احمد بن غلام احمد قادیانی۔

الاخلاق، مرتبہ مولوی احمد مکرم عباسی چریاکوٹی۔

اخلاق اسدی، مرتبہ میر بہادر علی حسینی۔

جامع الاخلاق، مرتبہ مولوی امانت اللہ کلکتوی۔

معدن التہذیب، مرتبہ مرزا حبیب حسین لکھنوی۔

علم آموز و عقل افروز، مرتبہ حکیم سراج الدین دہلوی سن تصنیف ۱۲۹۰ھ۔

الاصلاح، مرتبہ عبد ضعیف بندہ عبدالحی حسنی۔

توبۃ النصوح، ابن الوقت، المواعظ الحسنہ، یہ تینوں کتابیں اردو زبان میں ڈپٹی

نذیر احمد دہلوی کی ہیں۔

تہذیب انحصائل و تہذیب الفصائل، بزبان اردو مرتبہ سید ظفر مہدی جرولی، یہ کتاب ابن مسکویہ کی تہذیب الاخلاق سے منقول ہے، کچھ کمی و زیادتی کے ساتھ۔
رسالہ علم الاخلاق، مرتبہ مولوی کرامت حسین کنٹوری۔

تدبیر منزل

تدبیر منزل وہ علم ہے جس میں گھر اور خاندان کے لوگ یعنی میاں بیوی اولاد اور والدین، خادم اور آقا کے درمیان باہمی اور مناسب تعلق کی کیفیات بیان کی جائیں اور ان لوگوں کے درمیان جو چیزیں اعتدال سے ہٹی ہوئی ہوں، ان کا علاج اور تدبیر بتلائی جائے، اس علم کا موضوع وہ لوگ ہیں جو ایک گھر میں مشترک طور پر رہتے ہیں، اس علم کا نفع بہت واضح ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں کیوں کہ اس علم کا حاصل یہ ہے کہ انسان کی گھریلو زندگی کے حالات منظم اور ٹھیک ٹھیک ہوں تاکہ انسان گھر میں رہنے والوں کے حقوق اور ان کے فرائض و واجبات کا لحاظ رکھے اور اس علم پر انسان کی دینی و دنیوی سعادت کا انحصار ہے، مختصر لفظوں میں یہ کہا جائے گا کہ اس علم میں اس گروہ کے مصالح و منافع سے بحث کی جاتی ہے جو ایک گھر میں رہتا ہے، اس علم میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں درج ذیل ہیں:

دستور العمل فی تدبیر المنزل، مرتبہ شیخ وکیل احمد سکندر پوری۔

تہذیب نسواں، مرتبہ نواب شاہ جہاں بیگم والیہ ریاست بھوپال۔

مرآة العروس، بنات العیش، یہ دونوں کتابیں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی ہیں۔

فلسفہ ازدواج، مرتبہ سید علی اصغر بلگرامی۔

انتظام خانہ داری، مختصر رسالہ بزبان اردو مرتبہ نواب علی حسن ولد نواب صدیق حسن

بھوپالی۔

عنوان

یہ وہ علم ہے جس میں شہر اور ملک کے اجتماعی اور سیاسی حالات سے بحث کی جائے، اس علم کا موضوع شہری زندگی اور اس کے احکام و معاملات ہیں۔

اس علم کی منفعت متمدن سوسائٹی کا وجود ہے، اس علم کی شاخ قضا اور احتساب ہے، فارابی کی آراء المدنیۃ الفاضلہ اور ماوردی کی الاحکام السلطانیۃ ابن تیمیہ کی السیاسة الشرعیۃ اس فن کی مشہور کتابیں ہیں، اس فن پر ہندوستانی مصنفین کی کتابیں درج ذیل ہیں: تحفۃ الملوک، مرتبہ ملک سیف الدین غوری مصنف نے یہ کتاب سلطان علاء الدین حسن بہمنی کے لیے لکھی ہے۔

نصاب الاحساب، مرتبہ قاضی ضیاء الدین عمر سنائی۔

آداب الحسبہ، مرتبہ شیخ عصمت اللہ سہارن پوری۔

التوریۃ السلطانیۃ، مرتبہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مصنف نے یہ کتاب جہاں گیر بادشاہ کے لیے لکھی ہے۔

آئین اکبری، مرتبہ ابوالفضل ناگوری۔

دستور جہاں کشائے، مرتبہ مولانا خیر اللہ دہلوی مصنف نے یہ کتاب شاہ جہاں بادشاہ کے لیے لکھی ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب تحفۃ الملوک سے ماخوذ ہے۔

روز نامچہ عالم گیری، مرتبہ بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر۔

حکم نامہ، مرتبہ ٹیپو سلطان۔

اس موضوع پر سب سے بہتر اور مفید کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی

اکلیل الکرامہ فی مقاصد الامامہ، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی سن تصنیف ۱۲۹۳ھ۔
ظفر الدامی بما حجب فی القضا علی القاضی، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی سن
تصنیف ۱۲۹۳ھ۔

آداب السلاطین، مرتبہ مولوی ولی اللہ لکھنوی۔

حسن المسامی الی نصح الرعیۃ والراعی، بزبان اردو مرتبہ نواب سید صدیق حسن
بھوپالی مصنف نے یہ کتاب ابو حفص محمد عتیق اللہ بن ابی احمد بن اسد اللہ حسینی مدینی کے نام
سے لکھی ہے، ابو حفص میں اشارہ اپنی صاحبزادی حفصہ کے نام سے اپنی کنیت کا ہے اور عتیق
نام میں اشارہ صدیق کی طرف ہے، کیوں کہ حضرت صدیق کا لقب عتیق تھا اور ابن ابی احمد
میں اشارہ اپنے باپ ابو احمد کی طرف ہے، کیوں کہ ان کی یہی کنیت تھی اور اسد اللہ سے اشارہ
اپنے دادا اولاد علی کی طرف ہے، مصنف نے یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں لکھی ہے۔

رسالہ اسباب بغاوت ہند، مرتبہ سر سید احمد خاں دہلوی۔

معلم السیاسة، مولوی ابوالحسن فرید آبادی۔

ذخر الحجتی من آداب المفتی، مرتبہ نواب سید صدیق حسن بھوپالی۔

چھٹی فصل

فن طب میں

فن طب وہ علم ہے جس میں انسان کے بدن کے تندرست و مریض ہونے کی حیثیت سے بحث کی جائے تاکہ مرض دور کیا جائے اور صحت قائم رکھی جائے، اس علم کا موضوع انسان کا بدن اور اس کے متعلقات و مشتملات ہیں، مثلاً اعضا، مزاج، اخلاط، قوی اور افعال وغیرہ اور انسانی بدن کی صحت و مرض کی حالتیں اور صحت و مرض کے اسباب و حرکات و سکنات استفرار و احتقانات اور مطعومات و مشروبات کے ذریعہ تدبیر عمل جراحی اور امراض کا علاج ممکن حد تک وغیرہ اس علم کا موضوع ہیں، اس علم کی ابتدا کی تحقیق بہت مشکل ہے، کیوں کہ یہ علم بہت قدیم ہے اور متقدمین کی رائیں اس سلسلہ میں بہت ہی متضاد ہیں جن میں سے کسی ایک رائے کو ترجیح دینا بہت مشکل ہے، جو لوگ جسم انسانی کے حادث ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب انسانی جسم حادث ہے تو لامحالہ یہ علم بھی انسان کے وجود کے بعد ہی پایا گیا ہوگا، پھر اس میں بھی دو گروہ ہیں، ایک کا کہنا ہے کہ یہ علم انسانی وجود کے ساتھ ساتھ موجود ہوا ہے اور دوسرا گروہ جو تعداد میں بڑا ہے وہ کہتا ہے کہ انسانی وجود کے بعد یہ علم وجود میں آیا ہے، بقراط و جالینوس اور دوسرے عقلیین کا کہنا ہے کہ اس علم کی ابتدا بندوں کو اللہ کی طرف سے الہام سے ہوئی اور اصحاب تجربہ و حیل کا کہنا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ علم انسانی تجربہ کی پیداوار ہے۔

اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ یہ علم سب سے پہلے کس علاقہ اور کس ملک میں پایا گیا، بعضوں کے نزدیک سب سے پہلے اہل مصر نے اس علم کو حاصل کیا اور وہ اپنے اس دعوے کی تائید میں کہتے ہیں کہ ایک دوا کا نام راسن ہے جو مصری لفظ ہے۔

بعضوں کے نزدیک اس علم کا بانی اور موجد ہرمس ہے، بعضوں کے نزدیک اہل ٹیونس، بعضوں کے نزدیک اہل شام اور بعضوں کے نزدیک اہل افرو جیہ اس علم کے موجدین میں ہیں، اہل افرو جیہ آلات غنا کے بھی موجد مانے گئے ہیں، وہ لوگ بیماریوں کا علاج راگ اور غنا سے کیا کرتے تھے، بعضوں کے نزدیک فن طب کے موجد اہل تو ہیں تو ایک جزیرہ ہے جو بقرط اور اس کے آبا و اجداد کا مسکن تھا، اکثر قدما نے لکھا ہے کہ فن طب ابتداً ان جزیروں میں پایا گیا ہے، روہڈس فنڈس اور تو میں بعضوں کے نزدیک اس فن کے موجد کلدانی ہیں، بعضوں کے نزدیک ساحران یمن ہیں، بعضوں کے نزدیک اس کی ابتدا بابل میں ہوئی ہے، بعضوں کے نزدیک فارس میں، بعضوں کے نزدیک اس کے موجد اہل ہند ہیں، بعضوں کے نزدیک مشرقی یورپ کے سغلاب قوم، بعضوں کے نزدیک جزیرہ کریٹ والے لوگ ہیں اور بعضوں کے نزدیک وادی سینا کے لوگ اور اسی طرح بہت سے اقوال و آراء ہیں اس علم کی اشاعت و شہرت استقلیبوس حکیم سے ہوئی ہے، اس نے نوے سال عمر پائی، اس طبیب نے اپنے بعد اپنے دو لڑکوں کو چھوڑا جو دونوں فن طب میں بہت ماہر تھے اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو وصیت کی کہ وہ یہ علم اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی کو نہیں بتائیں گے، یہاں تک کہ یہ علم خستہ اور کم زور حالت میں بقرط تک پہنچا اور اس نے یہ دیکھا کہ اس کے خاندان کے لوگوں کی تعداد بہت مختصر ہے اور اس کا خطرہ ہے کہ صرف ایک خاندان میں اس علم کے محدود ہو جانے سے یہ علم ختم نہ ہو جائے، اس نے فن طب پر کتابیں بہت ہی مختصر اور متن کے طور پر لکھنی شروع کیں، اس نے دوسرے ملک کے لوگوں کو بھی یہ فن سکھایا اور ان کو اپنی اولاد کی طرح رکھا، بقرط

کا زمانہ شاہ بابل بخت نصر کے جلوس شاہی کا چھینا نواں سال ہے اور بہمن بادشاہ کا چودہواں سال بقرط ۹۵ سال زندہ رہا، اس نے فن طب میں بڑی مفید کتابیں لکھی ہیں، جن کا عربی میں ترجمہ کیا جا چکا ہے، اسی وجہ سے بقرط کو کہا جاتا ہے کہ وہ فن طب کا سب سے پہلا معلم ہے اور اس کو معلم اول کا لقب دیا گیا، بقرط کے بعد فرعاموس شہر میں جالینوس ہوا ہے اس نے بقرط کے علم کی تجدید کی اور فن جراحی میں اس نے بڑی مہارت حاصل کی، اگر جالینوس نہ ہوتا تو علم طب ختم ہو گیا ہوتا لیکن جالینوس نے اس علم کو صحیح راستہ پر چلایا، اس فن کی مشکلات کو حل کیا اور اس فن کی کٹھن بحثوں کو زیادہ وضاحت اور صفائی سے بیان کیا۔

فن طب پر جالینوس نے ساٹھ سے زائد کتابیں لکھیں، بقرط کی وفات کے ۶۶۵ سال بعد جالینوس کا زمانہ ہے اور جالینوس حضرت عیسیٰ کے ۵۷ سال بعد پیدا ہوا۔

مسلمانوں میں فن طب

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پوتے خالد بن یزید کو علوم فلسفہ سے بڑی دلچسپی تھی، اس کو کیمیا سازی کا شوق ہوا اور اس فن کی کتابیں عصطفن قدیم نے اس کے لیے عربی زبان میں ترجمہ کیں، مسلمانوں کی تاریخ میں یہ پہلی ترجمہ کی ہوئی کتاب ہے، اس کے بعد عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور نے بعض کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ کرایا، بطریق نے چند کتابوں کا منصور کے حکم سے ترجمہ کیا، عباسی خلیفہ مامون نے قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کو ایک سفارت اس غرض سے بھیجی کہ اس کے پاس متقدمین کے فلسفیانہ علوم کی جو کتابیں محفوظ ہیں، وہ بھیج دیں، رومی شہنشاہ نے کچھ تذبذب کے بعد مامون کی اس درخواست کو منظور کر لیا، مامون نے اس کے بعد کچھ لوگوں کو وہاں سے کتابیں منتخب کرنے اور لانے کا کام سپرد کیا، جب یہ کتابیں مامون کے پاس آ گئیں تو مامون نے ان کے ترجمہ کا حکم دیا، بقرط

کی کتاب جو جالینوس کی توضیحات کے ساتھ تھی اس کا ترجمہ حسنین بن اسحاق نے یونانی زبان سے سریانی زبان میں کیا اور اپنی طرف سے اس میں کچھ اضافہ بھی کیا، پھر حیث بن یحییٰ نے سریانی زبان سے عربی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کیا، بقراط کی کتاب الفصول بتفسیر جالینوس کا ترجمہ حنین نے عربی زبان میں اس کے سات مقالات کا ترجمہ محمد بن موسیٰ کے لیے کیا، بقراط کی کتاب مقدمۃ المعروفہ مع تفسیر جالینوس بقراط کی اصل کتاب کا ترجمہ عربی میں حنین نے کیا اور اصل کتاب جالینوس کی جو تفسیر توضیح تھی اس کا ترجمہ عربی میں عیسیٰ بن یحییٰ نے کیا، بقراط کی الامراض الحادہ مع تفسیر جالینوس جو پانچ مقالات پر مشتمل ہے، اس کے تین مقالات کا ترجمہ عربی زبان میں عیسیٰ بن یحییٰ نے کیا، بقراط کی کتاب الکسر بتفسیر جالینوس حنین بن اسحاق نے اس کے چار مقالات کا ترجمہ محمد بن موسیٰ کے لیے کیا۔

بقراط کی کتاب لیزیمیا بتفسیر جالینوس، کتاب کے پہلے حصہ کی تفسیر تین مقالات پر دوسرے حصہ کی تین مقالات پر اور تیسرے حصہ کی چھ مقالات اور چھٹے حصہ کی آٹھ مقالات میں جالینوس نے کی تھی اور چوتھے پانچویں اور ساتویں حصہ کو بلا تفسیر چھوڑ دیا تھا، عیسیٰ بن یحییٰ نے اس سب کا عربی زبان میں ترجمہ کیا، بقراط کی کتاب الاخلاط جس کی تفسیر جالینوس نے تین مقالات میں کی ہے، ان مقالات کا عربی ترجمہ عیسیٰ بن یحییٰ نے احمد بن موسیٰ کے لیے کیا۔

بقراط کی کتاب قاطیطیون جالینوس نے جس کی تفسیر تین مقالات کی کتاب اور مقالات کا ترجمہ حنین نے عربی زبان میں محمد بن موسیٰ کے لیے کیا۔

بقراط کی کتاب الماء والہوا جالینوس نے جس کی تفسیر تین مقالات میں کی ہے، اصل کتاب کا ترجمہ عربی زبان میں حنین نے اور جالینوس کی تفسیر کا عربی ترجمہ حیث بن حسن نے کیا، بقراط کی طبیعۃ الانسانی جس کی تفسیر جالینوس نے تین مقالات میں کی ہے، اصل کتاب کا ترجمہ حنین نے اور بقراط کی تفسیر کا ترجمہ عیسیٰ بن یحییٰ نے عربی زبان میں کیا ہے، جالینوس کی اکثر کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں حیث بن حسن اعسم اور عیسیٰ بن یحییٰ وغیرہ

نے کیا ہے اور ان ترجموں کی اصلاح حنین بن اسحاق نے کی ہے، جالینوس کی جن کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا وہ درج ذیل ہیں:

کتاب الفرق، کتاب الصنائع، کتاب ابی طرثرن نبض میں، کتاب ابو اغلو قن شفاء
المراس میں، کتاب المقالات الخمس تشریح اعضا میں، کتاب الاستقصاءات، کتاب المزاج،
کتاب القوی الطبعیہ، کتاب العلل، کتاب الاعراض، کتاب تعرف علل الاعضاء الباطنہ، کتاب
القبض الکبیر کتاب الحمایات، کتاب البحران، کتاب ایام البحران، کتاب تدبیر الاصحاء، کتاب حیلۃ
البرء، کتاب التشریح الکبیر، کتاب اختلاف التشریح، کتاب التشریح الحیوان لہیت، کتاب
التشریح الحیوان الحی، کتاب فی علم بقراط التشریح، کتاب فی علم بقراط بالتشریح، کتاب فی علم
ارسطو بالتشریح، کتاب تشریح الرحم، کتاب حرکتہ الصدر والرئۃ، کتاب علل النفس، کتاب الصوت،
کتاب حرکتہ العصل، کتاب الحاجۃ الی القبض، کتاب الحاجۃ الی النفس، کتاب العادات، کتاب
آراء بقراط و افلاطون، کتاب المحركات المجمولہ، کتاب الامتلاء، کتاب افضل المہیئات، کتاب
نصب البدن، کتاب سوء المزاج المختلف، کتاب الادویۃ المفردہ، کتاب الادوام، کتاب
المنی، کتاب المولود، لسبعۃ اشہر، کتاب المرۃ السوداء، کتاب دولۃ النفس، کتاب تقدمۃ المعرفۃ،
کتاب الفصد، کتاب الذبول، کتاب صفات لصی یصرع، کتاب قوی الاغذیہ، کتاب التدبیر
لملطف، کتاب الکیموس، کتاب ارسطوٹن فی مداوۃ الامراض، کتاب تدبیر بقراط فی الامراض
الحادۃ، کتاب ترکیب الادویۃ، کتاب الادویۃ المقابلہ للأدواء، کتاب التریاق، کتاب الی
شراسابولوس، کتاب الریاضۃ بالکرۃ الصغیرۃ، کتاب الریاضۃ بالکرۃ الکبیرۃ، کتاب فی ان الطیب
الفاضل فیلسوف، کتاب کتب بقراط الصحیح، کتاب الحث علی تعلیم الطب، کتاب محنت الطیب،
کتاب ما یعتقدہ رلیا، کتاب البرہان، کتاب تعریف المرء عیوب نفسه، کتاب الاخلاق، کتاب
انتفاع الاخیار باعدائهم، کتاب ما ذکرہ فلاطون فی طیماروس، کتاب فی ان قوی النفس تابعۃ المزاج
البدن، کتاب المدخل الی المنطق، کتاب المحرک الاول لا متحرک، کتاب عدد المقایس، کتاب
محکم دلائل و براہین سے مزین مشوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفسیر الثانی من کتب ارسطاطالیس۔

اور رفس کی کتابوں میں سے جو جالینوس سے پہلے کا ہے، جن کتابوں کا عربی میں ترجمہ ہوا ہے، وہ یہ ہیں: کتاب تسمیۃ اعضاء الانسان، کتاب فی العلۃ الّتی یرض معها الفرع من الماء، کتب الیرقان والمرار، کتاب الامراض الّتی تعرض فی المفاصل، کتاب تنقیص اللحم، کتاب تدبیر من لا یخضره الطیب، کتاب الذبح، کتاب طب بقراط، کتاب استعمال الشراب، کتاب علاج اللواتی لا یجلبن، کتاب فی وصایا حفظ الصحۃ، کتاب الصرع، کتاب التریاق، کتاب الحمی الربع، کتاب المرة السوداء، کتاب ذات البجرب وذات الریۃ، کتاب التدبیر، کتاب الباء، کتاب الطب، کتاب فی الاعمال الّتی تعمل فی المارستانات، کتاب اللین، کتاب الفرق، کتاب الباہ (اس مصنف کی اس نام ایک کتاب کا ذکر پہلے آچکا ہے غالباً اس موضوع پر اس کی یہ دوسری کتاب ہے) کتاب فی الابکار، کتاب فی التین، کتاب فی تدبیر المسافر، کتاب فی الجز، کتاب فی القی، کتاب فی الادویۃ القاتلۃ، کتاب فی علل الکلی والمثلثۃ، کتاب ہل کثرۃ شراب الدواء فی الولاء نافع، کتاب فی الاورام الصلیۃ، کتاب فی الذکر، کتاب فی علۃ دیونیوس و هو القح، کتاب فی الجراحات، کتاب تدبیر الشیوخۃ، کتاب وصایا الاطباء، کتاب الحق، کتاب الولادۃ، کتاب النخل، کتاب احتباس الطمث، کتاب الامراض المزمنۃ علی رأی بقراط، کتاب فی مراتب الادویۃ۔

فیلر بوس کی جن تصنیفات کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا ہے، درج ذیل ہیں:

کتاب من لا یخضر، ہم طیب، کتاب وجع القرس، کتاب الحصۃ، کتاب الماء الاصفر، کتاب وجع الکبد، کتاب القولج، کتاب الیرقان، کتاب خناق الرحم، کتاب عرق النساء، کتاب السرطان، کتاب صنۃ تریاق الملح، کتاب عضۃ الکلب، کتاب علامات الاسقام، کتاب فی القوبا، کتاب فیما یرض للکلب والاسنان اور بیاسیوس کی جن کتابوں کا عربی میں ترجمہ ہوا ہے، یہ ہیں:

کتاب الی انبہ اسطاث، کتاب الی ابیہ اوتافیس، کتاب تشریح الاعضا، کتاب الادویۃ المستعملہ، کتاب السبعین، ادارس کی کتاب العلل المہملکۃ، افلاطون کی کتاب الکی، اس سے جالینوس نے بھی استفادہ کیا ہے، ارسچانس کی کتاب طبیعۃ الانسان، بقراط کے شاگرد مغنس حمصی کی کتاب البول، فوسل قوابلی کی کتاب الکباش اور کتاب فی علل النساء، دیقوریڈس کی کتاب الجھانش، اقریطون کی کتاب الزیۃ، اسکندروس کی کتاب علل العین وعلاجاتہا اور کتاب الرسام اور کتاب الصغار اور کتاب الحیات والدیدان الی تھولڈ فی البطن، سقالس کی کتاب الرحم، سورنوس کی کتاب الجھل اور تیادروس عیسائی کی کتاب قناش، تیادروس کے ترجمے بھی عربی زبان میں کیے گئے، تیادروس عیسائی ایران میں ساسانی حکومت کے زمانے میں بہت مشہور طبیب تھا۔

فن طب میں ہندوستانی اطبا اور حکما کی وہ کتابیں جو سنسکرت میں لکھی گئی ہیں

اور بعد میں عربی زبان میں ان کا ترجمہ کیا گیا

کتاب سرردس مقالات پر مشتمل ہے، یچی برکی نے منکھ ہندی کو اس کتاب کے ترجمہ کا حکم دیا، یہ کتاب شفاخانہ کے موضوع پر ہے اور کتاب الکناش کے قائم مقام ہے، کتاب استانکر ابن دھن کے ترجمہ کے ساتھ کتاب سیرک عبداللہ بن علی نے اس کتاب کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا، کیوں کہ اس کتاب کا ترجمہ فارسی میں ہوا تھا۔

کتاب سند ستاق مہتمم شفاخانہ اس میں سوامراض اور ان کی سودوائیں درج ہیں، کتاب روسا ہندی عورتوں کے علاج میں، کتاب عسکر، کتاب اسماء عقاقیر الہند اس کتاب کا ترجمہ منکھ نے اسحاق بن سلیمان کے لیے کیا ہے، کتاب رای الہندی سانپ کی قسموں اور ان کے زہر کے بیان میں، کتاب التوہم فی الامراض والعلل تو قشطل ہندی کی ابن النذیم نے کتاب الفہرست میں مذکورہ بالا کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

طبقات الاطبا بروایت ابن اصیبعہ

ابن اصیبعہ نے اپنی کتاب طبقات الاطبا میں ہندوستانی اطبا کا تذکرہ کیا ہے، مثلاً کنکھ، ضحیل، شنانق، منکھ، صالح بن بہلا، ابن اصیبعہ نے اپنی کتاب میں ان اطبا کے حالات بھی لکھے ہیں، ان لوگوں کے علاوہ بھی کچھ ہندوستانی اطبا کے نام بغیر حالات و سوانح کے درج کیے ہیں، مثلاً باکھر راجہ، سکھ، واہ، نکر ذنکل، جہرہ اندی، جاری ابن اصیبعہ نے لکھا ہے کہ یہ تمام اطبا صاحب تصانیف ہیں اور اکثر نے طب کی ہندی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔

ابوبکر زکریا رازی نے اپنی کتاب الحاوی میں اور اپنی بعض دوسری تصانیف میں ہندوستانی اطبا کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، مثلاً شرک ہندی کی کتاب، اس کا ترجمہ عبداللہ بن علی نے فارسی سے عربی زبان میں کیا ہے، کیوں کہ پہلے اس کتاب کا ترجمہ ہندی سے فارسی زبان ہو چکا تھا۔

کتاب سرد، اس میں امراض کی علامتیں، ان کا علاج اور ان کے لیے دواؤں کا تذکرہ ہے، یہ کتاب دس مقالات پر مشتمل ہے، یحییٰ برکی نے منکھ ہندی کو اس کے ترجمہ کا حکم دیا تھا، کتاب بدان اس میں چار سو چار امراض کی علامات کا ذکر ہے، کتاب سند ہشان اور اس کا عربی ترجمہ کتاب صورۃ الخ ایک کتاب جس میں ان چیزوں کا تذکرہ ہے جن کے حار اور بارد ہونے میں یونانی اور ہندوستانی اطبا مختلف الراے ہیں۔

قوی الادویہ، تفصیل السنہ، کتاب تفسیر اسماء العقار دس ناموں کے ساتھ کتاب اسانکر جامع کتاب علاجات الحبالی للہند، کتاب المختصر فی العقاقیر للہند کتاب تو تشیل اس میں سوا امراض اور ان کی سودوائیں درج ہیں، کتاب اوسی الہندیہ عورتوں کے علاج میں، کتاب السکر رای الہندی کی کتاب، سانپوں کے اقسام اور ان کے زہر کے بیان میں،

کتاب التوہم فی الامراض والعلیل، ابوقبیل ہندی کی، ابن ابوہصیبہ نے سناناق طبیب ہندی کے بیان میں، اس کی کتاب السمووم کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب میں پانچ مقالات ہیں، ہندی سے فارسی زبان میں کتاب السمووم کا ترجمہ منکہ ہندی نے کیا ہے، فارسی زبان میں اس کو منتقل کرنے کا انتظام ابوہاتم بلخی کے ہاتھ میں تھا، ہندی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ یحییٰ برکی کے لیے کیا ہے، پھر مامون کے لیے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ اس کے غلام عباس بن سعید جوہری نے کیا ہے۔

ابن ابی ہصیبہ نے ہندی طبیب جوہر کے حالات میں لکھا ہے کہ اس کی تصنیفات میں ایک کتاب الموالیہ بھی ہے جس کا عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

عباسی سلطنت کے زمانہ کے اطباء

ابوزید حنین بن اسحاق عبادی، فن طب میں اس کی تیس کتابیں ہیں اور یہ علاوہ ہیں ان کتابوں کے جو انہوں نے طب کی قدیم کتابوں کا ترجمہ کیا ہے۔

قسط ابن لوقا بعلبکی ترجمہ شرح اور تفسیر کے علاوہ ۳۴ مستقل کتابوں کے مصنف ہیں، یوحنا ماسویہ ۱۹ کتابیں تصنیف کی ہیں۔

یحییٰ بن فراسیون، انہوں نے سریانی زبان میں فن طب میں کتابیں لکھی ہیں اور ان کی دو کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں بھی ہوا ہے۔

علی بن ذیل یہ معتمد کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے، فن طب میں چار کتابوں کے مصنف ہیں۔

عیسیٰ بن ماسر فن طب میں اس کی دو کتابیں ہیں جو جس ابوخیثوع ایک کتاب کے مصنف ہیں، سلیو یہ ایک کتاب کے مصنف ہیں۔

نخعیثو نے ایک کتاب اپنے لڑکے کے لیے تصنیف کی ہے، مسیح دمشق چند کتابیں تصنیف کی ہیں، یہ پادری اہرن نے سریانی زبان میں ایک کتاب لکھی جس میں تیس مقالات ہیں، ماسرحیس نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا اور دو مقالے اس میں اپنی طرف سے اضافہ کیے، ماسرحیس دو کتابوں کے مصنف ہیں، سابور بن سہل جندی سابور کے شفاخانہ کا مہتمم دو کتابوں کا مصنف ہے، عیسیٰ بن قسطنطین ایک کتاب کا مصنف ہے، عیسیٰ بن ماسرحیس دو کتابوں کے مصنف ہیں، عیسیٰ بن علی ایک کتاب کا مصنف ہے، حبیش بن حسن ایک کتاب کا مصنف ہے اور بعض کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا ہے، عیسیٰ بن یحییٰ نے کچھ کتابیں خود لکھی ہیں اور کچھ کتابوں کا ترجمہ کیا ہے، طیفوری چند کتابوں کے مصنف ہیں، یحییٰ بن ابوحکیم حلاجی عباسی خلیفہ معتضد کے طبیبوں میں ہے، ایک کتاب کا مصنف ہے، عیسیٰ صہار بخت ایک کتاب کا مصنف ہے، ابن ماہان ایک کتاب کا مصنف ہے، اسحاق بن حنین بن اسحاق چار کتابوں کا مصنف ہے اور کچھ کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا ہے، ابو عثمان دمشق چند کتابوں کا مصنف اور کچھ کتابوں کا مترجم ہے، یوسف ساہر عباسی خلیفہ ملکشہ کے زمانہ میں تھا، ایک کتاب کا مصنف ہے، فہرست ابن ندیم میں ان اطباء کا تذکرہ ہے، مذکورہ بالا اطباء کے علاوہ بھی کچھ اطباء عباسی عہد سلطنت میں گزرے ہیں جن کے اسامہ درج ذیل ہیں:

ثابت بن قرہ حسانی صابی فن طب میں اس نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، سنان بن ثابت بن قرہ فن طب میں اپنے باپ کی طرح لائق تھا بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، ابوالحسن ثابت بن ابراہیم حسانی سعید بن یعقوب دمشق، محمد بن خلیل رقی، علی بن عباس مجوسی مصنف کتاب الملکی ابوالفرج عبداللہ بن طیب بغدادی صاحب تصانیف کثیرہ، احمد بن ابی الاشعث، علی بن عیسیٰ کمال مصنف تذکرۃ الکحالیین، سعید بن ہبۃ اللہ نصرانی، ابو سہل، عیسیٰ بن یحییٰ مسیحی جرجانی مصنف المأۃ، قطب الدین مصری شارح کلیات کے نزدیک عیسیٰ بن یحییٰ فن طب میں ابن سینا سے فائق ہے، جیسا کہ طبقات الاطباء میں ہے۔

بعض مسلمان طبیبوں کا ذکر

وہ مسلمان اطباء جو فن طب میں درجہ امتیاز و مہارت کو پہنچے اور جنہوں نے کتابیں تصنیف کیں اور طبی مسائل پر تحقیقات کیں نئی چیزیں اور نئی راہیں ایجاد کیں اور فن طب میں ایسے مرتبہ پر پہنچے جہاں تک ان کے پیش رو نہیں پہنچے تھے، ان کی تعداد بے شمار ہے، ان میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

یعقوب بن اسحاق کندی عرب فلسفی فن طب اور بعض دوسرے علوم و فنون میں درجہ مہارت کو پہنچا ہوا تھا، مسلمانوں میں اس کے علاوہ کوئی ایسا فلسفی نہیں گذرا ہے جس نے اپنی تصنیفات میں ارسطو کا انداز اختیار کیا ہو، مامون معتمد اور واثق کے دربار میں اس کی بہت قدر و منزلت تھی۔

ابوبکر محمد بن زکریا رازی فن طب میں اپنے وقت کا امام گزرا ہے اور اپنے زمانہ میں اس کو اس فن میں خصوصیت و امتیاز حاصل تھا، بغداد اور رری کے شفا خانے اسی کے انتظام و اہتمام میں قائم کیے گئے، فن کیمیا بہت عمدہ جانتا تھا، فن طب اور دوسرے بعض فنون میں اس کی تصنیفات کی تعداد ایک سو سولہ ہے، فن طب میں اس کی شہرہ آفاق کتاب الحاوی ہے، اس نے اس کتاب میں قدیم اطباء اور اس کے زمانہ تک کے طبیبوں نے امراض اور ان کے علاج پر جو کچھ لکھا تھا ان سب کو جمع کر دیا ہے، اس کا سن وفات ۳۲۰ھ ہے۔

ابوداؤد سلیمان بن حسان مغربی معروف بہ ابن جلیجل فن طب میں بہت ہی ہنرمند اور مشاق تھا، دیسقوریڈس کی کتاب میں مفرد دواؤں کے حصے کی اس نے توضیح و تشریح کی ہے اور اس کتاب کو اس نے ۳۷۲ھ میں قرطبہ میں لکھا ہے۔

اس نے ایک مقالہ بھی لکھا ہے جس میں ان دواؤں کا اضافہ کیا ہے جن کا تذکرہ

دیسقوریڈس نے اپنی کتاب میں نہیں کیا ہے، یا دیسقوریڈس کو ان ادویہ کا علم اور تجربہ نہیں تھا اور اس کے زمانہ میں یہ دوائیں استعمال نہیں ہوتی تھیں، ابوداؤد کی ایک کتاب المعظیین ہے جس میں بعض اطباء کی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

شیخ بوعلی حسین بن سینا، یہ فن طب کا امام ہے، اس کی کتاب القانون چند جلدوں میں ہے اور یہ کتاب مدت دراز تک طبی حلقہ میں مقبول و متداول رہی ہے، اس کی دوسری کتاب ”کتاب القولنج“ کتاب الادویۃ القلبیہ اور فن طب اور طبی مسائل پر بہت سے رسالے، ابن سینا کا سن وفات ۴۲۸ھ ہے۔

ابوالحسن علی بن رضوان مصری صاحب تصانیف کثیرہ، جالینوس اور بقراط وغیرہ کی کتابوں پر اس نے شرحیں لکھی ہیں، مثلاً کتاب الفرق، کتاب الصناعۃ لصغیرہ، کتاب البنض، کتاب الاسطقسات کتاب المزاج وغیرہ ہیں، کتاب الاصول جو چار مقالات پر مشتمل ہے، کتب بالامذکورہ کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں اس کی تصنیف ہیں، اس کا سن وفات ۴۵۳ھ ہے۔

ابوالقاسم عبدالرحمن نیشاپوری فن طب میں بہت ہی تجربہ کار تھا، فن طب کے اصول و فروع کی تحقیق کرنے والا تھا، جنین بن اسحاق اور جالینوس و بقراط کی کتابوں پر اس کی شرحیں ہیں، جالینوس کی کتابوں پر زکریا رازی کے شکوک کے جواب میں بھی اس کی ایک کتاب ہے، ۴۵۹ھ تک اس کی حیات کا پتہ چلتا ہے۔

ابوالمطرف عبدالرحمن الحنفی مغربی، مفرد ادویات پر ان کی کتاب کا کوئی جواب نہیں، دیسقوریڈس اور جالینوس کی کتابوں میں اس موضوع پر جو کچھ لکھا تھا اس نے اپنی کتاب میں سب کو جمع کر دیا ہے، دواؤں کے نام ان کی صفات، ان کے خواص اور ان کے درجات کی تحدید و تعیین اور ان چیزوں کی تصحیح و جمع میں بیس برس صرف کیے، حاسہ بصر پر ان کی کتاب تدقیق النظر ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض کتابیں ہیں، ۴۵۰ھ تک ان کا زندہ رہنا ثابت ہوتا ہے۔

ابوجعفر احمد غافقی مغربی مفرد ادویات کے خواص و منافع کے سب سے بہتر جاننے
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

والے تھے اور اس موضوع پر ان سے بہتر کتاب کسی نے نہیں لکھی ہے، دیسکوریدس اور جالینوس نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا تھا ان سب کو بہت ہی مختصر اور جامع طور پر اپنی کتاب میں سمودیا ہے اور ان دونوں کے بعد متاخرین نے جو کچھ مفرد دواؤں کے خواص و منافع کے بارے میں نئی معلومات حاصل کی تھیں اور جانی تھیں، اس کتاب میں غافقی نے ان سب کو بھی درج کر دیا ہے۔

ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی، اپنے زمانہ میں آپریشن اور سرجری کا بہت بڑا ماہر تھا، اس نے کتاب التصریف ممن عجز عن التألیف نامی کتاب لکھی ہے جو لکھنؤ سے باتصویر شائع ہو چکی ہے۔

ابوعلیٰ یحییٰ طبیب مصنف کتاب المنہاج مصنف نے اس کتاب میں عقاقیر و ادویہ اور تمام جڑی بوٹیوں کے نام درج کر دیے ہیں، ان کا سن وفات ۴۹۳ھ ہے، موفق الدین ابونصر عدنان اپنے زمانہ میں فن طب کے سب سے بڑے عالم اور درجہ مشیخت کو پہنچے ہوئے تھے، انہوں نے چند کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، جن میں سے کافی جالینوس کی کتاب الصنعة کی شرح اور مجربات فی الطب مشہور ہیں، ان کا سن وفات ۵۹۲ھ ہے، امین الدولہ ابوالحسن ہبۃ اللہ بغدادی فن طب میں یکتائے روزگار تھے، ان کی بہت سی تصنیفات ہیں، سریانی اور فارسی زبان جانتے تھے اور عربی زبان کے ماہر تھے، ۵۶۰ھ سن وفات ہے۔

ابوالعباس احمد بن محمد نباتی مغربی عرف ابن رومیہ کی ادویات کے منافع و خواص اور ان کے مختلف حالات اور دواؤں کے پائے جانے کی جگہوں پر محققانہ نظر تھی، ۹۱۳ھ میں مصر و شام اور عراق کا سفر کیا اور ان علاقوں میں انہوں نے ایسی جڑی بوٹیاں دیکھیں جو بلاد مغرب میں نہیں پائی جاتیں اور ان دواؤں کو انہوں نے ان جگہوں پر جا کر دیکھا جہاں وہ اگتی تھیں، دیسکوریدس کی الادویۃ المفردہ پر انہوں نے حاشیہ لکھا ہے اور ادویہ کی ترکیب پر ایک کتاب لکھی ہے، ان دو کے علاوہ بھی ان کی تصنیفات ہیں، ضیاء الدین عبد اللہ نباتی

عرف ابن بیطار دواؤں کے خواص و حالات کے علم میں یکتا تھے، انہوں نے اغارقہ، بلاد روم اور بلاد مغرب کا سفر کیا اور ان لوگوں سے ملے جو ادویات کے خواص و منافع کی تحقیق کرتے تھے اور ان سے جڑی بوٹیوں کے فن کو حاصل کیا اور جڑی بوٹیوں کو ان کے پیدا ہونے کی جگہوں پر جا کر دیکھا، دیسقوریدس کی کتاب پر انہوں نے شرح بھی لکھی ہے، ادویہ مفردہ پر ان کی کتاب الجامع بہت مشہور ہے، اس میں مفرد دواؤں کے نام، ان کے خواص، ان کے منافع اور جن دواؤں کے ناموں میں مشابہت ہے، ان کا تذکرہ کیا ہے، اس موضوع پر اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے، ان کی ایک کتاب کتاب المغنی ہے جس میں مفرد دواؤں کا تذکرہ اعضائے انسانی کے امراض کے تذکرے کے ساتھ ہے، ان کی ایک اور کتاب الافعال الغریبہ والخواص العجیبہ ہے، ۶۳۳ھ تک یہ زندہ رہے، رشید الدین ابوالمنصور صوری اپنے زمانہ میں فن طب میں یکتائے روزگار تھے، مفرد دواؤں پر انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں متقدمین نے جو کچھ لکھا تھا اور ان دواؤں کو جن کا متقدمین نے تذکرہ نہیں کیا سب جمع کر دیا ہے، دواؤں اور جڑی بوٹیوں کی تحقیق کا شوق ان کو اس قدر تھا کہ اپنے ساتھ ہر وقت ایک مصور رکھتے تھے اور جس علاقہ میں جو جڑی بوٹی پائی جاتی تھی وہاں جا کر خود دیکھتے اور تحقیق کرتے اور مصور کو دکھلاتے مصور اس جڑی بوٹی کے رنگ اس کی پتیوں کا سائز اور اس کی شاخوں اور جڑوں کو دیکھ کر اندازہ کرتا، پھر اس کی تصویر بناتا، مصور کو جڑی بوٹی اس وقت دکھائی جاتی جب وہ شاداب اور اپنے نشوونما کے زمانہ میں ہوتی تھی اور مصور اس کی تصویر بناتا، پھر جب وہ جڑی بوٹی اپنے نشوونما کی آخری منزل پر پہنچتی تو اس کی تصویر بنائی جاتی اور پھر اس کے بعد جب جڑی بوٹی خشک ہو جاتی تو تیسری بار اس کی تصویر بنائی جاتی، اس طرح ان کی کتاب میں ایک دوا کی تین تین تصویریں اس کی ہر ممکن شکل و صورت کے ساتھ آ جاتی، اس کتاب کے علاوہ بھی انہوں نے کچھ کتابیں لکھی ہیں، ۶۳۹ھ سن وفات ہے۔

ابوالثنا محمود ابن عمر اپنے وقت کے بہت بڑے طبیب تھے، امراض چشم کے علاج

اور اس کی جراحی میں ید طولیٰ حاصل تھا، امراضِ چشم کے علاج میں لوہے کے آلات استعمال کرتے تھے، نشتر کے جس آلہ کو یہ آنکھ کے لیے استعمال کرتے تھے اس میں خول ہوتا تھا اور تھوڑا سا مڑا ہوتا تھا تا کہ نشتر لگانے کے وقت نشتر میں آنکھ کا پانی منتقل ہو جائے اور علاج کامیاب ہو، بہت سی کتابیں انہوں نے لکھی ہیں، ان کی ایک کتاب کا نام الغرض المطلوب فی تدبیر الماکول والمشروب ہے، ان کا سن وفات ۶۳۵ھ ہے، علی بن ابوزم مصری فن طب میں بڑی اعلا کتابوں کے مصنف ہیں، موجز شرح کلیات قانون اور کتاب الشامل مشہور کتابیں ہیں، آخر الذکر کتاب نامکمل ہے اور اسی جلدوں میں ہے، اگر مکمل ہوتی تو تین سو جلدوں میں ہوتی، کہا جاتا ہے کہ فن معالجہ میں یہ ابن سینا سے فائق تھے، ان کا سن وفات ۶۸۷ھ ہے۔

نجیب الدین ابو حامد سمرقندی فن طب کے مشہور عالم ہیں، قراہ دین کبیر اور قراہ دین صغیر ان کی تصنیفات ہیں، ان کی تیسری تصنیف کتاب الاسباب والعلامات ہے جو طبی حلقوں میں عرصہ سے مقبول و متداول ہے، تا تاری جب ہرات میں داخل ہوئے ہیں تو ان کو قتل کر دیا۔

بدر الدین محمد بن بہرام قلاسی فن طب کے بہترین جاننے والوں میں ہیں، امراض کے علاج میں ان کو بڑی مہارت تھی، ان کی کتاب القراہ دین انچاس ابواب پر مشتمل ہے، مرکب دواؤں میں جن اجزاء اور مفرد دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے، ان کی مکمل تفصیل اس کتاب میں درج ہے۔

عز الدین ابوالاسحاق ابراہیم انصاری عاندی اپنے زمانہ میں شیخ الاطباء تھے، ان کی کتاب التذکرہ الہادیہ تین جلدوں میں ہے، بڑی مفید اور اہم کتاب ہے، جسم انسانی کے مختلف اعضا اور ان کی بیماریوں کی ترتیب سے مفرد دواؤں کا تذکرہ کیا ہے اور کتاب میں اپنے اور دوسرے ماہرین کے تجربات کا اضافہ کیا ہے، موجز پر ان کی ایک جامع شرح بھی ہے، سن وفات ۶۹۰ھ ہے۔

قطب الدین ابراہیم مصری عرف رازی فن طب اور فلسفہ میں انہوں نے بہت سی

کتابیں لکھی ہیں، ابن سینا کی کلیات قانون پر شرح بھی لکھی ہے، یہ تاتاری حملہ میں نیشاپور میں قتل کر دیے گئے۔

شرف الدین اسماعیل خوارزمی صاحب وجاہت اور صاحب علم طبیب تھے، علاء الدین محمد خوارزم شاہ کے دربار میں ان کی بڑی منزلت و وجاہت تھی، الذخیرۃ الخوارزم شاہیہ بزبان فارسی چند جلدوں میں الخف العلائی بزبان فارسی، کتاب الاغراض بزبان فارسی کتاب یادگار بزبان فارسی ان کی تصنیفات ہیں۔

برہان الدین نفیس بن عوض کرمانی فن طب کے مشہور عالم ہیں، سمرقندی کی الانساب والعلامات کی شرح تصنیف ۸۲۷ھ اور شرح موجزان کی تصنیفات میں ہیں۔

شیخ داؤد بن عمر ضریر انطاکی فن طب میں فاضل و ماہر تھے، تذکرہ اولی الالباب، الجامع للعجب والعجاب اور استقصاء العلل اور بعض دوسری کتابیں ان کی تصنیفات میں ہیں، ۱۰۰۸ھ میں مکہ مکرمہ میں ان کا انتقال ہوا، حکیم محمد مومن دہلی اپنے وقت کے کبار اطباء میں ہیں، ادویہ مفردہ پر ان کی کتاب تحفۃ المومنین مصنفہ ۱۰۸۰ھ بہت اہم اور مفید کتاب ہے۔

فن طب میں مسلمانوں کی نئی تحقیقات

مسلمان اطباء کو فن طب میں بڑا عمل دخل حاصل رہا ہے اور اس میں بڑی مہارت اور حذاقت حاصل کی ہے، مسلمانوں میں ایسے باکمال اطباء پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی وسعت معلومات اور اپنی تصنیفات کی وجہ سے بڑی شہرت حاصل کی اور انہوں نے ایسی نئی تحقیقات بھی کی ہیں جو زمانہ ماضی میں لوگوں کو نہیں معلوم تھیں، چچک اور خسرہ پر نئی تحقیقات سب سے پہلے مسلمانوں نے کیں، حمی قرمزہ کی دریافت بھی مسلمانوں کا کارنامہ ہے، مسہل دواؤں کو لطیف اور خوشگوار سب سے پہلے مسلمانوں نے ہی بنایا ہے، کشید اور تخمیر بھی مسلمانوں

کی ایجاد ہے، اسی طرح ادویہ سازی کے لیے ایسے برتن جن سے آسانی سے دوائیں بن سکیں، مسلمانوں نے سب سے پہلے ایجاد کیے، املاح معدنیہ سب سے پہلے انہوں نے دریافت کیے، دواؤں کی ترکیب اور اس کے اصول کو مسلمانوں نے وضع کیا، سوغات کے موجد مسلمان ہیں، انبیق کی ایجاد بھی مسلمانوں نے کی ہے، فن طب میں ایسے نئے ناموں اور اصطلاحات کا اضافہ کیا جو آج تک یورپ میں مستعمل ہیں، جیسے الکحل اور شراب اور انہوں نے لوہا، گندھک، تانبہ، چونا اور پارا وغیرہ کی ترتیب کی علم الکیمیا کے ذریعہ انہوں نے بہت سے نئے فوائد کا اضافہ کیا، مفرد ادویہ کے نام ان کے خواص و اثرات اور متقدمین نے جو نام لکھے تھے، ان کی تصحیح دواؤں کے درجات کی تحدید و تعیین اور نئی دواؤں کی دریافت جو متقدمین کو نہیں معلوم تھیں کا کام کیا، انہوں نے اس سلسلہ میں ان جگہوں کا بھی سفر کیا جہاں کوئی خاص جڑی بوٹی پیدا ہوتی تھی، روم، شام، مصر، عراق اور افریقہ کے انتہائی سرے تک کا انہوں نے سفر کیا، جڑی بوٹیوں کا خود مشاہدہ کیا، ان کا رنگ، ان کے پتوں کا سائز و حجم اور شاخوں اور جڑوں کی تحقیقات کی اور ان جڑی بوٹیوں کی شادابی اور نشوونما کے زمانہ کی تصویریں بنائیں پھر جب وہ جڑی بوٹیاں اپنے کمال کی منزل میں تھیں اور نشوونما کی تکمیل کے وقت کی تصویریں بنائیں اور پھر جب وہ خشک ہو گئیں تو اس وقت بھی تصویریں بنائیں اور اس موضوع پر با تصویر کتابیں لکھیں۔

امراض چشم اور فن جراحی اور سرجری میں انہوں نے بڑا امتیاز حاصل کیا، سرجری کے پرانے آلات کی اصلاح و تصحیح کی اور دوسرے نئے آلات ایجاد کیے تاکہ سرجری آسان ہو اور ان آلات کی تصویریں اپنی کتابوں میں درج کیں، جیسا کہ زہراوی نے اپنی کتاب التصریف میں کیا ہے، بیطرہ یعنی جانوروں بالخصوص گھوڑوں کے علاج اور زردقہ یعنی چڑیوں کے علاج میں بھی انہوں نے دلچسپی لی۔

بستانی نے دائرۃ المعارف میں لکھا ہے کہ مسلمان اطباء نے فن طب میں بہت سے ایسے ناموں اور اصطلاحات کا اضافہ کیا جو اس سے پہلے نہیں موجود تھیں، جیسے کول، رُب،

لعوق، جلاب، شراب، کافور، زیت النفظ اور عطر وغیرہ الفاظ ہیں، سواغات کی ایجاد انہوں نے کی، اسی طرح انبیق، تقطیر اور تسلی کی ایجاد بھی مسلمانوں نے کی، خلفا کے زمانہ میں قرا بادین کے کچھ اصول بھی مسلمانوں نے بنائے تھے اور قرا بادین کے نسخے حکومت کی طرف سے تصدیق شدہ ہوتے تھے، جن کے خلاف نہیں کیا جاسکتا تھا۔

قرا بادین میں ابن سینا کی تصنیفات دو افروشوں کے لیے دستور کا کام دیتی تھیں، پھر ابن التلمیذ کی کتاب آئی، ساتویں صدی ہجری کے اطباء نے اس کتاب کو دستور بنایا اور اسی پر سب کا عمل تھا، اس کتاب میں ہر قرا بادینی نسخے کے اوزان درج تھے، پھر ابن رشد کی اس فن میں شہرت ہوئی، اس نے بہت سے نئے مشروبات معالجین، مرہ جات وغیرہ ایجاد کیے، ابن رشد کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مفرد دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے فن میں بڑا ماہر تھا اور اس کو ان کے موثر اور نافع حصوں سے اور ان کو حاصل کرنے کے طریقوں سے بڑی واقفیت تھی، رازی نے اپنی کتاب میں ذبح اصغر، احمر اور بوق کا ذکر کیا ہے۔

مذکورہ بالا اطباء کے علاوہ بھی بہت سے مسلمان اطباء گزرے ہیں جنہوں نے فن طب میں کتابیں لکھی ہیں، ان کو ذکر کرنا طول عمل ہے۔

مسلمان اطباء میں جو متقدمین تھے، انہوں نے جواہرات کے خواص دریافت کیے، یہ جواہرات چین، ہندوستان اور بلاد عرب و عجم اور افریقہ سے آتے تھے کچھ اطباء نے علم الکیمیاء پر اپنی توجہ صرف کی اور اس فن کے ذریعہ معدنی اشیاء کے حاصل کرنے میں مدد لی اور اسی طرح رنگین اور عام شیشوں کے بنانے میں مدد لی۔

ہندوستان میں فن طب

مسلمانوں نے جب ہندوستان کو فتح کیا اور اس کے بڑے حصے پر ان کا قبضہ و محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اختیار مسلم ہو گیا اور بذل و عطا کا دور شروع ہوا تو باہر سے مختلف عہدوں میں ہندوستان میں اطباء کی آمد شروع ہوئی، ان لوگوں نے ہندوستان کو اپنا مسکن بنایا اور اپنے علم کی اشاعت شروع کی، عالم گیر کے زمانہ تک ہندوستان کے مسلمانوں نے اس فن کی طرف بہت کم توجہ کی لیکن پھر اس کے بعد لوگوں کا رجوع اس کی طرف بڑھا اور ہندوستان میں کثرت سے اطباء پیدا ہونے لگے، جیسا کہ عنقریب ہم بیان کریں گے۔

باہر سے جو اطباء ہندوستان میں آئے اور یہاں سکونت اختیار کی، ان کے نام درج ذیل ہیں: ابراہیم بن فرازون، بنو فرازون کی یہ بزرگ ہستی تھے، یہ تیسری صدی ہجری کے آدمی ہیں، غسان بن عباد کوئی کے ساتھ ۲۱۳ھ میں عباسی خلیفہ مامون کے زمانہ میں ہندوستان میں آئے، شیخ امام حمید الدین مطرزری حسام الدین معریلکی ساتویں صدی ہجری کے ہیں، مولانا بدرالدین دمشقی، علم الدین شیرازی، علیم الدین تبریزی نصیر الدین شیرازی اعز الدین بدایونی، حکیم یحییٰ اور ان کے علاوہ بھی آٹھویں صدی ہجری کے دوسرے اطباء نویں صدی ہجری کے اطباء میں مولانا فضل اللہ مندوی اور حسن بن علی گیلانی اور ان کے علاوہ بہت سے اطباء ہیں، دسویں صدی ہجری میں حکیم الملک شمس الدین گیلانی، ابوالفتح بن عبدالرزاق گیلانی، حکیم رستم جرجانی، حکیم شعر اللہ، حکیم احمد اعلیٰ شیرازی اور حکیم شاہ احمد شیرازی اور بہت سے اطباء ہیں، گیارہویں صدی ہجری کے اطباء میں حکیم حسن گیلانی، داؤد بن عنایت شیرازی، حکیم دوائی گیلانی، صدر الدین شیرازی، علی بن ابوالعلیٰ گیلانی، شمس الدین علی شیرازی، عین الملک فتح اللہ بن ابوالقاسم شیرازی، حکیم محمد مصری، محمد بن احمد بن شمس الدین گیلانی، سید محمد حسین لاجبانی، حکیم محمد معصوم تستری محمد ہاشم گیلانی، مسیح الملک شیرازی، حکیم ہمام بن عبدالرزاق گیلانی ان کے بھائی لطف اللہ حکیم ظہیر الدین اردستانی، حکیم محمد شفیع حکیم محمد ہیں۔

باہر سے آنے والے اطباء میں حکیم الملک محمد مہدی اردستانی حکیم الملوک حاذق خاں، حکیم الممالک حسین شیرازی عبدالرزاق اصفہانی، جلال الدین احمد برجنڈی، معتمد محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الملوک محمد ہاشم شیرازی مشہور بہ علوی خاں ہیں، آخر الذکر پردہلی میں اس علم کی تدریس کی امامت ختم ہے، ان کے بہت سے ہندوستانی شاگرد ہوئے اور اب ان کے بعد باہر سے آنے والے اطباء کی ضرورت نہیں رہی۔

ہندوستانی اطباء

ہندوستانی اطباء کے اسامہ درج ذیل ہیں:

خواجہ ضیاء الدین بخشی بدایونی، صدر الدین بن حسام الدین دہلوی شیخ صدر الدین بن شہاب دہلوی متوفی ۷۵۹ھ، شیخ منصور بن محمد بن احمد کشمیری، حکیم بہوہ بن خواص خاں متوفی ۹۳۲ھ شہاب الدین محمود سندھی متوفی گجرات ۹۹۲ھ حکیم سراج الدین گجراتی، احمد بن نصر اللہ ٹھٹھوی متوفی ۹۹۶ھ ابوالفیض فیضی ناگوری متوفی ۱۰۰۴ھ ابوبکر صدیق ناگوری، ابوالقاسم بن شمس الدین گیلانی، نواب امان اللہ دہلوی متوفی ۱۰۴۶ھ بنیابن حسن عثمانی سرہندی حسن بن بنیا کرانوی، رزق اللہ بن حسن کیرانوی، قاسم بن عبدالرحیم بن بینا کیرانوی شیخ تاج الدین جھونسوی متوفی ۱۰۳۰ھ حکیم حاذق بن ہمام اکبر آبادی متوفی ۱۰۶۷ھ نواب خیر اندیش خاں میرٹھی مصنف خیر التجارب، احمد بن عبداللہ لاہوری متوفی ۱۰۷۷ھ شیخ عثمان بن عیسیٰ سندھی برہان پوری متوفی ۱۰۰۸ھ، علیم الدین لاہوری مشہور بہ وزیر خاں متوفی ۱۰۵۰ھ، عین الملک صفی الدین عبداللہ اکبر آبادی، محمد صادق بن کمال الدین کشمیری، محمد قاسم بن غلام علی بیجاپوری مشہور بہ فرشتہ سید معصوم بن صفائی سندھی، نور الدین محمد بن عبداللہ اکبر آبادی، اسحاق بن اسماعیل بن بقا خاں دہلوی، شیخ اہل اللہ بن عبدالرحیم دہلوی متوفی ۱۱۸۷ھ، جلال الدین امرہوی، جلال محمد سندھی، دائم علی کڑوی متوفی ۱۱۹۸ھ، شیخ عبدالقادر لاہوری متوفی ۱۱۵۴ھ، عنایت اللہ بن محمد شریف کشمیری متوفی ۱۱۲۵ھ، حکیم محمد جعفر جون پوری، حکیم

غریب اللہ نیوتی، حکیم غلام علی دہلوی فخر الدین بن عبدالباقی دہلوی، شیخ کلیم اللہ جہان آبادی متوفی ۱۱۴۳ھ، حکیم محمد بن ابو محمد سندھی متوفی ۱۱۷۲ھ، حکیم محمد اکبر دہلوی مشہور بہ شیخ ارزانی، حکیم محمد عابد سرہندی محمد علی عبد اللہ مرشد آبادی، محمد قائم گوالیاری، محمد کاظم بن حیدر علی دہلوی متوفی ۱۱۴۹ھ، حکیم عطاء اللہ اکبر آبادی متوفی ۱۱۵۹ھ اور ان کے لڑکے حکیم سناء اللہ میرک خاں کمال دہلوی۔

یہ بارہویں صدی ہجری تک کے ہندوستانی اطباء کی ایک مختصر فہرست ہے، اس کے بعد ہندوستان میں اطباء کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ہمارے شمار سے باہر ہے، اس لیے اب ہم ان کے ناموں کی تفصیل نہیں بیان کریں گے اور اب فن طب سے متعلق بعض دوسری تفصیلات کا تذکرہ کریں گے۔

بارہویں صدی ہجری کے ہندوستانی اطباء کے کچھ حالات و تذکرے

بارہویں صدی ہجری میں ہندوستانی مسلمانوں کو فن طب کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہوئی اور بخت و اقبال نے بھی اس میں بڑی مدد کی بیرون ہند سے اس صدی میں محمد ہاشم بن محمد علوی شیرازی عرف علوی خاں ہندوستان میں تشریف لائے، سلاطین ہند نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور ان کو انعامات سے مالا مال کر دیا، انہوں نے درس و افادہ کی مسند بچھائی اور خلق کثیر نے ان کے علم و معلومات سے فائدہ اٹھایا، ان کے حلقہٴ درس سے بہت سے فاضل اطباء فارغ ہو کر نکلے اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں یہ فضلا پھیل گئے اور اپنی اپنی جگہ پر درس و افادہ کی مسند بچھائی۔

دہلی میں حکیم علوی خاں کو فن طب کی تعلیم میں ریاست و سیادت حاصل تھی۔

اسی صدی میں حکیم بقا خاں دہلوی ان کے لڑکے اسماعیل دہلوی اور ان کے لڑکے

اسحاق دہلوی بھی گذرے ہیں، ان تینوں حضرات نے بھی فن طب کا درس دیا اور ان کے بھی بہت سے شاگرد فارغ و کامل ہو کر نکلے اور تینوں حضرات نے فن طب پر کتابیں تصنیف کیں۔

اس صدی میں حکیم محمد اکبر بن محمد مقیم دہلوی عرف حکیم ارزانی کا نام بھی ہے، وسعت معلومات، اخلاص نیت اور فیض رسانی میں یکتائے روزگار تھے، انہوں نے فن طب کی تلخیص و توضیح کی اور اس فن کی تمام شاخوں پر کتابیں تصنیف فرمائیں، اطبا اپنی جن خصوصی تجربات و معلومات کو لوگوں پر نہیں ظاہر کرتے تھے، ان کو انہوں نے عام کیا اور اپنے تجربات کی اشاعت کی ان کے تجربہ میں جو ہندوستانی دوائیں اور جو قرابادینیں آئی تھیں ان پر کتابیں لکھیں، اس طرح ان کی تصنیفات سے بے شمار مخلوقات نے فائدہ اٹھایا، حکیم واصل خاں اور ان کے صاحبزادہ اجمل خاں بھی بارہویں صدی ہجری کے مشہور اطبا میں ہیں، انہوں نے بھی فن طب پر کتابیں لکھیں اور دہلی میں فن طب کا درس دیا اور بہت سے لوگ مستفید ہوئے، حکیم عطاء اللہ اکبر آبادی متوفی ۱۱۵۹ھ بارہویں صدی کے اطبا میں ہیں عرصہ دراز تک انہوں نے فن طب کی تعلیم دی اور بہت سے اطبانے ان سے فائدہ اٹھایا۔

تیرہویں صدی ہجری کے ہندوستانی مسلمان اطبا

تیرہویں صدی ہجری میں فن طب ہندوستان میں بہت زیادہ پھیل گیا تھا اور بہت سے باکمال اطبا اس فن کے ماہر ہندوستان میں پیدا ہو گئے تھے، جنہوں نے درس و افادہ کے ذریعہ اور تصانیف کے ذریعہ اس علم کی اشاعت اور ترقی میں حصہ لیا، ان میں سے کچھ اطبا کے نام درج ذیل ہیں:

حکیم محمد حسین بن محمد ہادی عقیلی مرشد آبادی متوفی ۱۲۰۵ھ انہوں نے بہت مفید تصنیفات لکھی ہیں، ان کی مشہور کتابوں میں مفردات پر مخزن الادویہ، قریب الدین کبیر، خلاصۃ محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحکمت وغیرہ ہیں اور کچھ مفید رسالے مختلف امراض پر تصنیف کیے ہیں۔

حکیم ذکاء اللہ اکبر آبادی متوفی ۱۲۰۹ھ، حکیم بقاء اللہ برادر حکیم ذکاء اللہ متوفی ۱۲۱۵ھ اکبر آباد میں ان دونوں بھائیوں کا ایک حلقہ درس تھا جہاں سے بہت سے اطباء فارغ ہو کر نکلے، حکیم درویش محمد صدیقی بھی مصنف مباحث الاطباء و فن طب کا سمندر اور غیر معمولی ذکی گزرے ہیں جن کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم رحم علی سکندر پوری متوفی ۱۲۲۶ھ ان کا مشغلہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف دونوں تھا، ان کی مفید کتابوں میں بضائع الاطباء، بدائع النوادر، بدیع التجارب وغیرہ ہیں اور ان کے علاوہ بہت سی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔

حکیم شرف الدین سہاروی متوفی ۱۲۲۲ھ یہ حکیم رحم علی سکندر پوری کے شاگرد ہیں، ان کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت ہے، مفردات الہندیہ ایک ضخیم جلد میں ان کی تصنیف ہے۔ حکیم ارشد بن عبدالباقی دہلوی متوفی ۱۲۳۰ھ در شہر لکھنؤ، فن طب کے زبردست عالم تھے، طب کی کتابوں پر ان کے بہت سے شروح و حواشی ہیں، ان میں سے موجز القانون کی شرح اور کتاب الاسباب والعلامات کی شرح بہت مشہور ہے۔

حکیم رضی الدین امر وہوی متوفی ۱۲۳۳ھ فن طب کے درس و افادہ میں ان کی شہرت ہے، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، نفیسی کی شرح موجز پر ان کا ایک حاشیہ ہے، حکیم ثناء اللہ ہمدانی متوفی ۱۲۰۱ھ یہ حکیم جعفر کے شاگرد ہیں، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، جوڑ و ہیلکھنڈ کے علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں، حکیم امام بخش کرپوری مصنف معرکہ الآرا حکیم اسحاق بن اسماعیل دہلوی کے شاگرد ہیں مدتوں لکھنؤ میں فن طب کا درس دیا اور ان کے بہت سے شاگرد ہوئے، حکیم محمد اصغر دہلوی متوفی لکھنؤ، لکھنؤ میں فن طب کا درس دیا، اودھ کے علاقہ میں فن طب کی سیادت و امامت ان پر ختم ہے، حکیم محمد مرتعش لکھنوی ولد حکیم محمد اصغر یہ بھی اپنے باپ کی طرح صاحب درس و افادہ گزرے ہیں، حکیم محمد شریف خاں

دہلوی متوفی ۱۲۲۲ھ، یہ فن طب کے مجدد، اس فن پر ان کو عبور کلی حاصل تھا، فن طب میں بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، شرح اسباب اور قانون شیخ پر حاشیے لکھے ہیں، ان کی بے شمار مفید تصنیفات ہیں جن میں سے علاج الامراض، البحالۃ النافعة اور التالیف الشریفی قابل ذکر ہیں، فن طب کا درس بھی دیتے تھے اور ان سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے، دہلی میں فن طب کی ریاست ان پر ختم ہے، حکیم علوی خاں اور حکیم ارزانی کے بعد ہندوستان میں تصنیفات کی کثرت اور فن طب کی تعلیم دینے میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔

حکیم صادق علی خاں دہلوی ولد حکیم محمد شریف خاں دہلوی متوفی ۱۲۶۳ھ یہ فن طب کا درس دینے میں اپنے باپ کے مثل تھے، مخازن التعلیم اور کتاب فی التشریح ان کی تصنیفات ہیں، حکیم احسن اللہ دہلوی متوفی ۱۲۹۰ھ نام و رابطا میں ان کا شمار ہے، مدتوں دہلی میں فن طب کا درس دیا ہے، حکیم امام الدین دہلوی مدتوں دہلی میں فن طب کی تعلیم دی، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم غلام نجف شیخوپوری ملقب بہ عصیۃ الادلۃ مدتوں دہلی میں فن طب کی تعلیم دی، حکیم شفا علی خاں حیدر آبادی متوفی ۱۲۵۴ھ حیدر آباد میں عرصہ تک فن طب کی تعلیم دی، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم علی شریف دہلوی متوفی ۱۲۳۱ھ در شہر لکھنؤ فن طب میں ماہر و حاذق تھے، درس و تدریس کا مشغلہ تھا، مفتی الہی بخش کاندھلوی ۱۲۳۵ھ پوری زندگی اس فن کی تعلیم و تدریس میں گزار دی، ان کے شاگردوں کی تعداد حد و شمار سے باہر ہے، حکیم ثناء اللہ دہلوی دہلی کے بڑے طبیبوں میں ہیں، ان کے بہت سے شاگرد ہیں، حکیم مرزا علی لکھنوی ملقب بہ حکیم الملوک درس و تدریس ان کا خاص مشغلہ تھا، ان کے بہت سے شاگرد ہوئے ہیں، سن وفات ۱۲۴۹ھ ہے، حکیم محمد علی اصم لکھنوی متوفی ۱۲۶۲ھ فن طب میں ان کو بڑا تفوق حاصل تھا، ان کا دلچسپ مشغلہ درس و تدریس اور دن و رات کا بڑا حصہ اسی مشغلہ میں گزرتا تھا، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم محمد علی لکھنوی عرف حکیم بٹا اپنے زمانہ میں فن طب کے کبار اساتذہ میں تھے، حکیم محمد یعقوب محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لکھنوی متوفی ۱۲۸۶ھ اپنے زمانہ میں فن طب کے مشہور علما میں ہیں، ایک مدت تک درس و تدریس کا مشغلہ رہا، آپ کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم حسن علی بن مرزا علی لکھنوی ملقب بہ مسیح الدولہ اپنے وقت کے مشہور اطباء میں ہیں، آپ کا سن وفات ۱۲۵۸ھ ہے، حکیم منصور علی نجیب آبادی متوفی ۱۲۶۸ھ مشہور اطباء میں ہیں آپ کا مشغلہ درس و تدریس تھا۔

حکیم نور کریم دریا آبادی متوفی ۱۲۸۸ھ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، تدریس و تعلیم آپ کا خاص مشغلہ تھا، حکیم محمد جعفر بن علی شریف لکھنوی متوفی ۱۲۹۸ھ فن طب کے کبار اساتذہ میں ہیں، زندگی بھر درس و تدریس آپ کا مشغلہ رہا، حکیم مظفر حسنی بن مسیح الدولہ لکھنوی متوفی ۱۲۹۸ھ آپ کو تدریس و تعلیم سے زیادہ دلچسپی تھی، ایک بڑی تعداد آپ کے شاگردوں کی ہے، حکیم ابراہیم بن یعقوب لکھنوی متوفی ۱۳۰۰ھ آپ کا مشغلہ درس و تدریس تھا، آپ کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد ہے، اس صدی میں۔

اس فن کے یہ لوگ ماہرین میں گزرے ہیں اور ان کو اس فن کے علمی اور عملی حصوں پر بڑا عبور تھا، لوگوں نے ان بزرگوں سے بڑا فائدہ اٹھایا، انہیں کے حلقہٴ درس کی وجہ سے ہندوستان میں فن طب کی اشاعت ہوئی ہے اور ہم تک اس طرح یہ علم پہنچا اور آج تک محفوظ ہے۔

چودھویں صدی ہجری کے ہندوستانی اطباء

شفاء الدولہ حکیم فضل علی خاں فیض آبادی اپنے وقت کے مشہور طبیبوں میں ہیں، انہوں نے ایک انگریز ڈاکٹر کیمرون سے ڈاکٹری بھی سیکھی اور ڈاکٹری کو یونانی سے ملانے کی کوشش کی اور اس موضوع پر انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں اور اس کے مطابق کام بھی شروع کیا لیکن علاج و دوا کا یہ ناطہ ملحقہ یونانی جزئی بوٹوں کا اختلاط و آمیزش انگریزی

دواؤں سے لوگوں میں مقبول نہیں ہوا، حکیم اصغر حسین فرخ آبادی فن طب کے بڑے عالم گزرے ہیں، سن وفات ۱۳۱۲ھ ہے، درس و تدریس ان کا مشغلہ تھا، فن طب میں کچھ کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، ڈاکٹری طریقہ علاج بھی سیکھا تھا اور انگریزی علاج کی بعض چیزوں کو انہوں نے اختیار بھی کیا تھا وہ اس صدی کے بڑے اچھے اور معقول اطباء میں تھے۔

حکیم محمود بن صادق علی خاں اپنے وقت کے بہت زیادہ مشہور لوگوں میں ہیں، ان کو رجوع اور حسن و قبول کی جو نعمت حاصل تھی وہ دوسرے اطباء کو نہیں تھی، حکیم عبدالجید بن محمود دہلوی متوفی ۱۳۱۹ھ فن طب کے کبار اساتذہ میں ہیں، ۱۳۰۹ھ میں دہلی میں ایک طبیہ کالج بھی قائم کیا، یہ علم طب کے مجدد اور اس فن پر ان کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا، انگریزی حکومت نے ان کو حاذق الملک کا خطاب دیا ہے، حکیم واصل بن محمود دہلوی، یہ حکیم عبدالجید دہلوی کے بھائی ہیں اور فن طب کی تعلیم اور اس کے افادہ میں بھائی کے ثنیٰ ہیں، حکیم اجمل بن محمود دہلوی فاضل کبیر علوم عربیہ اور فن طب میں زبردست ماہر ہیں، فن دایہ گیری کی تعلیم کے لیے دہلی میں ایک اسکول قائم کیا اور عورتوں کا ایک شفا خانہ بھی قائم کیا ایک انجمن طبیہ کی بنیاد رکھی، وہ آج کل اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے بھائی حکیم عبدالجید نے جس مدرسہ کو قائم کیا تھا اس کو ترقی کے مرتبہ اور کمال تک پہنچائیں اور اس سلسلہ سے آپ نے یورپ کا سفر کیا اور وہاں کے میڈیکل کالجوں اور شفا خانوں کا معائنہ کیا، انگریزی حکومت نے آپ کو حاذق الملک کا لقب دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر دراز فرمائے۔

حکیم غلام رضا خاں دہلوی متوفی ۱۳۳۱ھ اپنی پوری زندگی میں تدریس و تعلیم میں مشغول رہے، شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم محمد اعظم خاں رام پوری متوفی ۱۳۲۰ھ فن طب میں وسیع النظر اور بڑے فاضل تھے، انہوں نے بہت اہم کتابیں تصنیف کی ہیں، ان کی کتابوں میں اکسیر اعظم، فن علاج میں چار ضخیم جلدوں میں، قراہادین اعظم ایک ضخیم جلد میں، رموز حکیم، لکھنؤ، اکبر اعظم، نیر اعظم، محیط و غیرہ تھیں، حکیم سید محمد علی دہلوی، دہلی، لکھنؤ

متوفی ۱۳۰۴ھ لکھنؤ میں فن طب کا درس دیتے تھے، ان کے بہت سے شاگرد ہیں، حکیم حیدر حسین لکھنوی فن طب میں ایک ممتاز عالم ہیں، لکھنؤ میں فن طب کی تعلیم دیتے تھے، حکیم باقر حسین لکھنوی لکھنؤ میں فن طب کی تعلیم دیتے تھے، حکیم نور الدین بھیروی متوفی ۱۳۳۲ھ اپنے زمانہ میں فن طب کے مشاہیر میں تھے، حکیم معز الدین خالص پوری فن طب کی تعلیم و تدریس ان کا مشغلہ تھا، قانون شیخ پر حاشیہ بھی لکھا ہے، حکیم عبدالعلی بن ابراہیم لکھنوی متوفی ۱۳۲۳ھ فن طب میں بڑے فاضل اور یکتائے روزگار تھے، ساری عمر فن طب کی تعلیم و تدریس میں گزاری، ان کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، حکیم عبدالعزیز بن اسماعیل لکھنوی متوفی ۱۳۲۹ھ فن طب کو بڑی ترقی دی، تدریس و تعلیم ان کا مشغلہ تھا، فن طب میں بعض رسالے بھی تصنیف کیے، لکھنؤ کا تکمیل الطب کالج آپ ہی کا قائم کردہ ہے، حکیم عبدالولی بن عبدالعلی لکھنوی متوفی ۱۳۳۳ھ یہ فن طب میں اپنے باپ اور چچا کے شاگرد ہیں فن طب میں فراغت کے بعد بہت دنوں تک فن طب کی تعلیم دی ہے، آپ کے درس سے بہت سے اطباء فاضل ہو کر نکلے، شفاء الملک حکیم رضی الدین دہلوی دہلی میں فن طب کی تعلیم دیتے تھے، آپ کا سن وفات ۱۳۳۳ھ ہے۔

فن طب میں ہندوستانی مصنفین کی کتابیں

ہندوستان کے مسلمان اطباء کا جب یہاں کے ہندو ویدوں سے اختلاط بڑھا ہے اور اس کے نتیجہ میں ویدک دواؤں سے واقفیت و اطلاع اور دواؤں کے بنانے کا شوق ویدک طریقہ پر بڑھتا تو ان لوگوں نے ہندو اطباء کے فن سے استفادہ کیا اور اپنے یونانی اصول اور ان کا تجربہ کیا اور اس کے نتیجہ میں ہندوستان کے یونانی اطباء نے ویدک دواؤں کو مفردات و قریبا دین میں اضافہ کیا اور اس پر کتابیں لکھیں مثلاً بخشش اور بقالی اور قادری کی

الکلیات والجزئیات اور نفع العوام و علاج الامراض اور قرابادین اعظم وغیرہ، بعض اطباء نے ویدک طریقہ، علاج پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، ہمیں جن کتابوں کا علم ہے وہ درج ذیل ہیں:

جامع فیروز شاہی، یہ کتاب فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں لکھی گئی ہے جس میں طب کے جملہ ابواب و مسائل ہیں۔

طب محمود شاہی، ویدک کتاب و باگ بھت کا فارسی زبان میں ترجمہ ہے، محمود شاہ کنی کے حکم سے یہ ترجمہ کیا گیا ہے، اس کتاب کا نسخہ خزانہ آصفیہ حیدر آباد میں موجود ہے۔

معدن الشفا الاسکندری، مرتبہ حکیم بہوا بن خواص خاں ایک ضخیم جلد میں مصنف نے یہ کتاب ۹۱۸ھ میں سکندر لودی کے حکم سے لکھی ہے، ویدک طریقہ علاج پر سنسکرت زبان کی مختلف کتابوں کا یہ کتاب خلاصہ ہے، ویدک کی جن کتابوں سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے، ان کے نام یہ ہیں:

سرت و جوگ درس، رتناگر، سارنگ دھر، مادھو بدان، چٹنا من، بنک سین، چکرت، کجید، ماکھت، یوکرٹ، بھونج، بھید وغیرہ۔

اختیارات قاسمی، مرتبہ محمد قاسم بن غلام علی بیجا پوری، کتاب ایک ضخیم جلد میں بزبان فارسی ہے، کتاب میں ایک مقدمہ تین مقالات اور ایک خاتمہ ہے، مقدمہ میں اعضا بدن اور اخلاط وغیرہ کا ذکر ہے، پہلا مقالہ دواؤں اور غذاؤں کے بیان میں، دوسرا مقالہ مرکب ادویہ کے بیان میں اور تیسرا مقابلہ جملہ امراض از سر تا قدم کے علاج کے بیان میں ہے اور خاتمہ میں غذا کی قسمیں اور زمین کے آباد حصوں کی تقسیم کا بیان ہے۔

کتاب در فن معالجہ، یہ ایک منظوم کتاب ہے، جس کو ۱۰۲۴ھ میں ابو بکر صدیق ناگوری نے نظم کیا، اس کتاب کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے۔

طب ہندی، مصنفہ حکیم محمد اکبر دہلوی مشہور بہ حکیم ارزانی۔

تالیف شریفی، مرتبہ حکیم محمد شریف خاں دہلوی، ہندوستانی دواؤں اور جڑی محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بوٹیوں کے بیان میں۔

سفر لطیف، بزبان فارسی، الکلمۃ الہندیہ، فن معالجات میں بزبان فارسی مرتبہ شیخ اہل اللہ بن شاہ عبدالرحیم دہلوی (برادر شاہ ولی اللہ دہلوی) یادگار رضائی، مرتبہ حکیم رضا علی بن محمود حیدر آبادی ہندوستانی دواؤں کے تذکرے میں۔

قربادین ویدک، بزبان اردو مرتبہ حکیم مرزا احمد اختر، کتب مذکورہ بالا ویدک طریقہ علاج سے متعلق ہیں۔

مفرد دواؤں پر تصنیفات

مخزن الادویۃ، ایک ضخیم جلد میں یہ کتاب اپنے موضوع پر سب سے زیادہ جامع اور وسیع ہے، اس کے مصنف حکیم محمد حسین مرشد آبادی متوفی ۱۲۰۵ھ۔
مفردات ہندی، ایک ضخیم جلد میں مرتبہ حکیم شرف الدین سہاروی متوفی ۱۲۲۵ھ۔
مفردات معصومی، مرتبہ حکیم بن صفائی حسینی سندھی، یہ کتاب اپنے موضوع پر مختصر اور عمدہ ہے۔

تالیف شریفی، مرتبہ حکیم محمد شریف بن اکمل خاں دہلوی کتاب کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔
جامع المفردات، مرتبہ حکیم بندہ حسن بن امام بخش امرہوی۔
مفردات ناصری، مرتبہ حکیم ناصر علی غیاث پوری۔
معین المعالجین، مرتبہ محمد یونس بن ناصر علی غیاث پوری۔
محیط اعظم، مرتبہ حکیم محمد اعظم خاں رام پوری۔
بستان المفردات، مرتبہ شیخ عبدالحکیم لکھنوی۔

مخزن المفردات، مرتبہ حکیم فضل اللہ بن عبد اللہ لکھنوی۔

العجالة النافعة، حیوانات کے خواص میں مرتبہ حکیم عبدالغنی بن محمد احمد فتح پوری۔

یادگار رضائی، ہندی دواؤں کے تذکرہ میں حکیم رضا علی بن محمود حیدر آبادی سن

تصنیف ۱۲۳۵ھ ہے۔

میزان الادویہ، حکیم تالبع محمد بن مفتی محمد سعید لکھنوی۔

فرہنگ نصیریہ، مرتبہ حکیم محمد نصیر گوپاموی۔

مقالات احسانی، مرتبہ حکیم احسان علی بن شیر علی ناروی فتح پوری۔

تحقیقات نادرہ، ہندی دواؤں کے تذکرہ میں مرتبہ حکیم بشیر احمد گوپاموی۔

زبدۃ المفردات، مرتبہ سید علی حسن۔

حسن البیان فی تفسیر الالبان، مرتبہ حکیم امان علی بن شیر علی ناروی متوفی ۱۲۷۷ھ۔

خلاصۃ المفردات، مرتبہ حکیم عبدالغفور رمضان پوری۔

خواص الادویہ، مرتبہ حکیم غیاث الدین رام پوری۔

منتخب الادویہ، مرتبہ حکیم قمر الدین حسینی حیدر آبادی۔

مصباح الادویہ، مرتبہ حکیم محمد حسن۔

تلخیص البیان مفردات پر فارسی زبان میں ایک رسالہ مرتبہ حکیم شفاء الدولہ فضل

علی فیض آبادی اس کتاب میں انگریزی دواؤں کی ایک مختصر تفصیل ہے۔

التذکرۃ الشفائیہ، انگریزی دواؤں کے تذکرہ میں، اس میں انگریزی کی مفرد اور

مرکب دواؤں کی تفصیل ہے، مرتبہ حکیم شفاء الدولہ فضل علی فیض آبادی۔

رسالہ بزبان عربی مفرد دواؤں کے مزاج کے تذکرہ میں، مرتبہ حکیم شفاء الدولہ

فیض آبادی۔

طبق الحکمۃ، مفرد اور مرکب غذاؤں کے تذکرہ میں مرتبہ حکیم شفاء الدولہ فیض آبادی۔

مختصر الادویہ، مفرد دواؤں اور انگریزی دواؤں کے تذکرہ میں مرتبہ حکیم شفاء الدولہ فیض آبادی۔

یادگار ضیائی، مرتبہ حکیم ضیاء الدین بن محی الدین حیدر آبادی سن تصنیف ۱۳۰۸ھ۔

قرا بادین پر کتابیں

(مشہور اور اہم مرکب دواؤں کے نسخہ جات)

قرا بادین قادری، مرتبہ شیخ محمد اکبر دہلوی مشہور بہ حکیم ارزانی یہ ایک جامع اور وسیع کتاب ہے، اس میں طریقہ علاج کا بھی تذکرہ ہے، سن تصنیف ۱۱۲۶ھ ہے۔
مغربات اکبری، مرتبہ شیخ محمد اکبر ارزانی دہلوی۔
تاج المجربات، مرتبہ شیخ تاج الدین جھونسوی۔
قرا بادین کبیر، دو جلدوں میں مرتبہ حکیم محمد حسین مرشد آبادی۔
علاج الامراض مرتبہ حکیم محمد خاں دہلوی۔
العجالة النافعة، مرتبہ حکیم محمد شریف دہلوی (اس نام کی ایک کتاب پہلے بھی گزر چکی ہے، یہ کتاب پہلی کتاب سے مختصر ہے۔)

قرا بادین بقائی، دو جلدوں میں، مرتبہ حکیم محمد بن اسماعیل دہلوی عرف بقا خاں۔
قرا بادین ذکائی، مرتبہ حکیم ذکاء اللہ اکبر آبادی۔
قرا بادین جلالی، مرتبہ حکیم جلال الدین امرہوی۔
قرا بادین اعظم، مرتبہ حکیم محمد اعظم رام پوری۔
قرا بادین سلامی، مرتبہ حکیم عبدالسلام برہان پوری۔

یا قوتی، مرتبہ حکیم وکیل احمد سکندر پوری۔

قربادین احسانی مر کتاب احسانی، یہ دونوں کتابیں حکیم احسان علی بن شیر علی

ناروی کی ہیں۔

تیسیر العسیر فی ترکیب الاکاسیر، مرتبہ حکیم امان علی بن شیر علی ناروی۔

مجربات غیاثیہ، مرتبہ غیاث الدین رام پوری۔

مجربات جمالی، مرتبہ حکیم جمال الدین مدراسی۔

جامع المجربات، مرتبہ حکیم منعم خاں۔

قربادین ممتازی، مرتبہ حکیم محمد عارف پٹنی۔

گنج باد آور، مرتبہ حکیم امان اللہ بن مہابت خاں جہاں گیری عرف نواب خاں

زماں خاں۔

المجربات، مرتبہ حکیم بیٹا۔

طب کے علمی اور عملی مباحث پر کتابیں

الکلیات والجزئیات، مرتبہ خواجہ ضیاء الدین بخشی بدایونی۔

الکفایۃ المجاہدۃ، مرتبہ حکیم منصور کشمیری، مصنف نے یہ کتاب کشمیر کے سلطان

زین العابدین کے لیے لکھی ہے، اس کتاب کا نسخہ لندن کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

میزان الطبائع قطب شاہی، مرتبہ حکیم تقی الدین محمد حیدر آبادی۔

شفائے خانی، طب شہابی منظوم، فرہنگ شہابی، یہ تینوں کتابیں حکیم شہاب الدین

بن عبدالکریم ناگوری کی ہیں۔

تحفۃ الاطبا منظوم، بزبان فارسی، طب کے علمی اور عملی مباحث میں شیخ احمد قنوجی نے عالم گیر کے زمانہ میں تصنیف کیا ہے۔

جامع الاطبا، سبب ستہ رشیدی، طب دارا شکوہی، یہ تینوں کتابیں حکیم نور الدین عبداللہ اکبر آبادی کی ہیں۔

مجرّب الشفا، مرتبہ حکیم احمد بن محمد حسینی ملتانی گجراتی۔

ام العلاج، مرتبہ حکیم امان اللہ بن مہابت خاں جہاں گیری عرف نواب خاں زماں خاں۔

ہمد لخت، مرتبہ حکیم عبداللہ اکبر آبادی مصنف نے یہ کتاب ۱۰۹۱ھ میں بختاور خاں کے لیے لکھی ہے۔

کتاب در امراض چشم، مرتبہ حکیم محمد بن ابو محمد سندھی۔

طب اکبر، دو جلدوں میں مرتبہ شیخ محمد اکبر حکیم ارزانی سن تصنیف ۱۱۱۲ھ۔

تلخیص الطب المدبوی، حدود الامراض، میزان الطب، یہ تینوں کتابیں بھی حکیم ارزانی کی تصنیف ہیں۔

صحۃ الامراض، مرتبہ شیخ پیر محمد گجراتی۔

انوار قاسمی، مرتبہ سید نور علی اکبر آبادی۔

خیر التجارب، مرتبہ نواب خیر اندیش خاں، عالم گیری، سن تصنیف ۱۰۴۷ھ۔

انوار العلاج، مرتبہ سید نور اللہ۔

انتخاب العلاج، مرتبہ حکیم ذکاء اللہ اکبر آبادی۔

معالجات افضلی، مرتبہ حکیم محمد افضل دہلوی۔

اللب اللباب، مرتبہ حکیم صدر الدین دہلوی۔

دستور المعالج، مرتبہ حکیم معالج خاں فیض آبادی۔

اکمل الصناعت، جامع الصناعت، یہ دونوں کتابیں حکیم محمد کاظم بن حیدر علی تستری دہلوی کی ہیں۔

جامع الجوامع، مرتبہ سید محمد ہاشم عرف حکیم علوی خاں دہلوی۔

ریاض عالم گیری، مرتبہ حکیم محمد رضا شیرازی دہلوی۔

ریاض الفوائد، مرتبہ حکیم محمد امان بن محمد افضل دہلوی۔

ریاض العلاج، مرتبہ حکیم محمد جمل بن محمد واصل دہلوی۔

دستور العمل، مرتبہ حکیم محمد اکمل بن محمد واصل دہلوی۔

طب ثنائی، مرتبہ حکیم ثناء اللہ بریلوی۔

موارد الحکم، سر سے پیر تک جملہ امراض کے بیان میں، مرتبہ حکیم محمد اسحاق بن

اسماعیل دہلوی عرف حکیم بقا خاں۔

نفع العوام، مرتبہ حکیم ببر علی خان موہانی۔

الحمیات و مجموع رسائل در طب، مرتبہ حکیم علی شریف بن محمد زمان دہلوی لکھنوی۔

جامع الرضی، بزبان عربی، رسالہ در فن جماع، یہ دونوں کتابیں حکیم رضی الدین

امروہوی کی ہیں۔

طب رضائی، مرتبہ حکیم محمد رضا اکبر آبادی۔

مجموع رسائل در علم علاج، مرتبہ سید حسن شاگرد حکیم علوی خاں۔

مجموع رسائل در علم علاج، مرتبہ حکیم غلام امام۔

الشفاء الجلیل، الشفائیہ، علاج الاطفال، المجربات والحمیات، جامع الاصول الطبیہ

بزبان فارسی، رسالہ در استعمال دارچینی، یہ جملہ کتابیں حکیم شفا خاں کی تصنیف ہیں۔

اسرار العلاج، بزبان عربی، مرتبہ حکیم شریف خاں دہلوی۔

رسالہ فی معرفۃ الامزجہ، رسالہ فی معرفۃ الحمران، یہ دونوں رسالے حکیم نصر اللہ

بن شفاء اللہ دہلوی کی تصنیف ہیں۔

علاج الغرباء، فن طب کے علمی اور عملی مباحث پر مرتبہ حکیم غلام امام۔

آداب الاطباء، معرکۃ الآثار شرح آداب الاطباء، دونوں کتابیں عربی زبان میں ہیں۔

خلاصۃ الطب درستہ ضروریہ، حفظ الصحۃ، یہ دونوں کتابیں فارسی زبان میں ہیں،

جملہ چاروں کتابیں حکیم امام بخش کرت پوری کی تصنیف ہیں۔

مباحث الاطباء، مرتبہ حکیم درویش، محمد بن عالم خاں رام پوری۔

عجالہ نافعہ، مرتبہ حکیم درویش محمد بن عالم خاں رام پوری۔

علی المباحث، مرتبہ حکیم محمد علی اصم لکھنوی۔

حل المباحث، مرتبہ حکیم کوچک لکھنوی۔

حل المباحث، مرتبہ حکیم فتح الدین گوپا موی۔

حل المباحث، مرتبہ حکیم علی اصم لکھنوی۔

حل المباحث، مرتبہ حکیم کوچک لکھنوی۔

حل المباحث، مرتبہ حکیم فتح الدین گوپا موی۔

المنہج الحسیہ، حل مباحث پر ایک جامع کتاب، مرتبہ حکیم مظفر حسین بن مسیح الدولہ

لکھنوی۔

بضائع الاطباء، بدائع النوادر، بدیع التجارب، یہ تینوں کتابیں حکیم رحم علی سکندری

متوفی ۱۲۲۶ھ کی ہیں۔

تحقیق البض، مرتبہ حکیم احمد اللہ مدراسی سن تصنیف ۱۲۰۵ھ۔

تفریح القلوب، امراض قلب کی دواؤں کے ذکر میں، اسی موضوع پر ایک دوسرا رسالہ، یہ

دونوں حکیم احمد اللہ مدراسی کی کتابیں ہیں۔

خلاصۃ الحکمہ، سن تصنیف ۱۱۹۵ھ رسالہ فی الجذری والحصیہ والحمیقاء، رسالہ ام صبیان،

رسالہ اطفال کے ذات الحجب میں، رسالہ فی العرق المدنی، رسالہ درختان یہ جملہ کتابیں حکیم محمد حسین عقیلی مرشد آبادی کی ہیں۔

اکل بیض الدجاجة للجدوم، مرتبہ حکیم حسن علی مسیح الدولہ لکھنوی۔

الدرا نفیس، مولوی حکیم مظفر حسین بن مسیح الدولہ لکھنوی۔

تسہیل العلاج، مرتبہ حکیم حیدر علی۔

قانون العلاج، مؤلفہ حکیم سراج الدین۔

المسئلة اليونانية، مؤلفہ شاہ اہل اللہ دہلوی برادر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

متحضر الطیب و مستبشر اللیب، مؤلفہ حکیم سعید بخت کشمیری۔

اکسیر اعظم، چار ضخیم جلدوں میں رموز اعظم دو جلدوں میں۔

نیر اعظم، علامات نبض میں، رکن اعظم بحرانی، بخار کے ذکر میں، یہ جملہ کتابیں حکیم محمد اعظم رام پوری کی ہیں۔

رسالہ تکشیف الحکمہ، بزبان فارسی، مؤلفہ حکیم سلیم خاں دہلوی۔

مخازن التعليم کتاب فی التشریح، یہ دونوں کتابیں حکیم صادق علی خاں دہلوی کی ہیں۔

شفاء الامراض، بزبان اردو مرتبہ حکیم نور کریم دریا آبادی۔

البحر الحیط، طب قدیم و جدید میں، تریاق اکبر، دستور النجاة، بخار کے علاج میں

طب قدیم و جدید میں، رسالہ درجنین، رسالہ فی المبیضة والقواہین الشفائی، وبائی بخار کے

علاج میں، تذکرة الوفاق آگ سے جل جانے کے علاج میں، یہ جملہ کتابیں حکیم اصغر حسین

بن غلام غوث فرخ آبادی کی ہیں۔

جامع شفائی، طب قدیم و جدید میں، البجۃ الواقیة عن سہام الامراض الوبائیة، جامع

الاصول، کلیات پر ایک جامع کتاب طب جدید و قدیم کے اصول پر چشمہ حیات، رسالہ طول عمر

اور علامات عمر کے بیان میں بذریعہ قیافہ، رسالہ فی تقدمة المعرفة من احکام الامراض، رسالہ فی

تذییر الغریق، یہ جملہ کتابیں حکیم شفاء الدولہ فیض آبادی کی ہیں۔

شفاء الاطفال، مرتبہ حکیم احسان علی فیض آبادی۔

ضیاء الابصار فی حدالالبابہ، مرتبہ حکیم محمود دہلوی۔

بحر العلاج، مرتبہ حکیم محمد اشرف کاندھلوی۔

معالجات احسانی، مرتبہ حکیم احسان علی ناروی۔

عجاب التداویر بواوایر ونواوایر کے علاج میں، مرتبہ حکیم امان علی ناروی۔

صحت جسمانی وطب رحمانی، مرتبہ حکیم رحمان علی ناروی۔

التشخیص الکامل، بزبان عربی، تسکین النفس در تحقیق مرض ذیابیطس، تحقیق مرض الجذام،

یہ تینوں کتابیں حکیم احمد سعید امروہوی متوفی ۱۳۱۳ھ در شہر حیدر آباد کی ہیں۔

مجمع البحرین طب قدیم و جدید میں، مرتبہ حکیم حیدر علی خاں کپورتھلوی۔

حرج البحرین طب قدیم و جدید میں، تین جلدوں میں مرتبہ حکیم عبدالحمید بن محمد

سورتی مالوی۔

مخزن سلیمانی، مرتبہ مولوی عبدالعزیز تھریپاری ملتان، سن تصنیف ۱۲۲۹ھ۔

تشریح الاسباب، مرتبہ حکیم الہی بخش امرتسری۔

رموز الحکمت، بزبان اردو، علامات موت کے بیان میں، مرتبہ قاضی رجب علی بن

قاسم علی کلانوری۔

رسالہ فی الطاعون، رسالہ فی ترکیب الادویہ و استخراج درجائہا، ایقاظ النعسان فی

اغالیط الاستحسان، ازالہ الحن عن اکسیر البدن، القول المرغوب فی الماء المشرّب، التحفۃ الحامدیہ

فی الصناعۃ التکیسیۃ، الاوراق المزمہ، الساعاتیہ، اللغات الطبیہ الحاکمہ بین القرشی والعلامہ،

یہ جملہ کتابیں حکیم اجمل بن محمود شریفی دہلوی کی ہیں۔

تذکرۃ اللیب فیما یعلق بالطب والطیب، ازالۃ الحن عن اکسیر البدن یہ دونوں

کتائیں مولوی وکیل احمد سکندر پوری کی ہیں۔

الماعون فی الطاعون، مرتبہ حکیم عبدالعزیز لکھنوی، مصنف نے یہ کتاب اپنے لڑکے عبدالرشید کے نام سے تصنیف کی ہے۔

رسالہ فی الطاعون، مرتبہ حکیم امداد امام عظیم آبادی۔

رسالہ فی الطاعون، مرتبہ حکیم نظیر حسن خاں لکھنوی۔

ترکیب العلاج، مرتبہ حکیم امیر الدین بلہروی۔

تنقیح الاسباب والعلامات، مرتبہ حکیم محمد حسین۔

جامع اللطافۃ، بزبان عربی، مرتبہ حکیم عزیز الرحمن۔

دستور العلاج، مرتبہ حکیم ابراہیم بن یعقوب لکھنوی۔

دستور العلاج، مرتبہ حکیم محمد علی اصم لکھنوی۔

دستور العلاج، مرتبہ حکیم امام الدین دہلوی۔

ترجمہ قانون شیخ، ترجمہ تکمیل الصنائع، یہ دونوں اردو زبان میں ترجمے حکیم غلام حسین کٹوری کے ہیں۔

ترجمہ نفیسی، مرتبہ حکیم عابد حسین۔

ترجمہ اقصرائی، مرتبہ حکیم محمد حسن۔

ترجمہ سدید، مرتبہ حکیم عابد حسین۔

ترجمہ قراہ دین قادری، مرتبہ حکیم نور کریم۔

ترجمہ طب اکبر، مرتبہ حکیم محمد حسین نانوتوی۔

ترجمہ مجربات اکبری، مرتبہ حکیم واجد علی موہانی۔

الحاذق فی الاسباب والمعالجات، بزبان اردو مرتبہ حکیم اجل خاں بن محمود خاں دہلوی۔

نہج الحذاق رسالہ، بزبان فارسی در کلیات مرتبہ حکیم قدرت احمد فاروقی گوپاموئی۔

قدا ما کی کتابوں پر ہندوستانی اطبا کی شروح و حواشی

- غلیۃ المفہوم فی تدبیر المحوم شرحیات قانون، مرتبہ حکیم اسحاق بن اسماعیل دہلوی۔
 شرح حمیات، بزبان فارسی مرتبہ حکیم محمد شریف خاں دہلوی۔
 حاشیہ معالجات قانون، مرتبہ حکیم معز الدین خالص پوری۔
 الفوائد الشفاءیۃ شرح موجز القانون، مرتبہ حکیم شفاءی خاں محمد ارشد دہلوی مدفون لکھنؤ۔
 مفرح القلوب شرح قانونچہ، بزبان فارسی مرتبہ حکیم ارزانی دہلوی۔
 شرح قانونچہ، مرتبہ سید عبدالفتاح لاہوری۔
 کلیات موجز کی شرح نفیسی پر حاشیہ، مرتبہ حکیم محمد شریف خاں دہلوی۔
 اوراق الرضی حاشیہ نفیسی، مرتبہ حکیم رضی الدین امروہوی۔
 انوار الحواشی حاشیہ نفیسی، مرتبہ مولوی انور علی لکھنوی۔
 حل النفیسی، مرتبہ مولوی عبدالجلیم بن امین اللہ انصاری لکھنوی۔
 حاشیہ نفیسی، مرتبہ حکیم اسد علی بن وجہ اللہ سہوانی متوفی ۱۲۸۴ھ۔
 شرح الاسباب والعلامات، مرتبہ حکیم محمد عابد سرہندی۔
 شرح الاسباب والعلامات، مرتبہ حکیم شفاءی خاں دہلوی۔
 نفیسی کی شرح اسباب کا حاشیہ، مرتبہ حکیم محمد شریف خاں دہلوی۔
 حاشیہ شرح اسباب، مرتبہ حکیم رضی الدین امروہوی۔
 حاشیہ شرح اسباب، مرتبہ حکیم محمد ہاشم بن محمد احسن بن محمد افضل دہلوی سن تصنیف

۱۱۸۴ھ۔

حاشیہ شرح اسباب، تا بحث سرسام، مرتبہ حکیم اجمل بن محمود شریفی دہلوی۔

الجوہر النفیس شرح ارجوزہ شیخ الرئیس، مرتبہ مولوی عبدالعزیز بن امیر الدین لاہوری۔
المعالج المودیہ، بالنسخ الحجریہ، شرح رباعیات یوسفی، مرتبہ حکیم نصر اللہ خاں خورجوی۔

حیوانات کے علاج میں بعض کتابوں کا تذکرہ

فیروز شاہی، پرندوں کے علاج میں، تحفۃ الافراس، بزبان فارسی مرتبہ قاضی حسن دولت آبادی۔

مفتاح الفرس، بزبان فارسی، مرتبہ قاضی حسن دولت آبادی۔

بازنامہ، بزبان فارسی مرتبہ محمد اسماعیل دہلوی۔

ترجمہ کتاب سالوتر، بزبان فارسی، مرتبہ سید عبداللہ خاں، فیروز جنگ۔

حیات الفرس، بزبان فارسی، مرتبہ سید محمد تقی ہاشمی لکھنوی۔

علاج الافراس، بزبان فارسی مرتبہ سید محمد بن قطب الدین۔

کبوتر بازی، بزبان فارسی مصنف کا نام نہیں معلوم۔

زبدۃ الفرس، بزبان فارسی، مرتبہ میر غلام مظہر علی۔

فرسنامہ، بزبان فارسی، مرتبہ فیروز جنگ سید عبداللہ خاں۔

فرسنامہ، بزبان فارسی، مرتبہ امیر سعادت یار خاں دہلوی۔

فرسنامہ، بزبان فارسی، مرتبہ رفیع الدین بن راج محمد بن قطب الدین۔

فیل نامہ، بزبان فارسی، مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

کبوتر نامہ، بزبان فارسی، مرتبہ محمد اسماعیل۔

مرغ نامہ، منظوم بزبان فارسی، مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

بیان النخیل والفیقل فی زینۃ الجمیل، بزبان اردو مرتبہ سید نسیم الدین حسین۔

دستور العمل تازی داری، بزبان اردو مرتبہ سید سر دارشاہ۔

دواء البہائم والطیور، بزبان اردو، حکیم احسان علی۔

علاج البقر، بزبان اردو، مرتبہ حکیم عبداللہ بن غلام قادر خان۔

طب المواشی، بزبان اردو، علاج الکلب، بزبان اردو، مرتبہ سید سر دارشاہ۔

زینۃ النخیل، بزبان اردو، مرتبہ محمد مہدی۔

علاج البہائم، بزبان اردو مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

قربادین الحیوانات، مرتبہ رحیم خاں۔

کیمیاء البہائم، مرتبہ حسن علی۔

حیاء الحما، مرتبہ مولوی احمد عبدالعزیز ناطی حیدر آبادی ملقب بہ نواب عزیز جنگ۔

چوتھا باب

ہندوستان کے شعرا اور شاعری کے تذکرہ میں

اس میں چار فصلیں ہیں:

- ۱۔ شعر کی تعریف اور اس کی قسمیں
- ۲۔ فارسی شاعری کے تذکرہ میں۔
- ۳۔ اردو شاعری کے تذکرہ میں۔
- ۴۔ ہندی شاعری کے تذکرہ میں۔

پہلی فصل

شعر کی تعریف اور اس کے اقسام کے بیان میں

شعرش کے کسرہ اور عین کے جزم کے ساتھ لغت میں کلام موزوں و مقفی کو کہتے ہیں، اہل عرب کے نزدیک شعروہ کلام ہے جس کا اولین مقصد وزن و قافیہ ہو اور جو ایسا کلام استعمال کرے گا اس کو شاعر کہیں گے۔

اہل منطق کے نزدیک شعروہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جس سے نفس کو قبض و بسط کی کیفیت حاصل ہو، اس کو قیاس شعری بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً اگر کہا جائے النمر یا قوتیہ سیالہ تنبسط النفس یعنی شراب ایک سرخ و سیال مادہ ہے، جس سے نفس کو انبساط حاصل ہوتا ہے، یا کہا جائے العسل مرة مہووعۃ تنقیض شہد کڑوی قے لانے والی ہے جس سے انقباض پیدا ہوتا ہے اور اس کی غرض نفس میں ترغیب پیدا کرنا ہے اور یہی مفہوم ہے، اس بات کا جو کہی جاتی ہے کہ شعر قیاس ہے جو مرکب ہے خیالی چیزوں سے تخیلات کو مقدمات شعریہ کہا جاتا ہے اور جو ان قیاس شعری سے اپنے کلام کو مرتب کرے گا اس کو شاعر کہا جائے گا۔

اہل عرب کے نزدیک وزن و قافیہ شعر کی تعریف میں داخل اور شعر کے لیے لازمی اجزا ہیں، اس لیے ان کو عروض و قوافی کے جاننے کی بہت ضرورت ہے، خاص طور سے غیر محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عرب جو عربی شاعری سے ذوق رکھتے ہیں، ان کے لیے علم العروض والقوافی ضروری ہے، ورنہ ان کے اشعار اوزان شعری سے ساقط ہو جائیں گے۔

اہل عرب اور اہل فارس اور اہل ہند کے یہاں اشعار کی بحریں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، بعض بحریں مشترک ہیں، مثلاً بحر متقارب، بحر کھنخل، بحر سرج، یہ تینوں زبانوں میں پائی جاتی ہیں، دونوں مصرعوں میں اعتدال کا لحاظ فارسی اور ہندی اشعار میں زیادہ کیا جاتا ہے، بخلاف عربی زبان کے، وہ لوگ دونوں مصرعوں میں اختلاف زحاف کو اہمیت نہیں دیتے ہیں لیکن ہندی اور فارسی شاعری میں ایسا نہیں ہے، فارسی اشعار کی بحریں زیادہ گٹھی اور منظم و مرتب ہوتی ہیں، بخلاف ہندی اور عربی شاعری کی بحروں کے، فارسی شعرا اور ان کی تقلید میں کہنے والے ہندی شعرا عام طور پر فارسی کے عروض و قوافی کو نہیں جانتے لیکن اس کے باوجود ان کے اشعار وزن سے ساقط نہیں ہوتے ہیں کیوں کہ فارسی اوزان و بحر اس قدر مرتب اور گٹھی ہوئی ہیں کہ معمولی سلیقہ رکھنے والا بھی ان سے آسانی سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے، فارسی شعرا کے یہاں قافیہ کے علاوہ ایک چیز ردیف بھی ہوتی ہے جو قافیہ کے بعد بغیر کسی تبدیلی کے ہر شعر میں ہوتی ہے اور جن اشعار میں ردیف ہوتی ہے، ان کو مردف (باردیف) اشعار کہا جاتا ہے، ردیف شعر کے جمال کو اور بڑھا دیتی ہے اور اس کی وجہ سے فارسی شاعری کی بے شمار قسمیں ہو گئی ہیں۔

عربی شاعری میں ردیف بالکل نہیں اور اگر کوئی شخص ردیف کی کوشش کرتا ہے تو فارسی زبان جیسی حلاوت اس میں نہیں ہوتی ہے، اس کا سبب دونوں زبانوں کی خصوصیتیں ہیں، فارسی زبان میں ایک چیز حاسب بھی ہوتی ہے اور یہ دو قافیوں کے درمیان ردیف کا نام ہے اور جس شعر میں حاسب ہوتا ہے اس کو محبوب کہا جاتا ہے، اہل عرب واو اور کو قافیہ نہیں بناتے ہیں لیکن فارسی شاعری میں ایسا ہوتا ہے۔

ہندوستان کی اصل زبان سنسکرت ہے، ہندوستان کے باشندوں نے اپنے علوم و محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فنون اسی زبان میں مرتب کیے ہیں، یہ زبان بائیں سے دائیں لکھی جاتی ہے اور کلمات الگ الگ لکھے جاتے ہیں، جس طرح یورپین زبانوں میں ہوتا ہے، عربی زبان کی طرح اس میں بھی تشنیہ کے صیغے ہیں اور مذکر اور مونث کے ساتھ ساتھ خنثی کے لیے بھی الگ صیغے اور ضمیریں ہیں، اب یہ زبان روزمرہ کی زندگی میں متروک ہو گئی ہے، البتہ کتابوں میں موجود ہے، ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق اس زبان میں ان کی چار آسمانی اور مقدس کتابیں ہیں، جن میں احکام، مواظظ اور واقعات درج ہیں، سنسکرت اور ہندوستان کی دوسری متعارف زبانوں میں نثر کا معیار زیادہ بہتر نہیں ہے، اس لیے عام طور پر ان کی معیاری کتابیں جو علوم اور تاریخ و ادیان پر مشتمل ہیں نظم ہوتی ہیں، نظم کو یہ لوگ اشلوک کہتے ہیں، اس میں چار مصرعوں پر مشتمل دو بیتیں ہوتی ہیں، بعد کے لوگوں نے اشلوک میں دو بیت سے زیادہ کا اضافہ بھی کیا ہے، سنسکرت کے علاوہ ہندوستان میں ایک اور زبان بھی ہے جس کو بھاشا اور بھاکا کہا جاتا ہے، گفتگو میں یہی زبان مستعمل ہوتی ہے اور اس زبان میں بہت سی مشہور کتابیں لکھی گئی ہیں، اس زبان کے اشعار بہت شیریں ہیں جس کو تھوڑی سی بھی زبان سے واقفیت ہوگی، اس کو اس زبان کی شیرینی اور حلاوت کا احساس ہو جائے گا، ہم ہندی زبان بول کر اسی بھاشا اور بھاکا کو مراد لیتے ہیں، ہندوستان میں ایک اور زبان بھی ہے جو عربی فارسی ترکی ہندی اور آخر میں انگریزی زبانوں کے اختلاط و امتزاج سے پیدا ہوئی ہے، یہ زبان ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کے بہت بعد موجود ہوئی، اس زبان کو اردو کہا جاتا ہے، اس کی نظم اور اشعار انتہائی مرتب اور منظم اور ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں، یہ زبان فارسی رسم الخط میں داہنے سے بائیں لکھی جاتی ہے، اس کی نظم بحر اور اوزان و قوافی و ردیف میں فارسی زبان کے تابع ہے۔

عربی زبان کے متعلق اس کتاب کے باب اول کی ایک فصل میں ہم لکھ چکے ہیں، اس لیے اب یہاں تطویل کے خیال سے نہیں ذکر کریں گے، اس وقت ہم فارسی اردو اور ہندی اشعار کا تذکرہ کریں گے۔

دوسری فصل

فارسی شاعری

عرب اور ہندوستانی شعرا کے برخلاف فارسی شاعری میں امارد سے تغزل کیا جاتا ہے، عربوں میں غزل کا مخاطب عورتیں اور ہندی شاعری میں غزل کا مخاطب عورتوں کی زبان سے مرد ہوتے ہیں، فارسی شاعری کے اوزان بہت ہی ہموار اور مرتب ہیں، اسی وجہ سے فارسی شاعری میں علم عروض جاننے کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے، اسلام کے بعد سب سے پہلے فارسی زبان میں شعر کہنے والا عباس مروزی ہے جو عباسی خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں تھا، بعضوں نے سب سے پہلا شاعر یعقوب بن لیث صفار کو اور بعضوں نے ابو حفص سعدی کو کہا ہے، بہر حال اسلامی تاریخ کے تین سو سالوں تک فارسی شاعری بہت ہی کم اور نایاب تھی اور اس کی جمع و تدوین کا کسی کو خیال نہیں تھا، سامانی سلاطین کے زمانہ میں فارسی کا مشہور شاعر رودکی گزرا ہے، اس کے اشعار کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس نے اپنے اشعار کو جمع بھی کیا پھر اس کے بعد تو ایک سلسلہ قائم ہو گیا، محمود غزنوی کے زمانہ میں ابوالقاسم فردوسی نے شاہ نامہ ایران نظم کیا اور پھر فارسی شاعری نے پھلنا اور بڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ فارسی شاعری حسن و لطافت کے اعلا معیار پر پہنچ گئی، فارسی زبان کے مشہور شعرا میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

شیخ اوحید الدین انوری متوفی ۵۸۵ھ شیخ افضل الدین خاقانی متوفی ۵۸۴ھ شیخ نظامی گنجوی متوفی ۵۷۶ھ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی، متوفی ۶۷۱ھ شیخ سلمان ساوجی متوفی ۷۷۸ھ شیخ شمس الدین حافظ شیرازی متوفی ۸۹۲ھ مولانا عبدالرحمن جامی متوفی ۸۹۷ھ، مرزا جمال الدین عرفی شیرازی متوفی ۹۹۹ھ، مرزا محمد حسین نظیری نیشاپوری، متوفی ۱۰۲۳ھ، مرزا محمد علی صائب تبریزی متوفی ۱۰۸۰ھ ابوطالب کلیم ہمدانی متوفی ۱۰۶۱ھ طالب آملی متوفی ۱۰۳۶ھ مرزا محمد علی حزیں اصفہانی اور اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد فارسی شعرا کی ہے، جن کا شمار مشکل ہے۔

ہندوستان میں فارسی شعرا

ہندوستان میں مسلمانوں کے داخلے اور اسلام کی نشر و اشاعت کے زمانہ میں خراسان سے بہت سے فارسی زبان کے مسلمان ادبا ہندوستان آئے، ان کی زبان عام طور پر فارسی یا ترکی تھی، ان لوگوں نے اپنی مادری زبان کو ذریعہ گفتگو اور ذریعہ تحریر بنایا، فارسی زبان میں انہوں نے اشعار بھی کہے، یہ زبان ان لوگوں میں اس طرح رچ بس گئی کہ بعض ایران میں رہنے والے ادبا سے بھی فائق ہو گئے، ہندوستان میں سب سے پہلے ہندوستانیوں نے فارسی زبان میں شعر کہا ہے، وہ میری معلومات کے مطابق درج ذیل حضرات ہیں:

شیخ مسعود بن سعد بن سلمان لاہوری، یہ ابراہیم بن مسعود کے زمانہ میں تھے، ان کے شعر کے چند دواوین ہیں، ان کے اشعار لوگوں میں مقبول و زبان زد ہیں، ان کے اشعار کے نمونے درج ذیل ہیں:

اگر مواجہہ آید عدوت نشانی کہ بچ وقت ندیدی از و مگر کہ قفا
سان تست قدر گر مجسم است قدر حسام تست قضا گر مصور است قضا

زہے سخائے مصور بروز بزم و نشاط زہے قضاے مجسم بروز رزم و دغا
ہزار شعری و بربادہ روز جنگ و نبرد ہزار بحری و برتخت روز جود و سخا
برفت کیں تو برآب از و نخواست غبار گزشت مہر تو ز آتش از و ترست گیا

کہ وداع بت من مرا کنار گرفت ہذاں کنار دلم ساعتی قرار گرفت
برویش اندر چنداں نگاہ کردم گرم کہ دیدہ ام ہمہ دیدار آں نگاہ گرفت

شیخ ابوالفرج بن مسعود روسی لاہوری فارسی زبان کے بڑے عمدہ شاعروں میں ہیں، یہ سلطان ابراہیم بن مسعود کے زمانے میں تھے، ان کی ولادت و تعلیم و تربیت لاہور میں ہوئی، جیسا کہ عوفی کی لباب الالباب میں مذکور ہے، عوفی نے لکھا ہے آل محمد الوری ان کے دیوان کو برابر اپنے مطالعہ میں رکھتے تھے اور ان کے اشعار کو نمونہ بناتے تھے، ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

اے نام تو بخشنده ارواح آیات رسالت راز انفاس تو انواع
بر نامہ دیوان ہنر فضل تو عنوان در کشتی دریائی بخارائی تو ملاح
انعام تو برخستہ دلی سائل مرہم احسان تو بر فضل در روزی مفتاح
چوں قطب فلک عرض ترا راحت ساکن چوں جرم قمر ذکر ترا سرعت سیاح
مہتاب نیار د کہ بتفاح دہد رنگ تا خلق تو اندر نہد بوئے بہ تفاح
در جاح عریض تو مساحت عہد پے ہر چند کہ باوہم مسیح آید مساح

این پند نگاہ دار ہموار ای تن برگرد کے کہ خصم تو ہست متن
عضو ز تو گریار شود با دشمن دشمن دو شمر تیغ دو کش زخم دوزن

امیر خسرو دہلوی فارسی زبان و ادب شعر و موسیقی میں یکتائے روزگار تھے، شیخ سعدی شیرازی ان کے فضل و کمال کے معترف ہیں، فارسی اشعار میں ان کے پانچ دیوان

ہیں اور پانچ مثنویوں کے دیوان ہیں جن میں خمسہ نظامی گنجوی کا مقابلہ کیا ہے، اس کے علاوہ بھی ان کی بہت سی مثنویاں ہیں، ان کے خمسہ کی ابیات کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے اور ہر بیت میں چار ہزار سے زیادہ اشعار ہیں، جیسا کہ مراۃ النخیال میں ہے:

ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

باز دل گم گشت در کولیش من دیوانہ را از کجا کردم نگاہ آں شکل قلاشانہ را
گاہ گاہ ایں باد کا نجاہات می افتد گزر آشنایاں کہن یادی دہ آں پیانہ را
ہر شب از صد سوائے درمی آیدم در دل خیال از کدا میں سو نگہ دارم من ایں کاشانہ را
جان ز نظارہ خراب و ناز او ز اندازہ بیش ما بہوئے مست و ساقی پر دہد پیانہ را
خسرو است و سوز دل و ز ذوق عالم بیخبر مرغ آتخوارہ کے لذت شناسد دانہ را

دل در عاشقی آوارہ شد آوارہ تر بادا تنم از بیدل بیچارہ شد بے چارہ تر بادا
رخت تازہ است بہر برون جان تازہ تر خواہم دلت خار است بہر کشتن من خارہ تر بادا
گرائے زہد دعائے خیر میگویی مرا ایں گو کہ ایں آوارہ کوئے بتاں آوارہ تر بادا
دل من پارہ پارہ شد ہوائے آں کہ بہ گردد اگر جاناں بدیہی شاد است یارب تازہ تر بادا

با غمش خوش بودم امشب گرچہ در خواری گزشت یاد میکردم از ایں شبہا کہ دریاری گزشت
ماجرائے دوش پرسیدی کہ چوں بگذشت حال اے سرت گردم چہ می پری بد شواری گزشت
تا خوش آں وقتی کہ بر زندہ دلاں بے عشق رفت ضائع آں روزے کہ برستان ہیشیاری گزشت

غارت عشقت رسید نقد دل از ما بہر د تیغ بلا سر فلند فتنہ بخوں پا فشر د
جاں کہ بد نبال تست چند عنانش کشم چوں ز تنم رفتی است ہم تو باید سپرد
عشق اگر یکدم است سہل نباید گرفت آتش اگر شعلہ ایست خورد نباید شمرد

شوق چو باقی بود پارچہ خوب و چہ زشت
خسرو اگر عاشقی فکر سر خود بکن

یار قباحیت کر درخش بمیداں برید
غمزہ زن مارسید ساختہ دارید جان
نہست دل چوں منے درخور شاہین شاہ

ہر شب منم زہجر پریشان دیدہ تر
افغاں ز تو کہ ہست بگوشت فغان من
تو فتنہ زمانہ شدی ورنہ روزگار
شیریں غمیت عشق و لیکن زبان جاں

جاں زتن بردی و در جانی ہنوز
آشکارا سینہ ام بہ شگافتی
ہر دو عالم قیمت خود گفٹی

پائے طلب گر شبے بر سر کویت نہم
حسن فروشی بدل ناز فروشی بجاں

ہستی ز فرق تا بقدم آرزوئے دل
دل بستم بزللف و نہ استم بقدر
گر خون دل خوری نکلم جز دعائے تو

در رہ عشق بلا آزاد نتواں زیستن
دشمنی چوں عشق در بنیاد جاں افشرده پا

بفراغ دل زمانے نظرے بما ہر وئے
بہ از انکہ چتر شاہائی ہمہ عمر ما و ہوئے
بخدا کہ رشکم آید برخت ز چشم خویشم
کہ نظر در بلیغ باشد بچناں لطیف روئے

نفسی کہ با نگاری گزرد بشادمانی
مفروش آں نفس را بحیات جاودانی
مکن اے امام مسجد من رند را ملامت
تو بشمر بت پرستان ز سیدہ چہ دانی

نجم الدین حسن بن علاسنجری دہلوی متوفی ۷۳۷ھ فارسی زبان کے بہت ہی بلند مرتبہ شعرا میں ہیں، ان کے اشعار انتہائی شیریں ہوتے ہیں، لوگوں نے ان کو سعدی ہند کا خطاب دیا ہے، فارسی شاعری میں ان کا ایک دیوان ہے اور اس کے علاوہ ان کی اور بھی تصنیفات ہیں، ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

ساقی امی دہ کہ ارے خاست از خاور سپید
برگ را سرسبزی آمد سرو را چادر سفید
مادہ در جام بلوریں دہ مرا گرمی دہی
خوب می آید شراب لعل را ساغر سفید
ابر چوں چشم زلیخا بہر یوسف ژالہ بار
زالہا چوں دیدہ یعقوب پیغمبر سفید

چوں گرد طبع بر آیم صدا ہم ہمہ را
کہ از کرم بود طوف بوستاں تنہا
ولی ز طائفہ میوہ دزدی ترسم
کہ باغ سخت بزرگست و باغبان تنہا

ہرگز دلم بدر تو از کس دوا نخواست
کام تو جست و حاجت خود و خواست
مشتاق تو بچہ جمالی نظر نہ کرد
رنجور تو بچہ طبیعی دوا خواست
سگفتی کہ چہ احوال دل خویش گلوئی
من خود کنم آغاز پیاپی کہ رساند

مشکل سروکاری است کہ بروعدہ معشوق
صابر نتواں بود تقاضا نتواں کرد

من بودم و کنجہ و حریفہ و سرودے
غم را کہ نشان داد بلا را کہ خبر کرد

دوسہ بار با تو گفتم کہ مرا بچہ بستان
نہ شد اتفاق شاید کہ بایں بہا گرانم
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تو آفتابے ومن صبح میواں دانست کہ بے تو من نتوانم نفس بر آوردن

از حسن این چه سوالست کہ معشوق تو کیست
ابوالفیض بن مبارک ناگوری معروف بہ فیضی متوفی ۱۰۰۴ھ شعر گوئی میں ان کے
زمانہ میں ان کا ثانی نہیں تھا، ان کے دیوان میں نو ہزار ابیات ہیں اور ان کے قصائد کا بھی
ایک دیوان ہے، دو مثنویاں ہیں، ایک کا نام مرکز ادوار اور دوسری کا نام تل دمن ہے، نمونہ
کلام درج ذیل ہے:

درد دل من ہوس وصل کسے افتاد است کہ از درد دل ہر کس ہوسے افتاد است

روش و راہ بتاں از من سود از دہ پرس کہ مرا کار بایں قوم بے افتاد است

مسافران طریقت زمن جدا مشوید کہ دور ینم و چشم بمنزل افتاد است

خوش آں کسے کہ ز عالم بازوئے تو رفت بچسپوئے تو آمد بگفتگوئے تو رفت

حیران فسوں سازی عشقم کہ خیالت از دیدہ دروں آید و در سینہ نکلند

کعبہ را ویراں کن اے عشق کا نجا یک نفس کہ گہے پس ماندگان عشق منزل میکند

ہم کعبہ وہم بتکدہ سنگ رہ مابود رفہیم و صنم بر سر محراب شکستیم

شیخ محمد طاہر تخلص غنی متوفی ۱۰۷۹ھ زبردست شعرا میں ہیں، ان کے فضل و کمال کا

اعتراف مرزا محمد صائب تبریزی نے بھی کیا ہے، ان کے اشعار کا ایک دیوان ہے، ان کے
شعر کا نمونہ درج ذیل ہے:

حسن سبزے بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہمرنگ زمیں بود گرفتار شدم

شیخ ناصر علی سرہندی متوفی ۱۱۰۸ھ ان کے شعر کا دیوان مقبول و متداول ہے،

اچھے اور شیریں شعر کہتے تھے، ان کے اشعار کا نمونہ درج ذیل ہے:

اتیاز شہر و صحرا داشت از نقص جنوں ورنہ مجنوں را خریہائے خود ویرانہ بود

مرزا عبدالقادر عظیم آبادی تخلص بیدل متوفی ۱۱۳۳ھ اپنے وقت کے مشاہیر شعرا

میں ہیں، شاعری میں ان کی ایجادات بھی ہیں، ان کے دیوان میں ایک لاکھ اشعار ہیں،

نمونہ کلام درج ذیل ہے:

بدل گفتم کدا میں شیوہ دشوار است در عالم نفس در خون طپید و گفت پاس آشنایمیا

سایہ کو بغارت رو آفتاب در کار است چوں منے اگر گم شد چوں توے بدل دارم

قطع سود و سودا کن ترک ہر تمنا کن می خور و طربھا کن من ہم ایں عمل دارم

مطلبی گر بود از ہستی ہمیں آزاد بود ورنہ در کنج عدم آسودگی بسیار بود

با کہ گویم و رنگویم کیست تا باور کند آں پر یوئے کہ من دیوانہ اویم منم

بیدل ہمہ تن خاک شدی لیک چہ حاصل در خاک نشستی و براں در نہ نشستی

گویند بہشت جائے خوبی است انجا ہم اگر دماغ باشد

مردہ ہم فکر قیامت دارد آرمیدن چہ قدر دشوار است

اسد اللہ خاں دہلوی، تخلص غالب، فارسی زبان اور اس کی اصطلاحات کے علم میں

نادرہ روزگار تھے، ان کے دیوان میں دس ہزار سے زیادہ اشعار ہیں، نمونہ کلام درج ذیل ہے:

مردم ز فرط شوق و تسلی نمی شوم یارب بجا برم لب خنجر ستائے را

جٹ نکند چارہ افسردگی دل تعمیر باندازہ ویرانی مانیت

بے خود بوقت وقت ذبح طہیدن گناہ من دانست دشمن تیز نکردن گناہ کیست
 آن راز کہ در سینہ نہاں است نہ وعظ است بردار تو اں گفت بمنبر نتواں گفت
 دوست دارم گر ہے را کہ بکارم زده اند کایں همانست کہ پیوستہ در ابروئے تو بود
 دل راز غم گریہ میرنگ بجوش آر اجزائے جگر حل کن و در چشم ترم ریز
 گیرم کہ بافشاندن الماس نیز زم مشتی نمک سودہ بزخم جگر م ریز
 مرغ از وعدہ وصلی کہ با من در میان داری کہ خواہد شد بذوق وعدہ دیگر فراموشم
 لب بر لب دلبر نہم و جاں بسپارم ترکیب یکے کردن صد ملتئمیں ایں است

تیسری فصل

اردو شاعری میں

ہندوستان کی اصل زبان سنسکرت ہے اور ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق اس زبان میں ان کی چار آسمانی اور مقدس کتابیں ہیں لیکن روزمرہ اور عام بول چال کی زبان دوسری ہے جو ہندوستان کے بڑے حصے میں بولی جاتی ہے اور اس کو بھاشا زبان کہتے ہیں، جب ہندوستان میں اسلام کی اشاعت ہوئی اور عرب و عجم سے یہاں مسلمانوں کی آمد ہوئی تو عربی و فارسی ترکی اور ہندی زبانوں کے اختلاط و آمیزش سے ایک نئی زبان پیدا ہوئی اور اس کو اردو کہا جاتا ہے، یہ زبان بتدریج ترقی کرتی رہی یہاں تک کہ شاہ جہاں کے زمانہ میں یہ فصاحت و بلاغت کے اچھے معیار پر پہنچ گئی، ابتداء میں دہلی اور اس کے اطراف کے لوگوں کا میلان فارسی شاعری کی طرف تھا اور اردو زبان میں شعر گوئی کا رجحان نہیں تھا، بیجاپور کے ابراہیم عادل شاہ کو موسیقی اور ہندی زبان سے بہت گہرا تعلق تھا اور اس نے ہندی زبان میں کچھ کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، اس کے پاس اس زمانہ کے علوم و معارف کا بڑا حصہ جمع ہو گیا تھا اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے، یہ حالت ابراہیم عادل شاہ کے لڑکے محمد عادل شاہ اور پھر ان کے لڑکے علی عادل شاہ کے زمانہ تک قائم رہی، علی عادل شاہ کو اردو زبان سے بڑی دلچسپی تھی، اس لیے اس کے زمانے میں لوگ اس زبان کی طرف زیادہ مائل ہوئے اور اس زبان میں اشعار کہنا شروع کیے۔

شیخ نصرتی بیجاپوری نے علی عادل شاہ کی فتوحات کے تذکرے میں اردو نظم میں

ایک شاہ نامہ مرتب کیا، اردو زبان میں گلشن عشق نامی مثنوی اور اشعار کا ایک دیوان بھی مرتب کیا، شیخ ہاشمی بیجاپوری نے اردو شاعری میں ایک دیوان مرتب کیا اور قصہ یوسف زلیخا کے نام سے ایک مثنوی بھی مرتب کی، شیخ ہاشمی اپنے زمانہ کے بڑے شعرا میں ہیں۔

میرزاں بیجاپوری اردو زبان میں مرثیہ نگاری پر ان کو بڑی قدرت حاصل تھی، شیخ ولی اللہ دکنی، اردو شاعری پر ان کا ایک دیوان ہے، مغل شہنشاہ محمد شاہ کے زمانہ میں یہ دیوان دہلی پہنچا اور لوگوں نے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھا، عام طور پر جو یہ بات کہی جاتی ہے کہ ولی اللہ دکنی نے سب سے پہلے اردو دیوان مرتب کیا ہے، یہ سراسر غلط ہے۔

بہر حال محمد شاہ کے زمانہ تک اردو شاعری کا رواج دہلی اور اس کے اطراف میں بہت کم تھا، اس کی طرف لوگوں کی توجہ اور دل بستگی شیخ ولی اللہ دکنی کے دیوان کے بعد ہی ہوئی ہے، پھر اس کے بعد تو ایک سلسلہ قائم ہو گیا اور شعرا کی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت پیدا ہونے لگی، شروع میں صنعت ایہام کا استعمال اردو شاعری میں زیادہ تھا لیکن بعد میں لوگوں نے اس کو ترک کر دیا، سب سے پہلے جس نے اردو شاعری کو صنعت ایہام سے پاک کیا ہے، وہ مرزا مظہر جانجاناں علوی دہلوی ہیں جیسا کہ طبقات الشعرا میں مذکور ہے۔

اردو کے بڑے بڑے شعرا کے اسماء درج ذیل ہیں:

مرزا رفیع سودا متوفی ۱۱۹۵ھ ان کے زمانہ میں شاعری میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ میر محمد تقی میر اکبر آبادی متوفی ۱۲۲۵ھ اردو شاعری کے مشہور استاد ہیں، لوگوں کی رائے اس بات میں مختلف ہے کہ سودا اور میر میں کون بڑا شاعر ہے اور انصاف کی بات یہ ہے کہ کلام کی دقت و متانت، ترتیب الفاظ اور معانی عجیبہ کے اعتبار سے سودا میر سے فائق ہیں اور غزل گوئی میں میر کو سودا اور بقیہ تمام شعرا پر تفوق حاصل ہے۔

خو بہ میر درد دہلوی متوفی ۱۱۹۵ھ ان کا دیوان بہت مقبول ہے، انشاء اللہ خاں انشاء نجفی مرشد آبادی متوفی ۱۲۳۵ھ ان کا دیوان شاعری کی مختلف اصناف پر مشتمل ہے، شعر

گوئی پران کو عجیب و غریب قدرت حاصل تھی۔

غلام ہمدانی مصحفی متوفی ۱۲۲۳ھ ان کے آٹھ دواوین ہیں، سید غلام حسین دہلوی ان کا ایک دیوان اور سحر البیان نامی ایک مشہور مثنوی ہے۔

محمد ابراہیم ذوق دہلوی متوفی ۱۲۷۱ھ فن شعر گوئی میں ان کے مہارت کی وجہ سے بہادر شاہ ظفر نے ان کو ملک الشعرا کا خطاب دیا ہے۔

محمد مومن خاں مومن دہلوی متوفی ۱۲۶۸ھ، ان کا دیوان لوگوں میں مقبول و متداول

ہے۔

اسد اللہ خاں غالب متوفی ۱۲۸۵ھ شعر گوئی میں ان کے رتبہ تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ

سکا۔

امام بخش لکھنوی ناسخ متوفی ۱۲۵۴ھ دو جلدوں میں ان کا دیوان ہے۔

حیدر علی لکھنوی آتش متوفی ۱۲۶۳ھ ان کا ایک دیوان ہے، ان کے اشعار میں

حلاوت و شیرینی ہے۔

نواب مرزا خاں داغ دہلوی متوفی ۱۳۲۲ھ نواب حیدر آباد کن نے ان کو فصیح الملک کا

خطاب دیا اور بارہ سوما ہواران کا وظیفہ مقرر کیا، ان کے تین ضخیم دیوان ہیں۔

امیر احمد مینائی امیر لکھنوی متوفی ۱۳۱۸ھ ان کے تین دیوان ہیں۔

الطاف حسن حالی پانی پتی متوفی ۱۳۳۳ھ ان کا ایک ضخیم دیوان ہے، فن تنقید شعر پر

ان کی ایک کتاب ہے، انہوں نے نقد پر پرانے طریقوں کو چھوڑ کر نیا طریقہ اور فن نقد کا جدید

انداز اختیار کیا ہے۔

سید اکبر حسین اکبر الہ آبادی متوفی ۱۳۴۰ھ لوگوں نے ان کو لسان العصر کا خطاب

دیا ہے، ان کا ایک ضخیم دیوان ہے، والد محترم سید فخر الدین حسنی ان کے چند دواوین ہیں جن

کے اشعار کی تعداد دس ہزار ہے۔

چوتھی فصل

ہندی شاعری

آپ کو معلوم ہے کہ ہندوستان کی ایک زبان سنسکرت کے علاوہ بھاشا بھی ہے، گفتگو اور روزمرہ کی زبان یہی ہے، اس زبان میں مشہور کتابیں لکھی گئی ہیں، اس زبان کی شاعری بہت ہی شیریں اور ہموار ہے، جس شخص کو اس زبان میں تھوڑا سا بھی لگاؤ ہو گا وہ اس کی شاعری کی عمدگی کو جان لے گا، ہندی شاعری کی خصوصیت یہ ہے کہ عورت کی زبان سے مرد سے تغزل کیا جاتا ہے، گویا اظہار عشق عورت کی طرف سے ہوتا ہے، عربی شاعری کے برعکس، اس زبان کے جاننے والوں میں بہت سے فصیح و بلیغ لوگ گزرے ہیں، مثلاً تلسی داس، سورداس، پدماکر پرہت، حکمت سنتھ کبکند، گردھر، گوردت، گردھاری، کبیر پین، ان کے علاوہ بہت سے ہندو حضرات یہ سب لوگ مسلمانوں کی حکومت کے زمانہ کے ہیں۔

اسلام کی آمد سے پہلے ہندی زبان کے شعرا کے حالات ہم تک پہنچے ہیں لیکن ہندوستان کے اسلامی عہد میں مسلمان ہندی شعرا اور ادبا کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے بعض کے اسما درج ذیل ہیں:

مسعود بن سعد بن سلیمان لاہوری، ہندی زبان میں ان کا ایک دیوان ہے لیکن

ان کے دیوان اور اشعار ناپید ہیں، امیر خسرو بن سیف الدین دہلوی ان کے ہندی اشعار
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہندی زبان میں یکتائے روزگار تھے اور فن موسیقی میں بھی ان کو بڑی مہارت حاصل تھی، ان کے بہت سے اشعار ہیں، میرے والد محترم کی ان سے ملاقات تھی، اپنی کتاب مہر جہاں تاب میں والد محترم نے ان کا تذکرہ کیا ہے، مولانا محمد ظاہر رائے بریلوی متوفی ۱۲۷۸ھ میرے والد محترم کے نانا تھے، ہندی زبان کے مشہور عالم تھے، اس زبان میں ان کا ایک دیوان ہے جس میں جملہ اصناف سخن موجود ہیں، سراج الدین بن محمد جامع رائے بریلوی مولانا سید محمد ظاہر رائے بریلوی کے شاگرد اور چچا زاد بھائی ہیں، ہندی زبان میں ان کا ایک دیوان ہے، میرے والد معظم سید مولانا فخر الدین بن عبدالعلی رائے بریلوی، پریم راگ نامی ان کا ایک ہندی دیوان ہے، جہاں تاب کے ایک باب میں ہندی شعرا کا تذکرہ ہے۔

ہندی زبان میں یکتائے روزگار تھے اور فن موسیقی میں بھی ان کو بڑی مہارت حاصل تھی، ان کے بہت سے اشعار ہیں، میرے والد محترم کی ان سے ملاقات تھی، اپنی کتاب مہر جہاں تاب میں والد محترم نے ان کا تذکرہ کیا ہے، مولانا محمد ظاہر رائے بریلوی متوفی ۱۲۷۸ھ میرے والد محترم کے نانا تھے، ہندی زبان کے مشہور عالم تھے، اس زبان میں ان کا ایک دیوان ہے جس میں جملہ اصناف سخن موجود ہیں، سراج الدین بن محمد جامع رائے بریلوی مولانا سید محمد ظاہر رائے بریلوی کے شاگرد اور چچا زاد بھائی ہیں، ہندی زبان میں ان کا ایک دیوان ہے، میرے والد معظم سید مولانا فخر الدین بن عبدالعلی رائے بریلوی، پریم راگ نامی ان کا ایک ہندی دیوان ہے، جہاں تاب کے ایک باب میں ہندی شعرا کا تذکرہ ہے۔

خاتمہ

(بعض ان علمی کتابوں کے نام جن کا ترجمہ کیا گیا ہے)

ہندوستانی علما نے ہر عہد اور ہر زمانہ میں بہت سی کتابوں کا ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کیا ہے، بالخصوص انگریزی اور عربی کتابوں کا ان تمام ترجمہ کی ہوئی کتابوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ہم ان سب کا تذکرہ نہیں کر سکتے ہیں، ہم اس جگہ ان چند علمی کتابوں کا ذکر کریں گے جن کا ترجمہ اردو زبان میں سنسکرت، ترکی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں سے ہوا ہے، عربی زبان سے اردو زبان میں جن کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے، ان کی تعداد بھی بہت ہے، اس لیے ہم ان میں سے چند کا تذکرہ کریں گے۔

مذہبی کتابیں

ہندوؤں کی مذہبی کتاب اتہرین وید کا ترجمہ سنسکرت زبان سے فارسی زبان میں ملا عبد القادر بدایونی فیضی، حاجی ابراہیم سرہندی نے شیخ بھاون کی مدد سے اکبر بادشاہ کے حکم سے کیا ہے۔

بھاگوت گیتا، شیخ ابوالفیض فیضی ناگوری نے اکبر بادشاہ کے حکم سے فارسی زبان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں اس کا ترجمہ کیا۔

جوگ بشت، مصنفہ بالمشکی شیخ فیضی نے اکبر بادشاہ کے حکم سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا، فارسی ترجمہ کی ابتدا اس جملے سے ہے، ”سپاس و ستائش تمام ببالش نثار حضرت است“ اپنشد، داراشکوہ کے حکم سے اس کا ترجمہ ہندو پنڈتوں کی مدد سے کیا گیا، یہ پنڈت بنارس سے بلائے گئے تھے۔

مہا بھارت، ہندوؤں کی ایک تاریخی اور مقدس کتاب ہے، اس کا ترجمہ غیاث الدین قزوینی، ملا عبد اللہ بدایونی اور شیخ سلطان تھائیری نے اکبر بادشاہ کے حکم سے کیا ہے۔ رامائن، ہندوؤں کی ایک تاریخی اور مقدس کتاب ہے، ۹۹۷ھ میں ملا عبد القادر بدایونی نے فارسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔

بحر الحیات در اجاوتی، یہ کتاب سنسکرت زبان کی امرت کنڈ نامی کتاب کا فارسی میں ترجمہ ہے، اس کتاب میں ہندوؤں کے مذہب و علوم کا تذکرہ ہے، اس کے مترجم شیخ محمد گوالیاری ہیں جنہوں نے حسین بن محمد سارینی حسینی کے حکم سے ترجمہ کیا ہے۔ مرج البحرین، مصنفہ داراشکوہ ولد شاہ جہاں مصنف نے اس کتاب میں ہندو مذہب اور اسلام کے درمیان تطبیق کی کوشش کی ہے۔

ہربنس، ہندوؤں کے بڑے اوتار کشن کے حالات میں اس کتاب کا ترجمہ ملا شیریں یحییٰ لاہوری نے اکبر بادشاہ کے حکم سے کیا ہے۔ انجیل، ابوالفضل ناگوری نے اکبر بادشاہ کے حکم سے فارسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔

تبیین الکلام، تین جلدوں میں انجیل کا ترجمہ سر سید احمد خاں دہلوی کا ہے۔ بوذا سف بلوہر، یہ کتاب مہاتما بدھ جس کو عرب بوذا سف کہتے ہیں کی سیرت پر ہے، عربی زبان سے اردو زبان میں اس کا ترجمہ سید عبدالغنی استھانوی نے کیا ہے، اصل محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب سنسکرت زبان میں ہے۔

رہنمایان ہند، ہندوؤں کے بڑے لوگوں کے حالات میں، مصنفہ بابومن مٹھڈٹ بنگالی، یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے، اس کا انگریزی زبان سے کسی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

انجیل بر بناس، مصر کے کسی عالم نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے اور کسی ہندوستانی عالم نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

تاریخی کتابیں

چار ہزار سال کی تاریخ کشمیر، ملا شاہ محمد شاہ آبادی نے شاہ کشمیر زین العابدین کے حکم سے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

بحر الاسار، شاہ کشمیر زین العابدین کے حکم سے ہندی زبان سے فارسی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے، کتاب میں تاریخی واقعات و حالات ہیں۔

راج ترنگنی، تاریخ کی ایک کتاب ہے، مولانا عماد الدین نے فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں اس کتاب کا ہندی زبان سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

منظر الانسان، ترجمہ تاریخ ابن خلکان تاریخ کی مشہور کتاب ابن خلکان عربی کا ترجمہ فارسی زبان میں شیخ یوسف بن احمد بن محمد گجراتی نے ۸۸۹ھ میں کیا۔

تکملہ بحر الاسار، مرتبہ ملا عبدالقادر بدایونی یہ بحر الاسار کی دوسری جلد ہے۔

معجم البلدان، عربی زبان کی ایک مشہور کتاب ہے، ملا عبدالقادر بدایونی نے اکبر بادشاہ کے حکم سے اس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

عجائب المخلوقات، قزوینی کی عربی زبان میں اس کا ترجمہ فارسی زبان میں ابراہیم

عادل شاہ بیجا پوری کے حکم سے کیا گیا ہے۔

نلد من، ابوالفیض فیضی نے فارسی نظم میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔

تمدن عرب، تمدن ہند، یہ دونوں کتابیں مشہور فرانسیسی مصنف گستاوی بان کی ہیں، سید علی بلگرامی نے ان دونوں کتابوں کا فرانسیسی زبان سے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

سر تظور الہام، فرانسیسی مصنف گستاوی بان کی کتاب کا ترجمہ عربی زبان میں کیا گیا ہے، مولوی عبدالسلام ندوی نے عربی زبان سے اردو زبان میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔

واقعات تیموری، ترکی زبان سے فارسی زبان میں میر ابو طالب ترہٹی نے شاہ جہاں کے حکم سے ۱۰۴۷ھ میں ترجمہ کیا ہے۔

تزک بابری، ترکی زبان سے فارسی زبان میں عبدالرحیم خانخاناں نے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کیا ہے۔

کتاب الرحلة، فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیر کا سفر نامہ ہند محمد حسین پٹیلوی نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

نیولین کے حالات پرایٹ کی کتاب اس کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں مولوی معین الدین شاہ جہاں پوری نے کیا ہے، اورنگ زیب کے حالات و سوانح پرلین پول کی کتاب کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں مولوی معین الدین شاہ جہاں پوری نے کیا ہے۔

پروفیسر آرنلڈ کی انگریزی کتاب پر پیچنگ آف اسلام کا ترجمہ اردو زبان میں مولوی عنایت اللہ دہلوی بن ذکاء اللہ دہلوی نے کیا ہے۔

ہنری ٹامس بکل کی انگریزی کتاب ہسٹری آف سویلائی زیشن کا اردو زبان میں ترجمہ تاریخ تمدن کے نام سے احمد علی علوی کا کوریو کا کیا ہوا ہے۔

اولن کی تاریخ مصر قدیم کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں سائنٹفک محکمہ لائبریری و آرکائیوز کے زیرِ مشورہ و مشورہ مطبعہ اسلامیہ نے کیا ہے۔

سوسائٹی علی گڑھ کی طرف سے کیا گیا ہے۔

تاریخ یونان قدیم اولن کی انگریزی کتاب کا ترجمہ اردو زبان میں مفید حواشی کے اضافہ کے ساتھ سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ کی طرف سے کیا گیا ہے۔

خالد خلیل ترکی کی ڈائری آف دی ٹرک کا اردو ترجمہ معاشرۃ الاتراک کے نام سے ابن بطوطہؒ کے عربی سفرنامہ کا اردو ترجمہ مولوی محمد حسین محی، رہنکی کا کیا ہوا ہے، مترجم نے اپنے ترجمہ میں بہت سی مفید باتوں کا اضافہ بھی کیا ہے۔

مشہور عیسائی مصری مصنف جرجی زیدان کی عربی زبان میں تاریخ التمدن الاسلامی کا اردو ترجمہ مولوی محمد حلیم انصاری ردولوی کا کیا ہوا، مولوی شبلی نعمانی نے جرجی زیدان کی کتاب پر نقد ”الانتقاد علی التمدن الاسلامی“ کے نام سے کیا ہے۔

لارڈ کرزن کے سفرنامہ فارس ایران کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ خیابان فارس کے نام سے ایک ضخیم جلد میں مولوی ظفر علی خاں کا کیا ہوا ہے۔

الادوہ انگریزی مصنف مل کی تاریخ کے نویں باب کا ترجمہ مولفہ مولوی نظام الدین۔ انگریز مصنف جان سی مارٹین کی ہسٹری آف انڈیا کا ترجمہ انگریزی سے اردو زبان میں تاریخ ہند کے نام سے مولوی عبدالرحیم بن مصاحب علی گورکھ پوری کا کیا ہوا۔

خلاصۃ التواریخ، بنگال کی تاریخ میں انگریز مصنف کی کتاب کا ترجمہ انگریزی سے فارسی زبان میں ٹیپو سلطان کے پوتے قیقاہ کے حکم سے مولوی عبدالرؤف توحید کلکتوی نے کیا ہے، عیسائی پادری اکوس نے ۹۷۰ھ میں چین کا سفر کیا، چینی زبان اور چینی علوم و فنون حاصل کیے، انگریزی زبان میں چین کی تاریخ پر اس نے ایک کتاب لکھی، اس انگریزی کتاب کا ترجمہ فارسی زبان میں تاریخ چین کے نام سے محمد زماں ملقب بہ فرنگی خاں نے دہلی میں کیا۔

الفسنن انگریز مصنف کی کتاب کا انگریزی سے اردو زبان میں ترجمہ علی گڑھ کی سائنٹفک سوسائٹی نے کرایا، اس کتاب میں ہندوستان کے ہندو مسلم عہد کی تاریخ ہے۔

عروج الاسلام، ابن اثیر جزری کی تاریخ الکامل کا ترجمہ عربی سے اردو میں مولوی عبدالغفور رام پوری نے حیدرآباد میں کیا۔

ٹرنر کے سفرنامہ کا اردو زبان میں ترجمہ سید علی بلگرامی کا کیا ہوا، ابن جبیر اندلسی کے سفرنامہ کا ترجمہ عربی زبان سے اردو زبان میں حافظ احمد علی خاں رام پوری کا کیا ہوا ہے، دبدبہ امیری انگریزی زبان سے اردو زبان میں ترجمہ سید حسن بلگرامی کا کیا ہوا، مصائب غدر بدایوں کے انگریز کلکٹرایڈ ورڈس کی انگریزی کتاب کا ترجمہ اردو زبان میں ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کا کیا ہوا، انگریز مصنف غدر ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۳ھ میں بدایوں کا کلکٹر تھا۔

تاریخ مراکش و مغرب اقصیٰ، اردو زبان میں دو جلدوں میں انشاء اللہ خاں اڈیٹر جریدہ وطن کی تصنیف ہے، یہ کتاب امریکی مصنف میکنس اور مراکشی مصنف مولانا احمد کی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

واقعات روم، اردو زبان میں متوسط ساز کی کتاب سلطان عبدالحمید خاں سلطان ترکی کے حالات و سوانح میں انشاء اللہ خاں کی تالیف ہے، یہ کتاب امریکی مصنفین کی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

تاریخ نجد و احساء، بزبان اردو تالیف انشاء اللہ خاں یہ کتاب انگریز میجر ولیم مقیم بمبئی کے سفرنامہ کا ترجمہ ہے۔

مستقبل الاسلام، انشاء اللہ خاں کی نگرانی و انتظام میں یہ کتاب لکھی گئی ہے، انگریز سیاح و لفر ڈبلنٹ کی کتاب فیوچر آف اسلام کا ترجمہ ہے، انگریزی کی اس کتاب کا ایک اور ترجمہ اردو زبان میں فیوچر آف اسلام کے نام سے اکبر حسین الہ آبادی نے کیا ہے۔

محاربات پلیونا، ۱۸۷۷ء میں عثمانی ترک اور روس کے درمیان جنگ کے حالات میں ولیم ہرورٹ نے جو اس لڑائی میں بحیثیت رضا کار شریک تھا، لکھی ہے، محاربات پلیونا اس کتاب کا ترجمہ ہے، جس کو انشاء اللہ خاں نے چھپوایا ہے۔

امریکی سفیر ایس جی ڈبلیو ٹنسن کی تاریخ ایران کا ترجمہ بزبان اردو، انشاء اللہ خاں اس کے ناشر ہیں، امریکی پادری زویمیر کی کتاب تاریخ عراق و عرب و عمان کا ترجمہ اس کے مترجم و ناشر انشاء اللہ خاں ہیں، انگریزی سیاح ایڈورڈ گارڈن کے سفر نامہ ایران کا ترجمہ، مترجم و ناشر انشاء اللہ خاں۔

بست سالہ عہد حکومت انگریز مصنف این ڈی لوسکنان کی انگریزی کتاب سے اردو زبان میں انشاء اللہ خاں کا ترجمہ ہے۔

ترکوں کی موجودہ ترقیات اردو زبان میں مؤلفہ انشاء اللہ خاں یہ کتاب انگریزی اخبارات کے مضامین و اخبار سے ماخوذ ہے۔

سلطنت عثمانیہ اور اس کی باجگزار ریاستیں، مؤلفہ انشاء اللہ خاں انگریزی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

تاریخ دولت عثمانیہ بزبان اردو، دو جلدوں میں، مؤلفہ انشاء اللہ خاں، انگریزی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

سید امیر علی کی تاریخ اسلام بزبان انگریزی کا اردو ترجمہ انشاء اللہ خاں کا کیا ہوا۔ فارس کے مجوسیوں کے حالات میں اردو زبان میں ایک رسالہ شیخ ضیاء اللہ مدرس ہزارہ کا لکھا ہوا، کتاب انگریزی کتابوں سے ماخوذ ہے۔

مصر و انگلستان مصر کے نائب وزیر مالیات لارڈ ملز کی انگریزی کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ تاریخ مصر جدید انگریز مصنف سر ڈی مکزی ولس کی انگریزی کتاب کا اردو میں ترجمہ سید ابوالحسن لکھنوی کا کیا ہوا، کتاب ایک ضخیم جلد میں ہے۔

الفتوحات الحمیدیہ، یہ کتاب ترکوں اور یونانیوں کے درمیان ۱۸۹۷ء کی جنگ کے حالات پر ہے اور انگریز مصنف جی ڈبلیو اسٹوس کی کتاب کا اردو میں ترجمہ ہے، اس کے مترجم ابوالخیر فخر اللہ حسینی کڑوی ہیں۔

علوم فلسفہ و عقلیہ کی کتابوں کے ترجمے

”باراہی سکنتھا“ مصنفہ اپتل بھٹ کسوف و خسوف پختہ اور فضائی حوادث و واقعات، قیافہ اور تقاؤل وغیرہ کے مباحث پر سنسکرت زبان کی کتاب ہے، اس کتاب کا ترجمہ فارسی زبان میں شمس الدین عبدالعزیز دہلوی نے فیروز شاہ تغلق کے حکم سے کیا۔

دلائل فیروز، فال نیک و بد فال، فال نجوم اور فلسفہ طبعیہ پر فارسی زبان میں ایک عظیم کتاب اعز الدین خالد خانی نے فیروز شاہ تغلق کے حکم سے سنسکرت میں اس کو نظم کیا ہے۔

کتاب در عروض موسیقی، اعز الدین خالد خانی نے فیروز شاہ تغلق کے حکم سے سنسکرت سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

کتاب فی المعاشرة بالنساء، فیروز شاہ تغلق کے حکم سے اعز الدین نے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

طب محمود شاہی، سنسکرت کتاب ”وباگ بہت“ کا فارسی ترجمہ محمود شاہ کے حکم سے کیا گیا ہے۔

امر گر مہا ویدک، ویدک فن پر سنسکرت زبان کی کتاب ہے، فارسی زبان میں اس کا ترجمہ سلطان بہلول لودی کے حکم سے کیا گیا ہے۔

لللاوتی، فن حساب و مساحت پر ابو الفیض فیضی ناگوری نے سنسکرت زبان سے فارسی زبان میں اکبر بادشاہ کے حکم سے ترجمہ کیا ہے۔

ناجک فن نجوم میں مکمل خاں گجراتی نے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں سنسکرت زبان سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

راگ ساگر، فن موسیقی میں اکبر بادشاہ کے زمانہ میں یہ کتاب تصنیف کی گئی ہے،

ٹاٹ ہنٹر کی کتاب فن حساب جزئیات کا ترجمہ اردو میں مولوی ذکاء اللہ نے کیا ہے۔

ٹاٹ ہنٹر کی کتاب فن ہندسہ میں اس کے چھ مقالات اور گیارہویں بارہویں مقالات کے بعض ضروری حصوں کا ترجمہ مع شروح و نتائج وغیرہ کے کیا گیا ہے، پانچویں چھٹے گیارہویں، بارہویں مقالات کے نتائج میں کتاب کا ترجمہ، ٹاٹ ہنٹر کی کتاب میں بہت سے مسائل کا ترجمہ، ٹاٹ ہنٹر کی کتاب در علم مثلث کردی کا ترجمہ کتاب علم سکون میں، ٹاٹ ہنٹر کی کتاب المساحتہ کا ترجمہ، جملہ کتب مذکورہ بالا مولوی ذکاء اللہ دہلوی کا اردو زبان میں کیا ہوا ترجمہ ہیں۔

ہر برٹ اسپنر کی فلسفہ تعلیم، اصول فلسفہ سیاسیات، ان دونوں کتابوں کا ترجمہ انگریزی سے سید غلام حسنین پانی پتی نے اردو میں کیا ہے۔

ڈریپر کی معرکہ مذہب و سائنس کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں مولانا ظفر علی خاں نے کیا ہے۔

سر ولیم اسٹوہرس کا علم البرق کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان میں مفید حواشی کے ساتھ سائنٹفک سوسائٹی نے کرایا ہے۔

الکزنڈر ڈارٹ کی کتاب کا اردو میں ترجمہ ”ملع برقی“ کے نام سے سید محمد احمد کا کیا ہوا۔ رابرٹ اسکاٹ برن کی کتاب فن فلاحت میں کا ترجمہ اردو زبان میں سائنٹفک سوسائٹی کی طرف سے کیا گیا ہے۔

سیرالف کی کتاب کیرکٹر بلڈنگ کا انگریزی زبان سے اردو زبان میں ترجمہ قوت خیالی کے خیال نام سے مفتی انوار الحق ٹوکنی کا کیا ہوا۔

کتاب علم الاقتصاد، مرتبہ ڈاکٹر محمد اقبال لاہوری۔

فلسفہ جذبات در علم نفسیات، انگریزی زبان سے اردو زبان میں مولوی عبد الماجد دریابادی بن عبد القادر دریابادی کا ترجمہ۔

فلسفہ اجتماع علم نفسیات پر، مولوی عبد الماجد دریابادی بن عبد القادر دریابادی کی

ایک دوسری کتاب ہے۔

مبادی سائنس و معدنیات، معشوق حسین الہ آبادی نے انگریزی زبان سے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

مقدمات الطبعیات، انگریز مصنف ہکسلے کی کتاب فزیا گرافی کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ مرزا مہدی حیدر آبادی نے کیا ہے۔

علم المعیشت، فن معاشیات پر محمد الیاس برنی استاد معاشیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی کتاب، کتاب اصول سود مندی بزبان اردو مرتبہ مہدی حسن خاں فتح نواز جنگ، یہ کتاب اورنٹیم کی کتاب یوٹیلیٹی کا ترجمہ ہے۔

نسخہ کیمیا فن کیمیا پر عبد الجلیل محمد پناہ اکبر آبادی کی تالیف ہے، یہ کتاب ترجمہ ہے، پرفیسر واسکو، پروفیسر علم الکیمیا و کٹوریہ یونیورسٹی کالج مانچسٹر کی انگریزی کتاب کا۔

اصول اسٹیم انجن، بزبان اردو، عبد الجلیل اکبر آبادی، لارڈز کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ کیمیاۓ زراعت فن زراعت پر سید امداد امام بن وحید الدین تیموری کا اردو میں ترجمہ انگریزی کتابوں سے۔

الجبر والمقابلہ کتاب، بزبان اردو مرتبہ مولوی کریم بخش دہلوی یہ کتاب انگریزی کتابوں سے ترجمہ کی گئی ہے، اس کا سن طباعت ۱۸۶۱ء ہے۔

رسالہ فی اصول السیاسة، جان اسٹوارٹ مل کی انگریزی کتاب کا ترجمہ اردو زبان میں دھرم رائے دہلوی نے سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ کی طرف سے کیا ہے۔

فن طب کی بعض کتابوں کے ترجمے

علم فزیالوجی، یعنی اعضائے انسانی کے افعال کا علم انگریزی سے ترجمہ، علم الادویہ، طب رحیمی فن علاج میں یہ تینوں کتابیں ڈاکٹر رحیم خاں کی ہیں۔

تشریح انسانی، مرتبہ ڈاکٹر محمد حسین لاہوری۔

البشر فی التشریح، مرتبہ سید اصغر عباس۔

صحیہ النساء، ہدایہ الموسم، یہ دونوں کتابیں ڈاکٹر غلام حسین کی ہیں۔

علاج ہیضہ، مرتبہ ڈاکٹر اشرف علی۔

طب کریمی، مرتبہ ڈاکٹر کریم بخش۔

معمول احمدی فی التشریح والعلاج، مرتبہ حکیم احمد علی خاں لاہوری۔

امراض الصبیان، مرتبہ ڈاکٹر رحیم خاں لاہوری۔

امراض العین، مرتبہ سید الطاف علی۔

اکسیر الصحیہ، مرتبہ ڈاکٹر سعید الدین حیدر آبادی۔

اسرار الاعضاء، مرتبہ سید عزیز الدین فرخ آبادی۔

استیصال الطاعون، مرتبہ ڈاکٹر احمد علی خاں۔

آئینہ قونج، مرتبہ سید الطاف علی۔

امراض نسوان، مرتبہ ڈاکٹر رحیم خاں۔

منتخب بحر حکمت، مرتبہ ڈاکٹر رحیم خاں۔

پرنسپلز آف سرجری، بزبان اردو، سید باقر علی اور حکیم سید علی کی مشترکہ تصنیف، یہ

دونوں حیدر آباد کے طبیبوں میں ہیں۔

ترجمہ نیٹری پرائمر، مرتبہ حکیم یوسف علی خاں۔

ترجمہ ہومیو پیتھک، تسہیل المعالجات، یہ دونوں کتابیں حکیم عوض بخش کی ہیں۔

توضیح الولادۃ، مرتبہ سید الطاف علی۔

حفظ الصحیہ، مرتبہ ڈاکٹر رحیم خاں۔

انفلوانزا، یعنی حمی انزلاوی کا علاج، مرتبہ سید غلام حسین۔

رسالہ درانجکشن، ڈاکٹر تجل حسین۔

صحت نمائے ازدواج، مرتبہ ڈاکٹر محمد اکبر لاہوری۔

علاج السمیات والحادثات، مرتبہ سید بندہ علی۔

فزیشن کمپنیں، مرتبہ سید غلام حسین۔

الفصول الاربعہ، مرتبہ حکیم مہتاب الدین۔

قرا بادین احمدی، مرتبہ حکیم احمد علی خاں۔

قرا بادین مظہری، مرتبہ حکیم مظہر علی۔

گنجینہ طب ممتازیہ، مرتبہ سید غلام حسین۔

مجموعۃ الطب، مرتبہ ڈاکٹر عوض بخش۔

یورپی ڈاکٹروں کے مجربات، مرتبہ سید الطاف علی۔

مڈوائفری، مرتبہ ڈاکٹر رحیم خاں۔

میزان الطب الجدید، مرتبہ حکیم نور الدین خاں سورتی۔

نیوفارماکوپیا، یعنی دواؤں کی ترکیب کا نیا علم، مرتبہ سید الطاف علی۔

نیومن کلچر آف ڈیسیز، مرتبہ ڈاکٹر امام الدین۔

ہدایۃ الرضاۃ، مرتبہ حکیم لقمان الدولہ حیدر آبادی۔

برکات عثمانیہ، فن ادویہ پر اردو زبان میں ایک مبسوط کتاب ڈاکٹر عبدالرزاق

حیدر آبادی نے میر عثمان علی خاں نواب حیدر آباد کی نوابی کے زمانے میں تصنیف کیا۔



ISLAMI ULOOM-O-FUNOON HINDUSTAN MEIN

Author

Maulana Syed Abdul Hai Nadvi

Translation

Maulana Abul Irfan Nadvi

Darul Musannefin Shibli Academy
Post Box No: 19 , Shibli Road
Azamgarh

Email: shibli_academy@rediffmail.com

Website: www.shibliacademy.org

ISBN : 978-93-80104-35-5